بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خواتینِ اسلام کے ایمان افروز اصلاحی واقعات

- خواتین اسلام کے ایمان وتقویٰ
- عشق الٰہی
- محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- صوم وصلوٰۃ کی پابندی
- عفت وپاکدامنی
- جرات وبہادری
- خوف خدا
- اتباع شریعت
- دعاومناجات
- شوہر کی خدمت ووفاداری
- اولاد کی تعلیم وتربیت
- علم وعمل پر ابھارنے والے مستند واقعات کا بحوالہ تذکرہ۔

تالیف

مولانا محمد نعمان

استاذ جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

دار الناشر حق سٹریٹ اردو بازار۔ لاہور

0333-8335011

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خواتینِ اسلام کے ایمان افروز اصلاحی واقعات

- خواتین اسلام کے ایمان وتقویٰ
- عشق الٰہی
- محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- صوم وصلوۃ کی پابندی
- عفت وپاکدامنی
- جرات وبہادری
- خوف خدا
- اتباع شریعت
- دعاومناجات
- شوہر کی خدمت ووفاداری
- اولاد کی تعلیم وتربیت
- علم وعمل پر ابھارنے والے مستند واقعات کا بحوالہ تذکرہ۔

تالیف

مولانا محمد نعمان

استاذ جامعہ انوار العلوم میمن ٹاؤن کورنگی کراچی

دار النّاشر حق سٹریٹ اردو بازار۔ لاہور

0333-8335011

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر و مصنف محفوظ ہیں

★ نام کتاب ..... خواتینِ اسلام کے ایمان افروز اصلاحی واقعات

★ تالیف ..... مولانا محمد نعمان
استاذ جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

★ ناشر ..... دار الناشر

★ سن اشاعت ..... جمعۃ المبارک 7 جمادی الاوّل 1436ھ 27 فروری 2015ء

297-0922
25473
R2425

ملنے کے پتے

☆ ادارہ العلم ریاض سوک سنٹر نوشہرہ
☆ ادارۃ النور بنوری ٹاؤن کراچی
☆ کتب خانہ مظہری گلشن اقبال کراچی
☆ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
☆ مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
☆ مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور
☆ اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی
☆ مکتبہ القرآن بنوری ٹاؤن کراچی
☆ کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
☆ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
☆ ادارۃ الرشید بنوری ٹاؤن کراچی
☆ مکتبہ عثمانیہ روالپنڈی
☆ مکتبہ رحمانیہ قصہ خوانی پشاور
☆ مکتبہ لدھیانوی بنوری ٹاؤن کراچی
☆ نیازی کتب خانہ اکوڑہ خٹک
☆ مکتبہ امام محمد بنوری ٹاؤن کراچی

Marfat.com

فہرست مضامین

عرضِ مؤلف ۲۸

محبتِ الٰہی میں جان دینے والی عابدہ کی مناجات ۴۸

محبتِ الٰہی میں راتوں کو قیام کرنے والی عابدہ ریحانہ ۴۹

حضرت زنیرہ پر ابوجہل کا بے پناہ تشدد اور نصرتِ الٰہی ۵۰

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو حدیث سننے کا شوق ۵۲

حضرت اُم حبیبہ نے مشرک باپ کی آمد پر محبوب شوہر کا بستر الٹ دیا ۵۲

حصولِ برکت کے لئے حضرت اُم سلیم کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ جمع کرنا ۵۳

ایک ذہین عورت کے سوال سے بنی اسرائیل کا غمگین عالم بات سمجھ گیا ۵۳

کفار کی قید میں موجود حضرت اُم شریک کی نصرتِ خداوندی ۵۴

موت کے بعد حضرت شعوانہ کا اعزاز واکرام ۵۵

ایک نیک صالح خاتون کا قبر میں اعزاز واکرام ۵۶

حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کو جنتی لباس پہنایا گیا ۵۷

جنگِ اُحد میں حضرت حمنہ کے خالو، بھائی اور خاوند کی شہادت ۵۷

والدہ کے اعمالِ صالحہ کے سبب تنور میں گرنے والا بچہ صحیح سلامت رہا ۵۹

سفرِ ہجرت میں گھرانہ صدیقِ اکبر اور حضرت اسماء کا کردار ۶۰

غزوہ اُحد میں بھائی، شوہر اور بیٹے کی شہادت ۶۱

بیٹے کی شہادت کی خبر سننے کے باوجود پردے کا اہتمام ۶۳

خاتون نے اپنی عزت وناموس کی خاطر چور کو قتل کر دیا ۶۴

Marfat.com

اپنی عزت کی حفاظت کی خاطر بدکردار مہمان کو بھاری پتھر سے قتل کر دیا.....۶۴
امام شافعی رحمہ اللہ کی والدہ کا قاضی کو جرأت بھرا جواب.....۶۵
آلِ رسول کی خدمت کی وجہ سے مجوسی کو ایمان کی توفیق اور حضور کی زیارت.....۶۵
حضرت میمونہ سوداء کی عبادت وریاضت.....۶۹
حضرت عبید بن عمیر کو گناہ کی دعوت دینے والی حسین عورت کا توبہ کرنا.....۶۹
حضرت ربیع بن خثیم کی نصیحت سے ایک حسین عورت کا توبہ کرنا.....۷۱
اُم المؤمنین حضرت سودہ کا پردے کے حکم شرعی پر سختی سے عمل.....۷۱
دو بچوں اور خاوند کی نعمت سے محروم ہونے والی خاتون کا انوکھا واقعہ.....۷۳
حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کا صاحبزادے کے انتقال پر صبر وتحمل.....۷۳
مال، اولاد اور غلاموں کی ہلاکت کے باوجود خاتون کا صبر وتحمل.....۷۵
حضرت اسماء کا استغناء اور حجاج بن یوسف کے سامنے جرأت مندانہ گفتگو.....۷۶
صحابیہ رسول کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے حق گوئی.....۷۷
ابوجہل کی بہو حضرت اُم حکیم اور اُن کے شوہر کا قبولِ اسلام.....۷۸
ایک سیاہ فام خاتون کی محبت الٰہی پر مبنی گفتگو.....۸۰
زیادہ رونے کی وجہ سے چہرے پر لکیریں پڑ گئی تھیں.....۸۰
کنیز کی خوفِ خدا پر مبنی گفتگو اور اشعار.....۸۱
حضرت شعوانہ رحمہا اللہ کی عبادت وریاضت اور خشیتِ الٰہی.....۸۲
اروی بنت عبد المطلب کے قبولِ اسلام کا واقعہ.....۸۳
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا سے حضرت ابوہریرہ کی والدہ کا قبولِ اسلام.....۸۴
ایک بدوی عورت معجزہ رسول کا مشاہدہ کر کے ایمان لے آئیں.....۸۵

Marfat.com

حاتم طائی کی بہن کا اپنے بھتیجے عدی بن حاتم کو اسلام کی دعوت.....۸۷
حضرت شجاع کرمانی رحمہ اللہ کی متوکلہ بیٹی کا ایمان افروز واقعہ.....۸۸
حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کا مال ودولت سے استغناء.....۹۰
حضرت اُم حسان رحمہا اللہ کی دنیا سے بے رغبتی.....۹۰
اُم الخیر بنت حریش کا حضرت امیر معاویہ سے جرأت بھرا مکالمہ.....۹۱
شوہر کی رضامندی کی خاطر اپنا تمام زیور بیت المال میں جمع کرادیا.....۹۳
حضرت عمر کی اہلیہ کا مسافر خاتون کی خدمت کے لئے رات کو جانا.....۹۴
حضرت اسماء کا شوہر کی غیر موجودگی میں احتیاط کرنے کا واقعہ.....۹۵
چھ سو کھجور کے درختوں پر مشتمل باغ صدقہ کرنے پر شوہر کے فیصلے پر خوش ہونے والی صحابیہ.....۹۶
نئی نویلی دلہن ہونے کے باوجود شب بھر عبادت.....۹۸
حضرت ہالہ کی آمد سے حضور کو حضرت خدیجہ کی یاد اور اُن کی فضیلت.....۹۹
حضرت میمونہ کی خرید وفروخت کے درمیان نہایت احتیاط.....۱۰۰
حضرت معاذہ عدویہ کا اپنی رضاعی بیٹی کو حرام سے بچنے کا حکم.....۱۰۱
حضرت بشر حافی رحمہ اللہ کی ہمشیرہ کا نہایت احتیاط پر مبنی سوال.....۱۰۲
حضرت رابعہ بصریہ کی عبادت اور کرامت.....۱۰۳
حضرت میمونہ کی بکریوں پر بھیڑیوں کا حملہ نہ کرنا.....۱۰۳
مادری شفقت نے اصل ماں کی پہچان کرادی.....۱۰۴
حضرت حبیب کی اہلیہ کا اپنے شوہر کو تہجد کے لئے جگانا.....۱۰۵
شوہر کی فرمانبردار بیوی کے سر پر جنتی پرندہ کا ہوا کرنا.....۱۰۶
حضرت عفراء کے سات بیٹے غزوہ بدر میں شریک ہوئے.....۱۰۷

Marfat.com

شوہر کی خدمت کے سبب کفارہ قسم میں رعایت ۱۰۷
حضرت ام ایمن کی آپ پر محبت وشفقت اور انتہائی نگہداشت ۱۰۸
امہات المؤمنین کا شدتِ غم میں بھی شرعی احکام کی بجا آوری ۱۰۹
حضور کی رضا معلوم کرنے کے لئے ام عبداللہ کی حاضری ۱۱۰
حضرت شعوانہ کی اللہ تعالی سے دردمندانہ انداز میں طویل مناجات ۱۱۱
بیت اللہ کے طواف کے دوران ایک عابدہ خاتون کی مناجات ۱۱۳
والدہ کی دُعاؤں سے اللہ تعالی نے امام بخاری کی بینائی لوٹا دی ۱۱۴
حضرت مریم بصریہ کی دُعا سے اللہ تعالی نے بے اولاد خاتون کو بیٹے سے نوازا ۱۱۴
حضرت عثمان اور حضرت رقیہ کی بے مثال ازدواجی زندگی ۱۱۵
حضرت عائشہ کا نوجوانانِ قریش کو لوگوں کی تکلیف پر ہنسنے سے منع کرنا ۱۱۶
اللہ تعالی نے حضرت زینب بنت جحش کا نکاح حضور سے کیا ۱۱۷
مقام ملتزم پر ہچکیاں لیتے ہوئے آہ وزاری کے ساتھ نہایت ادیبانہ الفاظ میں مناجات ۱۱۸
أم حسان کی صاحبزادی کا استغناء، عبادت ومناجات اور نصیحت ۱۲۰
امام ذہبی رحمہ اللہ کی نگاہ میں بیوی پر شوہر کے حقوق ۱۲۲
ایک عقلمند والدہ کی رخصتی کے وقت اپنی صاحبزادی کو عمدہ نصائح ۱۲۲
حضرت نائلہ نے اپنے شوہر کے ساتھ وفاداری میں اپنے دانت توڑ دیئے ۱۲۴
شوہر کی غیرت کے سبب بیوی نے اپنا حق معاف کر دیا ۱۲۵
غلافِ کعبہ کو پکڑ کر مناجات کے دوران بیہوش ہونے والی خاتون ۱۲۶
نہایت شب بیدار اور سجدے میں رو رو کر دُعائیں کرنے والی خاتون ۱۲۶
صحابیہ کا دین سیکھنے کے لئے حضور کی خدمت میں درخواست کرنا ۱۲۷

Marfat.com

درسِ حدیث کی مجلس نے دل کی دنیا بدل ڈالی ۱۲۸
حضرت زینب کا اپنے شوہر ابو العاص کی رہائی کے لئے فدیہ دینا ۱۲۹
غزوہ اُحد میں حضرت حمنہ کے بھائی، ماموں اور خاوند شہید ہو گئے ۱۳۱
حضور کے پیغام نکاح کے جواب پر اُم ہانی کا جواب ۱۳۱
خوبصورت آواز والی بیوی کو شوہر کی وفا نے گونگا کر دیا ۱۳۲
شوہر کی فرمانبردار بیوی کے دو بیٹے دوبارہ زندہ ہو گئے ۱۳۲
حضرت معاذہ عدویہ دن رات میں چھ سو رکعات نوافل پڑھتی تھیں ۱۳۳
حضرت رابعہ بصریہ کے آنسو سے مصلیٰ تر تھا ۱۳۴
حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ کی تیس سال سے طرزِ عبادت ۱۳۴
حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ ہر رات نصفِ قرآن تلاوت کرتی تھیں ۱۳۵
ایک حسین وجمیل عورت کا حضرت عمیر کے سوال وجواب سے متاثر ہو کر توبہ کرنا ۱۳۵
والدہ کی خوشگوار برزخی زندگی اور بیٹے کی آمد سے خوشی ۱۳۷
خوفِ خدا سے حضرت رابعہ بصریہ کے آنسو بارش کی طرح بہہ رہے تھے ۱۳۸
حضرت عمر نے فرمایا میری بیوی کے مجھ پر پانچ بڑے احسانات ہیں ۱۳۹
سونے کا ہار فروخت کرنے پر لسانِ نبوت سے بشارت ۱۴۰
حضرت عائشہ اور اُم سلیم کا غزوہ اُحد میں زخمیوں کو پانی پلانا ۱۴۰
حضرت بحریہ اور کثرت سے عبادت وریاضت ۱۴۱
جنگ قادسیہ میں حضرت خنساء کے چار نوجوان بیٹوں کی شہادت ۱۴۱
شہید بیٹے کی والدہ کا گھوڑے کی لگام میں شامل کرنے کے لئے بالوں کا عطیہ دینا ۱۴۴
عبادت گزار ذہین عورت نے چور کو پکڑوا دیا ۱۴۷

Marfat.com

بنو عذرہ کی ایک خاتون اور شوہر کے درمیان وفاداری ۱۴۰
بیوی نے شوہر کی وفاداری میں خلیفہ وقت کے رشتے کو ٹھکرا کر جان دیدی ۱۵۰
حضرت منیفہ کا عبادت کے لئے رات کے آنے پر خوش ہونا ۱۵۲
ایک نوجوان لڑکی جو حضور کے بھیجے ہوئے رشتے پر راضی ہوگئی ۱۵۲
سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک کو متاثر کرنے والی خاتون ۱۵۳
ایک عورت کا جہنم سے بچنے کے لئے سات غلام آزاد کرنا ۱۵۴
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ مریم بنت عمران کی کرامت ۱۵۴
تین دن تک آگ کے گڑھے میں رہنے والی نومسلم خاتون کا واقعہ ۱۵۵
حضرت سعد بن ربیع کی اہلیہ کا حضور کے دربار میں مقدمہ اور آیتِ میراث کا نزول ۱۵۶
حضرت خنساء بنت خدام نے چالیس سال مسلسل روزے رکھے ۱۵۷
خاتون کا کنایہ الفاظ میں شکایت اور حضرت کعب کا فیصلہ ۱۵۸
عطر کی تجارت کرنے والی ایک نہایت دیانت دار خاتون ۱۵۹
یمن کی ایک خوبصورت مہمان نواز اور تلاوت کرنے والی خاتون ۱۶۰
ام حرام کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ۱۶۲
حضرت اُم سلمہ کا صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور کو ذہانت بھرا مشورہ ۱۶۲
بخیل شخص کی نیک بیوی کو آگ نے کوئی نقصان نہیں پہنچایا ۱۶۳
دو سوکنوں کے درمیان امانت و دیانت اور خوفِ خدا ۱۶۴
امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی والدہ کی تعلیم و تربیت ۱۶۵
شدتِ غم کے باوجود حضرت اُم خلاد کے پردے کا اہتمام ۱۶۷
حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے گھی میں حیران کن برکت ۱۶۸

Marfat.com

دونوں بھائی بہنوں کا اپنے غسل کا انتظام کر کے ایک ہی دن میں انتقال ۱۷۰
اتنی کثرت سے عبادت کہ اعضاء بھی کام چھوڑ گئے ۱۷۱
حضرت معاذہ رحمہا اللہ نصیحت کرتے ہوئے رو پڑیں ۱۷۱
حضرت حولاء بنت تویت رضی اللہ عنہا کی عبادت اور شب بیداری ۱۷۲
زبیدہ کے محل میں ہمہ وقت قرآنِ کریم کی تلاوت ۱۷۲
گہرے سمندر کی موجوں میں ایک خاتون کی عزت وناموس اور بچے کی غیبی حفاظت ۱۷۳
اے اللہ میرے ان دو بیٹوں کو اسلام کے لئے قبول فرما ۱۷۵
بی اماں کے صاحب زادگان کی گرفتاری ۱۷۵
والدہ ماجدہ مولانا محمد علی رحمہ اللہ کی ایمانی غیرت ۱۷۶
حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کا مال ودولت سے استغناء ۱۷۶
حضرت حفصہ بنت سیرین کا بڑھاپے کے دوران بھی خوب پردہ ۱۷۷
حضرت حفصہ بنت سیرین ایک قاریہ، عالمہ، عابدہ اور صابرہ خاتون ۱۷۸
حضرت ام عطیہ کا عشقِ رسول ۱۷۹
حضرت ام سلیم کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت ومحبت ۱۷۹
حضرت ام حکیم کے ہاتھوں ایک معرکے میں سات رومی جہنم واصل ہوئے ۱۸۰
اللہ کے عشق کے لئے دنیا کی محبت کو دل سے نکال دیا ۱۸۱
رابعہ بصریہ کی پیدائش پر انعام خداوندی کا واقعہ ۱۸۲
دنیا کا سوال کرتے ہوئے مجھے اللہ تعالیٰ سے حیاء آتی ہے ۱۸۳
مہمان کے اکرام کے سبب ایک غیبی بکری دودھ اور شہد دینے لگی ۱۸۴
حضرت جویریہ نے حضور کی خاطر اپنی قوم اور عزیز واقارب کو چھوڑ دیا ۱۸۵

Marfat.com

راہِ خدا میں خرچ کے سبب کٹے ہوئے ہاتھ اور ڈوبے ہوئے بچے کی حفاظت ۱۸۶
حبیبہ عدویہ رحمہا اللہ کی شب بھر عبادت اور مناجات ۱۸۷
حضرت خنساء بنت خدام کی آہ وزاری ۱۸۸
شیخ عبدالقادر جیلانی کی والدہ کا اپنے لختِ جگر کی حُسن تربیت ۱۸۹
حضرت نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کی والدہ محترمہ ۱۹۱
حضرت نظام الدین اولیاء کی والدہ بی بی زلیخا کا انتقال ۱۹۲
حضرت ام عمارہ کا اپنے شوہر اور دو بیٹوں کے ساتھ غزوہ احد میں مجاہدانہ کارنامے ۱۹۳
حضور کے روزے کی دریافت کے لئے حضرت میمونہ کا انوکھا طریقہ ۱۹۶
حضرت رابعہ بصریہ کی چادر کی غیبی حفاظت ۱۹۷
حضرت حبیبہ کا مختلف معرکوں میں دشمنوں کو شکست سے دوچار کرنا ۱۹۷
دن کو روزے اور راتوں کو عبادت کرنے والی حسنہ عابدہ ۱۹۸
ام مسلم کی ضروریات اور ابو مسلم دربارِ خداوندی میں ۱۹۹
حضرت جُلیبیب کی اہلیہ کا ایمان افروز واقعہ ۲۰۱
حضرت اروی بنت عبدالمطلب ایک قابلِ رشک اور جرأت مند والدہ ۲۰۵
حضرت عائشہ بنت طلحہ کا خلیفہ وقت کے دربار میں حق گوئی ۲۰۷
عشقِ الٰہی میں ہمیشہ مضطرب و پریشان خاتون ۲۰۸
ایک عابدہ خاتون نے عشقِ الٰہی میں اشعار پڑھ کر جان دے دی ۲۰۹
حضرت اُم شریک کی کرامت سے مشرکین ایمان لے آئے ۲۱۰
ایک بوڑھی خاتون کا محبت رسول میں اشعار پڑھنا ۲۱۱
جن کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں ۲۱۱

Marfat.com

حضرت خولہ بنت ثعلبہ کے متعلق سورہ مجادلہ کی ابتدائی آیات کا نزول ۲۱۲
حضرت ام طلق کا دن رات میں چار سو رکعات نوافل پڑھنا ۲۱۴
رضیع خاتون کا معمولی رقم پر قناعت ۲۱۵
بانی تبلیغ جماعت حضرت مولانا الیاس رحمہ اللہ کی نانی کی نماز اور غذا ۲۱۶
علامہ یافعی رحمہ اللہ کی والدہ قبر میں تخت پر ۲۱۷
مولانا محمد الیاس رحمہ اللہ کی والدہ کا یومیہ تلاوت واذکار ۲۱۸
حضرت بشر بن حارث کی ہمشیرہ کا تقویٰ ۲۱۸
ام المؤمنین حضرت عائشہ کا اپنے افطاری کا کھانا مسکین کو دینا ۲۲۰
ام المؤمنین حضرت عائشہ کا ایک لاکھ اسی ہزار دراہم کی سخاوت کرنا ۲۲۱
اذان کے احترام کے سبب زبیدہ کا مقام ومرتبہ ۲۲۱
حضور کی بہادر پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا تنہا یہودی کو قتل کرنا ۲۲۲
حضرت مریم کے لئے بغیر موسم کے پھلوں کا حاضر ہونا ۲۲۳
اُم البنین حجاج بن یوسف کے سامنے جرأت مندانہ گفتگو ۲۲۴
شیخ فریدالدین گنج شکر کی والدہ کی دُعا سے چور کو ہدایت مل گئی ۲۲۶
ام المؤمنین حضرت صفیہ کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت ومحبت ۲۲۷
ایک عبادت گزار بچی کا بوقت انتقال دردبھری گفتگو کرنا ۲۲۸
حضرت اسماء بنت ابوبکر کا گھریلو پُر مشقت کام کاج خود کرنا ۲۲۸
حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی اہلیہ کی ایک خصوصیت ۲۳۰
اعمالِ صالحہ میں تعاون کرنے والی اہلیہ کے لئے بشارت ۲۳۰
احمد بن مہدی رحمہ اللہ کا ایک پاک دامن خاتون کی پردہ پوشی کرنا ۲۳۱

Marfat.com

حضور پر درود پڑھنے کی برکت سے کنویں کا پانی کناروں تک آ گیا..... ۲۳۲
ایک خاتون کا شوہر اول کی طرف لوٹنے کے لئے عجیب تدبیر..... ۲۳۳
لسانِ نبوت سے حضرت اُم عمارہ کی شجاعت و بہادری کا تذکرہ..... ۲۳۴
رومیوں کے خلاف جنگ میں حضرت اُم حکیم کی شجاعت و بہادری..... ۲۳۵
حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کی اہلیہ کا جذبہ اطاعت..... ۲۳۶
حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کی اہلیہ کی عبادت وذکر..... ۲۳۷
حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا ہجرت کا دردناک واقعہ..... ۲۳۷
تاریخ اسلام کی سب سے پہلی شہید خاتون..... ۲۳۸
تختہ دار پر چڑھنے سے چند لمحے قبل بیٹے کا اپنی ماں کو پیغام..... ۲۳۹
حضرت جوہرہ نہایت عابدہ اور شب بیدار خاتون..... ۲۴۰
کیا آپ اللہ اور اُس کے رسول کا قرب چاہتی ہیں..... ۲۴۱
غیر محرم نگاہ پڑتے ہی گرنے سے ہاتھ ٹوٹ گیا..... ۲۴۲
ایک خاتون کا جہاد کے لئے بطورِ رسی اپنے بال پیش کرنا..... ۲۴۳
شبِ زفاف جنت اور جہنم کی فکر میں گزار دی..... ۲۴۳
مالک بن دینار کی گفتگو سے ایک خوبصورت کنیز اور اُس کے مالک کی زندگی پلٹ گئی ۲۴۴
حضرت حسینہ بنت حارث کی درد بھری مخلصانہ دعوت سے یہودی عورت مسلمان ہوگئی ۲۴۷
اہلیہ مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ کی محبت وخدمت..... ۲۴۹
زلیخا کی اپنے شوہر مولانا ابوالکلام آزاد کے ساتھ وفاداری..... ۲۵۰
ایک ذہین خاتون کا جھوٹی خبر بتلا کر اپنی سوکن کو طلاق دلوانا..... ۲۵۱
خادمہ کی ذہانت کی وجہ سے آقا قتل سے بچ گیا ۲۵۱

Marfat.com

ربیع بنت نضر کا اپنے بیٹے حارثہ کی وفات پر صبر ۲۵۲
حضرت معاذہ کا وفات کے وقت رونا اور مسکرانا ۲۵۳
خلیفہ وقت کی اہلیہ کا گھریلو کام کاج خود کرنا ۲۵۳
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی دونوں بیویوں کا ایک دن انتقال ۲۵۴
ایک پاکدامنہ عورت پر الزام تراشی کا انجام ۲۵۵
بہن سے قطع تعلق کی بناء پر عذاب میں گرفتار ۲۵۵
محبتِ الٰہی کے سبب اللہ تعالیٰ نے ڈوبا ہوا بچہ زندہ نکال دیا ۲۵۷
ایک خاتون کا چالیس سال تک قرآنی آیات سے گفتگو ۲۵۸
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابیات کے ساتھ خوش طبعی ۲۶۳
میں ایسی چیز کا کھانا پسند نہیں کرتی جو اللہ کے ذکر سے غافل ہو ۲۶۵
ایک خاتون کا حسن اسلوب میں اپنے شوہر کی شکایت اور حضرت کعب کا فیصلہ ۲۶۶
شیطان کی ماں نے مجھے شکست دی ۲۶۸
مریم بنت نورالدین علامہ سخاوی کی استانی ۲۶۹
حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کے گھرانے کا نقشہ ۲۶۹
مہمان کی آمد ہوتے ہی نہایت کم وقت میں کھانا تیار ۲۷۰
حضرت اُم سلیم کا حفاظت کے لئے اپنے پاس خنجر رکھنا ۲۷۱
ایک ذہین لڑکی کا بظاہر جہالت پر مبنی سوالات کی درست تاویلات بتلانا ۱۷۲
حضرت ام سنان کی غزوات میں شرکت اور زخمیوں کا علاج ۲۷۳
ایک پاکدامن خاتون کے سبب قحط سالی ختم ہونے کا واقعہ ۲۷۴
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا غم آخرت اور عبادت ۲۷۵

Marfat.com

حضرت صفیہ کا اپنے بھائی حضرت حمزہ کی شہادت پر صبر وتحمل.....۲۷۵
محبت کرنے والی اہلیہ کا انتقال کے بعد خود اپنے شوہر کو غسل وکفن دینا.....۲۷۶
بی بی دارمیۃ الحجونیہ کی حضرت امیر معاویہ کے ساتھ گفتگو.....۲۷۶
عشقِ الٰہی میں حکیمہ نے تڑپ کر جان دیدی.....۲۷۸
حضرت سارہ کی عزت وناموس کی غیبی حفاظت.....۲۷۹
اپنی عزت وآبرو کی حفاظت کے لئے صحابیہ کا حضور سے دُعا کی درخواست.....۲۸۰
ایک جرأت مند بوڑھی عورت کا بادشاہ کی سواری روک کر اپنا مقدمہ پیش کرنا.....۲۸۱
حضرت رابعہ بصریہ کے پختہ ایمان وتوکل کے سبب مردہ خچر زندہ ہوگیا.....۱۸۲
حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ علیہ کی نیک صالحہ متوکلہ اہلیہ.....۲۸۲
حضرت سعید بن مسیّب کا اپنی بیٹی کے لئے ولی عہد کے رشتے کو ٹھکرا کر ایک طالبِ علم سے نکاح کروانا.....۲۸۳
حضرت عباس کی اہلیہ اُم الفضل کا ابولہب کا سر پھاڑ کر اسے لہولہان کرنا.....۲۸۶
اُم ہارون کا قیامت کے خوف سے بے ہوش ہوجانا.....۲۸۹
حضرت ابوبکر صدیق کی والدہ اُم الخیر کے قبولِ اسلام کا واقعہ.....۲۹۰
مجنون نے کہا عورتیں تین قسم کی ہوتی ہیں.....۲۹۱
ملکہ بلقیس کی سلطنت وبادشاہت اور اُس کا قبولِ اسلام.....۲۹۳
سمرقند کی ایک نوے سالہ بوڑھی خاتون کا ایمان کی سلامتی کی دُعا کرنا.....۲۹۹
حضرت عمر کا اپنے بیٹے کے رشتے کے لئے ایک تقوی دار خاتون کا انتخاب.....۳۰۱
ایک ماں کا اپنے نافرمان بیٹے کو اُس کے بچپن کی بے بسی یاد دلانا.....۳۰۲
جب تک دنیا میں رات کے اندھیرے میں نہیں سوؤں گی.....۳۰۳

Marfat.com

ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا کثرت سے اذکار کرنا ۳۰۴
قاضی شریح رحمہ اللہ کی نہایت فرمانبردار اور مزاج شناس اہلیہ ۳۰۴
ہارون الرشید کی اہلیہ ملکہ زبیدہ کے کارہائے نمایاں ۳۰۶
خاتون نے کہا نہ تم عابد ہو نہ عارف ہو نہ عاشق ہو ۳۰۷
اللہ کی محبت میں ملنے والی جنت کو عظیم نعمت قرار دینے والی خاتون ۳۰۸
والد کی کتاب کی عمدہ شرح لکھنے پر فقیہ بیٹی کا نکاح کرنا ۳۰۹
اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وُسعتِ علم ۳۱۰
حضرت صفیہ کا اسلام کی خاطر اپنے بیٹے کی سخت تربیت کرنا ۳۱۱
گونگی لونڈی کا عجیب خواب نیز حضور کی اتباع اور سورہ فاتحہ کی فضیلت ۳۱۳
حضرت شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا کی دینی حمیت ۳۱۴
تنگ دستی کے باوجود قناعت واستغناء کے ساتھ زندگی گزارنے والی خاتون ۳۱۵
حضرت عبداللہ بن جعفر رحمہ اللہ کی اپنی بیٹی کو نصیحت ۳۱۶
حضرت عبداللہ بن زبیر کی اہلیہ نے شوہر کے ساتھ وفاداری میں اپنے دانت توڑ دیئے ۳۱۷
حسنِ کلام سے متاثر ہوکر باندی کو خرید لیا ۳۱۸
حضرت عثمان کی فرمانبردار اہلیہ نائلہ بنت فرافصہ ۳۱۸
بیت اللہ کے طواف کے دوران ایک خاتون کی دُعا ۳۱۹
روزوں اور عبادت کی کثرت سے زجلہ عابدہ کی ہیئت تبدیل ہوگئی ۳۲۰
حضرت رابعہ بصریہ ساری رات نوافل پڑھتی تھیں ۳۲۰
حضرت ریحانہ کا خوفِ خدا کے سبب راتوں کو قیام ۳۲۱
بادشاہِ کابل کی اہلیہ کا لقمہ حرام سے اجتناب اور شہزادے کو باوضو دودھ پلانا ۳۲۲

Marfat.com

ایک بڑھیا کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت ومحبت ۳۲۵
حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کی قبر میں ثابت قدمی ۳۲۶
حضرت اسماء کی حجاج کے سامنے دلیرانہ گفتگو اور بیٹے کی شہادت کا ایمان افروز واقعہ ۳۲۶
مالک بن دینار رحمہ اللہ کی سعدون مجنون اور ان کی ہمشیرہ سے ملاقات ۳۳۳
ایک خاتون کا قرآن پر عبور اُس کی آزادی کا سبب بن گیا ۳۳۴
دو بیٹوں کی شہادت پر حضرت زینب بنت اُم سلمہ کا صبر وتحمل ۳۳۵
حضرت نفیسہ کی عبادت وریاضت اور روزے کی حالت میں انتقال ۳۳۶
نہایت شب بیدار اور عبادت گذار خاتون ۳۳۸
نہایت حسین وجمیل حور کی قیمت ۳۳۹
حضرت عمر کی ہمشیرہ فاطمہ بنت خطاب کی استقامت ۳۴۰
حکیم محمد سعید شہید رحمہ اللہ کی والدہ محترمہ ۳۴۲
حضرت رابعہ بصریہ کا دن ورات میں ایک ہزار نوافل پڑھنا ۳۴۳
والدہ کی نافرمانی کے سبب قبر سے گدھے کی آواز کا آنا ۳۴۳
شدید قحط کے زمانے میں ایک خاتون کی پاک دامنی ۳۴۵
خلیفہ معتصم باللہ کا ایک نیک صالحہ خاتون کی مدد کے لئے لشکر لے کر پہنچنا ۳۴۵
غامدیہ خاتون کو گناہ سے سچی توبہ پر جنت کا انعام ۳۴۷
زہر کے سبب ناخن گرنے پر ایک عابدہ خاتون کا مسکرانا ۳۴۸
ازواجِ مطہرات کی خوش طبعی کے دوران بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عدل ۳۴۹
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دُعا سے خاتون کا قبر سے زندہ ہو کر نکلنا ۳۴۹
قرآن کریم کی تلاوت کا ایصالِ ثواب نور کے برتنوں میں ۳۵۱

Marfat.com

نئی نویلی دلہن اور شب بھر عبادت ۳۵۱
مسلمان خاتون کی دعا کے سبب بھارتی درندوں سے عزت وجان کی حفاظت ۳۵۲
بنی اسرائیل کی پاک دامن خاتون کے حق میں وحی کا نزول ۳۵۴
حضرت جویریہ کے عقدِ نکاح سے ان کے خاندان کے تمام قیدی آزاد کر دیئے گئے ۳۵۵
ایک نوعمر لڑکی کے عشقِ الٰہی پر مشتمل اشعار سن کر جنید بغدادی رحمہ اللہ کا بے ہوش ہو جانا ۳۵۶
ایک عابد کے خوفِ خدا کے سبب بنی اسرائیل کی حسین عورت کا توبہ کرنا ۳۵۸
بیگم حسرت موہانی کی جرأت وغیرت ۳۵۹
قاضی شریح کے سامنے ایک دادی اور ماں کا مقدمہ اشعار کی صورت میں ۳۶۰
مولانا محمد علی جوہر کی والدہ بی اماں کی بیت اللہ میں دعا اور جذبہ جہاد ۳۶۱
اُم المؤمنین حضرت خدیجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ۳۶۲
والدہ کی طرف سے روٹی صدقہ کرنے پر بیٹے کی دشمنوں سے حفاظت ۳۶۲
شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی کی والدہ ماجدہ ۳۶۳
بیٹے کے استحقاق سے متعلق خاتون کا گورنر کے سامنے دانش مندانہ گفتگو ۳۶۴
تین عقلمند باندیوں کا اپنے انتخاب پر قرآنی آیات سے استدلال ۳۶۶
بادشاہِ وقت کو حسنِ سلوک اور خوفِ آخرت کی ترغیب دینے والی جرأت مند خاتون ۳۶۷
اُم حکیم کی دعوت پر اُن کے شوہر کا قبولِ اسلام اور حضور کی خوشی ۳۶۸
سیدہ نشاط النساء کا استغناء ۳۷۱
سیدہ خیر النساء کی رمضان المبارک میں تلاوت ۳۷۱
اُم ابان کا نکاح کے لئے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو ترجیح دینا ۳۷۱
شوہر کی رضامندی کے مطابق زندگی گزارنا ۳۷۳

Marfat.com

خواتین کی ذہانت وفطانت کے پندرہ دلچسپ واقعات ۳۷۴
اُم معبد رضی اللہ عنہا کی خشک تھنوں والی بکری دودھ سے بھر گئی ۳۷۸
ہر آنے والے دن اور رات کو آخری سمجھ کر عبادت کرنے والی خاتون ۳۷۹
زرقاء کی سخت گوئی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی تحمل مزاجی ۳۸۰
جنگ میں فتحیاب ہو کر لشکر کے بغیر گھر پہنچنے والے مجاہد کی باحمیت بیوی کی ناراضگی ۳۸۳
حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کی بحری جنگ میں شرکت ۳۸۵
ثواب کی لذت نے درد کی شدت کو ختم کر دیا ۳۸۶
ابلیس کے مکر وفریب کے خریدار ۳۸۶
محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کے لئے عبادت کرنے والی خاتون ۳۸۷
تین عقلمند انسانوں میں ایک حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحبزادی ۳۸۷
ایک اعرابیہ کی اپنے شوہر کے ساتھ نہایت وفاداری ۳۸۸
حضرت ملیکہ بنت منکدر کی الحاح وزاری اور مناجات ۳۸۹
آخرت کے خوف نے گناہ سے روک دیا ۳۹۰
محبت رسول میں ابولہب کے سامنے قبولِ اسلام اور آپ کا دفاع ۳۹۰
حضرت امیہ موصلیہ رحمہا اللہ کی خشیتِ الٰہی ۳۹۲
بنو اسد کی خوبصورت خاتون کی خوراک دیکھ کر رشتے سے باز آ گیا ۳۹۲
حضرت حمنہ بنت جحش کی اپنے شوہر کے ساتھ محبت ووفاداری ۳۹۳
جہنم کے ذکر پر آنکھوں سے بارش کی مانند آنسو بہہ رہے تھے ۳۹۴
حضرت عائشہ کی نگاہ میں بیوی پر شوہر کا حق ۳۹۴
عورتوں کے متعلق ابن مقفع کی چند عمدہ باتیں ۳۹۵

Marfat.com

امام ابو الاسود دؤلی رحمہ اللہ کی اپنی صاحبزادی کو نصیحت ۳۹۶
عورتیں کن پر غالب اور کن سے مغلوب ہوتی ہیں ۳۹۷
خوبصورت بیوی اور بدصورت شوہر ۳۹۸
شوہر کی شہادت پر صبر ورضا کی پیکر ۳۹۸
حضرت تحیہ نوبیہ کا عشقِ الٰہی اور قبولِ اسلام کا سبب ۳۹۸
شوہر کا خواب میں آکر اشعار کی صورت میں اپنی محبت ووفاداری کا ذکر ۳۹۹
خوفِ خدا کے سبب اپنا ہاتھ انگاروں میں ڈال دیا ۴۰۱
خوفِ خدا کے سبب اپنی عزت کی حفاظت کرتے ہوئے جان دیدی ۴۰۱
شوہر کی محبت ووفاداری میں اپنی ناک کاٹ دی ۴۰۲
چار کاموں پر عورت کو جنت کی بشارت ۴۰۳
رابعہ کی ناصحانہ باتیں ۴۰۴
حضرت شعیب علیہ السلام کی باحیاء اور ذہین صاحبزادی ۴۰۴
اُمورِ دنیا سے مستغنی اور خوفِ خدا میں جان دینے والی خاتون ۴۰۸
حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کی اہلیہ کا علمی مقام ۴۱۰
حضرت ملیکہ بنت منکدر کا لمحاتِ زندگی کی قدر دانی ۴۱۰
ایک سید مفلسہ خاتون کی امداد پر اُن کی دعاؤں کے سبب حضور کی زیارت اور انعامات ۴۱۱
ایک خاتون کے تین بیٹے، شوہر اور بیٹی کے انتقال کے باوجود صبر وتحمل ۴۱۴
سفرِ حج میں ایک نہایت متوکلہ خاتون ۴۱۶
ایک نوعمر لڑکی کی طواف کے دوران اشعار میں عشقِ الٰہی پر مبنی گفتگو ۴۱۷
پانی پت کی ایک خاتون کا حسب منشا مشکل رکوع سن کر نکاح کرنا ۴۱۸

Marfat.com

ناموسِ رسالت کی خاطر ماں کا اپنے بیٹے کو شہادت کے لئے بھیجنا.....۴۱۹
ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی دس خصوصیات.....۴۱۹
فاطمہ بنت عبدالرحمٰن نے ہفتوں کا سفر منٹوں میں طے کرلیا.....۴۲۱
شوہر کے عالم بننے کے لئے نیک صالحہ بیوی کا کئی سال انتظار کرنا.....۴۲۱
طواف کے دوران ایک خاتون کی آہ وبکاء اور مناجات.....۴۲۲
حضرت آمنہ رملیہ کا استغناء اور عبادت ودُعا.....۴۲۳
حضرت خولہ بنت ازور کی ایمان افروز شجاعت وبہادری.....۴۲۵
ایک عبادت گزار عورت کی مناجات.....۴۳۲
مبلغ اسلام مولانا محمد عمر پالنپوری رحمہ اللہ کی والدہ کے جذبات اور تمنا.....۴۳۳
ایک باندی کا کثرت سے عبادت وریاضت اور خوف خدا.....۴۳۴
بارگاہِ الٰہی میں حاضری کے خوف سے رونے والی خاتون.....۴۳۵
حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ علیہ کا پختہ ایمان ویقین.....۴۳۶
حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کی سادہ زندگی اور توکل علی اللہ.....۴۳۶
حضرت شیخ الحدیث کے گھرانے میں کثرت سے قرآن کی تلاوت.....۴۳۷
حضور کی وفات پر آپ کی پھوپھی صفیہ کے دردمندانہ اشعار.....۴۳۸
ایک متوکل اور دنیا سے بے رغبت عابدہ خاتون.....۴۴۰
ابلیس کے بہکاوے اور خوفِ خدا کے سبب روتے روتے بینائی چلی گئی.....۴۴۱
پیاز کی خواہش کے باوجود پرندے کی چونچ سے گرنے والا پیاز نہیں لیا.....۴۴۲
نماز میں سستی کے سبب قبر آگ کے شعلوں سے بھر گئی.....۴۴۳
حضرت سلمیٰ کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا حضور کو پسند تھا.....۴۴۳

Marfat.com

حضرت عاتکہ بنت زید یکے بعد دیگرے پانچ جلیل القدر صحابہ کے نکاح میں آئیں.....۴۴۴
اپنے ناموس کی حفاظت کے لئے بھارتی درندے کو قتل کرنا.....۴۴۹
کثرت سے روزے رکھنے کی وجہ سے چہرے کا رنگ تبدیل ہوگیا.....۴۵۱
حضرت ام سُلیم کی دعوت پر حضرت ابوطلحہ انصاری کا اسلام قبول کرنا.....۴۵۱
مدفون شوہر سے وفاداری میں خلیفہ وقت کے رشتے کو ٹھکرا دیا.....۴۵۲
خیر النساء کی اولاد کی تربیت.....۴۵۳
اسلام کی خاطر سب سے پہلے شہید ہونے والی خاتون.....۴۵۳
نصفِ شب کے بعد غلافِ کعبہ کو پکڑ کر مناجات کرنے والی خاتون.....۴۵۴
ام علقمہ کی حجاج بن یوسف کے ساتھ دلیرانہ گفتگو.....۴۵۵
چار شہادتوں کے باوجود صحابیہ رسول کا صبر و تحمل.....۴۵۶
زمین کا ناقابلِ تلافی نقصان کے باوجود ایک نہایت صابرہ اور شاکرہ خاتون.....۴۵۸
حضرت حمزہ کی شہادت پر حضرت صفیہ کا بے مثال صبر و استقلال.....۴۵۹
محبتِ رسول میں حضور کے پسینے کو جمع کرنا.....۴۶۱
حضرت ام سلیم کی درخواست پر حضرت انس کے لئے حضور کی دُعا.....۴۶۱
نمرود بادشاہ کی کم سن لڑکی کا دین کی خاطر باپ کے مظالم برداشت کرنا.....۴۶۲
حضرت ام ہانی کا حضور کے جوٹھے کو نفلی روزے پر ترجیح دینا.....۴۶۳
حضرت لبابہ نے فرمایا بیت اللہ میں اللہ تعالیٰ سے دو دُعائیں مانگنا.....۴۶۳
ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی بے مثال زندگی.....۴۶۳
حضرت نقیش بنت سالم کی محبت الٰہی پر مبنی مناجات.....۴۶۵
حضرت حبیبہ عدویہ کی شب بیداری اور اللہ تعالیٰ سے مناجات.....۴۶۶

Marfat.com

غلافِ کعبہ پکڑ کر ایک خاتون کی نہایت فصیح الفاظ میں گریہ وزاری ۴۶۷
حضرت حلیمہ کی آمد پر حضور کا استقبال اور اپنی چادر بچھانا ۴۶۸
مردہ ماں کے کلیجے سے آواز آئی بیٹا کہیں چوٹ تو نہیں لگی؟ ۴۶۹
ایک عقلمند خاتون کی اپنی گھریلو تنگدستی کا کنایہ الفاظ میں تذکرہ ۴۷۱
شوہر کی فرمانبردار اور عبادت گزار خاتون ۴۷۲
مامون الرشید نے ایک لڑکی کی فصاحت اور ادبی مہارت سے متاثر ہو کر نکاح کر لیا ۴۷۲
حضرت اسماء کا حضور کی رضامندی سے اپنی غیر مسلم والدہ کی امداد ۴۷۵
زیور کی زکوۃ نہ دینے پر وعید اور صحابیہ کا کمالِ اطاعت ۴۷۵
حضرت عمر کا حضرت خولہ بنت ثعلبہ کی سخت الفاظ پر مبنی نصیحت سننا ۴۷۶
اپنے کمیونسٹ بھائی اور سو روسیوں کو قتل کرنے والی بہادر خاتون ۴۷۷
ایک عابدہ خاتون کا عشقِ الٰہی ۴۷۹
حضرت عجردہ عمیہ کا تیس سال سے عبادت کا معمول ۴۸۰
ایک گناہگار خاتون کا اسلام لاتے ہی اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ ۴۸۰
ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی سخاوت ۴۸۱
حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کے زریں اقوال ۴۸۲
خوفِ خدا کے سبب رو رو کر خوبصورت آنکھوں کی بینائی چلی گئی ۴۸۲
حضرت عمر کا ایک بوڑھی خاتون سے ناانصافی کا شکوہ پچیس دینار میں خرید کر اُسے راضی کرنا ۴۸۳
بیوی کی التجاء پر گستاخِ رسول کو قتل کرنے کا ایمان افروز واقعہ ۴۸۵
خاتون جنت حضرت ام عمارہ کی غزوہ احد میں شجاعت و بہادری ۴۸۹
پینتالیس برس سے ایک لباس ۴۹۲

۱۳۲۶۲۵
Marfat.com

مولانا عبدالماجد دریا آبادی رحمہ اللہ کی والدہ ماجدہ ۴۹۲
فاطمہ بنت اسد کی وفات پر حضور کا تجہیز و تکفین میں شرکت اور دُعائے مغفرت ۴۹۴
ایک عقلمند بڑھیا نے اپنی ذہانت سے قاضی کو لاجواب کر دیا ۴۹۶
راتوں کو اُٹھ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے آہ وزاری کرنے والی خاتون ۴۹۷
بھوک اور درد سے نڈھال ہونے پر لسانِ نبوت سے جنت کی بشارت ۴۹۸
حضرت اسماء کے ابتدائی پُر مشقت حالاتِ زندگی ۴۹۹
بیوی کے شوہر پر پانچ حقوق ۴۹۹
ذہانت وفطانت کے سبب خاتون حجاج کے شر سے محفوظ رہی ۵۰۰
ایک رومی کنیز کی شب بیداری اور مغفرت کی عجیب دُعا ۵۰۱
سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کی تعلیم کی خاطر ماں کا کام کاج کرنا ۵۰۱
سونے سے تہجد اور تلاوتِ قرآن بہتر ہے ۵۰۳
نہایت محتاج ہونے کے باوجود خاندانِ اہل بیت کی ایثار وہمدردی ۵۰۴
اگر تم چاند سے زیادہ حسین نہ ہو تو تمہیں طلاق ۵۰۵
حضرت عائشہ بنت طلحہ کا تیس سال بعد اپنے والد کو خواب میں دیکھنا ۵۰۶
عورتوں کے لئے سب سے بہترین عمل ۵۰۶
ایک بڑھیا کا کنایہ الفاظ میں اپنی حاجت کا ذکر ۵۰۷
ایک خاتون کا طواف کے دوران جہنم کے عذاب سے نجات کی دُعا ۵۰۷
حج کے سفر میں ایک متوکل خاتون کی غیبی امداد ۵۰۸
شاعر ختم نبوت سید امین گیلانی کی والدہ کی حضور سے عقیدت ومحبت ۵۰۸
اپنے نفس کو ہمہ وقت اللہ کی اطاعت میں مشغول رکھ ۵۰۹

Marfat.com

فاطمہ نیشاپوری کی ریاضت وعبادت ۵۱۰
جس خاتون میں چار صفات ہوں وہ جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے ۵۱۱
ایک فیشن نیبل لڑکی کا سخت عذابِ الٰہی میں مبتلا ہونا ۵۱۲
بیٹی کے انتقال پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے کلمات ۴۱۳
ایک خاتون کا اپنے شوہر کے فراق میں اشعار پڑھنا ۵۱۳
حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کی اہلیہ کی استقامت ۵۱۴
عورتوں کے زیادہ جہنم میں جانے کی وجہ ۵۱۵
حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی وفات پر ان کی اہلیہ کے اشعار ۵۱۵
حضرت بایزید بسطامی کی والدہ کا بیٹے کو دین کے لئے وقف کرنا ۵۱۶
اللہ تعالیٰ کی محبت کو ہمیشہ اپنے نفس کی خواہش پر مقدم رکھنا ۵۱۷
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ۵۱۷
ایک خاتون کا تلاوت سنتے وقت مسلسل آنسو بہنا اور غشی طاری ہونا ۵۱۹
حضرت اسماء بنت یزید کی پیغام رسانی اور لسانِ نبوت سے بشارت ۵۲۵
حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کی اطاعتِ رسول ۵۲۶
والدہ ماجدہ مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کی عادت ومعمولات ۵۲۷
حضرت عائشہ بنت ابی عثمان کی اپنی بیٹی کو عمدہ نصیحت ۵۳۰
بیٹا موت کی تکلیف بہت سخت ہے ۵۳۰
حضرت اُم زیاد رضی اللہ عنہا کی چند عورتوں کے ساتھ خیبر میں شرکت ۵۳۲
عشقِ رسول میں روضہ اطہر پر جان دیدی ۵۳۳
حضرت زینب بنت جحش کے نکاح میں حضرت ام سلیم کا ہدیہ ۵۳۳

Marfat.com

خوبصورت بیوی اور بدصورت شوہر ۵۳۳
علامہ واقدی اور اُن کی اہلیہ کا ایثار و ہمدری کا ایک حیرت انگیز واقعہ ۵۳۴
مٹی اور برادے کا آٹے میں تبدیل ہو جانا ۵۳۵
حضرت اُمیہ موصلیہ کا خوفِ خدا کے سبب کثرت سے رونا ۵۳۶
ناز و نعمت میں پرورش پانے والی ملکہ پر مصائب و تنگدستی ۵۳۶
حضرت ابوحمید ساعدی کی اہلیہ کا حضور کے ساتھ نماز پڑھنے کا شوق ۵۳۷
ابتدائی زمانے میں حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا پر تنگدستی ۵۳۸
ایک بڑھیا کی دربار سلطان میں تاریخی دلیری ۵۳۹
شوہر سے طلاق مانگنے پر جنت حرام ۵۴۱
حضرت عاتکہ کا اپنے شوہر کے انتقال پر مرثیہ پڑھنا ۵۴۲
رخصتی کے وقت ایک عقلمند ماں کی اپنی بیٹی کو دس عمدہ نصیحتیں ۵۴۳
کثرت سے احادیث نقل کرنے والوں میں حضرت عائشہ کا درجہ ۵۴۵
ایک نہایت نیک صالحہ خاتون حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا ۵۴۶
گستاخِ رسول کے قتل کے لئے ماں کا اپنے بیٹے کو بخوشی اجازت دینا ۵۴۷
حضرت ام سلیم کی دعوت پر حضور کے معجزے کا ظہور ۵۵۱
حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا اپنے دادا جان کو تسلی دینا ۵۵۱
غزوۂ حنین میں حضرت اُم سلیم کی شجاعت و بہادری ۵۵۲
رشتے کے انتخاب کے لئے معاملہ حضور کے سپرد کرنا ۵۵۳
ایک عرب خاتون کی مناجات ۵۵۴
مسلسل روزے رکھنے والی ایک عابدہ خاتون ۵۵۵

Marfat.com

ایک کمسن لڑکی کی عبادت اور تعلق مع اللہ ۵۵۵
راتوں کو اُٹھ کر عبادت ومناجات کرنے والی خاتون ۵۵۶
عشقِ رسول میں والدہ کا بیٹے کو ڈانٹنا ۵۵۷
ایک عورت کا ذکر جو اپنے رب کا شوق رکھتی تھی ۵۵۷
بے پردگی کی پندرہ برائیاں اور نقصانات ۵۵۸
حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ پر جھوٹا دعوی کرنیوالی عورت کا انجام ۵۵۹
اللہ تعالیٰ کے سپرد کی گئی امانت کی حفاظت ۵۶۰
ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سخاوت ۵۶۱
عبادت وریاضت اور گریہ وزاری کے سبب ایک عابدہ خاتون کی حالت ۵۶۲
اللہ کی اطاعت کو آقا کی اطاعت پر مقدم رکھنا ۵۶۳
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا اظہارِ رائے ۵۶۳
شوہر کو عبادت کے لئے جگانے والی ایک عابدہ خاتون ۵۶
حجاج بن یوسف کو ایک مظلوم بڑھیا کی قرآنی دھمکی ۵۶۴
حضرت ابوطلحہ اور اُن کی اہلیہ کی مہمان نوازی پر کلام اللہ میں مدح ۵۶۵
حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے عرب کے چاند کو اپنی گود میں دیکھا ۵۶۶
شوہر کی اہانت پر حضرت نائلہ کی بددعاء جو فوراً قبول ہوگئی ۵۶۷
خاتونِ جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی گھریلو پُر مشقت زندگی ۵۶۸
حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کی بلند درجہ سخاوت ۵۶۹
دینی سخاوت کی حقیقت ایک عابدہ خاتون کی زبانی ۵۷۰
حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کی حاضر جوابی ۵۷۱

Marfat.com

رابعہ شامیہ کی محبت، انس اور خوف کی حالت کے اشعار.....۵۷۲
صحابیات کا عشقِ رسول.....۵۷۳
خاتون کی عزت وناموس کی حفاظت محرم کے ذریعے ہوتی ہے.....۵۷۳
امام شافعی رحمہ اللہ کی پیدائش سے پہلے ان کی والدہ کا خواب دیکھنا.....۵۷۴
والدہ کے صدقے کے سبب بیٹے کا شیر کے حملے سے محفوظ ہونا.....۵۷۴

Marfat.com

عرضِ مؤلف

عورت انسانی معاشرے کا وہ اہم عنصر ہے جس کے بغیر معاشرہ وسماج کا تصور ممکن نہیں۔عورت انسانی ترقی کا زینہ اور اجتماعی زندگی کی روح ہے،عورت عالم انسانی کی بقا اور اس کے تحفظ کی ضامن ہے۔عورت افزائشِ نسل اور اولاد کی تعلیم وتربیت کی اعلی ذمہ دار ہے،اس کی گود جہاں ایک طرف شیر خوار بچوں کی جائے پرورش ہے وہیں دوسری طرف اس کی آغوش حضارت وتمدن اور تعلیم وتربیت کا گہوارہ ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں خواتینِ اسلام میں حصولِ علم کا شوق وجذبہ اس قدر موجزن تھا کہ تمام عورتوں نے اجتماعی طور پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ آپ ہماری تعلیم کے لئے کوئی انتظام فرما دیجئے،تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن کے لئے ایک دن مقرر کیا۔امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں باب باندھا ہے''یجعل للنساء یوم علی حدة في العلم'' اس کے تحت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے ایک دن کا وعدہ کیا جس میں ان کو وعظ ونصیحت اور دینی باتوں کا حکم فرماتے تھے،دیکھئے:[1]

ابتدائے اسلام سے لے کر اس وقت تک سینکڑوں پردہ نشین مسلم خواتین نے حدودِ شریعت میں رہتے ہوئے گوشہ عمل وفن سے لے کر میدانِ جہاد تک ہر شعبہ زندگی میں حصہ لیا اور اسلامی معاشرے کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کیا۔خواتینِ اسلام نے تفسیر،حدیث،فقہ اور دیگر علوم عربیت کو بڑی محنت وجستجو سے حاصل کیا۔حضرت حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ (متوفی ۱۰۱ھ) نے بارہ سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا،فن تجوید اور قراءت میں مہارتِ تامہ رکھتی تھیں،ان کے بھائی محمد بن سیرین رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۰ھ) کو جب کبھی کسی آیت

[1] صحیح البخاری: کتاب العلم، باب: یجعل للنساء یوم علی حدة في العلم، رقم الحدیث: ۱۰۱

Marfat.com

میں قراءت کے متعلق کوئی شبہ ہوتا تو اپنے شاگردوں سے کہتے کہ جاؤ حفصہ سے پوچھو کہ وہ اِسے کس طرح پڑھتی ہیں۔ حضرت حفصہ ہر رات نصفِ قرآن پڑھا کرتی تھیں۔ ❶

علامہ ابن جزری رحمہ اللہ (متوفی ۸۳۳ھ) اپنی صاحبزادی ''سلمی'' کا یوں تعارف کراتے ہیں:

میری بیٹی سلمی نے ابتداءً قرآن کریم حفظ کیا، پھر ''مقدمة التجويد'' اور ''مقدمة النحو'' حفظ کر کے مجھے سنایا، پھر ''طيبة النشر'' حفظ کی، پھر مجھے قراءتِ عشرہ حفظاً سنائیں، یہاں تک بارہ ربیع الاولی ۸۳۲ھ میں اس کی تکمیل ہوئی۔ تلاوت اتنی صحیح اور معیاری کہ کیا مجال کہ کوئی اختلاف بھی چھوٹ جائے۔ دسوں قراءتوں میں اس قدر کمال ومہارت کہ اس زمانے میں کوئی شخص بھی اس کے مثل اور ہم پلہ نہیں ہے۔ علم اشعار اور عربیت بھی سیکھی، خطاطی میں بھی کمال حاصل کیا، عربی اور فارسی نظموں پر قادر الکلام تھیں، مجھ سے حدیث پڑھی اور علم حدیث میں بھی مہارت حاصل کی۔ ❷

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۴ھ) اپنے شیخ علامہ جمال الدین مزی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۲ھ) کی اہلیہ اور اپنی ساس کے متعلق فرماتے ہیں کہ اپنے زمانے کے اندر خواتین میں ان کی مثال نہیں ملتی، قرآنِ کریم کی تلاوت اس قدر تجوید کے ساتھ کرتی تھیں کہ قراء بھی اُن جیسی تلاوت کرنے سے عاجز تھے، بہت ساری عورتوں نے ان سے قرآن کریم پڑھا، کثرتِ عبادت وریاضت اور تلاوت میں یہ اپنے زمانے میں سب پر فائق تھیں، دنیا سے بے رغبت تھیں، اپنے پاس مال ومتاع بہت کم مقدار میں رکھتی تھیں، انہوں نے اپنی زندگی کے اسی (۸۰) سال کا عرصہ اللہ تعالی کی اطاعت، نماز کا اہتمام، قرآن کی تلاوت اور اپنے عظیم محدث شوہر کی خدمت وفرمانبرداری میں گذارا۔ ❸

❶ صفة الصفوة: ترجمة: حفصة بنت سيرين، ج ۲ ص ۲۴۲ ❷ غاية النهاية في طبقات القراء: باب السين، ترجمة: سلمة بنت محمد بن محمد، ج ۱ ص ۳۱۰

❸ البداية والنهاية: سنة إحدي وأربعين وسبعمائة، ج ۱۴ ص ۲۲۱

Marfat.com

امام جمال الدین مزی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۲ھ) ان کے شوہر ہیں جنہوں نے ''تهذيب الكمال في أسماء الرجال'' ۳۵ جلدوں میں اور ''تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف'' ۱۲ جلدوں میں لکھی، ان دو کتابوں کے متعلق امام ابن طولون رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إن المحدثين بعده عيال على هذين الكتابين.

خواتینِ اسلام نے علم حدیث کی جو خدمت انجام دی ہے ان کی سب سے پہلی نمائندگی صحابیات وتابعیات کرتی ہیں۔ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (متوفی ۴۵۶ھ) نے اپنی کتاب ''أسماء الصحابة الرواة وما لكل واحد من العدد'' میں ایک سو پچیس (۱۲۵) صحابیات کا تذکرہ کیا ہے جن سے روایات مروی ہیں اور ان کے اعداد وشمار کے مطابق صحابیات سے مروی احادیث کی کل تعداد پچیس سو ساٹھ (۲۵۶۰) ہے، جن میں سب سے زیادہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہیں۔ ان کی مرویات کی تعداد دو ہزار دو سو دس (۲۲۱۰) ہے۔ جن میں دو سو چھیاسی (۲۸۶) بخاری ومسلم میں موجود ہیں۔ مرویات کی کثرت کے لحاظ سے صحابہ کرام میں ان کا چھٹا نمبر ہے۔ مرویات کی کثرت کے ساتھ احادیث سے استدلال اور استنباطِ مسائل، ان کے علل واسباب کی تلاش وتحقیق میں بھی ان کو خاص امتیاز حاصل تھا اور ان کی اس صفت میں بہت کم صحابہ شریک تھے، کتبِ حدیث میں کثرت سے اس کی مثالیں موجود ہیں۔

كانت عائشة أعلم الناس يسألها الأكابر من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم. [1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ علم رکھنے والی تھیں، کبار

[1] الطبقات الكبرى: باب أهل العلم والفتوى، عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم، ج ۲ ص ۲۸۶

Marfat.com

صحابہ کرام ان سے مسائل دریافت کیا کرتے تھے۔

امام زہری رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۴ھ) فرماتے ہیں:

لو جمع علم عائشة إلى علم جميع أزواج النبي صلى الله عليه وسلم جميع النساء لكان علم عائشة أفضل. ❶

اگر تمام ازواجِ مطہرات کا علم بلکہ تمام مسلمان عورتوں کا علم جمع کیا جائے تو حضرت عائشہ کا علم سب سے اعلیٰ وافضل ہوگا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بعض صحابہ کرام کے تسامحات کی نشان دہی کی، اس کو محدثین کی اصطلاح میں ''استدراک'' کہا جاتا ہے، علامہ زرکشی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۴ھ) نے ''الإجابة لإيراد ما استدركته عائشة على الصحابة'' کے نام سے مستقل ایک کتاب تصنیف کی۔ اس کتاب میں علامہ زرکشی رحمہ اللہ نے تین ابواب قائم کئے ہیں: ''الباب الأول في ترجمتها وخصائصها'' ''الباب الثاني في استدراكها على أعلام الصحابة'' ''الباب الثالث في استدراكات العامة'' دوسرے باب کے تحت چوبیس (۲۴) فصلیں اور تیسرے باب کے تحت گیارہ (۱۱) فصلیں قائم کر کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے استدراکات کو نقل کیا ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے ان استدراکات کو فقہی ابواب کی ترتیب پر اپنی تصنیف ''عين الإصابة فيما استدركته السيدة عائشة على الصحابة'' میں نقل کیا ہے۔ اس رسالے کو علامہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ نے اپنی مشہور ومعروف کتاب ''سیرت عائشہ'' صفحہ ۲۵۹ تا ۲۷۳ میں تعلیق وتخریج کے ساتھ نقل کیا ہے۔

ازواجِ مطہرات میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا علم حدیث میں ممتاز نظر آتی ہیں، علم حدیث میں ان کے مقام ومرتبہ کے متعلق محمود بن لبید

❶ الاستيعاب في معرفة الأصحاب: ترجمة: عائشة بنت أبي بكر الصديق، ج ۴ ص ۱۸۸۳

Marfat.com

رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كان أزواج النبي يحفظن من حديث النبي صلى الله عليه وسلم كثيرا ولا مثلا لعائشة وأم سلمة. ❶

یعنی عام طور سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات آپ کی حدیثوں کو بہت زیادہ محفوظ رکھتی تھیں، مگر حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ اس سلسلے میں سب سے ممتاز تھیں۔

ان دونوں کی طرح دوسری ازواجِ مطہرات نے بھی حدیث کی روایت اور اشاعت میں حصہ لیا اور ان سے بڑے جلیل القدر صحابہ اور تابعین نے احادیث حاصل کیں، جیسے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے چہتر (۷۶)، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے پینسٹھ (۶۵)، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے ساٹھ (۶۰)، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے گیارہ (۱۱)، حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے سات (۷)، حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے پانچ (۵)، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ایک (۱)، اور حضرت ماریہ قبطیہ سے دو (۲) حدیثیں مروی ہیں۔

صحابیات کی کثرتِ روایت اور ان کی خدمتِ حدیث کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۱ھ) نے ''مسند أحمد'' میں ''مسند النساء'' کے عنوان کے تحت خواتینِ اسلام کی تین ہزار ایک سو تینتالیس (۳۱۴۳) روایات نقل کی ہیں، یہ صرف ایک کتاب میں خواتین سے مروی احادیث کی تعداد ہے۔ علامہ ابن اثیر جزری رحمہ اللہ (متوفی ۶۳۰ھ) نے ''أسد الغابة'' میں ''كتاب النساء'' کے عنوان کے تحت چھ سو ستر (۶۷۰) خواتین کا تذکرہ کیا ہے۔ وہ صحابیات خواتین جو اپنی کنیتوں کے ساتھ معروف ہیں، ایسی تین سو پچھتر (۳۷۵) صحابیات کا ذکر اس عنوان کے تحت ''الكنى من

❶ طبقات الكبرى: عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم، ج ۲ ص ۲۸۶

Marfat.com

النساء الصحابیات ''کے تحت کیا ہے، اور وہ خواتین جن کے نام مجہول ہیں وہ اپنے والد یا بیٹے، بھائی، خاوند، چچا یا دادا کی طرف منسوب ہیں وہ ان کے علاوہ ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) نے ''تهذيب التهذيب ''میں ''كتاب النساء '' کے عنوان کے تحت ایک ہزار تیس (۱۰۳۰) خواتین کا تذکرہ کیا ہے۔

صحابیات کی صحبت اور ایمان کی حالت میں جن خواتین نے پرورش پائی یا ان سے استفادہ کیا ان کو تابعیات کہا جاتا ہے، صحابیات کی طرف تابعیات نے بھی فنِ حدیث کی حفاظت واشاعت اور اس کی روایت اور درس وتدریس میں کافی حصہ لیا، اور بعض نے تو اس فن میں اتنی مہارت حاصل کی کہ بہت سے کبار تابعین نے ان سے اکتسابِ فیض کیا۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی کتاب ''تقريب التهذيب '' کی ورق گردانی کرنے سے یہ بات مترشح ہوجاتی ہے کہ صحابیات کی طرح تابعیات کی بڑی تعداد نے روایت وتحملِ حدیث میں انتھک کوشش کی، چنانچہ ان کے اعداد وشمار کے مطابق ایک سو اکیس (۱۲۱) تابعیات اور چھبیس (۲۶) تبع تابعیات ہیں۔

پہلی صدی ہجری سے لے کر تیرھویں صدی ہجری تک خواتین اسلام کا تفصیلی تذکرہ دیکھنا ہو تو اس کتاب میں دیکھیں ''عناية النساء بالحديث النبوي ''اس کتاب کا اردو ترجمہ ''روایتِ حدیث میں خواتین کا مقام'' کے نام سے ہوا۔ خواتینِ اسلام میں سے کسی خاتون کی روایت کو عورت ہونے کی بناء پر رد نہیں کیا گیا، علامہ شوکانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۵۰ھ) اس بارے میں لکھتے ہیں:

لم ينقل عن أحد من العلماء أنه ردّ خبر المرأة لكونها امرأة، فكم من سنة قد تلقتها الأمة بالقبول عن امرأة واحدة من الصحابة، هذا لا ينكره من له أدنى نصيب من علم السنة. [1]

[1] نيل الأوطار: كتاب العدد، باب ما جاء في نفقة المبتوتة وسكناها، ج٦ ص ٣٥٩، ٣٦٠

Marfat.com

علماء میں سے کسی ایک سے بھی یہ بات منقول نہیں ہے کہ انہوں نے کسی حدیث کو صرف اس وجہ سے رد کیا ہو کہ یہ حدیث کسی عورت سے منقول ہے، کتنی ہی احادیث ہیں جن کو امت نے قبول کیا ہے جب کہ وہ صحابہ میں سے کسی ایک خاتون کی ہیں، اور یہ بات اس شخص کے لئے قابلِ انکار نہیں جو علم حدیث کے ساتھ معمولی مناسبت بھی رکھتا ہو۔

خواتین کے لئے یہ بھی ایک بہت بڑا اعزاز ہے کہ آج تک کسی خاتون نے احادیث کے نقل کرنے میں جھوٹ نہیں بولا۔ خواتین میں کوئی ایسی مسلمان عورت نہیں ہے جس پر حدیث میں جھوٹ بولنے کی تہمت ہو، کوئی ایسی عورت نہیں ہے جس کو محدثین نے کذب یا تہمتِ کذب کی وجہ سے چھوڑا ہو، فنِ اسماء الرجال کے امام، علامہ شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

وما علمت في النساء من اتهمت ولا من تركوها. ❶

میرے علم میں ایسی کوئی عورت نہیں جس پر حدیث میں جھوٹ بولنے کا الزام ہو، اور نہ ہی محدثین نے کسی عورت کی روایت کو اس وجہ سے چھوڑا ہے۔

خواتین اسلام میں کوئی ایسی خاتون بندے کے علم میں نہیں ہے جو ایمان لانے کے بعد مرتد ہوگئی ہو، نہ ہی خیر القرون میں کسی عورت نے موت کے ڈر سے عزیمت کے بجائے رخصت پر عمل کیا، صحابیات کے واقعات اس پر شاہد ہیں کہ انہوں نے ہر قسم کی تکلیف ومصائب برداشت کئے لیکن کسی صحابیہ نے زبان سے کبھی کسی موقع پر کلمہ کفر نہیں کہا، صنفِ نازک ہونے کے باوجود ہمیشہ عزیمت پر عمل کیا۔ امام زہری رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۴ھ) فرماتے ہیں:

وما نعلم أحدا من المهاجرات ارتدت بعد إيمانها. ❷

❶ميزان الاعتدال: فصل فی النسوة المجهولات، ج۴ ص ۶۰۴

❷فتح الباری: کتاب الشروط، باب الشروط فی الجهاد والمصلحة، ج۵ ص ۳۵۲

Marfat.com

میرے علم میں مہاجرین خواتین میں ایسی کوئی عورت نہیں ہے جو ایمان لانے کے بعد مرتد ہوگئی ہو۔

بہت سے ائمہ محدثین، کبار علماء اور مشاہیر امت نے بے شمار روایتیں خواتین سے لی ہیں۔ خواتین کے لئے یہ بھی شرف ہے کہ کئی اکابر اہلِ علم کا ان سے تلمذ ہے۔

امام ابن شہاب زہری رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۴ھ) نے بہت سی خواتین سے حدیثیں روایت کی، ان میں ایک عمرہ بنت عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ انصاریہ ہیں جو کثرت سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث روایت کرتی ہیں، امام زہری رحمہ اللہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ ❶

علامہ عبدالکریم سمعانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۶۲ھ) نے اپنی کتاب ''التحبیر فی معجم الکبیر'' میں اپنے اساتذہ وشیوخ کے تذکرے کے بعد عنوان قائم کیا ہے ''النسوة اللواتي كتبت عنهن رتب أسماء هن'' یعنی وہ خواتین جن سے میں نے حدیث لکھی ہے، حروف تہجی کے اعتبار سے اکہتر (۷۱) محدثات وروایاتِ حدیث کے نام شمار کئے ہیں جن سے انہوں نے سماع کیا یا انہوں نے اپنی مرویات کی انہیں اجازت لکھ کر دی ہے، پھر ان کی عبادت وریاضت، علم وعمل، اخلاص وتقوی، شب بیداری ومناجات کا بڑے عمدہ الفاظ میں تذکرہ کیا ہے، دیکھئے تفصیلا: ❷

علامہ ابن عساکر رحمہ اللہ (متوفی ۵۷۱ھ) یہ وہ ہیں جنہوں نے ''تاریخ مدینة دمشق'' لکھی ہے، جو اس وقت دارالفکر سے اسی (۸۰) جلدوں میں چھپی ہوئی ہے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) نے ان کے شیوخ کی تعداد نقل کی ہے جن میں تیرہ سو (۱۳۰۰) مرد ہیں اور اسی (۸۰) سے زائد خواتین ہیں۔ ❸

❶ تهذيب التهذيب: ترجمة: عمرة بنت عبد الرحمن بن سعد، ج ۱۲ ص ۴۳۸

❷ التحبير فى المعجم الكبير: ج ۲ ص ۳۹۶ تا ۴۳۷

❸ تذكرة الحفاظ: ترجمة: أبو القاسم على بن الحسن بن هبة الله، ج ۴ ص ۸۳

Marfat.com

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۷ھ) نے اپنی تصنیف ''مشیخة ابن الجوزي ''میں اپنے اساتذہ ومشائخ کا تذکرہ کیا ہے، اس میں انہوں نے تین (۳) خواتین کا تذکرہ کیا جن سے انہوں نے حدیث کا سماع کیا ہے، پھر اختصار کے ساتھ ان کے حالات بھی ذکر کئے ہیں، وہ تین خواتین یہ ہیں:

۱.....فاطمہ بنت محمد بن حسین ۲.....فاطمہ بنت ابوحکیم عبداللہ بن ابراہیم

۳.....شہدہ بنت احمد بن فرج بن عمر

ان خواتین کے حالات اوران سے نقل کردہ روایت کے لئے دیکھئے: ❶

امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) نے اپنے اساتذہ ومشائخ کا تذکرہ اپنی کتاب ''معجم الشيوخ الكبير ''میں کیا ہے، اس کتاب میں انہوں نے اپنے اساتذہ کا تذکرہ حروف تہجی کے اعتبار سے کیا ہے، ہر حرفِ تہجی کے تحت مردوں کے بعد عورتوں کا بھی ذکر کیا، اس کتاب میں انہوں نے متعدد خواتین کا تذکرہ کیا ہے جن سے انہوں نے حدیث کا سماع کیا، اختصار کے ساتھ ان کے حالات اور روایت بھی نقل کی ہے، ایک خاتون جن سے یہ سماعِ حدیث نہ کر سکے اوران سے ملاقات نہ ہونے پر انتہائی افسوس کیا کرتے تھے، وہ خاتون ام محمد سیدہ بنت موسی بن عثمان ہیں، ان کا انتقال ۶۹۵ھ میں ہوا، فرمایا میں ان کی خدمت میں شرف یابی کے لئے سفر کیا تو ابھی میں فلسطین میں پہنچ پایا تھا کہ رجب ۶۹۵ھ میں مجھے وہیں ان کے انتقال کی خبر ملی۔ اس خاتون سے سماعِ حدیث نہ ہونے پر آپ کو انتہائی افسوس ہوا۔ ❷

علامہ سخاوی رحمہ اللہ (متوفی ۹۰۲ھ) نے اپنے شیخ امیر المؤمنین فی الحدیث شارح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) کی سوانح پر تین جلدوں میں ایک کتاب ''الجواهر والدرر في ترجمة شيخ الاسلام ابن حجر ''کے نام سے

❶مشيخة ابن الجوزي: ص ۱۹۸ تا ۲۰۲ ❷معجم الشيوخ الكبير: ترجمة: سيدة بنت موسى بن عثمان بن عيسى. ج ۱ ص ۲۹۴

Marfat.com

لکھی، اس میں حافظ کے شیوخ کے نام تین قسموں میں ذکر کئے ہیں، پہلے وہ حضرات جن سے آپ نے سماعِ حدیث کیا ہے، ان میں سترہ (۱۷) خواتین کا تذکرہ کیا ہے، اور دوسری قسم میں اُن اساتذہ کا تذکرہ ہے جن سے اِن کو اجازتِ حدیث حاصل ہے، اِن میں اکتیس (۳۱) خواتین کا ذکر کیا ہے، تیسری قسم میں ان حضرات کا ذکر ہے جن سے دورانِ مذاکرہ یا بذریعہ مراسلت اجازتِ حدیث حاصل ہے، اس میں ایک خاتون ست الرکب بنت علی بن محمد بن حجر ہیں، یہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی بہن ہیں، جو اپنے وقت کی بھائی کی طرح ایک عظیم محدثہ تھیں۔ ❶

جس طرح خواتین اسلام نے علم تفسیر وحدیث میں نمایاں خدمات کیں اسی طرح علم فقہ وفتوی میں بھی ان کی شاندار خدمات ہیں۔

بہت سے حفاظِ حدیث اور ائمہ فقہ نے اپنی جلالتِ شان کے باوجود ان محدثات وفقیہات سے استفادہ کیا جو علم وعمل، روایت ودرایت، تفقہ اور زہد وتقوی میں مشہور زمانہ رہی ہیں۔ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۱ھ) نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جن صحابہ کرام سے فقہی مسائل وفتاوی منقول ومحفوظ کئے گئے ہیں ان کی تعداد ایک سو تیس (۱۳۰) سے زائد ہے، ان میں مرد اور عورتیں سب ہی شامل ہیں، پھر علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے تین طبقات قائم کئے ہیں، پہلا طبقہ ''المکثرون من الصحابة'' یعنی وہ صحابہ اور صحابیات جن کے فتاوی کو اگر مدون ومرتب کیا جائے تو ایک ضخیم جلد تیار ہو جائے، یہ سات (۷) حضرت ہیں:

۱.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ ۲.....حضرت علی رضی اللہ عنہ ۳.....حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ۴.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ۵.....حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ۶.....حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ۷.....حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

ان سات صحابہ میں چوتھے نمبر پر ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

❶ الجواهر والدرر: الباب الثاني، شيوخه، ج ۱ ص ۲۰۰ تا ۲۳۹

Marfat.com

دوسرا طبقہ ہے ''المتوسطون في الفُتيا'' یعنی وہ صحابہ اور صحابیات جن کے فتاوی مختصر کتاب میں آسکتے ہیں۔ یہ تیرہ (۱۳) حضرات ہیں:

۱..... حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ۲..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا
۳..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ۴..... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
۵..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ۶..... حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
۷..... حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ۸..... حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ
۹..... حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ ۱۰..... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
۱۱..... حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ۱۲..... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
۱۳..... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

ان تیرہ صحابہ میں دوسرے نمبر پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

تیسرا طبقہ ''المقلّون في الفُتيا'' یعنی وہ صحابہ اور صحابیات جن سے بہت کم مقدار میں مسائل وفتاوی منقول ہیں، اگر ان کے فتاوی جمع کئے جائیں تو نہایت مختصر جز میں جمع کئے جا سکتے ہیں، ان میں حضرت صفیہ، حضرت حفصہ، حضرت ام حبیبہ، حضرت جویریہ، حضرت میمونہ، حضرت فاطمہ، حضرت ام عطیہ، حضرت اسماء بنت ابو بکر، حضرت ام شریک، حضرت ام درداء، حضرت عاتکہ بنت زید، حضرت فاطمہ بنت قیس، حضرت لیلی بن قائف، حضرت حولاء بنت تویت، حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہن ان میں شامل ہیں۔ [1]

علامہ علاء الدین سمرقندی رحمہ اللہ (متوفی ۵۳۹ھ) نے فقہ میں ''تحفة الفقهاء'' لکھی، اُن کی صاحبزادی کا نام فاطمہ ہے، اللہ تعالی نے اس خاتون کو حسن و جمال کے ساتھ علم وکمال بھی خوب عطا کیا تھا، انہوں نے کہا جو میرے والد کی کتاب کی شرح لکھے اور وہ ہمارے معیار پر اُترے تو میں اُس کے ساتھ شادی کروں گی، کئی ایک اہلِ علم نے کوشش کی

[1] إعلام الموقعين عن رب العالمين: فصل أول من وقع عن الله. ج ۱ ص ۱۰، ۱۱، ۱۲

Marfat.com

لیکن کامیابی نہ ہوئی، علامہ ابوبکر کاسانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۸۷ھ) نے ''بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع'' کے نام سے فقہ میں عدیم المثال چھ جلدوں میں اس کتاب کی شرح لکھی، یہ شرح جب علامہ سمرقندی اور ان کی صاحبزادی نے دیکھی تو ان کو بہت پسند آئی، اس شرح کے سبب علامہ ابوبکر کاسانی رحمہ اللہ کا نکاح فاطمہ کے ساتھ ہوا، بعض معاصر علماء نے ان کے متعلق یہ جملہ کہا ''شرح تحفته وزوّج ابنته''، علم فقہ اور فتاوی میں اس خاتون کو خوب دسترس تھی، اپنے والد اور شوہر کے ساتھ باقاعدہ فتوی نویسی کرتی تھیں:

إن الفتوى كانت تخرج من بيتها وعليها خطها وخط أبيها وزوجها. (۱)

جو فتوی ان کے گھر سے نکلتا اس پر فاطمہ کے، ان کے والد کے اور ان کے شوہر تینوں کے دستخط ہوا کرتے تھے۔

مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ اللہ تبارک وتعالی نے خواتین کو تفسیر وحدیث کے ساتھ فقہ وفتاوی میں بھی نمایاں مقام دیا تھا۔

بہر حال بندے نے نہایت اختصار کے ساتھ تفسیر، حدیث، فقہ میں ان کے مقام ومرتبہ کا تذکرہ کیا، خواتینِ اسلام کی علمی ودینی خدمات قابلِ ستائش ہیں، ان کی خدمات سے چشم پوشی کرنا تاریخ کے ایک روشن باب کو صفحۂ ہستی سے ناپید کرنا ہے۔

نامور خواتین کے حالات، علم تفسیر وحدیث میں ان کی خدمات، عبادت وریاضت، شب بیداری ومناجات، اولاد کی عمدہ تربیت، ان کے مجاہدانہ کارنامے، شجاعت وبہادری، جود وسخا، اخلاص وتقوی پر کئی اہل علم نے قلم اٹھایا ہے، خواتین اسلام کے تذکرے پر مستقل کتابیں تصنیف کی گئی ہیں، ان میں چند کتابیں مندرجہ ذیل ہیں:

امام ابوالفضل احمد بن ابی طاہر المعروف ابن طیفور رحمہ اللہ (متوفی ۲۸۰ھ) کی

(۱) الجواهر المضية في طبقات الحنفية: ج ۲ ص ۲۷۷

Marfat.com

''بلاغات النساء'' علامہ طبرانی رحمہ اللہ (متوفی ۳۶۰ھ) کی ''عشرة النساء'' علامہ ابوعبیداللہ بن محمد بن عمران مرزبانی رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۴ھ) کی ''أشعار النساء'' علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۷ھ) کی ''أخبار النساء'' علامہ عبدالغنی مقدسی رحمہ اللہ (متوفی ۶۰۰ھ) کی ''مناقب النساء الصحابیات'' علامہ ابن عساکر رحمہ اللہ (متوفی ۵۷۱ھ) کی ''تاریخ مدینة دمشق'' میں جلد نمبر انہتر (۶۹) خواتین کے تذکرے پر مشتمل ہے۔ یہ جلد ''تراجم النساء'' کے نام سے سکینہ شہابی کی عمدہ تعلیق وتخریج کے ساتھ ایک جلد میں چھپ چکی ہے، اس میں ایک سو چھیانوے (۱۹۶) خواتین کا تذکرہ ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) کی ''نزهة الجلساء في أشعار النساء'' عمر رضا کحالہ دمشقی رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۰۸ھ) کی پانچ جلدوں پر مشتمل ''أعلام النساء في عالمی العرب والاسلام'' احمد خلیل جمعہ کی ''نساء الأنبیاء'' جس کا اردو ترجمہ ''ازواج الانبیاء'' کے نام سے ہوا ہے۔ ان کی دوسری کتاب ''نساء من عصر النبوة'' ہے، جس کا اردو ترجمہ ''عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین'' کے نام سے ہوا ہے، ان کی تیسری کتاب ''نساء من عصر التابعین'' اس کا اردو ترجمہ ''دور تابعین کی نامور خواتین'' کے نام سے ہوا ہے، ان کی چوتھی کتاب ''نساء مبشّرات بالجنة'' اس کا اردو ترجمہ ''جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین'' کے نام سے ہوا ہے۔ دکتور صالح یوسف کی کتاب ''جهود المرأة فی روایة الحدیث'' نذیر محمد مکتبی کی ''صفحات نیرات من حیاة السابقات'' سیدہ زینب بنت علی فواز کی ''الدر المنثور في طبقات ربّات الخدود'' اردو زبان میں بھی خواتین سے متعلق کئی مفید کتابیں چھپ چکی ہیں۔

مولانا عبدالسلام ندوی رحمہ اللہ کی ''اسوہ صحابیات'' مولانا سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ کی ''خواتین اسلام کی بہادری'' مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کی ''خواتین اور دین کی

Marfat.com

خدمت'' مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کی والدہ خیر النساء کی کتاب ''حسنِ معاشرت مسلمان لڑکیوں کے لئے'' مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کی ہمشیرہ امۃ اللہ تسنیم کی ''زادِ سفر'' انہوں نے ''ریاض الصالحین'' کا سلیس اردو ترجمہ بھی کیا ہے۔ مولانا عبدالقیوم ندوی رحمہ اللہ کی ''باکمال مسلمان عورتیں'' مولانا فضل حق عظیم آبادی رحمہ اللہ کی ''خواتین ہند کے تاریخی کارنامے'' مولانا عاشق الٰہی بلندی شہری رحمہ اللہ کی ''امتِ مسلمہ کی مائیں'' اور ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں'' مولانا مجیب اللہ ندوی رحمہ اللہ کی ''خدمتِ حدیث میں خواتین کا حصہ'' مولانا قاضی اطہر مبارکپوری رحمہ اللہ کی ''بناتِ اسلامی کی دینی وعلمی خدمات'' ان کی دوسری کتاب ''خواتین اسلام کی دینی وعلمی خدمات'' طالب ہاشمی رحمہ اللہ کی ''تاریخ اسلام کی چارسو باکمال خواتین'' اور ''تذکارِ صالحات'' مولانا محمد حسین صدیقی صاحب کی ''بیس بڑی خواتین'' پروفیسر ڈاکٹر مولانا قاری بدر الدین صاحب کی ''قرونِ اولی کی خواتین اوران کی علمی ودینی خدمات''۔

بندے کی اس کاوش کا سبب یہ بنا کہ اب تک بفضل اللہ تعالی بندے کی مندرجہ ذیل کتابیں چھپ چکی ہیں:

۱.....معارف ام القرآن ۲.....قواعد التفسیر ۳.....قواعد الفقہ ۴.....فقہ اسلامی کے ذیلی مآخذ ۵.....رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچ سو سنہری ارشادات ۶.....سلفِ صالحین کے ایمان افروز واقعات ۷.....سلام ومصافحہ کے فضائل ومسائل ۸..... پڑوسیوں کے حقوق ۹.....امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا محدثانہ مقام (دوجلدوں میں) ۱۰..... علمائے سلف کا شوقِ علم ۱۱.....حفظِ حدیث ۱۲.....خلیفہ اول کی باتیں ۱۳..... اسلام کا نظام امن ۱۴.....اسلام کا نظام عفت وعصمت (ان دونوں کتابوں پر تعلیق، تخریج وتحقیق اور موخر الذکر کتاب پر ستر (۷۰) صفحات پر مشتمل مقدمہ ۱۵..... مختصر القدوری پر چالیس (۴۰) صفحات پر مشتمل مقدمہ ۱۶..... رمضان المبارک میں زبان اور نگاہ کی حفاظت کریں ۱۷..... خواتین اسلام کے ایمان افروز واقعات۔

Marfat.com

اہلِ علم اور طلباء کے لئے مستند واقعات پر مشتمل ''علمائے سلف کا شوقِ علم'' اور عوام وخواص کے لئے ''سلفِ صالحین کے ایمان افروز واقعات'' جب چھپی تو یہ ضرورت محسوس ہوئی اسی طرح اگر خواتین کے مطالعے کے لئے واقعات باحوالہ جمع کر دیئے جائیں تو ان شاء اللہ مفید ہوں گے۔ چونکہ خواتین کو واقعات وحکایات پڑھنے کا شوق زیادہ ہوتا ہے، اور اس موضوع کے ساتھ انہیں فطرتی طور پر دلچسپی زیادہ ہے، واقعات کا ایک نمایاں اثر انسانی قلب ودماغ پر ہوتا ہے۔

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضراتِ انبیاء علیہم السلام کے واقعات کے متعلق فرمایا:

وَ كُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ. (ھود: ۱۲۰)

اور پیغمبروں کے قصوں میں سے ہم یہ سارے قصے آپ سے بیان کرتے ہیں جن کے ذریعے سے ہم آپ کے دل کو تقویت دیتے ہیں۔

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ. (یوسف: ۱۱۱)

ان کے قصوں میں عقل والوں کے لئے عبرت ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بنی اسرائیل کے سبق آموز واقعات، حکایات اور امثال بیان کرنے کی اجازت ان الفاظ میں مرحمت فرمائی:

حَدِّثُوْا بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ. ❶

ملا علی قاری رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۱۴ھ) اس حدیث کے ذیل میں سید جمال الدین رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ اس ارشاد میں آپ نے بنی اسرائیل کے نصیحت آموز واقعات بیان کرنے کی رخصت دی ہے، اس لئے کہ اس میں عبرت اور عقل مندوں کے لئے نصیحت کا بڑا سامان ہے۔ البتہ بنی اسرائیل کے احکامات بیان کرنا درست نہیں اس

❶ صحیح البخاری: کتاب الأنبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، ج ۱ ص ۴۹۱

Marfat.com

لئے کہ وہ منسوخ ہو چکے ہیں۔ ❶

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۵۰ھ) فرماتے ہیں:

الحکایات عن العلماء و محاسنهم أحب إلی من الفقه. ❷

علماء کرام کی حکایات وواقعات اور اِن کے محاسن کا بیان کرنا مجھے فقہ سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

محدثِ جلیل سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۸ھ) فرماتے ہیں:

عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِينَ تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ. ❸

نیک لوگوں کے تذکرے کے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت اترتی ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۲۹۷ھ) فرماتے ہیں:

الْحِكَايَاتُ جُنْدٌ مِنْ جُنُودِ اللّٰهِ تَعَالَى يُقَوِّي بِهَا قُلُوبَ الْمُرِيدِين. ❹

حکایات اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ مریدین کے دلوں کو قوی کرتا ہے۔

بندے نے اس کتاب میں قرونِ اولیٰ سے لے کر دورِ حاضر تک کی خواتین کے واقعات اس میں باحوالہ یکجا کئے ہیں، اس میں زیادہ تر واقعات قرونِ ثلاثہ کی خواتین یعنی صحابیات، تابعیات اور تبع تابعیات کے ہیں۔ اکثر واقعات علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۷ھ) کی کتاب ''صفة الصفوة'' سے نقل کئے ہیں۔

اس کتاب میں خواتینِ اسلام کی عبادت وریاضت، اخلاص وللّٰہیت، علم وتقویٰ، خوف خدا، صوم وصلوٰۃ کی پابندی، شب بیداری، دُعا ومناجات، جود وسخا، عفو وحلم، ہمدردی وغم

❶ مرقاة المفاتيح: كتاب العلم، الفصل الأول، ج ۱ ص ۴۰۷ ❷ ترتيب المدارك. مقدمة، ج ۱ ص ۲۳ ❸ حلية الأولياء: ترجمة: سفيان بن عيينة، ج ۷ ص ۲۸۵ ❹ طبقات الشافعية الكبرى: ترجمة: الجنيد بن محمد بن الجنيد البغدادي، ج ۲ ص ۲۶۵

Marfat.com

گساری، خاوند کی خدمت واطاعت، بچوں کی تربیت، لمحاتِ زندگی کی قدر دانی، علم وعمل پر اُبھارنے والے واقعات ونصائح کو باحوالہ نقل کیا ہے۔ ہر واقعہ کو اصل کتاب سے مراجعت کے بعد نقل کیا ہے، الحمدللہ اس بات کی کوشش رہی ہے کہ کوئی بات اس میں غیر مستند نہ آئے۔

عام اردو کی کتابوں اور مواعظ وخطبات کی کتابوں میں کئی غیر مستند واقعات ہیں، مثلاً حسن بصری رحمہ اللہ نے رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کو نکاح کا پیغام دیا، تو رابعہ بصریہ نے کہا مجھے ان سوالوں کا جوب دو پھر میں تمہاری بات کا جواب دوں گی۔

۱.....میں پلِ صراط سے گذر جاؤں گی یا نہیں؟

۲.....اعمال نامہ مجھے دائیں ہاتھ میں ملے گا یا بائیں ہاتھ میں؟

۳.....قیامت کے دن میرا چہرہ روشن ہوگا یا سیاہ؟

۴.....میں جنتی ہوں یا نہیں؟

تو حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا میں ان میں سے کسی کا جواب نہیں دے سکتا، تو رابعہ نے کہا پھر مجھے آخرت کی تیاری کرنے دو۔ اس طرح یہ واقعہ کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے پانی پر مصلی ڈال کر نماز پڑھی، تو رابعہ نے فضا میں مصلی بچھا کر نماز پڑھی، پھر رابعہ نے کہا یہ کوئی کمال نہیں اس لئے کہ مچھلی بھی پانی پر تیرتی ہے اور مکھی بھی فضا میں اُڑتی ہے۔ اس قسم کی کئی واقعات جو رابعہ بصریہ اور حسن بصری رحمہ اللہ کے درمیان منقول ہیں سب غیر مستند ہیں۔ اس لئے کہ حسن بصری رحمہ اللہ کی پیدائش اکیس (۲۱ھ) میں ہے اور وفات ایک سو دس (۱۱۰ھ) میں ہے۔ جب کہ رابعہ بصریہ کے متعلق فن اسماء الرجال کے امام، علامہ شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) ان کے حالات میں اپنی دونوں کتابوں ''سیر أعلام النبلاء'' ج۸ص۲۴۳اور ''تاریخ الإسلام'' ج۱۱ص۶۳ میں ہے کہ ان کا انتقال ۱۸۰ھ میں ہوا ہے اور ان کی عمر ۸۰ سال تھی۔

علامہ صلاح الدین صفدی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۴ھ) نے ''الوافی بالوفیات''

Marfat.com

ج ۱۴ ص ۳۷، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۴ھ) نے ''البدایة والنهایة'' ج ۱۰ ص ۲۰۱ اور علامہ ابن العماد حنبلی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۸۹ھ) نے ''شذرات الذهب'' ج ۲ ص ۱۵۷۔ ان تینوں حضرات کی رائے یہ ہے کہ رابعہ بصریہ کا انتقال ۱۸۵ھ میں ہوا ہے تو ان کی پیدائش ۱۰۱ھ میں ہوئی، اور بقول بقیہ تین ائمہ کے ان کا انتقال ۱۸۵ھ میں ہوا ہے تو ان کی پیدائش ۱۰۵ھ میں ہوئی۔ تو پہلے قول کے مطابق ۱۰۱ھ میں ان کی پیدائش کے وقت حسن بصری رحمہ اللہ کی عمر ۷۹ سال تھی، اور دوسرے قول کے مطابق ان کی پیدائش کے وقت حسن بصری رحمہ اللہ کی عمر ۸۴ سال تھی۔

حسن بصری رحمہ اللہ کا انتقال ہوا ہے ۱۱۰ھ میں، تو پہلے قول کے مطابق حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے انتقال کے وقت رابعہ بصریہ کی عمر ۱۰ سال، اور دوسرے قول کے مطابق رابعہ کی عمر ۵ سال تھی۔ حسن بصری رحمہ اللہ جیسے جلیل القدر امام جو اپنے وقت کے مقتدا اور پیشوا تھے، رئیس التابعین کہلاتے تھے، جو خیر القرون کے دور میں تھے، جنہوں نے ۸۰ سے زائد صحابہ کو دیکھا تھا، اور کئی کبار صحابہ کی انہیں صحبت ملی تھی ان سے یہ بات عقلا بہت بعید ہے کہ وہ ۱۰ سال یا ۵ سال کی بچی کو ۷۹ تا ۸۴ سال کی عمر میں نکاح کا پیغام دیں، یا اس چھوٹی بچی کے ہمراہ وہ سطح سمندر پر مصلی بچھائیں اور پھر ۵ سال کی بچی ۸۴ سال کے امام سے ایسی گفتگو کرے۔ دوسرا خیر القرون کے دور میں ان جیسے نہایت محتاط امام سے بعید ہے کہ وہ تنہائی میں دریاؤں کے کناروں پر بغیر حجاب کے چھوکریوں سے ایسی باتیں کریں۔ بہر حال بندے کی رائے میں اس قسم کے واقعات غیر مستند ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

اس طرح یہ واقعہ کہ امام ربیعۃ الرائے رحمہ اللہ کے والد ابو عبد الرحمٰن فروخ جہاد کے لئے خراسان کی طرف گئے، امام ربیعہ اس وقت حالتِ حمل میں تھے، تو انہوں نے اپنی بیوی کو تیس ہزار (۳۰۰۰۰) دینار دیئے، پھر ستائیس (۲۷) سال بعد جب لوٹے تو مدینہ کا نقشہ تبدیل ہو چکا تھا، قصہ مختصر جب فجر کی نماز انہوں نے مسجد نبوی میں پڑھی تو دیکھا کہ ایک

Marfat.com

بہت بڑا حلقہ درس لگا ہوا ہے اور اس میں امام مالک، امام حسن بن زید اور امام ابن علی لہبی رحمہم اللہ اور دیگر مدینہ کے بڑے معزز لوگ اس میں شریک تھے۔ امام ربیعہ نے ایک اونچی ٹوپی پہنی ہوئی تھی، ابوعبدالرحمٰن کافی دور بیٹھے تھے، انہوں نے اپنے قریب والے سے پوچھا یہ درس کون دے رہا ہے؟ تو انہوں نے کہا تمہیں معلوم نہیں یہ ابوعبدالرحمٰن کا بیٹا امام ربیعہ ہے۔ جب وہ گھر لوٹے تو انہوں نے اپنی بیوی سے کہا میں نے اہلِ علم وفقہ میں کسی کی اس قدر بلند شان نہیں دیکھی، تو اہلیہ نے کہا تمہیں تیس ہزار دینار زیادہ محبوب ہیں یا بیٹے کی یہ شان زیادہ پسند ہے؟ تو انہوں نے کہا نہیں بلکہ بیٹے کی یہ شان زیادہ پسند ہے، تو اہلیہ نے کہا میں نے سارا مال بیٹے کی تعلیم وتربیت میں خرچ کیا ہے، تو ابوعبدالرحمٰن نے کہا تم نے مال ضائع نہیں کیا۔ (۱)

امام ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی دونوں کتابوں ''سیر أعلام النبلاء'' اور ''تاریخ الإسلام'' میں اس واقعہ پر کلام کیا ہے، اور اس واقعے کو جھوٹا قرار دیا ہے، امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قلت: هذه حكاية معجبة لكنها مكذوبة لوجوه.

یعنی میں کہتا ہوں کہ یہ واقعہ بڑا تعجب انگیز ہے لیکن متعدد وجوہ کی بناء پر یہ جھوٹ ہے۔

۱..... امام ربیعہ رحمہ اللہ کا ۲۷ سال کی عمر میں کوئی حلقہ نہیں تھا، بلکہ اس وقت مدینہ کے شیوخ امام قاسم، امام سالم، امام سلیمان بن یسار رحمہم اللہ اور دیگر فقہاء سبعہ کے حلقے تھے، ان کے درس کا کوئی حلقہ نہیں تھا۔

۲..... جب امام ربیعہ رحمہ اللہ ۲۷ سال کے تھے اس وقت امام مالک رحمہ اللہ دودھ پیتے بچے تھے یا اس وقت تک آپ پیدا ہی نہیں ہوئے تھے، تو درس میں پیدائش سے پہلے

(۱) وفيات الأعيان: ترجمة: ربيعة الرائي، ج۲ ص ۲۸۹، ۲۹۰ / مختصر تاريخ مدينة دمشق: ج۸ ص ۲۸۵، ۲۸۶ / الوافي بالوفيات: ج۱۴ ص ۶۵

Marfat.com

کیسے حاضر ہو گئے۔

۳.....امام ربیعہ رحمہ اللہ نے لمبی ٹوپی پہنی ہوئی تھی، یہ بات بھی درست نہیں، اس ٹوپی کا رواج خلیفہ منصور نے شروع کیا تھا، امام ذہبی فرماتے مجھے نہیں لگتا انہوں نے یہ ٹوپی پہنی ہوگی، اگر پہنی بھی ہو تو آخری عمر میں پہنی ہوگی جب کہ ان کی عمر ستر (۷۰) سال ہوگی نہ کہ جوانی میں۔ ❶

امام ذہبی رحمہ اللہ نے سیر میں اس واقعہ کو ''حکایة باطلة'' کہہ کر ذکر کیا ہے اور اس کے بطلان کی وجوہ بھی نقل کی ہیں، نیز اس کی سند بھی منقطع ہے۔ ❷

اگر اللہ تبارک وتعالی کی توفیق شاملِ حال رہی تو اس قسم کے واقعات اور روایات جو معاشرے میں رائج ہیں حالانکہ وہ موضوع ہیں اس پر ان شاء اللہ کام کروں گا۔

اللہ تبارک وتعالی سے دست بدستہ دُعا ہے کہ اللہ تعالی اِس کاوش کو قبول ومقبول فرمائے، اور بندے کے لئے اس کو ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین

محمد نعمان

استاذ جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

۱۲ ربیع الاول ۱۴۳۷ھ 24 دسمبر 2015ء

0332- 2557675

❶ تاريخ الإسلام: ترجمة: ربيعة الرائي، ج۸ ص ۲۸۱، ۲۸۲

❷ سير أعلام النبلاء: ترجمة: ربيعة الرائي، ج۶ ص ۹۴، ۹۵

Marfat.com

محبت الٰہی میں جان دینے والی عابدہ کی مناجات

حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ میں بیت المقدس کی بعض وادیوں میں گھوم رہا تھا کہ کسی کے بولنے کی آواز سنائی دی، وہ کہہ رہا تھا:

یا ذا الأیادی التی لا تحصی، ویا ذا الجود والبقاء متع بصر قلبی من الجولان فی بساتین جبروتک، واجعل همتی متصلة بجود لطفک یالطیف، وأعذنی من مسالک المتحیرین بجلال بهائک یا رؤوف، واجعلنی لک فی جمیع الحالات خادما وطالبا، وکن لی یا منور قلبی وغایة طلبی فی الفضل صاحبا.

اے انعامات والے! جس کے انعام گنتی سے باہر ہیں۔ اے سخی اور بقا کے مالک! میرے دل کی آنکھ کو اپنے جبروت کے باغوں میں آنے جانے کا نفع بخش دے۔ اے لطیف! میری ہمت کو اپنے لطف کے جود سے متصل فرما دے۔ اے رؤف! اپنے جلال اور اپنی روشنی کے صدقے مجھے سرکش لوگوں کے راستے سے پناہ میں رکھ۔ مجھے تو اپنے لئے حالات کا خادم اور طالب بنا۔ اے میرے دل کو منور کرنے والے اور میری انتہائے مقصود! تو میرا ہو جا۔ میں آواز کے پیچھے ہولیا، اچانک مجھے ایک عورت دکھائی دی جیسا کہ جلی ہوئی لکڑی ہو، اس نے اون کی چادر اوڑھ رکھی تھی اور سیاہ بالوں سے بنا دوپٹہ، مشقت نے اسے بہت لاغر کر دیا تھا اور رنج وغم نے اُسے ہلاک کر ڈالا تھا اور محبت نے اُسے پگھلا ڈالا تھا، میں نے اسے سلام کیا، اس نے وعلیک السلام یا ذاالنون کہا۔ میں نے پوچھا تجھے میرا نام کیسے معلوم ہے حالانکہ آج تک تو نے مجھے دیکھا نہیں؟ کہنے لگی حبیب نے میرے سرّ (راز) کو واضح کر دیا۔ پس میرے دل سے اس نے اندھے پن کے تمام پردے ہٹا دیئے جس کی وجہ سے میں نے تمہارا نام جان لیا۔

میں نے کہا اپنی مناجات کو پھر شروع کرو، وہ بولی:

Marfat.com

أسألک یا ذا البهاء أن تصرف عنی شر ما أجد فقد استوحشت من الحیاة ثم خرت میتة فبقیت متحیرا متفکرا فأقبلت عجوز کالوالهة فنظرت إلیها ثم قالت: الحمد للّٰه الذی کرمها. قلت: من هذه؟ فقالت: ألم تسمع بزهراء الوالهة؟ هذه ابنتی توهم الناس منذ عشرین سنة أنها مجنونة وإنما قتلها الشوق إلی ربها. ❶

اے روشنیوں کے مالک! تو مجھ سے اس شر کو دور فرما دے، جو میں موجود پاتی ہوں، میں اب زندگی سے بہت گھبرا گئی ہوں، اس کے ساتھ ہی وہ گری اور فوت ہو چکی تھی۔ میں وہاں حیران پریشان کھڑا تھا۔ اچانک ایک بڑھیا اسی عورت کی شکل وصورت سے ملتی جلتی اس کی طرف بڑھی اسے دیکھا اور کہنے لگی ''الحمد للّٰه الذی أکرمها'' اس اللہ کی تعریف وشکریہ جس نے اسے عزت بخشی۔ میں نے اس بڑھیا سے پوچھا، یہ عورت کون ہے؟ کہنے لگی میری بیٹی زہرۃ الوالہہ ہے۔ بیس سال سے لوگوں کا اس کے بارے میں خیال تھا کہ یہ دیوانی ہے لیکن اسے تو اس کے رب کی ملاقات کے شوق نے قتل کر دیا۔

محبتِ الٰہی میں راتوں کو قیام کرنے والی عابدہ ریحانہ

امام ابوالقاسم بن سعید فرماتے ہیں کہ میں نے صالح مری سے سنا کہتے تھے کہ میں نے ریحانہ مجنونہ کو دیکھا، میں نے اُسے سلام کیا، اس نے مجھے کہا صالح مری سن، پھر اس نے کچھ اشعار پڑھے:

بوجْهِک لا تُعَذِّبْنِیْ فَإِنِّیْ ... أُؤَمِّلُ أَنْ أَفُوْزَ بخیْرِ دارٍ
وأَنْتَ مُجاوِرُ الْأَبْرارِ فِیْها ... ولوْلا أَنْتَ ما طابَ الْمزارُ

اپنی عزت وعظمت کے طفیل مجھے عذاب نہ دے، کیونکہ مجھے تو آپ سے اچھے گھر کی

❶ صفة الصفوة: ومن عابدات جبال بیت المقدس، ترجمة: زهراء الوالهة، ج ۲ ص ۴۷۳، ۴۷۴

Marfat.com

اُمید ہے۔تو تو نیک لوگوں کو پسند کرتا ہے اگر تیری شفقت وعنایت نہ ہوتو راز کا کیا لطف۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ میں نے ،محمد بن منکدر نے اور ثابت بنانی رحمہم اللہ نے ریحانہ مجنونہ کے پاس ابلہ شہر میں رات گزاری، رات کے ابتدائی حصے میں کھڑی ہوئی اور کہا:

قَامَ الْمُحِبُّ إِلَى الْمُؤَمِّلِ قَوْمَةً　　كَادَ الْفُؤَادُ مِنَ السُّرُوْرِ يَطِيْرُ

عاشق نے اپنے محبوب کے سامنے قیام کیا، مزہ سے قریب تھا کہ دل اڑ جائے۔

پس جب آدھی رات گذر گئی میں نے سنا وہ کہہ رہی تھی:

لَا تَأْنَسَنْ بِمَنْ تَوَحَّشَكَ نَظْرَتُهُ　　فَتَمْنَعَنْ مِنَ التِّذْكَارِ فِي الظَّلَامِ

وَاجْهَدْ وَكُنْ فِي اللَّيْلِ ذَا شَجْنٍ　　يُسْقِيْكَ كَأْسُ وَدَادِ الْعِزِّ وَالْكَرَمِ

اس سے انس نہ لے جس کی نظر تجھے وحشت زدہ کردے پھر تو اندھیرے میں ذکر سے رک جائے گا۔کوشش کر تدبیر اختیار کر غمگین رات میں۔ تجھے بہادری، عزت اور شرافت کا پیالہ پلائے گی۔

پھر کھڑی ہوئی اور پکارا ہائے جنگ، ہائے ہتھیار، میں نے کہا یہ کیا کہنے لگی:

ذَهَبَ الظَّلَامُ بِأُنْسِهِ وَبِأُلْفِهِ　　لَيْتَ الظَّلَامُ بِأُنْسِهِ يَتَجَدَّدُ [1]

اندھیرا اس کی محبت اور انس کی وجہ سے ختم ہوگیا، کاش کہ اندھیرا اس کی محبت کی وجہ سے دوبارہ آجائے۔

حضرت زنیرہ پر ابوجہل کا بے پناہ تشدد اور نصرتِ الٰہی

سیدہ زنیرہ رضی اللہ عنہا ایک صحابیہ ہیں جو کہ ابوجہل کی خادمہ تھیں۔آپ نے جب کلمہ پڑھا تو ابوجہل کو بھی پتہ چل گیا۔اس نے آکر پوچھا، کیا کلمہ پڑھ لیا ہے؟ فرمایا، ہاں۔ آپ بڑی عمر کی تھیں، مشقتیں نہیں اٹھا سکتی تھیں، مگر ابوجہل نے اپنے دوستوں کو ایک دن بلایا اور ان کے سامنے بلا کر مارنا شروع کردیا، لیکن برداشت کرتی رہیں کیونکہ وہ تو اللہ کے

[1] صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات الأبلة، ترجمة: ريحانة، ج ۲ ص ۲۶۶

Marfat.com

نام پر اس سے بڑی تکلیف بھی برداشت کرنے کے لئے تیار تھیں۔ جب اس نے دیکھا کہ اتنا مارنے کے باوجود ان کی زبان سے کچھ نہیں نکلا تو اس نے آپ کے سر پر کوئی چیز ماری جس سے آپ کی بینائی زائل ہوگئی، اور آپ نابینا ہوگئیں۔

اب انہوں نے مذاق اڑانا شروع کر دیا، کہنے لگے دیکھا تو ہمارے بتوں کی پوجا چھوڑ چکی تھی لہذا ہمارے معبودوں نے تمہیں اندھا کر دیا، مار برداشت کر چکی تھیں، مشقتیں اُٹھا چکی تھیں، یہ سب سزائیں برداشت کرنا آسان تھا مگر جب انہوں نے یہ بات کہی تو آپ برداشت نہ کر سکیں۔ چنانچہ فوراً تڑپ اٹھیں۔ اسی وقت کمرے میں جا کر سجدے میں گر گئیں اور اپنے محبوبِ حقیقی سے راز و نیاز کی باتیں کرنے لگ گئیں۔ عرض کیا، اے اللہ! انہوں نے مجھے سزائیں دیں تو میں نے برداشت کیں، وہ میری ہڈیاں بھی توڑ دیتے، وہ میرے جسم کو چھلنی کر دیتے تو میں یہ سب کچھ برداشت کر لیتی، مگر تیری شان میں گستاخی کی کوئی بات برداشت نہیں کر سکتی۔ وہ تو یوں کہتے ہیں کہ ہمارے معبودوں نے تمہاری بینائی چھین لی۔ اے اللہ! جب میں کچھ نہیں تھی تو تو نے مجھے بنا دیا، بینائی بھی عطا کر دی۔ اب تو نے ہی بینائی واپس لے لی ہے۔ اے اللہ! تو مجھے دوبارہ بینائی عطا فرما دے تا کہ ان پر تیری عظمت کھل جائے۔ پس دُعا کرتے کرتے اسی اثناء میں سو گئیں، جب صبح بیدار ہوئیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے بینائی واپس لوٹا دی تھی:

وهي زنيرة عذبت في الله تعالى حتى عميت، قال لها يوما أبو جهل: إن اللات والعزى فعلا بك ما ترين، فقالت له: كلا والله لا تملك اللات والعزى نفعا ولا ضرا، هذا أمر من السماء وربي قادر على أن يرد عليّ بصري، فأصبحت تلك الليلة وقد رد الله تعالى عليها بصرها. (1)

(1) السيرة الحلبية: باب: استخفائه صلى الله عليه وسلم وأصحابه في دار الأرقم ودعائه صلى الله عليه وسلم إلى الإسلام، ج ۱ ص ۴۲۴/ سبل الهدى والرشاد: الباب الخامس عشر في عدوان المشركين على المستضعفين ممن أسلم، ج ۲ ص ۳۶۱

Marfat.com

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو حدیث سننے کا شوق

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو حدیث سننے کا بہت شوق تھا، ایک دن خادمہ بالوں میں کنگھی کر رہی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر تشریف لائے اور خطبہ دینا شروع کیا، ابھی زبان مبارک سے "أیھا الناس" ہی نکلا تھا کہ خادمہ کو حکم دیا کہ "بال باندھو"۔ اس نے کہا اتنی بھی کیا جلدی ہے، ابھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے "أیھا الناس" ہی فرمایا ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اٹھ کھڑی ہوئیں اپنے بال خود باندھے اور برہمی سے بولیں۔ "کیا ہم آدمیوں میں شامل نہیں ہیں؟" اس کے بعد بڑے انہماک سے پورا خطبہ سنا۔ [1]

حضرت اُمّ حبیبہ نے مشرک باپ کی آمد پر محبوب شوہر کا بستر الٹ دیا

نکاح کے بعد جب حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا مدینہ منورہ تشریف لائیں، تو صلح حدیبیہ کے زمانے میں ان کے والد ابوسفیان ملاقات کے لئے آئے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کی مضبوطی کے لئے گفتگو کرنا تھی، بیٹی سے ملنے گئے، وہاں بستر بچھا ہوا تھا، اس پر بیٹھنے لگے تو ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے وہ بستر الٹ دیا۔ والد نے پوچھا کہ آپ نے بستر کیوں الٹ دیا، تو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یہ اللہ تعالی کے پاک اور پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر ہے، اور تم مشرک ہو اور ناپاک ہو، اس لئے اس پر کیسے بٹھا سکتی ہوں؟ والد کو اس بات پر بہت رنج ہوا، اور کہا تم مجھ سے جدا ہونے کے بعد بری عادتوں میں مبتلا ہوگئی ہو، مگر امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے دل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو عظمت اور محبت تھی، اس کے لحاظ سے وہ کب یہ گوارا کر سکتی تھیں کہ کوئی ناپاک مشرک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر بیٹھ جائے۔ انہیں آپ صلی اللہ علیہ

[1] صحیح مسلم: کتاب الفضائل، باب اثبات حوض نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وصفاته، ج ۴ ص ۱۷۹۴، رقم الحدیث: ۲۲۹۵

Marfat.com

وسلم سے حد درجہ محبت اور عقیدت تھی۔ ❶

حصولِ برکت کے لئے حضرت اُم سلیم کا حضور کا پسینہ جمع کرنا

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے اسلام سے بہت لگاؤ کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا بہت لحاظ فرماتے، وہ بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آتی جاتی رہتیں، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں کبھی کبھی آرام فرمانے تشریف لے جاتے، ایک مرتبہ آپ ان کے ہاں چمڑے کے بستر پر محو استراحت تھے تو آپ کا پسینہ بہہ کر چمڑے پر چمکنے لگا، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے دیکھا تو وہ پسینہ لے کر ایک شیشی میں جمع کرنے لگیں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا "یہ کیا کر رہی ہو؟ تو جواب دیا کہ میں آپ کا پسینہ برکت کے لئے جمع کر رہی ہوں، پھر انہوں نے یہ پسینہ خوشبو میں ملا دیا جس کے باعث اس کی خوشبو سب سے اعلیٰ ہوگئی۔ ❷

ایک ذہین عورت کے سوال سے بنی اسرائیل کا غمگین عالم بات سمجھ گیا

محمد بن کعب قرظی کا بیان ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا عالم اور بڑا عبادت گزار تھا، اس کو اپنی اہلیہ کے ساتھ بڑی محبت تھی، اتفاق سے اُس کا انتقال ہوگیا، اس عالم پر ایسا غم سوار ہوا کہ دروازہ بند کر کے بیٹھ گیا اور سب سے ملنا جلنا چھوڑ دیا۔ بنی اسرائیل میں ایک عورت تھی اس نے یہ قصہ سنا اور اس کے پاس گئی اور گھر میں آنے جانے والوں سے کہا مجھ کو ایک مسئلہ پوچھنا ہے اور وہ زبانی ہی پوچھ سکتی ہوں اور دروازہ پر جم کر بیٹھ گئی، آخر اس کو خبر ہوئی تو خاتون کو اندر آنے کی اجازت دی، خاتون کہنے لگی ایک مسئلہ مجھے دریافت کرنا ہے، وہ بولے کہو تو وہ بیان کرنے لگی کہ میں نے اپنے پڑوسن سے کچھ زیور عاریت کے طور پر

❶ دلائل النبوة للبيهقي: باب نقض قريش ما عاهدوا عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحديبية، ج۵ ص۸ ❷ صحيح مسلم: كتاب الفضائل، باب طيب عرق النبي صلى الله عليه وسلم والتبرك به، ج۴ ص۱۸۱۵، رقم الحديث: ۲۳۳۱

Marfat.com

لیا اور مدت تک اس کا وہ زیور پہنتی رہی پھر اس نے آدمی بھیجا کہ میرا زیور دے دو، تو کیا اس کا زیور دیدینا چاہئے، عالم نے کہا بیشک دیدینا چاہئے، وہ عورت بولی کہ وہ تو میرے پاس بہت مدت تک رہا ہے تو کیسے دیدوں تب؟ تو عالم نے کہا یہ تو اور بھی خوشی سے دینا چاہئے کیونکہ ایک مدت تک اس نے نہیں مانگا یہ اس کا احسان ہے، عورت نے کہا خدا تمہارا بھلا کرے پھر تم کیوں غم میں پڑے ہو، اللہ تعالی نے ایک چیز بے مانگے دی تھی، پھر جب چاہا لے لی اُسی کی چیز تھی، یہ سن کر اس عالم کی آنکھیں کھل گئیں اور اس مثال سے اس کو بڑا فائدہ پہنچا۔ دیکھئے خاتون نے کس طرح مثال کے ذریعے ایک عالم شخص کو بات سمجھا دی۔ [1]

کفار کی قید میں موجود حضرت اُم شریک کی نصرتِ خداوندی

ام شریک مکہ میں ایمان لائیں پھر وہ قریش کی عورتوں کے پاس پوشیدہ جاتیں، انہیں اسلام کی دعوت دیتیں، یہاں تک کہ اہلِ مکہ کو ان کے معاملہ کا علم ہو گیا، انہوں نے ان کو قید کر لیا اور کہا اگر تیری قوم نہ ہوتی ہم تیرے ساتھ یہ کرتے یہ کرتے، لیکن ہم تجھے عنقریب ان کے پاس لوٹا دیں گے۔

فرماتی ہیں انہوں نے مجھے ایک اونٹ پر سوار کیا، میرے نیچے کوئی چیز نہیں تھی، پھر مجھے تین دن اسی انداز میں چھوڑا نہ مجھے کھانا کھلاتے اور نہ ہی پانی پلاتے، جب کہیں اترتے مجھے سورج کے سامنے باندھ دیتے میرا کھانا پینا بند کر دیا۔ ایک جگہ اترے اور مجھے سورج کی گرمی میں باندھ دیا۔ اچانک میں نے کوئی ٹھنڈی چیز اپنے سینے پر محسوس کی، میں نے اس کو دیکھا تو وہ ایک پانی کا ڈول تھا، میں نے اُس سے کچھ پیا پھر اٹھا لیا گیا، پھر کئی مرتبہ مجھے اٹھا کر پانی پلایا گیا اور پھر مجھے اطمینان سے لٹایا، میں نے اتنا پیا کہ خوب سیر ہو گئی، باقی میں نے اپنے جسم پر بہا دیا، جب وہ اُٹھے اور میرے کپڑوں کو گیلا پایا تو انہوں نے کہا کہ کیا تو چھوٹ گئی تھی کہ ہمارا پانی پی گئی ہے؟ میں نے کہا کہ اللہ کی قسم! نہیں، پھر نصرتِ الٰہی کا سارا

[1] موطا مالک: کتاب الجنائز، باب النهي عن البكاء، ص ۳۹۵، رقم: ۹۹۸

Marfat.com

واقعہ سنایا تو انہوں نے کہا کہ اگر تو سچی ہے تو پھر تیرا دین ہمارے دین سے بہتر ہے، جب انہوں نے اپنے برتنوں میں دیکھا تو ان کا پانی باقی تھا، انہوں نے ان کے پاس اسلام قبول کرلیا، پھر حضرت ام شریک انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئیں۔ ❶

موت کے بعد حضرت شعوانہ کا اعزاز واکرام

محمد بن معاذ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک عبادت گذار خاتون نے بیان کیا کہ میں نے خواب دیکھا گویا مجھے جنت میں داخل کیا گیا ہے۔ تمام اہلِ جنت اپنے اپنے دروازے پر کھڑے ہیں، میں نے کہا جنت والوں کو کیا ہو گیا یہ دروازوں پر کیوں کھڑے ہوئے ہیں؟ کسی کہنے والے نے کہا کہ جنت والے اس عورت کو دیکھنے کے لئے اپنے محلوں سے باہر نکل آئے ہیں جس کے لئے جنتیں سجائی گئی ہیں۔ میں نے کہا کہ وہ کون عورت ہے جس کا زبردست اعزاز منظور ہے، جواب دیا گیا کہ وہ ایک سیاہ فام باندی ہے جسے شعوانہ کہتے ہیں، میں نے کہا واللہ وہ تو میری بہن ہے، میں ابھی یہ گفتگو کر رہی تھی کہ وہ ایک اونٹنی پر سوار ہو کر ہوا کے دوش پر اڑتی ہوئی آئی۔ میں نے اس سے کہا کہ اے بہن شعوانہ! میرے لئے اللہ سے دعا کر، وہ مجھے تیرے ساتھ ملا دے، اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا:

وقالت لم يأن لقدومک ولکن احفظی عنی اثنتين ألزمی الحزن قلبک وقدمی محبة الله علی هواک ولا يضرک متی مت. ❷

ابھی تیرے یہاں آنے کا وقت نہیں آیا، البتہ میری دو باتیں یاد رکھ، ایک تو یہ کہ دل کو ہمیشہ غم زدہ رکھنا، اور دوسرے یہ کہ اللہ کی محبت کو اپنی خواہشِ نفس پر مقدم رکھنا، پھر ان شاء اللہ تجھے کوئی نقصان نہیں ہوگا، خواہ کسی بھی وقت تیری موت آئے۔

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من طبقات الصحابيات، ترجمة: أم شريک رضی الله عنها، ج ۱ ص ۳۳۰

❷ إحياء علوم الدين: كتاب المراقبة والمحاسبة، المقام الأول، ج ۴ ص ۴۱۴

Marfat.com

ایک نیک صالح خاتون کا قبر میں اعزاز واکرام

امام یافعی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک قبر ہے جو کھلی ہوئی ہے، میں اس کے اندر گیا تو وہ بہت وسیع تھی، مجھے قبر میں کوئی مردہ نظر نہ آیا، مگر کچھ پائے سے نظر آئے، میں نے دیکھا تو وہ چارپائی تھی جو کہ بہت زیادہ اونچی تھی، سر اوپر کر کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس پر کوئی لیٹا ہوا ہے، یہ دیکھ کر میں نے کہا مالدار لوگ بھی کتنے متکبر ہیں کہ قبروں میں بھی رعونت اور اپنی بڑائی کو نہیں چھوڑتے، دیکھو قبر میں بھی چارپائی رکھ دی۔

پھر میں نے دیکھا کہ جو چارپائی کے اوپر لیٹا ہوا ہے وہ مجھے بلا رہا ہے، چونکہ چارپائی بہت اونچی تھی، میں اس پر چڑھ نہ سکا، پھر میں نے دیکھا ایک طرف سیڑھی لگی ہوئی ہے۔ میں سیڑھی کے ذریعے اوپر گیا، دیکھا کہ میری والدہ ماجدہ لیٹی ہوئی ہیں۔ میری والدہ ماجدہ نے مجھ پر بڑی شفقت اور مہربانی فرمائی اور انہوں نے خود مجھ کو سلام کیا، پھر میری والدہ نے مجھ سے میرے اُس بھائی کے متعلق پوچھا جو کہ ابھی زندہ تھا اور جو میرے بہن بھائی والدہ کے بعد فوت ہو چکے تھے اُن کے متعلق نہ پوچھا۔ پھر میری والدہ نے مجھ پر بڑی شفقت فرمائی اور مجھے الوداع کیا۔ میری آنکھ کھلی تو میرے دل پر اس شفقت اور مہربانی کا اثر باقی تھا، بلکہ ایک مدت تک اثر باقی رہا۔ [1]

حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کو جنتی لباس پہنایا گیا

حضرت رابعہ عدویہ رحمہا اللہ کی خادمہ سے مروی ہے وہ کہتی ہیں کہ رابعہ ساری رات نماز پڑھتی تھیں، بعد طلوعِ فجر کے روشنی تک تھوڑی دیر اپنے مصلے پر لیٹ جاتیں، جب جاگتیں تو گھبرا کر فرماتیں اے نفس! کب تک سوئے گا، کب تک عبادت کے لئے کھڑا نہ ہو گا، عنقریب ایسی نیند سوئے گا کہ پھر صورِ قیامت ہی سے جاگنا ہوگا۔ یہی ان کی حالت

[1] روض الرياحين في حكايات الصالحين: الحكاية الرابعة والستون بعد المائة، ص ١٨١

Marfat.com

وفات تک رہی، جب وفات کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے مجھے بلا کر کہا کہ میری موت کی کسی کو خبر نہ کرنا اور ایک جبہ اونی بتلا کر کہا کہ اس سے میرا کفن بنانا، جس کو وہ تہجد کے وقت پہنا کرتیں جب سب لوگ سو جاتے۔ چانچہ ہم اسی جبہ اور ایک صوف کی چادر میں جسے وہ اوڑھا کرتی تھیں کفنایا۔ شب کو خواب میں کیا دیکھتی ہوں کہ ان پر ایک جبہ سبز استبرق کا اور اوڑھنی سبز ریشم کی ہے، ویسی کبھی میں نے نہیں دیکھی تھی، میں نے دریافت کیا اے رابعہ! وہ جبہ اور اوڑھنی کیا ہوئے جن میں تمہیں کفنایا تھا، فرمایا وہ کفن میرا اتار کر مُہر کر کے اعلیٰ علیین پہنچایا گیا تا کہ قیامت میں میرے اعمال کے ساتھ تولا جائے۔ اس کے عوض یہ لباس دیا گیا جو تم دیکھتی ہو، میں نے کہا تم اسی لئے دنیا میں عمل کرتی تھیں، کہا حق تعالیٰ نے اپنے اولیاء کے واسطے ایسی ایسی نعمتیں تخلیق فرمائی ہیں کہ ان کے سامنے یہ ہیچ ہے، میں نے کہا مجھے کوئی بات بتاؤ جس سے قربِ الٰہی حاصل ہو۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ کرو کہ تم اس کی وجہ سے قابلِ رشک ہو جاؤ گی۔ ❶

جنگِ اُحد میں حضرت حمنہ کے خالو، بھائی اور خاوند کی شہادت

غزوۂ احد میں حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا مجاہدین کے ہمراہ خواتین کی جماعت میں جنگ کی طرف روانہ ہوئیں۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا اُم سلیم بنت ملحان اور ام المؤمنین عائشہ صدیقہ پانی کے مشکیزے اُٹھائے جا رہی ہیں، وہاں حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا پیاسوں کو پانی پلا رہی ہیں اور زخمیوں کا علاج کر رہی ہیں، اور ام ایمن رضی اللہ عنہا زخمیوں کو پانی پلا رہی ہیں۔

غزوۂ اُحد میں اللہ تعالیٰ نے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور ستر صحابہ کرام کو مقام شہادت سے نوازا۔ سورہ احزاب میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، ترجمة: رابعة العدوية، ج ۲ ص ۲۴۵ / روض الرياحين: الحكاية السابعة والثمانون بعد المائة، ص ۱۹۰

Marfat.com

وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا. (الأحزاب : ۲۵)

ان اندوہناک لمحات میں حضرت حمنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئیں، تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے حمنہ! ثواب کی امید رکھ، عرض کیا کس بنا پر یا رسول اللہ! فرمایا: تیرا خالو حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گیا ہے۔ یہ سن کر کہا ''انا للہ وان الیہ راجعون'' اللہ اسے بخشے اور اس پر اپنی رحمت کی برکھا برسائے، اسے شہادت مبارک ہو۔ پھر آپ نے فرمایا: اے حمنہ! ثواب کی امید رکھ، عرض کیا: یا رسول اللہ! کس بنا پر۔

آپ نے فرمایا تیرا بھائی عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ شہید ہو گیا۔ یہ سن کر کہا: ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' اللہ اسے بخشے، اس پر رحم کرے، اسے جنت مبارک ہو۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حمنہ! ثواب کی امید رکھ، عرض کیا: یا رسول اللہ! کس بناء پر؟ فرمایا: تیرا خاوند مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید ہو گیا ہے۔

یہ سن کر حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکلی اور شدتِ غم سے نڈھال ہو گئیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ منظر دیکھ کر ارشاد فرمایا:

إِنَّ زَوْجَ الْمَرْأَةِ مِنْهَا لَبِمَكَانٍ لِما رأى مِنْ تَثَبُّتِها عِنْدَ أَخِيهَا وَخَالِهَا، وَصِياحِها عَلى زَوْجِها.

عورت کے نزدیک اپنے خاوند کا جو مقام ہوتا ہے وہ کسی اور کا نہیں ہوتا۔ آپ نے دیکھا کہ یہ خاتون خالو اور بھائی کی شہادت کی خبر سن کر ثابت قدم رہی، لیکن شوہر کی شہادت کی خبر سنتے ہی اس کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکل گئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق دریافت کیا۔ حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اولاد یتیم ہونے کا احساس ہوا تو میری یہ حالت ہو گئی،

Marfat.com

معافی چاہتی ہوں، ازراہ کرم میرا خیال رکھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں دُعا کی۔ ❶

والدہ کے اعمالِ صالحہ کے سبب تنور میں گرنے والا بچہ صحیح سلامت رہا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک نیک صالح عورت تھی، تنور میں روٹیاں لگا کر نماز کی نیت باندھ کر کھڑی ہوگئی، اتنے میں شیطان ایک عورت کی صورت میں آیا اور کہا روٹیاں جل رہی ہیں۔ اس نے التفات نہ کیا، پھر اس کے لڑکے کو پکڑ کر تنور میں ڈال دیا، پھر بھی اس نے التفات نہ کیا، اتنے میں اس کا شوہر آیا اور اس نے لڑکے کو دیکھا کہ تنور میں چنگاریوں سے کھیل رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اُن سرخ انگاروں کو موتیوں کی صورت میں تبدیل کردیا، اس واقعہ کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خبر دی، انہوں نے فرمایا اس عورت کو میرے پاس بلاؤ، چنانچہ انہوں نے پوچھا تم کیا عمل کرتی ہو؟ وہ بولی:

یا روح اللّٰہ ما أحدثت إلا توضأت وما توضأت إلا صلیت ولا طلب منی أحد حاجة ترضی اللّٰہ إلا قضیتها له وأتحمل الأذی من الأحیاء کما یتحمل الأموات منهم. ❷

اے روح اللہ! میرا کبھی وضو نہیں لوٹتا مگر اس کے بعد فوراً وضو کرلیتی ہوں، اور جب وضو کرتی ہوں دو رکعت نماز پڑھ لیا کرتی ہوں، اور کبھی کسی نے کوئی حاجت جس میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہو مجھ سے نہیں چاہی جس کو میں نے پورا نہ کیا ہو، اور میں زندوں کی تکالیف اس طرح برداشت کرتی ہوں جیسے مردے برداشت کیا کرتے ہیں۔

❶ سیرة ابن هشام: غزوة أحد، ج۲ ص۹۸ / السیرة النبویة لابن کثیر: ذکر الصلاة علی حمزة وقتلی أحد، ج۳ ص۹۳

❷ نزهة المجالس: باب فضل الصلوات لیلا ونهارا ومتعلقاتها، ص۱۰۸

Marfat.com

سفر ہجرت میں گھرانہ صدیقِ اکبر اور حضرت اسماء کا کردار

سفر ہجرت کے لئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خلوت چاہئے۔ عرض کیا، اے اللہ کے محبوب! میرے گھر میں میری بیوی اور دو بیٹیوں کے سوا کوئی نہیں ہے، ان کے ذریعے کسی بات کا باہر جانے کا کوئی خطرہ نہیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہجرت کا حکم ہو چکا ہے، اسی وقت آپ کی بیٹی حضرت اسماء نے تیاری شروع کر دی۔ اپنی چادر کے دو ٹکڑے کر کے ایک گھٹری باندھ دی اور گھر کا سامان تیار کر کے روانہ کر دیا۔

یہ بیٹی ہے لیکن اپنے والد کی دین کے معاملے میں معاون بن رہی ہے۔ سفر شروع ہونے سے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے اہلیہ محترمہ سے فرمایا کہ آپ ہمارے لئے کھانا بنا دینا، اپنے غلام فہیرہ سے کہا کہ تم بکریاں چرانا اور بکریاں چرانے کے بہانے غار ثور میں آ کر ہمیں دودھ پلانا، اپنے بیٹے عبدالرحمٰن سے کہا تم سارا دن قریش مکہ کے حالات کی خبر لینا اور رات کے وقت غار میں آ کر ہمیں اطلاع کرنا، اپنی بیٹی اسماء سے فرمایا کہ بیٹی تم چھوٹی ہو، تمہارے اوپر کوئی شک نہیں کرے گا، تم ہمیں غار ثور میں کھانا پہنچا دینا، بیٹی نے کہا ابا حضور ضرور پہنچاؤں گی۔

اس کے بعد ہجرت کا سفر شروع ہو گیا۔ کچھ دیر کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے والد ابو قحافہ گھر میں آئے، اس وقت تک آپ مسلمان نہیں ہوئے تھے اور نابینا بھی ہو چکے تھے۔ وہ گھر آ کر پوچھنے لگے کیا ابو بکر چلے گئے ہیں، حضرت اسماء سمجھدار تھیں، انہوں نے کپڑے کے اندر کچھ پتھر اکٹھے کر دیئے اور اپنے دادا کو کہا ذرا ہاتھ لگا کر دیکھئے کہ اس کپڑے کے اندر بہت کچھ ہے۔ چنانچہ انہوں نے ہاتھ لگایا اور سمجھے کہ اس میں درہم اور دینار ہیں اس لئے ان کو اطمینان ہو گیا:

ولـمّـا خـرج رسُولُ اللّٰهِ صلَّى اللّٰهُ عليْه وسلَّم وأبُو بكْرٍ أتانا نفرٌ مِنْ

Marfat.com

قُرَيْشٍ فِيهِمْ أَبُو جَهْلِ بْنُ هِشَامٍ، فَوَقَفُوا عَلَى بَابِ أَبِي بَكْرٍ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا: أَيْنَ أَبُوكِ يَا ابْنَةَ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: لَا أَدْرِي وَاللّٰهِ أَيْنَ أَبِي. قَالَتْ: فَرَفَعَ أَبُو جَهْلٍ يَدَهُ، وَكَانَ فَاحِشًا خَبِيثًا، فَلَطَمَ خَدِّي لَطْمَةً طَرَحَ مِنْهَا قُرْطِي، ثُمَّ انْصَرَفُوا. ❶

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر چلے گئے تو قریش کے چند افراد آئے، جن میں ابو جہل بن ہشام تھے، پس وہ ابو بکر کے دروازے پر آ کر کھڑے ہوئے، تو حضرت اسماء کہتی ہیں میں ان کی طرف نکلی، تو انہوں نے کہا اے ابو بکر کی بیٹی تمہارے والد کہاں ہیں؟ میں نے کہا اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں ہے کہ میرے والد ابھی کہاں ہیں، تو ابو جہل جو نہایت بے حیاء اور خبیث انسان تھا، اس نے میرے رخسار پر اتنے زور سے تھپڑ مارا کہ میرے کان سے بالی نیچے گر گئی، پھر یہ سب چلے گئے۔

غزوہ اُحد میں بھائی، شوہر اور بیٹے کی شہادت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احد روانگی کے بعد خیریت معلوم کرنے کے لئے ہم اندھیرے ہی میں نکل پڑے، جیسے ہی صبح نمودار ہوئی ہم نے ایک اونٹ کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا، جس میں ایک عورت سوار تھی اور اس کے دونوں طرف گٹھڑیاں لدی ہوئی تھیں، حضرت عائشہ فرماتی ہیں ہم ان کے قریب گئے تو پتہ چلا وہ عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں، ہم نے ان سے کہا: کیا خبر ہے؟ تو وہ بولیں: اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت فرمائی اور مومنوں میں سے شہید چن لئے۔

پھر انہوں نے اپنے اونٹ کو بیٹھنے کا حکم دیا اور اس پر سے اتر پڑیں، ہم نے ان سے

❶ السيرة النبوية لابن كثير: باب هجرة رسول الله صلى الله عليه وسلم بنفسه الكريمة من مكة إلى المدينة، ج ۲ ص ۲۳۶

Marfat.com

پوچھا، یہ تمہارے ساتھ کیا ہے؟ تو وہ بولیں: یہ میرا بھائی عبداللہ، میرا بیٹا خلاد اور میرا شوہر عمرو بن جموح ہیں، یہ تینوں جنگ اُحد میں شہید ہو گئے تھے۔

کیا کوئی عورت ایسی صورتحال برداشت کر سکتی ہے؟ کیا کوئی بیوی ایسی بہادری اور ہمت کا ثبوت پیش کر سکتی ہے؟ پہاڑوں جیسا صبر اور ایسی ہمت کہ مرد بھی جہاں بے بس ہو جائیں۔

ان کے شوہر عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ اپنے شیروں جیسے بہادر چار بیٹوں کے ساتھ جنگ احد میں شریک ہوئے تھے۔ بیٹوں نے باپ کو روکنا چاہا تھا کیونکہ وہ ایک پاؤں سے معذور تھے اور اللہ تعالی کی طرف سے انہیں معافی تھی، مگر عمرو رضی اللہ عنہ نے جنگ میں شرکت کے لئے اصرار کیا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: یارسول اللہ! میرے بیٹے مجھے آپ کے ساتھ جہاد پر جانے سے روک رہے ہیں، جبکہ اللہ کی قسم! میری تمنا ہے کہ میں اپنے معذور پاؤں کے ساتھ جنت میں داخل ہوں، اور پھر حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کو شرف شہادت حاصل ہو ہی گیا، اور وہ احد میں رسالتِ مآب کا دفاع کرتے کرتے اور اپنی پوری قوت سے اللہ کے دشمنوں سے لڑتے لڑتے اپنے پاکیزہ لہو میں تر بتر گر پڑے اور شہید ہو گئے۔ ان کی شہادت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گذرے تو فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تم جنت میں اپنے اسی پاؤں سے چل رہے ہو جو بالکل صحیح ہو چکا ہے۔

عمرو بن جموح اور عبداللہ بن حرام کو ایک ہی قبر میں دفنایا گیا تھا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُحد کے مقام پر ایک چشمہ جاری کرنا چاہا، تو ان کے منادی نے اعلان کیا: احد میں جس کا کوئی عزیز دفن ہو وہ حاضر ہو، چنانچہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس مقام پر کھدائی کی، جہاں میرے والد کو دفنایا گیا تھا، تو میں نے اپنے والد کو قبر میں ایسے پایا جیسے کہ وہ بے خبر سو رہے ہوں، اور ان کی قبر میں ہی ان کے پڑوسی اور ساتھی

Marfat.com

حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کو بھی دیکھا، جن کا ہاتھ ان کے زخم پر رکھا ہوا تھا، جیسے ہی ان کا ہاتھ وہاں سے ہٹایا گیا زخم سے خون بہنے لگا، اور ان کی قبر سے پھوٹتی مشک کی خوشبو ہر سو بکھر گئی، یہ واقعہ ان کو دفنانے کے چھیالیس سال کے بعد پیش آیا۔ ❶

بیٹے کی شہادت کی خبر سننے کے باوجود پردے کا اہتمام

ایک خاتون جنہیں اُم خلاد کہا جاتا تھا، ان کا بیٹا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں گیا ہوا تھا۔ جنگ کے بعد تمام مسلمان واپس ہوئے لیکن اس کا بیٹا واپس نہیں آیا، اب ظاہر ہے کہ اس وقت اس ماں کی بے تابی کی کیا کیفیت ہوگی، اور اس بے تابی کے عالم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ پوچھنے کے لئے دوڑیں کہ میرے بیٹے کا کیا بنا؟ اور جا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! میرے بیٹے کا کیا ہوا؟ صحابہ کرام نے جواب دیا کہ تمہارا بیٹا تو اللہ کے راستے میں شہید ہو گیا، اب بیٹے کے مرنے کی اطلاع اس پر بجلی بن کر گری، اس اطلاع پر جس صبر وضبط سے کام لیا وہ اپنی جگہ ہے، لیکن اسی عالم میں کسی شخص نے اس خاتون سے یہ پوچھا کہ اے خاتون تم اتنی پریشانی کے عالم میں اپنے گھر سے نکل کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی ہو، اس حالت میں بھی تم نے اپنے چہرے پر نقاب ڈالا ہوا ہے اور اس وقت بھی نقاب ڈالنا نہیں بھولیں، جواب میں اس خاتون نے کہا:

إِنْ أُرْزَأَ ابْنِيْ فَلَنْ أُرْزَأَ حَيَائِيْ. ❷

میرا بیٹا تو فوت ہوا ہے لیکن میری حیاء فوت نہیں ہوئی، یعنی میرے بیٹے کا جنازہ نکلا

❶ السيرة الحلبية: باب ذكر مغازيه، غزوة أحد، ج ۲ ص ۳۳۰ سبل الهدى والرشاد: أبواب المغازى، الباب الثالث عشر فى غزوة أحد، ج ۴ ص ۲۱۳ دلائل النبوة للبيهقي: جماع أبواب غزوة أحد، ج ۳ ص ۲۹۳ ❷ سنن أبي داود: كتاب الجهاد، باب فضل قتال الروم على غيرهم من الأمم، ج ۳ ص ۵، رقم الحديث: ۲۴۸۸

Marfat.com

ہے لیکن میری حیاء کا جنازہ تو نہیں نکلا، تو اس حالت میں بھی پردہ کا اتنا اہتمام کیا۔

خاتون نے اپنی عزت وناموس کی خاطر چور کو قتل کر دیا

حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں کہ ملک شام میں ایک عورت قاضی ضحاک بن قیس رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوئی اور کہا: کسی شخص نے سردیوں کی رات میرے دروازے کو زبردستی کھلوانا چاہا، میں نے چیخ وپکار کی کہ شاید کوئی مدد کو پہنچ جائے، مگر چیخ وپکار بیکار گئی۔ پھر میں نے تدبیر اختیار کی اور دروازہ کھول دیا، اور چکی کا پاٹ اس کو دے مارا اور اس کو اس طرح کیفر کردار تک پہنچا دیا۔

قاضی ضحاک نے اس کے ساتھ کسی سپاہی کو بھیجا، تو دیکھا واقعی ایک چور مرا پڑا ہے۔ اس کے اردگرد مال ومتاع بھی ہے، پھر قاضی نے اس کا خون معاف قرار دیا۔ ❶

اپنی عزت کی حفاظت کی خاطر بدکردار مہمان کو بھاری پتھر سے قتل کر دیا

حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں ایک شخص قبیلہ ہذیل کے ہاں مہمان بن کر ٹھہرا۔ انہوں نے اپنی باندی لکڑیاں چننے (جنگل کی طرف) بھیج دی، مہمان کو اس کی شخصیت پسند آگئی، اور اس کے پیچھے چل پڑا، پھر اپنی ہوس کو اس سے پورا کرنا چاہا لیکن لڑکی نے سختی سے منع کر دیا، مہمان نے لڑکی کو دبوچ لیا مگر لڑکی مزاحمت کر کے اپنے آپ کو چھڑا گئی:

فَرَمَتْهُ بِحَجَرٍ فَفَضَّتْ كَبِدَهُ فَمَاتَ، ثُمَّ جَاءَتْ إِلَى أَهْلِهَا فَأَخْبَرَتْهُمْ فَذَهَبَ أَهْلُهَا إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرُوهُ، فَأَرْسَلَ عُمَرُ فَوَجَدَ آثَارَهُمَا، فَقَالَ عُمَرُ: قَتِيلُ اللَّهِ لَا يُودَى أَبَدًا. ❷

❶ مصنف ابن أبي شيبة: كتاب الديات، الرجل يريد المرأة على نفسها، ج۵ ص ۴۳۹، رقم: ۲۷۷۹۵ ❷ مصنف عبد الرزاق: كتاب العقول، باب الرجل يجد على امرأته رجلا، ج۹ ص ۴۳۴، رقم: ۱۷۹۱۹

Marfat.com

اور ایک پتھر لے کر مہمان کو کھینچ مارا اور اس کا جگر پارہ پارہ کر دیا، پس وہ مر گیا۔ پھر باندی نے اپنے گھر پہنچ کر ان کو ساری روداد سنائی، لڑکی کے اہل خانہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دربار خلافت میں پہنچے اور آپ کو سارا ماجرا سنایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کسی تفتیش کرنے والے کو جائے واردات پر بھیجا، اور ان آثار سے معاملہ یقین کی حد تک پہنچ گیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: درحقیقت اللہ نے اس کو قتل کیا ہے، لہذا اس کا قصاص (بدلہ) وغیرہ نہیں۔ (اس کا خون معاف ہے)

امام شافعی رحمہ اللہ کی والدہ کا قاضی کو جرأت بھرا جواب

امام شافعی رحمہ اللہ کی والدہ نہایت فہیم، ذکی الطبع اور اظہارِ حق میں نہایت بے باک تھیں، ایک مرتبہ ان کو ایک مرد اور عورت کے ہمراہ کسی معاملے میں قاضی کے محکمے میں گواہی دینے کے لئے جانا پڑا۔ قاضی نے دونوں عورتوں کے جدا جدا بیان لینے چاہے، امام کی والدہ نے الگ گواہی دینے سے انکار کیا اور کہا:

أَيُّهَا الْقَاضِيْ لَيْسَ لَكَ ذٰلِكَ لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُوْلُ: أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَلَمْ يَفْرُقْ بَيْنَهُمَا. ❶

خدا نے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر صرف اسی غرض سے قرار دی ہے کہ ایک عورت صورتِ واقعہ بھول جائے تو دوسری اُسے یاد دلائے، اور اپنے دعوی کے ثبوت میں قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی: یعنی اگر ایک عورت صورتِ واقعہ بھول جائے تو دوسری یاد دلا دے۔ قاضی نے مجبور ہو کر دونوں عورتوں کا بیان ایک ساتھ لے لیا۔

آلِ رسول کی خدمت کی وجہ سے مجوسی کو ایمان کی توفیق اور حضور کی زیارت

ایک علوی عجمی علاقے بلخ میں رہائش پذیر تھا، اس کی بیوی بھی علوی خاندان سے تھی،

❶ طبقات الشافعية الكبرى: الطبقة الأولى، ترجمة: يونس بن عبد الأعلى بن موسى، ومن الفوائد والمسائل، ج ۲ ص ۱۷۹

Marfat.com

اور اس آدمی کی اس بیوی سے کچھ بیٹیاں بھی تھیں، وہ ہنسی خوشی زندگی گزار رہے تھے کہ خاوند اللہ کو پیارا ہو گیا، اور اس کے بعد وہ عورت اور اس کی بچیاں فقیری اور مسکینی کا شکار ہو گئیں، وہ عورت ان کو لے کر ایک دوسرے شہر میں چلی گئی شدید سردی کے دن تھے، جب وہ اس شہر میں داخل ہوئی تو اس نے اپنی بیٹیوں کو ایک مسجد میں داخل کیا جو بے آباد تھی، اور خود ان کی خوراک کا بندوبست کرنے کے لئے نکل کھڑی ہوئی۔ وہ دو جماعتوں کے پاس سے گزری، ایک جماعت ایک مسلمان شخص کے پاس جمع تھی اور وہ اس شہر کا ایک بزرگ تھا، اور دوسرا شخص مجوسی تھا اور وہ اس شہر کا کفیل اور گورنر تھا۔

وہ عورت اس مسلمان کے پاس گئی اور اُسے اپنا حال سنایا اور کہا کہ میں علوی خاندان کی عورت ہوں، میرے پاس کچھ یتیم بچیاں بھی ہیں جن کو میں نے ایک خالی مسجد میں بٹھایا ہوا ہے، مجھے آج کی رات ان کی خوراک کی ضرورت ہے، وہ کہنے لگا کہ مجھے کوئی دلیل دکھا کہ تو واقعی علوی خاندان کی شریف عورت ہے۔ وہ کہنے لگی کہ میں ایک اجنبی عورت ہوں، کوئی شخص مجھے پہچانتا نہیں ہے، یہ سن کر اس مسلمان نے اس سے اعراض کر لیا۔ وہ بے چاری بڑی تنگ دلی کے ساتھ اس کے پاس سے لوٹی، اس کا دل غم سے شکستہ ہو چکا تھا، اور چاروناچار وہ اس مجوسی کے پاس آئی اور اسے اپنے متعلق تفصیل سے بتایا اور اُسے خبر دی کہ اس کے ساتھ کچھ یتیم بچیاں بھی ہیں اور میں ایک اجنبی لیکن معزز عورت ہوں، اور اس نے مسلمان بزرگ والی بات بھی سنا دی۔ اس مجوسی نے اپنی کسی عورت کو بھیجا، وہ اسے اور ان بچیوں کو لے آئی، اس نے ان کے بہترین کھانے کا بندوبست کیا، نہایت عمدہ لباس مہیا کیا اور وہ غریب مہمان اس کے پاس عزت و نعمت کے ساتھ سو گئے۔

جب آدھی رات کا وقت ہوا تو اس مسلمان شیخ نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہو چکی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے پاس جھنڈا ابھی موجود ہے۔ اچانک اس کی نگاہ ایک سبز رنگ کے موتیوں سے تیار شدہ محل کی طرف اُٹھ گئی، جس کے بالا خانے

Marfat.com

موتیوں اور یاقوت کے تھے اور اس میں موتی اور سونے کے خیمے تھے، یہ مسلمان شیخ پوچھنے لگا:

یا رسول اللّٰہ لمن ھذا القصر قال لرجل مسلم موحد فقال یا رسول اللّٰہ أنا رجل مسلم موحد فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم أقم عندی البیّنة أنک مسلم موحد قال فبقی متحیرا فقال لہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لما قصدتک المرأة العلویة قلت أقیمی عندی البیّنة أنک علویّة فکذا أنت أقم عندی البیّنة أنک مسلم فانتبہ الرجل حزینا علی ردہ المرأة خائبة.

اے اللہ کے پیغمبر! یہ محل کس کا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مسلمان کا ہے جو توحید پرست ہے، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں بھی توحید پرست مسلمان ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے کوئی دلیل دکھا کہ واقعی تو مسلمان موحد آدمی ہے؟ وہ آدمی تو حیرت زدہ رہ گیا اور حیرت سے تکنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اس علوی عورت نے تیرا قصد کیا تو تو نے اس سے علوی ہونے کی دلیل مانگی، اس طرح اب تو بھی اپنے مسلمان ہونے کی دلیل دکھا، جب وہ شخص بیدار ہوا تو اس عورت کو ناکام لوٹا دینے پر بہت غمگین تھا۔

چنانچہ شہر کی گلی کوچوں میں اُس خاتون کو تلاش کرنے لگا، کافی تلاش کے بعد پتہ چلا کہ وہ خاتون مجوسی کے ہاں ہے، اس نے مجوسی کی طرف پیغام بھیجا کہ آپ آتے ہیں یا میں آپ کے پاس آؤں؟ جب وہ مجوسی آیا تو اس مسلمان نے کہا میں آپ سے وہ علوی خاتون لینے آیا ہوں، اس نے جواب دیا کہ میں تمہیں وہ خاتون ہرگز نہیں دے سکتا، کیونکہ ہم سب گھر والوں نے اُن کی برکات کا مشاہدہ کیا ہے، وہ مسلمان کہنے لگا کہ مجھ سے ایک ہزار دینار لے لیں اور وہ خاتون اور اُس کی بچیاں میرے حوالے کریں۔

اس نے کہا میں ایسا نہیں کر سکتا، وہ مسلمان کہنے لگا کہ میں تو ان کو لے کر ہی جاؤں گا،

Marfat.com

اس مجوسی نے جواب دیا کہ جس چیز کا تو طلبگار ہے میں اُس کا زیادہ حق رکھتا ہوں، جس محل کو تو نے خواب میں دیکھا وہ میرے لئے تعمیر کیا گیا ہے، کیا تو مجھ پر اسلام کی بات کرے گا کہ میں مسلمان نہیں ہوں؟

فواللّٰه ما نمت البارحة أنا وأهل داری حتی أسلمنا کلنا علی ید العلویة ورأیت مثل الذی رأیت فی منامک وقال لي رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم العلویة وبناتها عندک قلت نعم یا رسول اللّٰه قال القصر لک ولأهل دارک وأنت وأهل دارک من أهل الجنة خلقک اللّٰه مؤمنا فی الأزل.

اللہ کی قسم! پچھلی رات کو سونے سے پہلے میں اور میرے اہل خانہ اس علوی عورت کے ہاتھ پر مسلمان ہو گئے تھے۔ اور میں نے بھی تیری طرح ایک خواب دیکھا، جس میں مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ علوی عورت اور اس کی بیٹیاں تیرے پاس ہیں؟ میں نے جواب دیا جی ہاں! اے اللہ کے پیغمبر! آپ نے فرمایا: یہ محل تیرے لئے اور تیرے اہلِ خانہ کے لئے ہے اور تو اور تیرے گھر والے سب جنتی ہو۔ اللہ تعالی نے تجھے ازل میں مومن ہی پیدا کیا تھا۔

یہ سن کر وہ مسلمان غمگین دل لے کر لوٹ آیا اور اس کو جو پریشانی اور افسوس لاحق تھا اس کا اندازہ وہی کر سکتا ہے۔

دیکھئے کس طرح ایک بیوہ عورت اور یتیم لڑکیوں کے ساتھ حسن سلوک کے بدلے میں برکات نازل ہوئیں کہ دنیا میں بھی ایسا کرنے والے کو عزت وتکریم ہی حاصل ہوئی، اور اللہ تبارک وتعالی نے آلِ رسول کے اس خاندان کی خدمت کی وجہ سے ایمان کی توفیق دی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، خوبصورت محل اور جنتی ہونے کی بشارت بھی مل گئی۔ [1]

[1] الکبائر للذهبي: الکبیرة الثالثة عشرة: أکل مال الیتیم، ص ۶۸، ۶۹

Marfat.com

حضرت میمونہ سوداء کی عبادت وریاضت

حضرت عبدالواحد بن زید کا بیان ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ سے دعا کی اے اللہ! بہشت میں جو شخص میرا رفیق ہوگا مجھے دنیا میں دکھلا دیجئے، حکم ہوا کہ تیری رفیقِ بہشت میمونہ سوداء ہے، میں نے پوچھا وہ کہاں ہے؟ جواب ملا وہ کوفہ میں ہے فلاں قبیلے میں، میں نے وہاں جا کر پوچھا لوگوں نے کہا وہ دیوانی ہے بکریاں چراتی ہے، میں جنگل میں پہنچا تو دیکھا کہ وہ کھڑی ہوئی نماز پڑھ رہی ہے اور بھیڑیئے اور بکریاں ایک جگہ ملی جلی پھر رہی ہیں، جب سلام پھیرا تو فرمایا کہ اے عبدالواحد! اب جاؤ ملنے کا وعدہ بہشت میں ہے، مجھے تعجب ہوا کہ اِسے میرا نام کیسے معلوم ہوگیا، کہنے لگیں تم کو معلوم نہیں جن روحوں میں وہاں جان پہچان ہو چکی ہے ان میں الفت ہوتی ہے، میں نے کہا میں بھیڑیئے اور بکریاں ایک جگہ دیکھتا ہوں یہ کیا بات ہے؟ کہنے لگیں:

إليک عنی فإنی أصلحت ما بینی و بین سیدی فأصلح بین الذئاب و الغنم. ❶

جاؤ اپنا کام کرو، میں نے اپنا معاملہ حق تعالیٰ سے درست کرلیا، اللہ تعالیٰ نے میری بکریوں کا معاملہ بھیڑیوں کے ساتھ درست کر دیا۔

حضرت عبید بن عمیر کو گناہ کی دعوت دینے والی حسین عورت کا توبہ کرنا

امام ابوعبداللہ رحمہ اللہ نے بیان فرمایا کہ ایک عورت مکہ میں بہت ہی حسین وجمیل تھی، اس کا شوہر بھی تھا، ایک دن اپنے چہرہ کی طرف دیکھا اور کہا کہ کیا اس چہرہ کی وجہ سے کوئی شخص گناہ سے بچ سکتا ہے؟ شوہر نے کہا ہاں، اس نے کہا کون؟ شوہر نے کہا حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ، اس عورت نے کہا پھر مجھے اجازت دو میں اسے ابھی فتنے میں ڈالتی ہوں،

❶ صفة الصفوة: ذکر المصطفیات من عقلاء المجانین المتعبدات الکوفیات، ج۲ ص ۱۱۵

Marfat.com

پھر وہ عورت عبید بن عمیر رحمہ اللہ کے پاس آئی، وہ مسجد حرام کے ایک کونے میں تنہائی میں بیٹھے ہوئے تھے، اور نورانیت سے ان کا چہرہ چاند کی طرح چمک رہا تھا، یہ ان کے پاس جب پہنچی تو عبید بن عمیر رحمہ اللہ نے کہا اللہ کی بندی اللہ سے ڈر۔ اس نے کہا میں تیری محبت میں مبتلا ہوگئی ہوں میرے معاملے میں غور کر۔ عبید رحمہ اللہ نے کہا کہ ایک سوال کرتا ہوں اگر تو سچی ہے تو میں غور کروں گا۔ عورت نے جواب دیا آپ جو کہیں گے میں تسلیم کروں گی۔ عبید رحمہ اللہ نے کہا اگر ملک الموت تیری روح قبض کرنے کے لئے آجائے تو تجھے پسند ہے کہ میں ایسے وقت میں تیری حاجت پوری کروں۔ اس نے کہا اللہ کی قسم! ایسا نہیں۔ عبید نے فرمایا اگر لوگوں کو اعمال نامے دایاں ہاتھ میں ملیں اور تجھے معلوم نہیں کہ تجھے دایاں میں ملیں یا بایاں میں تو ایسے وقت میں تجھے پسند ہے کہ تیری ضرورت پوری کروں، اس نے کہا اللہ کی قسم! نہیں، آپ نے فرمایا سچ کہا۔ عبید رحمہ اللہ نے پھر فرمایا اگر لوگ پلِ صراط سے گذرنے کا ارادہ کر رہے ہوں اور تو بھی گذرے، تجھے علم نہیں کہ کامیابی سے دوسری طرف پہنچ جاؤں گی یا گر جاؤں گی، اس حال میں بھی کیا تجھے پسند ہے کہ ایسے وقت میں تیری حاجت پوری کروں، اس نے کہا کہ نہیں، آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ اگر تو اللہ کے سامنے سوال و جواب کے لئے کھڑی ہو تو کیا تجھے پسند ہے کہ ایسے وقت میں تیری ضرورت پوری کروں۔ اس نے کہا نہیں، آپ نے کہا ٹھیک ہے۔ پھر فرمایا اللہ کی بندی اللہ سے ڈر اللہ نے تجھے حسن دیا ہے، پھر وہ اپنے شوہر کی طرف لوٹ گئی، اس نے کہا تو نے کیا کیا؟ اس عورت نے کہا ہم بالکل بیکار زندگی گزار رہے ہیں، پھر اپنی سابقہ زندگی سے توبہ کی اور ایسی عبادت و ریاضت میں لگ گئیں کہ اس کا شوہر کہا کرتا تھا عبید بن عمیر کو کیا پڑی ہے اس نے میری بیوی کو راہبہ بنا دیا (راہبہ دنیا سے قطع تعلق کرنے والی عورت) پہلے ہر رات یہ نئی نویلی دلہن ہوتی تھی، اب ہمہ وقت عبادت ہی میں مصروف ہے۔ [1]

[1] ذم الهوى: الباب الثاني و الثلاثون، ص ٢٦٦

Marfat.com

حضرت ربیع بن خثیم کی نصیحت سے ایک حسین عورت کا توبہ کرنا

فساق فجار نے ایک حسین عورت کو تیار کیا کہ تو ربیع بن خثیم کو گمراہ کر دے تو تجھے ایک ہزار درہم دیں گے، تو اس نے نہایت عمدہ لباس پہنا، زیبائش و آرائش کر کے گھر سے نکلی، حضرت ربیع رحمہ اللہ جب مسجد سے نکلنے لگے یہ سامنے گئی، حضرت ربیع رحمہ اللہ نے اس کی طرف دیکھا اور اُس کے غلط ارادے کو سمجھ گئے، تو آپ نے اُسے مخاطب کر کے کہا:

کیف بک لو قد نزلت الحمی بجسمک فغیرت ما أری من لونک وبهجتک؟ أم کیف بک لو قد نزل بک ملک الموت فقطع منک حبل الوتین؟ أم کیف بک لو قد ساء لک منکر ونکیر؟ فصرخت صرخة فسقطت مغشیا علیها.

اگر تجھے بخار ہو جائے تو میں دیکھتا ہوں کہ تیرا یہ حسن و جمال تبدیل ہو کر یہ رنگت، تروتازگی اور خوبصورتی ختم ہو جائے گی، اُس وقت تیری کیا حالت ہوگی جب ملک الموت تیری شہ رگ کو کاٹ دے گا، اُس وقت کے بارے میں سوچ جب منکر نکیر تجھ سے سوال کریں گے، یہ باتیں سن کر اُس نے ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر گر گئی۔

جب ہوش آیا تو اپنی سابقہ حالت سے توبہ تائب ہوگئی، پھر اس کثرت سے عبادت وریاضت میں لگ گئی کہ جب موت کا وقت آیا تو جسم تنکے کی طرح سوکھ چکا تھا۔ ❶

اُم المؤمنین حضرت سودہ کا پردے کے حکم شرعی پر سختی سے عمل

ایک دن طلوعِ آفتاب کے وقت ام المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا دوسری خواتین کے ساتھ جنگل سے واپس آ رہی تھیں کہ انہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دیکھ لیا، جنہیں خواتین کا گھروں سے نکلنا گوارہ نہ تھا، تاکہ مسلمان عورتوں پر کسی غیر کی نگاہ نہ پڑے، لیکن چونکہ باقاعدہ ابھی تک پردے کا حکم نازل نہیں ہوا تھا، لہذا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

❶ صفة الصفوة: ذکر المصطفیات من العابدات الکوفیات المسمیات، ج ۲ ص ۱۱۲

Marfat.com

خاموش رہے۔اس وقت بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان معزز خواتین کو دیکھا اور یوں باہر نکلنے پر ناگواری کا اظہار کر دیا، اس دن حضرت سودہ رضی اللہ عنہا گھر واپس آئیں تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا:

''یارسول اللہ! کیا ہم ضرورت کے لئے بھی گھروں سے نہ نکلیں؟''

اس وقت اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں نے تمہیں ضرورت کے لئے گھر سے نکلنے کو منع نہیں کیا۔''

یہ سن کر وہ مطمئن ہو گئیں مگر کچھ ہی وقت گزرا کہ پردے کا حکم نازل ہوا، اور خواتین کو گھروں میں ٹھہرنے کا حکم دیا گیا اور بلاضرورت نکلنے سے منع کیا گیا۔

تو امہات المؤمنین حضرت سودہ بنت زمعہ اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہما نے بڑی سختی سے اس حکم کی پابندی کی، یہاں تک کہ حضرت سودہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اس کی تعمیل اتنی شدت سے کی کہ کسی نے انہیں فریضہ حج کے لئے کہا، تو انہوں نے کہا:

قَدْ حَجَجْتُ وَاعْتَمَرْتُ، وَأَمَرَنِي اللَّهُ أَنْ أَقِرَّ فِي بَيْتِي. قَالَ الرَّاوِي: فَوَاللَّهِ مَا خَرَجَتْ مِنْ بَابِ حُجْرَتِهَا حَتَّى أُخْرِجَتْ جِنَازَتُهَا.

حضرت سودہ نے فرمایا: یقیناً میں حج اور عمرہ کر چکی ہوں، اللہ تعالی نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں گھر میں رہوں، راوی کہتا ہے: اللہ کی قسم! حضرت سودہ اپنے حجرے کے دروازے سے (موت تک نہیں نکلیں) انتقال کے بعد ان کا جنازہ نکالا گیا۔

شریعت کے حکم پر اس قدر تاکید کے ساتھ عمل کیا کہ نفلی حج اور عمرے کے لئے بھی گھر سے نہیں نکلیں۔اس واقعے سے اندازہ لگائیں کہ ازواجِ مطہرات میں پردے کا کس قدر اہتمام تھا۔ [1]

[1] تفسير القرطبي: سورة الأحزاب آیت نمبر ۳۳ کے تحت، ج ۱۴ ص ۱۸۱ الدر المنثور في التفسير المأثور، ج ۶ ص ۵۹۹

Marfat.com

دو بچوں اور خاوند کی نعمت سے محروم ہونے والی خاتون کا انوکھا واقعہ

امام مدائنی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک گاؤں میں ایسی عورت دیکھی کہ جس سے خوشنما جلد اور حسین چہرہ کبھی نظر نہ آیا تھا۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! اس نے تجھے بہت اعتدال اور خوشی ومسرت عطا کی ہے۔ وہ کہنے لگی ہرگز نہیں! اللہ کی قسم! میں تو طرح طرح کے مصائب اور غموں میں مبتلا ہوں، میں ابھی تجھے تفصیل بتاتی ہوں:

كان لي زوج وكان لي منه ابنان فذبح أبوهما شاة في يوم الأضحى والصبيان يلعبان فقال الأكبر للأصغر أتريد أن أريك كيف ذبح أبي الشاة قال نعم فذبحه فلما نظر إلى الدم جزع ففزع نحو الجبل فأكله الذئب فخرج أبوه في طلبه فتاه أبوه فمات عطشا فأفردني الدهر فقلت لها وكيف أنت والصبر فقالت لو دام لي لدمت له ولكنه كان جرحا فاندمل. ❶

میرا ایک خاوند تھا، اس سے میرے دو لڑکے تھے، عید الاضحیٰ کے دن ان بچوں کے باپ نے ایک بکری ذبح کی، دونوں بچے پاس کھیل رہے تھے، بڑے لڑکے نے اپنے چھوٹے بھائی سے کہا: کیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھے دکھلاؤں کہ میرے ابو نے بکری کیسے ذبح کی، اس نے کہا: ہاں! یوں اس نے چھوٹے بھائی کو ذبح کر دیا۔ جب اس نے بھائی کا خون دیکھا تو گھبرا کر پہاڑ کی طرف بھاگ گیا اُسے ایک بھیڑیئے نے کھا لیا، میرا خاوند اس کی تلاش میں نکلا تو راستہ بھول گیا اور پیاسا بلک بلک کر مر گیا، اب میں زمانے کے ہاتھ میں اکیلی تنہا رہ گئی ہوں۔ میں نے اس سے کہا: تو نے پھر کیسے صبر کیا؟ اس نے کہا: اگر وہ رہتا تو میں اس کے لئے ہوتی، لیکن یہ ایک زخم تھا جو آخر مندمل ہو کر ختم ہو گیا۔

حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کا صاحبزادے کے انتقال پر صبر وتحمل

حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کا ایک مرتبہ صاحبزادہ بیمار ہو گیا، حضرت ابو طلحہ رضی

❶ الكبائر للذهبي: الكبيرة التاسعة والأربعون، ص ۱۹۲، ۱۹۳

Marfat.com

اللہ عنہ سفر پر چلے گئے، اسی دوران صاحبزادے کا انتقال ہو گیا۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان پر کپڑا ڈالا، جس کمرے میں انتقال ہوا تھا نعش اسی میں رہنے دی اور آ کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے لئے کھانا تیار کرنے لگیں۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ روزے سے تھے اور حضرت امّ سلیم نے پسند نہ کیا کہ افطار وغیرہ سے پہلے انہیں اس غم کی خبر دوں۔ حضرت ابوطلحہ جب گھر آئے بچے کا حال پوچھا اور اُسے دیکھنے کے لئے کمرے میں جانے لگے تو امّ سلیم نے کہا ''وہ بہت اچھی حالت میں ہے اسے دیکھنے کی ضرورت نہیں۔'' حضرت ابوطلحہ لوٹ آئے اور مطمئن ہو کر افطار کرنے لگے۔ امّ سلیم نے اپنے شوہر کے استقبال کے لئے حسبِ معمول بناؤ سنگھار بھی کیا اور گھر کی فضا پر حادثے کا معمولی اثر بھی نہ ہونے دیا۔ رات حسبِ معمول ہنستے کھیلتے گذری، تہجد کے وقت حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوطلحہ سے کہا:

يَا أَبَا طَلْحَةَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ قَوْمًا أَعَارُوا عَارِيَتَهُمْ أَهْلَ بَيْتٍ، فَطَلَبُوا عَارِيَتَهُمْ أَلَهُمْ أَنْ يَمْنَعُوهُمْ؟

''اے ابوطلحہ! فلاں قبیلے کے لوگ عجیب ہیں، انہوں نے اپنے پڑوسیوں سے کوئی چیز عاریتاً مانگی، پڑوسیوں نے دیدی مگر یہ اُسے اپنی سمجھ کر بیٹھ گئے، اب وہ چیز مانگتے ہیں تو یہ ان پر خفا ہوتے ہیں۔''

حضرت ابوطلحہ نے کہا: انہوں نے بڑا برا کیا یہ تو انصاف کے صریح خلاف ہے۔

اس پر حضرت ام سلیم بولیں: ''آپ کا بیٹا بھی اللہ نے عاریتاً آپ کو دیا تھا، اور اب اس نے اس کو واپس لے لیا ہے، وہی اس کا مالک تھا ہمیں صبر کے سوا کوئی چارہ نہیں۔''

حضرت ابوطلحہ یہ سن کر حیران رہ گئے، اور جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اُم سلیم نے میرے ساتھ ایسا معاملہ کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا:

Marfat.com

بَارَکَ اللّٰہُ لَکُمَا فِی غَابِرِ لَیْلَتِکُمَا. ❶

اے ابوطلحہ! اللہ نے تمہاری گذشتہ رات میں تم پر بڑی برکتیں نازل کی ہیں۔

حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے صبر وتحمل اور خاوند کے حقوق کی ادائیگی کا یہ عمل اللہ تعالیٰ کو اس قدر پسند آیا کہ اس رات میں آپس میں ملنے کے سبب اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک بیٹا عطا کیا جس کا نام عبداللہ تھا، پھر اس عبداللہ کو اللہ تعالیٰ نے سات بیٹوں سے نوازا جو سب کے سب قرآنِ کریم کے بہترین قاری اور حافظ تھے۔ ❷

مال، اولاد اور غلاموں کی ہلاکت کے باوجود خاتون کا صبر وتحمل

مسلم بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ بحرین گیا، وہاں ایک عورت نے میری دعوت کی بظاہر مالدار تھی اس کے چند لڑکے تھے اور غلام بھی تھے، لیکن وہ بہت زیادہ غمگین نظر آرہی تھی، میں نے چلتے وقت رسماً اس سے کہا کوئی حاجت ہو تو بتاؤ؟ کہنے لگی کوئی حاجت نہیں۔

الحمد للہ! اللہ کا دیا ہوا سب کچھ موجود ہے، ہاں آپ جب ادھر تشریف لایا کریں تو یہاں قیام فرمایا کریں، میں نے کہا بہتر! پھر چند سال بعد میرا وہاں جانا ہوا تو وہاں نقشہ ہی بدلا ہوا تھا نہ لڑکے نظر آئے نہ کوئی غلام، دولت وغیرہ کے آثار بھی کوئی دکھائی نہ دیئے، لیکن اس کے برعکس وہ عورت نہایت ہی خوش وخرم معلوم ہوتی تھی۔ میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو کہنے لگی کہ آپ کے چلے جانے کے بعد مالِ تجارت دریا میں غرق ہوگیا اور جو مال خشکی کے راستے سے بھیجا تھا وہ بھی برباد ہوگیا۔ بیٹوں کا انتقال ہوگیا، غربت کی وجہ سے غلام وغیرہ

❶ صحیح مسلم: کتاب الفضائل، باب من فضائل أبي طلحة الأنصاري، ج ۴ ص ۱۹۰۹، رقم الحدیث: ۲۱۴۴/ حلیة الأولیاء: النساء الصحابیات، ترجمة: أم سلیم رضی اللّٰہ عنها، ج ۲ ص ۵۷ ❷ طبقات ابن سعد: ترجمة: أم سلیمان بنت ملحان، ج ۸ ص ۳۱۹/ سیر أعلام النبلاء: ج ۲ ص ۳۱۱

Marfat.com

سب بھاگ گئے۔تو میں نے کہا اللہ تعالی تجھ پر رحم وکرم فرمائے،اس قدر غموں کے باوجود آپ کے چہرہ پر خوشی کے آثار ہیں؟

إِنِّي لِمَا كُنْتُ فِيهِ مِنْ سِعَةِ الدُّنْيَا خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ قَدْ عَجَّلَ حَسَنَاتِي فِي الدُّنْيَا، فَلَمَّا ذَهَبَ مَالِي وَرَقِيقِي رَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ قَدِ ادَّخَرَ لِي عِنْدَهُ خَيْرًا فَفَرِحْتُ.

کہنے لگی پہلے اس لئے غمگین تھی کہ مجھے خطرہ تھا کہ کہیں اللہ تعالی نے میری نیکیوں کا بدلہ دنیا میں تو نہیں دے دیا۔اب دنیا کی سب نعمتیں چھن گئی ہیں تو یقین ہے کہ آخرت میں میرا حصہ میرے اللہ نے ضرور رکھا ہے، وہاں مجھے یہ سب کچھ مل جائے گا،اس لئے پہلے غمگین تھی اور اب خوش ہوں۔

اللہ رب العزت تمام مسلمان عورتوں کو اس عورت جیسا ایمان اور صبر وتحمل عطا فرمائے۔[1]

حضرت اسماء کا استغناء اور حجاج بن یوسف کے سامنے جرأت مندانہ گفتگو

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ایک روز اپنی کنیز کو لے کر بیت اللہ شریف تشریف لائیں، معلوم ہوا کہ حجاج منبر پر بیٹھ کر خطاب کر رہا ہے۔آپ جرأت وشجاعت کا انداز اختیار کرتے ہوئے منبر کے پاس جا کر کھڑی ہوگئیں۔حجاج نے اماں جان کو سامنے دیکھتے ہی کہا تیرے بیٹے نے اللہ کے گھر میں الحاد پھیلایا تھا،اس لئے اللہ نے اسے دردناک سزا دی، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے برجستہ جواب دیا میرا بیٹا ملحد نہ تھا وہ تو کمال درجے کا عالم، فاضل، عبادت گزار، امت کا خیر خواہ اور صدق وامانت کا علمبردار تھا۔تو خود جھوٹا، مکار اور دغاباز ہے،اللہ کے خوف سے ڈر،اس کی لاٹھی بڑی بے آواز ہوتی ہے۔

دربارِ حکومت شام سے حجاج بن یوسف کے نام سرکاری پیغام آیا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی والدہ کے پاس بذات خود جاؤ اور ان سے کہو اگر کوئی مطالبہ ہو تو ارشاد

[1] تنبیہ الغافلین. الصبر علی البلاء والشدة، ص ۲۵۴

Marfat.com

فرمائیں، کوئی ضرورت ہو تو بتائیں، حکومت اُسے پورا کرنے میں خوشی محسوس کرے گی۔

حجاج بن یوسف حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچا۔ فرمانروائے حکومت عبدالملک بن مران کا سرکاری پیغام سنایا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا یہ بات سنتے ہی آگ بگولا ہو گئیں اور گرجدار آواز میں ارشاد فرمایا: ارے بد بخت نکل جاؤ میرے گھر سے، مجھے کسی چیز کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں تمہاری پیشکش جوتی کی نوک سے ٹھکراتی ہوں، تم میرے زخموں پر نمک پاشی کرنے کے لئے آئے ہو، میں تو تیرے وجود کو اس دھرتی پر بوجھ سمجھتی ہوں۔ حجاج مایوس ہو کر اٹھا اور سر جھکائے واپس چلا گیا۔ ❶

صحابیہ رسول کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے حق گوئی

عبداللہ بن مصعب سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (ایک عام اجتماع سے جس میں پس پردہ عورتیں جمع تھیں) فرمایا کہ عورتوں کے مہر چالیس اوقیہ سے آگے نہ بڑھاؤ اگرچہ ذی العصبہ کی بیٹی ہو، ذی العصبہ سے یزید بن الحسین حارثی مراد ہیں۔ اور اگر کسی نے اس سے بڑھایا تو جتنا چالیس اوقیہ سے زیادہ ہوگا میں وہ لے کر بیت المال میں شامل کر دوں گا، تو ایک دراز قد عورت نے جس کی ناک دبی ہوئی تھی، عورتوں کی صف میں سے کہا اس کا تمہیں اختیار نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں؟ اس نے جواب دیا کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

وَاٰتَيْتُمْ اِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا. (النساء: ۲۰)

ترجمہ: اور تم نے ان (بیویوں) میں سے کسی ایک کو انبار مال بھی دیا ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔

فَقَالَ عُمَرُ: اِمْرَأَةٌ أَصَابَتْ وَرَجُلٌ أَخْطَأَ. ❷

❶ حلية الأولياء: ترجمة: أسماء بنت الصديق، ج ۲ ص ۵۵ تا ۵۹/ تاريخ الإسلام للذهبي: ترجمة: أسماء بنت أبي بكر الصديق، ج ۵ ص ۳۵۷، ۳۵۸

❷ جامع بيان العلم وفضله: فصل في الإنصاف في العلم، ج ۱ ص ۵۳۹، رقم: ۸۶۴

Marfat.com

یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عورت حق پر پہنچ گئی اور مرد خطا کر گیا۔

ابوجہل کی بہو حضرت اُم حکیم اور اُن کے شوہر کا قبولِ اسلام

رمضان المبارک سن ۸ ھ میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار اسلامی فوج کے ساتھ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے، نعرہ تکبیر سے دشت وجبل گونج اُٹھے، اللہ تعالی نے آج کے دن اہلِ اسلام کو غالب اور کفارِ مکہ کو مغلوب کر دیا تھا۔ فتح کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرم میں تشریف فرما تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دریائے رحمت جوش میں تھا، لوگ جوق در جوق آرہے تھے اور معافی پا رہے تھے، اس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے دشمن بھی اسلام قبول کر رہے تھے۔ اسی اثناء میں اسلام کے بڑے دشمن ابوجہل کا بیٹا اپنے قتل کے خوف سے مکہ سے بھاگ گیا، مگر اس کی بیوی حضرت ام حکیم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں اسلام لانے کے لئے حاضر ہوئیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کون ہے، عرض کیا ابوجہل کی بہو عکرمہ کی بیوی اسلام قبول کرنا چاہتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بدترین دشمن کی بہو کو مسلمان کیا تو چہرہ مبارک خوشی سے چمک اُٹھا، ام حکیم رضی اللہ عنہا نے اسلام لانے کے بعد بڑے دردمندانہ لہجے سے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرا شوہر اپنے قتل کے خوف سے یمن کی طرف بھاگ گیا ہے، اگر آپ اس کو امان دے دیں تو میں اس کو واپس لے آؤں، رحمتِ عالم نے فرمایا: اے ام حکیم! میں نے تیرے شوہر کو امان دی جاؤ اس کو لے آؤ، رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سن کر عکرمہ کی بیوی کی خوشی کی انتہا نہ رہی، یہ فوراً اٹھیں اور عکرمہ کی تلاش میں ساحل تک جا پہنچیں، ادھر عکرمہ مکہ سے بھاگ کر ساحل تک پہنچا ہی تھا کہ یمن کو جانے والی کشتی تیار مل گئی۔ یہ کشتی میں سوار ہو گیا، کشتی ساحل کو چھوڑ کر ابھی کچھ آگے بڑھی ہی تھی کہ بادِ مخالف نے کشتی کو پوری طرح اپنی لپیٹ میں لے لیا، عکرمہ نے مدد کے لئے لات کو پکارنا شروع کیا، ملاحوں نے کہا سردار یہ لات وغیرہ کو پکارنے کا وقت نہیں، یہ ہمارے معبود ہماری کشتی کو بھنور سے نہیں نکال سکتے، اگر زندگی عزیز ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کو پکارو، عکرمہ نے کہا یہی تو ساری زندگی

Marfat.com

میرے باپ اور میری قوم کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑائی رہی ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ ایک رب کو پکارو اور اس کے ساتھ اور کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ ملاحوں نے کہا سردار پانیوں میں ہمارے معبودوں کی نہیں چلتی۔

عکرمہ نے اُسی وقت دعا کی:

اَللّٰهُمَّ لَكَ عَلَيَّ عَهْدٌ، إِنْ أَنْتَ عَافَيْتَنِي مِمَّا أَنَا فِيهِ أَنْ آتِيَ مُحَمَّدًا حَتَّى أَضَعَ يَدِي فِيْ يَدِهِ، فَلَأَجِدَنَّهُ عَفُوًّا كَرِيْمًا.

اے اللہ! میں عہد کرتا ہوں اگر طوفان سے میں زندہ بچ نکلا تو خود کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کر دوں گا، اور اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں رکھوں گا، پس میں انہیں نہایت معاف کرنے والا اور معزز پاتا ہوں۔ اُمید ہے مجھے معاف کر دیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی قسمت میں اسلام لکھا تھا، اللہ کی قدرت کہ کشتی جہاں سے چلی تھی صحیح سلامت وہیں آ لگی۔ ادھر ساحل پر پہلے سے ہی حضرت ام حکیم شوہر کی تلاش میں پھر رہی تھیں۔ عکرمہ کو آتا دیکھا تو بولیں عکرمہ تو کہاں بھٹکتا پھرتا ہے، میں تو تیرے لئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے امان لے آئی ہوں، جو تمام لوگوں میں سب سے زیادہ نیک، سب سے زیادہ مہربان، معاف کرنے والا اور صلح رحمی کرنے والا ہے۔ چل میرے ساتھ، اپنے آپ کو ہلاک نہ کر، عکرمہ نے اپنی خیر خواہ بیوی کی باتیں سنیں تو فوراً خوشی سے ان کے ساتھ چل پڑے، جب یہ مکہ پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو چہرہ مبارک خوشی سے چمک اُٹھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی سے اُٹھے اور مرحبا کہتے ہوئے خوشی سے ان کی طرف بڑھے اور پھر عکرمہ کو اپنے پاس بٹھایا، عکرمہ نے عرض کیا اے محمد! ام حکیم نے مجھے پیغام دیا ہے کہ آپ نے مجھے امن دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سچ کہا ہے تجھے امن ہے، عکرمہ اسی وقت کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ [1]

[1] أسد الغابة في معرفة الصحابة: ترجمة: عكرمة بن أبي جهل، ج ۴ ص ۶۷، ۶۸/ الإصابة في تمييز الصحابة، ج ۴ ص ۴۴۳

Marfat.com

ایک سیاہ فام خاتون کی محبت الٰہی پر مبنی گفتگو

حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں ایک روز وادی کنعان سے اوپر کی طرف چلا، جب میں اوپر پہنچا تو دیکھا کہ سامنے کی جانب ایک سیاہ چیز چلتی آرہی ہے اور رو رہی ہے:

وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ. (الزمر: ۴۷)

اور اس وقت ان کے تمام برے اعمال ظاہر ہو جائیں گے۔

جب وہ تاریک چیز میرے قریب آئی تو میں نے دیکھا کہ وہ عورت ہے جس کے بدن پر اونی جبہ ہے اور ہاتھ میں ڈول ہے۔ اس نے مجھے دیکھ کر پوچھا تو کون ہے جو مجھ سے ڈر نہیں رہا ہے، میں نے کہا میں ایک اجنبی مسافر ہوں۔ وہ عورت کہنے لگی اللہ کے ہوتے ہوئے غربت اور سفر کے کیا معنی؟ میں اس کی یہ بات سن کر رونے لگا، اس نے کہا تو کیوں روتا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ میرے زخم میں تکلیف تھی۔ تیری باتوں نے اس پر مرہم رکھ دی اس لئے روتا ہوں، اس نے کہا اگر تو سچا ہے تو کیوں روتا ہے، میں نے کہا کیا سچے رویا نہیں کرتے؟ وہ کہنے لگی نہیں۔ میں نے پوچھا کیوں؟ اس نے جواب دیا اس لئے کہ رونا دل کی راحت میں ہوتا ہے، میں اس کی یہ بات سن کر تعجب میں رہ گیا۔ [1]

زیادہ رونے کی وجہ سے چہرے پر لکیریں پڑ گئی تھیں

ابوبکر بن عبید فرماتے ہیں کہ ہمیں محمد بن حسین نے بتایا، محمد بن حسین فرماتے ہیں کہ ہمیں شہاب بن عباد نے خبر دی، شہاب فرماتے ہیں کہ ہمیں سوید بن عمرو کلبی نے بتایا کہ ایک عورت تھی رات کو بہت کم سوتی تھی، اس پر اس کو ڈانٹا گیا تو اس نے کہا:

كفى بالموت وطول الرقدة فى القبور للمؤمنين رقادا.

موت کافی ہے اور مؤمنوں کے لئے قبر میں بڑی راحت والی نیند ہے۔

[1] إحياء علوم الدين: كتاب المراقبة والمحاسبة، المقام الأول، ج ۴ ص ۴۱۵

Marfat.com

ابوبکر فرماتے ہیں کہ محمد بن حسین نے اسی سند کے ساتھ کچھ اور الفاظ نقل کئے ہیں کہ وہ سخت گرمی میں روزہ رکھتی حتی کہ اس کا رنگ سیاہ ہو گیا اور اس کا چہرہ متغیر ہو گیا، اس کو اس بارے میں کہا گیا تو اس نے کہا کہ پیاسی اور بھوکی رہتی ہوں تا کہ آخرت میں یہ تکلیفیں نہ ہوں:

قد بكت حتى اسود مجارى دموعها من وجهها، فكان يأتيها محمد بن النضر وأصحابه فيحادثها ساعة ثم تقول: قوموا فالحديث هناك يطيب فى دار لا هم فيها ولا موت ولا تعب. ❶

اور روتی تھی یہاں تک کہ اس کے چہرے پر آنسو بہنے کی وجہ سے لکیریں پڑ گئی تھیں، محمد بن نضر اور ان کے ساتھی اس کے آس پاس باتیں کرتے تو وہ کہتی تھی چلے جاؤ، باتیں تو وہاں اچھی ہیں جہاں نہ غم ہو نہ موت ہو نہ پریشانی ہو۔

کنیز کی خوفِ خدا پر مبنی گفتگو اور اشعار

حضرت سعید بن افریقی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں اور میرے دوست بیت المقدس میں تھے، میں نے ایک کنیز کو دیکھا اس پر بالوں سے بنی ہوئی قمیص اور اون کا دوپٹہ تھا، وہ یوں کہہ رہی تھی:

إلهى وسيدى ما أضيق الطريق على من لم تكن دليله وأوحش خلوة من لم تكن أنيسه.

اے میرے اللہ! اے میرے سردار! جس آدمی کے پاس کوئی نشانی نہ ہو اس پر راستہ کتنا تنگ ہوتا ہے، جس کا کوئی ساتھی نہ ہو اس کے لئے تنہائی کتنی وحشت ناک ہوتی ہے۔

میں نے کہا اے لڑکی! کس چیز نے انسان کو اللہ سے توڑ دیا، اس نے کہا کہ دنیا کی محبت نے، بیشک اللہ نے اپنے بندوں کو اپنی محبت کی شراب پلائی تھی لیکن ان کے دل غافل

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من العابدات الكوفيات مجهولات الأسماء، ج ۲ ص ۱۱۳، ۱۱۴

Marfat.com

ہو گئے اور انہوں نے اللہ کے علاوہ غیروں سے محبت کی، پھر اس نے یہ شعر پڑھا:

تَـزَوَّدْ قَرِيْـناً مِّنْ فِعَـالِكَ إِنَّمَا قَرِيْنُ الْفَتَى فِيْ الْقَبْرِ مَا كَانَ يَعْمَلُ

أَلَا إِنَّمَا الْإِنْسَانُ ضَيْفٌ لِأَهْلِهِ يُـقِيْـمُ قَـلِيْـلًا عِنْدَهُمْ ثُمَّ يَرْحَلُ ❶

اپنے کاموں میں سے کوئی کام سفر میں بطور ساتھ تیار کر لے، جوان آدمی کا ساتھی قبر میں اس کا عمل ہے۔ انسان اپنے گھر والوں کے لئے مہمان ہے، تھوڑا ٹھہرتا ہے پھر چلا جاتا ہے۔

حضرت شعوانہ رحمہا اللہ کی عبادت وریاضت اور خشیتِ الٰہی

یحیی بن بسطام رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں شعوانہ کی مجلس میں حاضر ہوتا تھا اور دیکھتا تھا کہ وہ کس قدر روتی ہیں اور کس شدت سے گریہ وزاری کرتی ہیں۔ ایک دن میں نے اپنے ایک ساتھی عمران بن مسلم سے کہا کہ کسی دن تنہائی میں ملاقات کر کے ہم ان سے کہیں گے کہ وہ اپنے نفس کے ساتھ تھوڑی نرمی کا معاملہ کریں، ساتھی نے میری اس تجویز سے اتفاق کیا، چنانچہ ایک موقع تلاش کر کے ہم لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ کیا اچھا ہو اگر آپ نفس کے ساتھ نرمی برتیں اور اس گریہ وزاری میں کچھ کمی کریں، جو آپ چاہتی ہیں اس نرمی سے اس پر بڑی مدد ملے گی، یہ بات سن کر وہ رونے لگیں اور کہنے لگیں:

واللّٰـه لوددت أني أبكي حتى تنفد دموعي، ثم أبكي الدماء حتى لا تبقى في جسدي جارحة فيها قطرة من دم، وأني لي البكاء؟ قال: فلم تزل تردد ذلك حتى ساقطة مغشيا عليها. ❷

اللہ کی قسم! اس قدر رونا چاہتی ہوں کہ میرے آنسو خشک ہو جائیں، پھر خون کے آنسو روؤں، یہاں تک کہ میرے جسم سے خون کا ایک ایک قطرہ آنسو بن کر آنکھ سے بہہ جائے،

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من المجهولات الأسماء، ج ۲ ص ۴۰۱ ❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من أهل الأبلة، ترجمة: شعوانة، ج ۲ ص ۲۶۳، ۲۶۴

Marfat.com

لیکن میں کہاں روتی ہوں، مجھے رونا کب نصیب ہوتا ہے؟ یہ جملے انہوں نے کئی مرتبہ کہے، یہاں تک کہ بیہوش ہوکر گر پڑیں۔

اروی بنت عبدالمطلب کے قبولِ اسلام کا واقعہ

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قریبی رشتہ دار اور جلیل القدر صحابیہ ہیں، یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں، جنہوں نے آپ کے ساتھ کھڑے ہوکر بلند آواز سے کلمہ پڑھا، اور آسمانی پیغام کی تائید کی، یہ مکہ میں اسلام لائیں، یہ عمیر بن وہب بن عبد قصی کی بیوی تھیں، ان کا ایک بیٹا تھا جس کا نام طلیب تھا۔

یہ بیٹا بھی صحابیت کے شرف سے متصف ہوا اور کلمہ توحید پڑھنے والے اولین لوگوں میں شامل تھا، طلیب دار ارقم گئے جہاں نور کی روشنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک سے پھوٹ کر دلوں کو گرما رہی تھی اور انہیں ہدایت کے راستوں پر لے جارہی تھی، انہوں نے وہاں فوراً اپنا ہاتھ بڑھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور کلمہ توحید پڑھ کر قافلہ حق وہدایت میں شامل ہوگئے۔

یہاں سے نکل کر وہ اپنی والدہ اروی بنت عبدالمطلب کے پاس گئے، اور انہیں کہا کہ امی جان! میں کلمہ توحید پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکاروں میں شامل ہوگیا ہوں، ماں نے کہا کہ ہمارا حق اور فرض یہی ہے کہ تم اپنے ماموں زاد بھائی کے ہاتھ مضبوط کرو، اللہ کی قسم! اگر میں مردوں کی طرح طاقتور ہوتی تو ان کا سہارا بنتی، تو طلیب نے کہا کہ امی جان تمہیں اسلام لانے اور ان کی اتباع کرنے سے کس نے روکا ہے؟ حالانکہ تمہارے بھائی حمزہ رضی اللہ عنہ اسلام لاچکے ہیں، تو اروی نے کہا کہ میں اپنی بہنوں کا طرز عمل دیکھنا چاہتی ہوں، پھر ان جیسا کروں گی، یہ سن کر طلیب نے کہا کہ امی جان تمہیں اللہ کا واسطہ ان کے پاس جاکر اسلام قبول کرو اور تصدیق کرکے گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، یہ سن کر اروی کے بے قطار آنسو بہنے لگے اور ان کے بیٹے کے دل کے نور نے ان کے دل کے

Marfat.com

سارے پردے ہٹادیئے، انہوں نے فوراً کلمہ توحید پڑھ لیا اور اس طرح رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی نے بیٹے کے ساتھ دین پھیلانے اور اللہ کے رسول کی مدد کرنے کی ذمہ داری سنبھالی، یہ اپنی زبان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرلیتیں اور اپنے بیٹے کو آپ کی مدد وحمایت پر ترغیب دیتیں۔ ❶

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا سے حضرت ابوہریرہ کی والدہ کا قبولِ اسلام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کو اسلام کی دعوت دیا کرتا تھا وہ مشرک تھیں، ایک دن میں نے ان کو اسلام لانے کے لئے کہا، انہوں نے جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبی کی بات کی، مجھے بہت برا لگا، میں روتا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ کو ہدایت عطا فرمائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اهْدِ أُمَّ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ إِلَى الْبَابِ فَإِذَا هُوَ مُجَافٌ، فَسَمِعَتْ أُمِّي خَشْفَ قَدَمَيَّ، فَقَالَتْ: مَكَانَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ قَالَ: فَاغْتَسَلَتْ وَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا، فَفَتَحَتِ الْبَابَ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَيْتُهُ وَأَنَا أَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَبْشِرْ قَدِ اسْتَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَتَكَ وَهَدَى أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ. ❷

❶ تاريخ الخميس في أحوال أنفس النفيس: ذكر الأناث من أولاد عبد المطلب، ج ۱ ص ۱۷۱ / ذخائر العقبى في مناقب ذوي القربى: ج ۱ ص ۲۵۱ ❷ صحيح مسلم: كتاب الفضائل، باب من فضائل أبي هريرة الدوسي، ج ۴ ص ۱۹۳۸، رقم الحديث: ۲۴۹۱

Marfat.com

اے اللہ! ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت عطا فرما۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سن کر خوش ہوتا ہوا گھر آیا تو دیکھا کہ دروازہ بند ہے۔ میری والدہ نے میرے پاؤں کی آواز سن کر کہا ابو ہریرہ! وہیں ٹھہرے رہو، میں نے پانی کے گرنے کی آواز سنی۔ میری والدہ نے نہا کر دوسرے کپڑے پہنے، پھر دروازہ کھولا اور کہا ابو ہریرہ ''أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله'' میں خوش ہو کر شدتِ خوشی سے روتا ہوا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اپنی والدہ کے اسلام لانے کی خبر دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا فرمایا۔

ایک بدوی عورت معجزہ رسول کا مشاہدہ کر کے ایمان لے آئیں

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ اپنے جان نثاروں کی ایک کثیر جماعت کے ہمراہ سفر میں تھے۔ اثنائے سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے علاقے سے گذرے جہاں دور دور تک پانی کا نام ونشان تک نہ تھا۔ اہلِ لشکر نے پیاس کی شکایت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے فرمایا ''تم دونوں ادھر ادھر گشت کر کے پانی کا سراغ لگاؤ۔'' دونوں حسبِ ارشاد پانی کی تلاش میں نکلے، کچھ دور جا کر انہوں نے ایک بدویہ خاتون کو دیکھا جو اونٹ پر سوار تھیں اور انہوں نے اپنے پاؤں پانی کے دو مشکیزوں پر لٹکا رکھے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا ''پانی کہاں سے لا رہی ہو؟''

انہوں نے جواب دیا: ''پانی یہاں سے بہت دور ہے''

دونوں صاحبوں نے کہا: ''تم ہمارے ساتھ چلو۔''

خاتون نے پوچھا: ''کہاں چلوں؟''

انہوں نے فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس''

بولیں: ''وہ شخص جسے لوگ صابی (بے دین معاذ اللہ) کہتے ہیں؟''

Marfat.com

انہوں نے کہا: ہاں جن کو مشرکین ایسا سمجھتے ہیں (معاذ اللہ)۔

اب دونوں اس خاتون کو ساتھ لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتون سے فرمایا:

''اگر اجازت دو تو تمہاری مشکوں سے تھوڑا پانی لے لیں۔''

انہوں نے کہا ''لے لیں لیکن تھوڑا سا لینا، میں اِسے بہت دور سے لائی ہوں اور یہاں تک پہنچنے میں بڑی مشقت اُٹھائی ہے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تو مشکوں کے بالائی منہ کھولے اور برتن میں تھوڑا پانی نکالا اور لے کر وہ منہ بند کر دیئے، پھر نیچے کی طرف منہ کھول کر تھوڑا تھوڑا پانی نکالا اور حکم دیا کہ تمام لوگ یہاں آ کر خود بھی پانی پئیں اور جانوروں کو بھی پلائیں۔ چنانچہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے خود بھی سیر ہو کر پیا اور سواریوں کو بھی خوب پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پانی میں اتنی برکت دی کہ کثیر التعداد آدمیوں اور جانوروں کے سیراب ہونے کے باوجود دونوں مشکیں پہلے سے بھی زیادہ لبریز معلوم ہوتی تھیں۔ وہ خاتون یہ منظر دیکھ کر انگشتِ بدنداں ہو گئیں۔

اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس عورت کے لئے کچھ کھانے کا سامان لاؤ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فوراً بہت سا خوردنی سامان (کھجوریں، ستو، آٹا وغیرہ) جمع کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ایک کپڑے میں باندھ کر خاتون کے اونٹ پر رکھ دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتون سے فرمایا ''تم اب جاؤ اور یہ چیزیں اپنے گھر والوں کو کھلاؤ۔''

جب وہ چلنے لگیں تو مزید ارشاد ہوا: ''دیکھ لو تمہاری مشکیں پانی سے بدستور لبریز ہیں'' لشکر نے جو پانی پیا ہے وہ اللہ نے پلایا ہے، وہ خاتون گھر پہنچیں تو گھر والوں نے پوچھا: ''تم نے معمول کے خلاف پانی لانے میں اتنی دیر کیوں کی؟''

انہوں نے کہا ''راستے میں مجھے دو آدمی ملے جو مجھے اس شخص کے پاس لے گئے جسے

Marfat.com

لوگ صابی کہتے ہیں'' اس نے مشکوں کا منہ کھول دیا جانور سمیت اپنے سارے لشکر کو پانی پلایا لیکن میرے پانی میں کوئی کمی نہ آئی۔ اللہ کی قسم! دنیا میں اس شخص سے بڑھ کر کوئی جادوگر (معاذ اللہ) نہیں ہے یا پھر وہ واقعی اللہ کا رسول ہے۔ پھر بعد میں یہ خاتون اور اس قوم والے سب مسلمان ہو گئے۔ ❶

حاتم طائی کی بہن کا اپنے بھتیجے عدی بن حاتم کو اسلام کی دعوت

حضور کا لشکرِ اسلام قبیلہ طی پر حملہ آور ہوا تو عدی بن حاتم وہاں سے فرار ہو گئے۔ یہ اسلام اور حضور سے دل میں کدورت رکھتے تھے، اور ان کی پھوپھی قیدیوں کے ساتھ حضور کی خدمت میں پیش کر دی گئیں۔ پھوپھی نے حضور سے عدی کے لئے امان طلب کیا، آپ نے امان دے دیا۔ پھر پھوپھی عدی بن حاتم کی تلاش میں ملک شام روانہ ہوئیں، اور ان کو حضور کی خدمت میں حاضری کا حکم فرمایا اور ترغیب دی، آخر عدی نے ان کی بات تسلیم کر لی۔

مسند احمد کی روایت میں ہے کہ حضور کے لشکر نے ہم پر حملہ کیا، اور میں مدینے کے ٹیلوں میں تھا، انہوں نے میری پھوپھی کو پکڑ لیا، ان کے ساتھ اور لوگ بھی تھے۔ جب یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صف بستہ کھڑے ہو گئے۔ پھوپھی نے کہا یا رسول اللہ! میرا ہمدرد چلا گیا اور میری اولاد ہلاک ہو گئی، میں ایک بڑھیا خاتون ہوں، میری کوئی خدمت کرنے والا نہیں ہے، لہذا مجھ پر احسان کیجئے، اللہ آپ پر احسان کرے گا۔

کون تھا تیرا ہمدرد؟ حضور نے دریافت فرمایا۔

عدی بن حاتم، وہ جو اللہ اور اس کے رسول سے جائے فرار اختیار کر گیا۔

یا رسول اللہ! بس مجھ پر رحم فرمایئے، پھوپھی نے کہا۔

---

❶ صحیح البخاري: كتاب التيمم، باب الصعيد الطيب وضوء المسلم يكفيه من الماء، ج ۱ ص ۷۶، رقم الحديث: ۳۴۴

Marfat.com

پھوپھی کہتی ہیں: حضور کے پہلو میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے، انہوں نے پھوپھی سے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی سواری وغیرہ کا بھی سوال کرلو۔

پھوپھی نے حضور سے سواری کا سوال کیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے سواری کا حکم فرمادیا۔ عدی کہتے ہیں پھر پھوپھی میرے پاس تشریف لائیں اور فرمایا:

اے عدی! تو نے ایسا کام کیا جو تیرا باپ تو نہ کرتا تھا۔ چلو حضور کے پاس، خوشی سے چلو یا خوف سے، آپ کے پاس فلاں شخص آیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بھی انعام سے نوازا، فلاں آیا تھا اس کو بھی انعام سے نوازا۔

عدی کہتے ہیں پھر میں حضور کی خدمت میں چلا آیا۔ دیکھا کہ آپ کے پاس ایک عورت اور دو بچے یوں بے تکلف تھے معلوم ہوا کہ وہ حضور کے قرابت دار ہیں، تب میں نے جان لیا کہ یہ کوئی کسری وقیصر کے بادشاہ نہیں ہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

يَا عَدِيُّ بْنَ حَاتِمٍ! مَا أَفَرَّكَ أَنْ يُقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ؟ فَهَلْ مِنْ إِلَهٍ إِلَّا اللّٰهُ؟ مَا أَفَرَّكَ أَنْ يُقَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ؟ فَهَلْ شَيْءٌ هُوَ أَكْبَرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: فَأَسْلَمْتُ، فَرَأَيْتُ وَجْهَهُ اسْتَبْشَرَ. [1]

اے عدی بن حاتم! تجھے کس چیز نے بھاگنے پر مجبور کیا؟ کیا اللہ کا کلمہ ''لا الٰہ الا اللہ'' کہنے نے، تم بتاؤ کیا اس کے سوا کوئی معبود ہے؟ کیا تمہیں ''اللہ اکبر'' کہنے نے فرار پر مجبور کیا؟ تو کیا اس سے بھی کوئی بڑا ہے؟ عدی کہتے ہیں: میں اسلام لے آیا، پھر میں نے دیکھا کہ آپ کا چہرہ انور خوشی سے کھل اٹھا۔

حضرت شجاع کرمانی رحمہ اللہ کی متوکلہ بیٹی کا ایمان افروز واقعہ

حضرت شاہ شجاع کرمانی رحمہ اللہ شاہی خاندان سے تعلق رکھنے کے باوجود بہت ہی

[1] مسند أحمد: مسند الكوفيين، حديث عدي بن حاتم، ج ۳۲ ص ۱۲۴، رقم الحديث: ۱۹۳۸۱

Marfat.com

عظیم المرتبت بزرگ ہوئے۔ آپ چونکہ شاہی خاندان سے تھے اس لئے شاہِ کرمان نے آپ کی صاحبزادی کے ساتھ نکاح کرنے کا پیغام بھیجا، تو حضرت شجاع کرمانی رحمہ اللہ نے شاہ سے تین دن کی مہلت طلب کی، ادھر تین روز مسلسل مسجد کے اطراف اس نیت سے چکر کاٹتے رہے کہ کوئی اللہ والے درویش کامل مل جائیں تو میں اس سے اپنی بیٹی کا نکاح کر دوں، چنانچہ تیسرے دن ایک بزرگ خلوصِ قلب کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے مل گئے، تو آپ نے ان کے قریب جا کر دریافت کیا کہ کیا آپ نکاح کے خواہشمند ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں تو بہت ہی غریب اور تنگ دست آدمی ہوں، مجھ سے کون اپنی لڑکی کا نکاح کر سکتا ہے؟ یہ سن کر حضرت شجاع کرمانی نے فرمایا کہ میں اپنی لڑکی کو آپ کے نکاح میں دیتا ہوں، چنانچہ باہم رضامندی سے نکاح ہو گیا، اور جب صاحبزادی اپنے شوہر کے گھر پہنچیں تو دیکھا کہ ایک کوزے میں پانی ہے اور سوکھی ہوئی روٹی کا ایک ٹکڑا رکھا ہوا ہے، اور جب شوہر سے پوچھا یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ آدھی روٹی اور آدھا پانی کل میں نے کھا لیا تھا اور آدھی روٹی آج کے لئے بچا رکھی تھی، یہ سن کر جب بیوی نے اپنے والدین کے پاس جانے کی خواہش ظاہر کی تو اس درویش شوہر نے کہا کہ میں تو پہلے ہی سے یہ بات سوچ رہا تھا کہ شاہی خاندان کی لڑکی ایک فقیر اور مفلس کے ساتھ کس طرح گزارا کرے گی؟ میرے ساتھ تمہاری نہیں بنے گی، بیوی خاموشی سے یہ سن کر کہنے لگی جنابِ من یہ بات قطعاً نہیں ہے بلکہ میں تو اپنے باپ سے یہ شکایت کرنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے مجھ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ میں تیرا نکاح کسی متقی اور متوکل کے ساتھ کر رہا ہوں، مگر اب مجھے آپ کے گھر آنے کے بعد یہ معلوم ہوا کہ میرا نکاح تو ایسے شخص سے کر دیا گیا ہے جو خدا پر قانع نہیں ہے اور دوسرے دن کے لئے کھانا بچا کر رکھتا ہے جو کہ توکل کے قطعی منافی ہے، لہذا اب اس گھر میں یا تو میں رہوں گی یا یہ روٹی رہے گی۔ [1]

[1] روض الریاحین: الحکایة الثانیة والتسعون بعد المائة، ص ۱۹۲، ۱۹۳ / تذکرۃ الاولیاء: حالات از حضرت شاہ شجاع کرمانی رحمہ اللہ، ص ۲۶۰، ۲۶۱

Marfat.com

حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کا مال و دولت سے استغناء

مسمع بن عاصم رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت رابعہ بصریہ کی خدمت میں چالیس دینار پیش کئے اور کہا کہ آپ اس سے اپنی ضروریات پوری کیجئے:

فبكت ثم رفعت رأسها إلى السماء فقال: هو يعلم أني أستحيي منه أن أسأله الدنيا وهو يملكها، فكيف أريد أن آخذها ممن لا يملكها؟ ❶

یہ سنتے ہی وہ رونے لگی، پھر آسمان کی طرف منہ کر کے فرمایا وہ خوب جانتا ہے کہ دنیا مانگتے ہوئے میں اس سے بھی شرماتی ہوں حالانکہ سب چیزیں اس کے قبضے میں ہیں، اور وہ ان کا مالک ہے، پھر ایسے شخص سے کیوں لوں جو کسی چیز کا مالک نہیں۔

حضرت اُم حسان رحمہا اللہ کی دنیا سے بے رغبتی

کوفہ کی رہنے والی اُمّ حسان اپنے وقت کی عابدہ خاتون تھیں، حضرت عبد اللہ بن مبارک اور حضرت سفیان ثوری رحمہما اللہ بھی ان کی خدمت میں حاضری دیا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ اور حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ ان کی خدمت میں حاضر تھے، گھر میں ایک معمولی چٹائی تھی، اس پر حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ نے کہا اگر آپ صرف میرے رشتہ داروں کو لکھیں تو شاید آپ کی اس حالت میں فرق آجائے۔ یہ سننا تھا اُم حسان کی پیشانی پر بل پڑ گئے اور فرمانے لگیں:

يا سفيان قد كنت في عيني أعظم وفي قلبي أكبر مذ ساعتك هذه، إني ما أسأل الدنيا من يقدر عليها ويملكها، فكيف أسأل من لا يقدر عليها ولا يقضي؟ يا سفيان والله ما أحب أن يأتي علي وقت وأنا متشاغلة

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، ترجمة: رابعة العدوية، ج ۲ ص ۲۴۴

Marfat.com

فيه عن اللّٰه تعالى بغير اللّٰه فأبكت سفيان. ❶

''اے سفیان! تم آج تک میری نگاہوں میں بہت باعزت تھے اور میرے دل میں تمہارا احترام تھا، مگر تم تو جانتے ہو کہ میں نے دنیا تو اس ذات سے بھی نہیں مانگی جو اس دنیا کا حاکم ہے اور ہر چیز اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔ پھر میں کیسے ان لوگوں سے سوال کروں جن کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور نہ ہی ان کے قبضہ قدرت میں ایک تنکا ہے۔ اور اے سفیان! اللہ کی قسم! میں یہ بھی نہیں چاہتی ہوں کہ میرے اوپر کوئی ایسا وقت گذرے کہ میں اللہ کی یاد سے غافل رہوں۔ اُم حسان کی اس گفتگو کے بعد حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ رونے لگے۔

اُم الخیر بنت حریش کی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے گفتگو

ام الخیر بنت حریش البارقی کوفہ کی ایک نڈر اور بے باک خاتون تھیں۔ وہ جنگِ صفین میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ تھیں اور نہایت فصیح و بلیغ رجزیہ اشعار پڑھ کر لوگوں کو ان کی مدد پر اُبھارتی تھیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں ایک مرتبہ والی کوفہ کو فرمان بھیجا کہ ام الخیر بنت حریش کو عزت و احترام کے ساتھ میرے پاس دمشق بھیج دو، والی کوفہ نے ان کے حکم کی تعمیل کی۔ جب وہ دمشق پہنچیں تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنے حرم میں اتارا اور پھر ایک دن ایوانِ خلافت میں بلایا۔ انہوں نے دربار میں آتے ہی کہا:

''السلام عليک يا امير المؤمنين ورحمة اللّٰه وبركاته''

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب مسنون دے کر فرمایا ام الخیر میں اب کس طرح امیر المؤمنین کے لقب کا مستحق ہو گیا؟''

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من العابدات الكوفيات، ترجمة: أم حسان الكوفية، ج ۲ ص ۱۱۰

Marfat.com

بولیں: ''لِکُلِّ اَجَلٍ کِتَابٌ'' (یعنی ہر بات کا ایک وقت معین ہے) امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی مزاج پرسی کی تو انہوں نے کہا ''اللہ تعالیٰ نے خیر و عافیت کے ساتھ ایک روشن مجلس اور مہربان حکمران کی خدمت میں پہنچا دیا۔''

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''میں اپنے حسن نیت ہی سے تم لوگوں پر فتح مند ہوا ہوں۔''

ام الخیر: ''اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ آپ کو لغزشِ مقال سے بچائے''

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''نہیں میرا ارادہ نیک تھا اے ام الخیر! تم کو وہ تقریر یاد ہے جو تم نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے قتل کے وقت کی تھی؟

ام الخیر: ''اگر پہلے سے تیار کی ہوتی تو یاد بھی رہتی، چند جملے تھے جو صدمے کے سبب خود ہی زبان سے نکل گئے تھے، اس کے سوا اگر کوئی کلام سننا چاہتے ہیں تو حاضر ہوں۔''

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حاضرین کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا، کسی کو اس کی تقریر یاد ہے؟ ایک صاحب نے ام الخیر کی اس فصیح و بلیغ اور پر جوش تقریر کے چند جملے معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے پڑھے، ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کئے گئے تھے اور لوگوں کو اہل شام سے لڑنے پر اُبھارا گیا تھا۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ام الخیر سے مخاطب ہو کر فرمایا: ''اے ام الخیر! اس تقریر نے لوگوں کو میرے خون کا پیاسا بنا دیا تھا۔ واللہ اگر اب میں تجھے قتل کر ڈالوں تو اس میں کوئی قباحت نہ ہوگی۔''

ام الخیر: ''واللہ مجھے ہرگز افسوس نہ ہوگا کیونکہ آپ کی شقاوت میری سعادت کا باعث ہوگئی اور میں شہید کہلاؤں گی''

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ: ''حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟''

ام الخیر: ''جن کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی ہو اور جو آپ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کے بیٹے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر مصیبت کے ساتھی ہوں، ان کے حق میں میری رائے کیا وزن رکھتی ہے؟''

اس کے بعد ام الخیر نے کہا اے امیر! آپ قریش میں احلم الناس مشہور ہیں، اس قسم کے سوالوں سے مجھے معذور رکھئے۔ چنانچہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے سوالات موقوف کر دیئے اور ام الخیر کو ایک بیش بہا انعام دے کر رخصت کر دیا۔ ❶

شوہر کی رضامندی کی خاطر اپنا تمام زیور بیت المال میں جمع کرا دیا

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کی بیوی فاطمہ بن عبد الملک کے پاس بیش بہا زیورات تھے، جو ان کو ان کے والد عبد الملک نے دیئے تھے۔ ایک روز حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے اپنی بیوی سے کہا:

اختاری إما أن تردی حلیک إلی بیت المال وإما أن تأذنی لی فی فراقک، فإنی أکرہ أن أکون أنا وأنت وھو فی بیت واحد.

تم اپنا تمام زیور یا تو بیت المال میں جمع کرا دو یا مجھے ناپسند کرو تا کہ میں تمہیں خود سے جدا کر دوں (یعنی طلاق دے دوں) کیونکہ مجھ سے یہ نہیں دیکھا جاتا کہ میں اور تم اور تمہارا زیور ایک گھر میں ہوں۔

آپ رحمہ اللہ کی زوجہ محترمہ نے کہا کہ ''آپ میرا زیور شوق سے بیت المال میں جمع کر دیں، میں زیور کے مقابلے میں آپ کو ترجیح دیتی ہوں۔'' چنانچہ آپ نے ان کا تمام زیور لے کر بیت المال میں شامل کر دیا۔ جب آپ کا انتقال ہو گیا تو یزید بن عبد الملک تخت پر بیٹھا، تو اس نے آپ کی زوجہ محترمہ (اور اپنی بہن فاطمہ) سے کہا:

إن شئت رددته إلیک، قالت: لا واللّٰہ ما أطیب بہ نفسا فی حیاتہ

❶ صبح الأعشی فی صناعة الإنشاء: النوع التاسع، المقصد الثانی، ج ۱ ص ۲۹۶، ۲۹۷

Marfat.com

وأرجع فيه بعد موته. ❶

اگر تم چاہو تو میں تمہارا تمام زیور بیت المال سے واپس لے کر تم کو دے دوں۔ مگر آپ نے انکار کر دیا اور کہا اللہ کی قسم! جو چیز میں اپنی مرضی سے اپنے شوہر کی زندگی میں دے چکی ہوں تو اب ان کے انتقال کی بعد بھی واپس نہیں لوں گی۔

حضرت عمر کی اہلیہ کا مسافر خاتون کی خدمت کے لئے رات کو جانا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کی ضروریات معلوم کرنے کے لئے رات کو گشت کیا کرتے تھے، ایک مرتبہ آپ نے دیکھا کہ اندھیرے میں بالوں کا ایک خیمہ لگا ہے اور اندر سے عورت کے رونے آواز آرہی ہے۔ ایک شخص باہر بیٹھا تھا آپ اس کے قریب گئے اور اس سے حال احوال پوچھا، تو اس نے کہا میں دیہات سے آیا ہوں تا کہ امیر المؤمنین سے کچھ مال خرچ کے لئے حاصل کر سکوں۔ آپ نے عورت کے کراہنے کی بابت پوچھا تو اس نے کہا اے بھائی اپنا کام کرو جاؤ۔ آپ نے فرمایا میں تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں، تو اس نے بتایا کہ میری بیوی کو دردزہ ہے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تیزی سے گھر واپس آئے اور اپنی زوجہ ام کلثوم سے فرمایا کہ کیا وہ اجر حاصل کرنا چاہتی ہو جو اللہ تعالی نے تمہارے پاس بھیجا ہے؟ تو ام کلثوم نے پوچھا وہ کیا؟ تو آپ نے فرمایا ایک مسافر عورت تکلیف میں ہے اور اس کے پاس کوئی نہیں ہے۔ ام کلثوم نے کہا اگر آپ چاہیں تو ٹھیک ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آٹا، گھی اور ہانڈی لے لی اور ام کلثوم نے بھی ضرورت کی کچھ چیزیں رکھ لیں پھر یہ دونوں چلتے ہوئے خیمے کے پاس پہنچ گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم کو عورت کے پاس جانے کو کہا اور خود اس آدمی کے پاس بیٹھ گئے اور ہانڈی تیار کرنے لگے، اور اس شخص کو کہا کہ آگ جلانے میں میری مدد کرو اور خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس میں ایندھن ڈالتے، پھونکتے اور ہانڈی میں کھانے کی کچھ چیز ڈال کر اسے

❶ تاريخ الخلفاء: ترجمة: عمر بن عبد العزيز رحمه الله، ص ۱۷۴

Marfat.com

پکارنے لگے۔

اتنی دیر میں اس عورت کی ہاں ولادت ہوگئی اور خیمے کے اندر سے بچے کے رونے کی آواز بلند ہونے لگی، ام کلثوم نے باہر کی طرف آ کر آواز لگائی:

يا أمير المؤمنين بشر صاحبک بغلام.

''امیر المؤمنین اپنے ساتھی کو بیٹے کی خوشخبری دیجئے۔''

اس شخص نے جب امیر المؤمنین کا لفظ سنا تو شدتِ حیرت سے کانپنے لگا اور اُٹھ کر معذرت کرنے لگا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے کہا بھائی آرام سے بیٹھو کوئی حرج نہیں، پھر آپ ہانڈی اٹھا کر خیمہ کی طرف لے گئے اور فرمایا ام کلثوم آ کر ہانڈی لے جاؤ اور اس عورت کو کھانا کھلاؤ، جب اس عورت نے کھانا کھالیا اور مرد نے بھی کھالیا تو امیر المؤمنین اور ام کلثوم وہاں سے چل دیئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چلتے چلتے اسے کہا کہ کل ہمارے پاس آنا ہم ان شاء اللہ کچھ مناسب انتظام کر دیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی اور فاطمہ زہراء کی بیٹی ام کلثوم کو لے کر واپس ہوئے وہ دونوں مسافر کی خدمت کر کے ثواب واجر کما کر بہت خوش تھے۔ ❶

حضرت اسماء کا شوہر کی غیر موجودگی میں احتیاط کرنے کا واقعہ

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ترکے میں ایک جائیداد پائی تھی۔ اس کو انہوں نے ایک لاکھ درہم پر فروخت کر دیا اور ساری رقم قاسم بن محمد اور ابن ابی عتیق کو (جو ان کے قرابت دار تھے) دیدی کیونکہ وہ حاجتمند تھے۔

(یہ واقعہ حضرت عائشہ صدیقہ کی وفات کے بعد کا ہے)

❶ الرياض النضرة في مناقب العشرة: الباب الثاني في مناقب أمير المؤمنين أبي حفص عمر بن الخطاب، الفصل التاسع. ج ۲ ص ۳۹۰ التبصرة لابن الجوزي: المجلس التاسع والعشرون، ص ۴۲۸

Marfat.com

باوجود کشادہ دستی اور فیاضی کے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اپنے شوہر کے گھر بار کی حفاظت انتہائی دیانت داری سے کرتی تھیں۔ ایک دفعہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی غیر حاضری میں ایک سوداگر آیا اور ان کے دروازے پر کھڑے ہو کر التجاء کی کہ اپنے گھر کی دیوار کے سایہ میں مجھے سودا بیچنے کی اجازت دیجئے۔ بولیں:

''اگر میں اجازت دے دوں اور زبیر انکار کر دیں تو بڑی مشکل بن جائے گی۔ تم میرے شوہر کی موجودگی میں آ کر اجازت طلب کرنا۔''

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ گھر تشریف لائے تو سوداگر پھر آیا اور دروازے پر کھڑے ہو کر درخواست کی:

''ام عبداللہ! میں مسکین آدمی ہوں، آپ کی دیوار کے سائے میں کچھ سودا بیچنا چاہتا ہوں، اجازت مرحمت فرمائیں۔''

بولیں: ''میرے گھر کے سوا تمہیں مدینہ میں اور کوئی گھر نہ ملا؟''

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''تمہارا کیا بگڑتا ہے جو ایک مسکین کو بیع وشراء سے روکتی ہو۔''

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے اسے فوراً اجازت دے دی کیونکہ ان کا دلی منشاء بھی یہی تھا۔

چھ سو کھجور کے درختوں پر مشتمل باغ صدقہ کرنے پر شوہر کے فیصلے پر خوش ہونے والی صحابیہ

حضرت ام دحداح رضی اللہ عنہا مشہور صحابی حضرت ابوالدحداح انصاری (شہید احد) کی اہلیہ تھیں۔ دونوں میاں بیوی جوشِ ایمان اور اخلاصِ عمل کے اعتبار سے اپنی نظیر آپ تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سورۂ الحدید کی یہ آیت نازل ہوئی:

Marfat.com

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًاحَسَنًافَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗ اَجْر" کَرِیْم".(الحدید : ۱۱)

(کون ہے جو اللہ کو قرض دے اچھا قرض تا کہ اللہ اُسے کئی گنا بڑھا کر واپس دے اور اس کے لئے بہترین اجر ہے) تو حضرت ابوالدحداح رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

یَا رَسُولَ اللّٰہِ! وَإِنَّ اللّٰہَ لَیُرِیدُ مِنَّا الْقَرْضَ؟ قَالَ: نَعَمْ یَا أَبَا الدَّحْدَاحِ قَالَ: أَرِنِی یَدَکَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ، قَالَ: فَنَاوَلَهُ یَدَهُ،قَالَ:فَإِنِّی قَدْ أَقْرَضْتُ رَبِّی حَائِطِی، وَلَهُ حَائِطٌ فِیهِ سِتُّمِائَةِ نَخْلَةٍ،وَأُمُّ الدَّحْدَاحِ فِیهِ وَعِیَالُهَا قَالَ: فَجَاءَ أَبُو الدَّحْدَاحِ فَنَادَاهَا یَا أُمَّ الدَّحْدَاحِ قَالَتْ: لَبَّیْکَ، قَالَ: اُخْرُجِی فَقَدْ أَقْرَضْتُهُ رَبِّی عَزَّ وَجَلَّ، أَنَّهَا قَالَتْ: رَبِحَ بَیْعُکَ یَا أَبَا الدَّحْدَاحِ وَنَقَلَتْ مِنْهُ مَتَاعَهَا وَصِبْیَانَهَا. ❶

''یارسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ ہم سے قرض چاہتا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہاں اے ابوالدحداح!'' حضرت ابوالدحداح رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یارسول اللہ! ذرا اپنا ہاتھ مبارک دکھایئے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستِ مبارک اپنے ہاتھ میں لے کر کہا: ''یارسول اللہ! میں اپنا باغ اللہ کو قرض دیتا ہوں۔'' یہ باغ جو حضرت ابوالدحداح رضی اللہ عنہ نے راہِ حق میں صدقہ کر دیا، اس میں کھجور کے چھ سو درخت تھے، اسی میں ان کا گھر تھا اور وہیں ان کے بال بچے رہتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات کر کے وہ سیدھے گھر پہنچے اور اہلیہ (ام دحداح رضی اللہ عنہا) کو پکار کر کہا۔ ''دحداح کی ماں باہر آجاؤ، میں نے یہ باغ اپنے رب کو قرض دے دیا ہے۔'' ''حضرت ام دحداح رضی اللہ عنہا بولیں: ابو الدحداح تم نے نفع کا سودا کیا ہے۔'' یہ کہہ کر اپنا سامان اور بچے لے کر باغ سے باہر آگئیں۔

❶تفسیر ابن کثیر: سورۃ الحدید آیت نمبر ۱۱ کے تحت، ج۸ ص ۴۸

Marfat.com

نئی نویلی دلہن ہونے کے باوجود شب بھر عبادت

حضرت ریاح القیسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ذکرت لی امرأة فتزوجتها، فکانت إذا صلت العشاء الآخرة تطیبت وتدخنت ولبست ثیابها ثم تأتینی فتقول: ألک حاجة؟ فإن قلت: نعم، کانت معی، وإن قلت: لا، قامت فنزعت ثیابها ثم صفت بین قدمیها حتی تصبح.

مجھ سے ایک عورت کا ذکر کیا گیا تو میں نے اس سے نکاح کرلیا۔ پھر جب بھی وہ عشاء کی نماز سے فارغ ہوتی تو عطر لگاتی دھونی لیتی اور خوبصورت لباس پہن کر میرے پاس آکر کہتی: کیا تمہاری کوئی ضرورت ہے؟ (مراد ازدواجی تعلق ہے) اگر میں کہتا ہاں، تو وہ میرا ساتھ دیتی، اور اگر میں کہتا نہیں، تو وہ اٹھتی اپنے کپڑے بدلتی اور نماز کے لئے کھڑی ہو جاتی یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔

فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں کسی دنیاوی معاملے کے بارے میں بہت مغموم تھا، تو اس نے مجھ سے کہا: میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ ایک دنیاوی امر کے لئے فکر مند اور مغموم ہیں۔ شمیط نے مجھے دھوکہ دے دیا۔ (شمیط وہ تھے جنہوں نے ریاح القیسی سے ان کی شادی کروائی تھی)

پھر انہوں نے اپنے سر کی اوڑھنی سے ایک باریک سا دھاگہ نکالا اور بولیں کہ دنیا میری نظروں میں اس سے بھی زیادہ حقیر اور بے وقعت ہے۔

حضرت ریاح القیسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس روز ان کی رخصتی ہوئی اس کی اگلی صبح ہی وہ آٹا گوندھنے بیٹھ گئیں تو حضرت ریاح القیسی رحمہ اللہ نے ان سے کہا: ان کاموں کے لئے کوئی عورت رکھ لو، انہوں نے جواب دیا:

میں نے ریاح القیسی رحمہ اللہ سے نکاح کیا ہے کسی ضدی جابر شخص سے نہیں۔ پھر

Marfat.com

جب رات ہوئی تو حضرت ریاح رحمہ اللہ ان کا امتحان لینے کی غرض سے سو گئے، اور وہ نماز وقیام میں مشغول ہوگئیں۔ جب ایک تہائی رات گزری تو انہوں نے اپنے شوہر کو پکارا اٹھو ریاح، انہوں نے جواب دیا: ابھی اُٹھتا ہوں پھر رات کا دوسرا پہر گزرنے تک وہ عبادت میں مشغول ہوگئیں، جب رات کا دوسرا پہر بھی گزر گیا تو پھر پکارا:

اٹھو ریاح، انہوں نے کہا: ابھی اُٹھتا ہوں مگر نہیں اٹھے، وہ پھر عبادت میں مشغول ہو گئیں، اور رات کا تیسرا پہر گزرنے کے بعد پھر انہیں آواز لگائی: اٹھو ریاح، انہوں نے کہا ابھی اٹھتا ہوں، وہ پھر عبادت میں مشغول ہوگئیں۔ جب رات کا چوتھا پہر بھی گزر گیا تو انہوں نے پھر انہیں آواز لگائی: اٹھو ریاح، انہوں نے کہا: ابھی اٹھتا ہوں، مگر اُٹھے نہیں۔

وہ پھر اپنے نماز وقیام میں مشغول ہوگئیں۔ جب رات کا پانچواں پہر بھی گزر گیا تو انہوں نے پھر پکارا:

مضی اللیل وعسکر المحسنون وأنت نائم، لیت شعری من غرنی بک یا ریاح قال: وقامت الربع الباقی. ❶

اٹھو ریاح کہ رات گزر چکی ہے اور نیک لوگ جمع ہو چکے ہیں، جب کہ تم ابھی تک سو رہے ہو؟ کاش کہ مجھے اس کے بارے میں علم ہو جاتا جس نے تمہارے بارے میں دھوکے میں رکھا ریاح (یعنی مجھے تو بتلایا گیا تھا کہ تم بڑے عبادت گزار ہو) اور یہ کہہ کر وہ رات کے بقیہ حصے کو بھی اپنی عبادت سے منور کرنے لگیں۔

حضرت ہالہ کی آمد سے حضور کو حضرت خدیجہ کی یاد اور اُن کی فضیلت

ایک دفعہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد ان کی بہن ہالہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے آئیں اور استیذان کے قاعدے سے اندر آنے کی اجازت مانگی، ان

❶ صفة الصفوة: ذکر المصطفیات من عابدات البصرة المعروفات، ترجمة: امرأة ریاح القیسی، ج۲ ص۲۵۵

Marfat.com

کی آواز حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ملتی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں میں آواز پڑی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا یاد آ گئیں اور آپ جھجک اٹھے، اور فرمایا ہالہ ہونگی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی موجود تھیں ان کو نہایت رشک ہوا، بولیں کہ کیا آپ ایک بوڑھی خاتون کو یاد کرتے ہیں جس کا انتقال ہو چکا ہے، اللہ تعالی نے آپ کو ان سے اچھی بیویاں عطا کی ہیں۔ ''صحیح بخاری'' میں یہ روایت یہیں تک ہے۔ لیکن ''الاستیعاب فی معرفة الأصحاب'' میں ہے کہ اس کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَقَدْ آمَنَتْ بِی حِیْنَ کَفَرَ بِی النَّاسُ، وَصَدَّقَتْنِی حِینَ کَذَّبَنِی النَّاسُ، وَأَشْرَکَتْنِی فِی مَالِهَا حِینَ حَرَمَنِی النَّاسُ، وَرَزَقَنِی اللّٰهُ وَلَدَهَا وَحَرَمَنِی وَلَدَ غَیْرِهَا، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا أُعَاتِبُکَ فِیهَا بَعْدَ الْیَوْمِ. ❶

حضرت خدیجہ نے مجھ پر اُس وقت ایمان لایا جب لوگوں نے میری (نبوت) کا انکار کیا، خدیجہ نے میری اس وقت تصدیق کی جب سب نے مجھے جھٹلایا، جب لوگوں نے مجھے مال سے محروم کیا تو خدیجہ نے مجھے اپنے مال میں شریک کیا، اللہ تعالی نے مجھے اولاد انہیں کے بطن سے دی، دیگر (ازواج) سے میں اولاد سے محروم رہا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم! آج کے بعد میں کبھی آپ کو اِس پر عتاب نہیں کروں گی۔

حضرت میمونہ کی خرید وفروخت کے درمیان نہایت احتیاط

حضرت میمونہ بنت اقرع رحمہا اللہ بڑی ولی اللہ اور متقی تھیں، یہ بڑی عابدہ تھیں۔ امام احمد رحمہ اللہ کی خدمت میں گاہے بگاہے مسائل پوچھنے کے لئے جایا کرتی تھیں۔ یہ اپنے ہاتھ سے محنت کر کے رزقِ حلال حاصل کرتی تھیں اور معمولی شبے والے مال سے بھی

❶ صحیح البخاري: کتاب المناقب، باب تزویج النبي صلی اللّٰه علیه وسلم خدیجة وفضلها رضی اللّٰه عنها، ج۵ ص ۳۹۰، رقم الحدیث: ۳۸۲۱/ الاستیعاب في معرفة الأصحاب: باب الحاء، ترجمة: خدیجة بنت خویلد بن أسد، ج۴ ص ۱۸۲۴

Marfat.com

اجتناب کرتی تھیں۔ غزل یعنی ہاتھ یا تکلے کے ذریعے اون کاتنا ان کا مشغلہ تھا اور اسی کو بیچ کر وہ رزق حاصل کرتی تھیں۔

اس سلسلے میں حضرت میمونہ بنت اقرع رحمہا اللہ کی شدتِ احتیاط اور شدتِ تقوی کا ایک قصہ ملاحظہ فرمائیں:

حضرت شیخ مروزی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن امام احمد رحمہ اللہ کے سامنے رزقِ حلال کے بارے میں میمونہ کے تقوی کا یہ قصہ ذکر کیا:

إنها أرادت أن تبيع غزلها فقالت للغزال إذا بعت هذا الغزل فقل إني ربما كنت صائمة فأرخي يدي فيه ثم ذهبت ورجعت فقالت رد عليّ الغزل أخاف أن لا يبين الغزال هذا فترحم أبو عبد الله عليها. [1]

حضرت میمونہ رحمہا اللہ نے ایک دن اپنی کاتی ہوئی اون کے دھاگوں کو بیچنے کا ارادہ کیا، اور اونی دھاگے بیچنے والے دوکاندار کے پاس اونی دھاگے رکھتے ہوئے فرمایا کہ میرے دھاگے بیچتے وقت گاہک کو یہ بات ضرور بتا دینا کہ میں کبھی روزے سے ہوتی تھی، ضعف کی وجہ سے اون کاتتے ہوئے میرا ہاتھ گاہے بگاہے کچھ ڈھیلا ہو جاتا تھا (تو مبادا ان میں کوئی نقص رہ گیا ہو) میمونہ رحمہا اللہ دکاندار کو یہ کہہ کر چلی گئیں (لیکن اطمینان نہ ہوا) اور دوبارہ واپس آ کر دوکاندار سے کہا کہ میرے دھاگے مجھے واپس دے دو، مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ دھاگے مذکورہ عیب بیان کئے بغیر نہ دے دئے جائیں۔ (یہ واقعہ سن کر) امام احمد رحمہ اللہ نے میمونہ رحمہا اللہ کے لئے دُعا فرمائی کہ اللہ تعالی اس پر رحم فرمائیں (کتنی محتاط اور متقی خاتون تھیں)''۔

حضرت معاذہ عدویہ کا اپنی رضاعی بیٹی کو حرام سے بچنے کا حکم

حضرت معاذہ عدویہ نے اُم الاسود کو اپنا دودھ پلایا تھا۔ ام الاسود کہتی ہیں مجھے حضرت

[1] طبقات الحنابلة: ذكر النساء، ترجمة: ميمونة بنت الأقرع، ج ۱ ص ۴۲۶

Marfat.com

معاذہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

لا تفسدی رضاعی بأکل الحرام، فإنی جهدت جهدی حین أرضعتک حتی أکلت الحلال فاجتهدی أن لا تأکلی إلا حلالا لعلک أن توفقی لخدمة سیدک والرضا بقضائه. ❶

حرام کھا کر میرا دودھ پلایا ہوا ضائع نہ کر دینا، جب میں تجھے دودھ پلاتی تھی تو حلال کھانے کی بھرپور کوشش کرتی تھی لہذا تم بھی ہمیشہ کوشش کرتے رہو کہ حرام منہ کو نہ لگے۔ شاید تو اللہ تعالی کی خدمت کے لئے وقف ہو جائے اور اس کی قضا پر رضامند ہو جائے۔

حضرت بشر حافی رحمہ اللہ کی ہمشیرہ کا نہایت احتیاط پر مبنی سوال

عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بشر بن حارث کی ہمشیرہ میرے والد یعنی امام احمد کے پاس آئیں اور یہ مسئلہ دریافت فرمایا کہ میں بذریعہ غزل اپنا نان نفقہ حاصل کرتی ہوں (غزل اون یا روئی کاتنے کو کہتے ہیں) ہر جمعہ ایک دانق کما لیتی ہوں، میں یہ دوسرے جمعے تک خرچ کرتی ہوں۔ پورے سات دن یعنی ہفتہ میں میرے گھر کے نان نفقہ کا خرچ ایک دانق ہے۔ (یاد رکھئے ایک درہم چھ دانق کا ہوتا ہے یعنی دانق درہم کے چھٹے حصے کے برابر ایک سکّے کا نام ہے۔)

آپ نے ایک مرتبہ یہ عجیب اور ایمان افروز مسئلہ پوچھا:

ایک مرتبہ رات کی تاریکی میں روئی کاتنے میں اور داگے بنانے میں مشغول تھی۔ اچانک ابن طاہر اپنے رفقاء سمیت گلی میں گزرا۔ اس کی مشعل یعنی قندیل کی روشنی میرے گھر میں بھی پہنچی، اس کی روشنی کو میں غنیمت سمجھتے ہوئے اس سے چند لمحوں تک روئی کاتنے میں استفادہ کیا۔ اب مجھے یہ فکر دامن گیر ہے کہ ابن طاہر تو ایک ظالم شخص تھا، نیز وہ سرکاری

❶ صفة الصفوة: ذکر المصطفیات من عابدات البصرة، ترجمة: أم الأسود بنت زید العدویة، ج ۲ ص ۲۴۶

Marfat.com

قندیل تھی۔ ابن طاہر رات کو شہر کی حفاظت پر حکومت کی طرف سے مامور تھا، تو ابن طاہر کی روشنی سے فائدہ اٹھانے کی وجہ سے اندیشہ ہے کہ کہیں میرے دھاگوں کی آمدنی کی حلت مشتبہ نہ ہوئی ہو۔

اے امام احمد! آپ فرمائیں کہ مجھے اپنے مال کے بارے میں کیا کرنا چاہئے؟

امام احمد رحمہ اللہ نے شدتِ تقوی وشدتِ احتیاط کے مطابق جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ وہ سارے دھاگے خدا کی راہ میں دیدیں اور اس سے آپ معمولی استفادہ بھی نہ کریں۔ ❶

حضرت رابعہ بصریہ کی عبادت اور کرامت

حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کی خادمہ کا بیان ہے کہ آپ ساری رات نوافل میں مشغول رہتیں، طلوعِ فجر کے قریب مصلی پر بیٹھی بیٹھی اونگھ سی لیتیں یہاں تک کہ صبح نمودار ہو جاتی، تو گھبرا کر پکار اٹھتیں اے نفس! تو کب تک سوتا رہے گا، جاگ! عنقریب وہ وقت آنے والا ہے تو ایسا سوئے گا کہ ہنگامہ محشر تک تجھے کوئی نہیں جگائے گا۔

وصال کے وقت تک حضرت رابعہ کا یہی معمول رہا، آپ کی ان گنت کرامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ سو رہی تھیں چور آیا اور آپ کے کپڑے اور ساز وسامان اُٹھا کر جانے لگا مگر اسے گھر سے باہر نکلنے کے لئے دروازہ دکھائی نہ دیا، وہ اسی شش وپنج میں تھا کہ غیب سے آواز آئی کیا ہوا اگر محب سو رہا ہے محبوب تو جاگتا ہے، ایک دوست محوِ خواب ہے تو دوسرا جاگتا ہے۔ ❷

حضرت میمونہ کی بکریوں پر بھیڑیوں کا حملہ نہ کرنا

حضرت عبداللہ بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے تین رات اللہ سے یہ دعا کی

❶ طبقات الحنابلة: ذكر النساء، ترجمة: مخة أخت بشر بن الحارث، ج ۱ ص ۴۲۷

❷ تذکرۃ الاولیاء: حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کے حالات ومناقب، ص ۶۰، ۶۱

Marfat.com

کہ اے اللہ! مجھے بتادے کہ کل جنت میں میرا ساتھی کون ہوگا؟ تیسری رات مجھے ہاتف سے آواز آئی کہ تمہاری جنت میں ساتھی میمونہ ولیہ ہوگی جو کہ کوفہ میں رہتی ہے۔

میں کوفہ گیا اور میمونہ کا دریافت کیا، لوگوں نے بتایا کہ وہ تو ایک دیوانی عورت ہے جو ہماری بکریاں چرانے جایا کرتی ہے اور شام کو واپس آتی ہے۔

میں نے چراہ گاہ کا پتہ لیا اور شہر سے باہر جنگل میں نکلا، دیکھتا کیا ہوں کہ میمونہ نماز پڑھ رہی ہے اور بکریاں کچھ بھیڑیئے ملے جلے پھر رہے ہیں۔ نہ بکریاں بھیڑیوں سے ڈرتی ہیں اور نہ بھیڑیئے بکریوں پر حملہ کرتے ہیں۔ میں وہاں بیٹھ گیا اتنے میں میمونہ نے سلام پھیرتے ہی کہا۔

اے عبداللہ! وہ وعدہ تو جنت میں ملنے کا ہے یہاں نہیں۔ میں نے کہا تمہیں میرا نام کس نے بتایا؟ وہ بولی جس نے تمہیں میرا پتہ بتایا۔ میں نے کہا یہ تو بتاؤ کہ ان بھیڑیوں نے بکریوں سے صلح کب سے کرلی ہے۔ اس نے کہا:

فإني أصلحت ما بيني وبين سيدي فأصلح بين الذئاب والغنم. ❶

میں نے اپنے اور اللہ کے درمیان صلح کرلی، پس اللہ تعالیٰ نے بھیڑیوں اور بکریوں کے درمیان صلح کرلی۔

مادری شفقت نے اصل ماں کی پہچان کرادی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خَرَجَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا صَبِيَّانِ لَهُمَا، فَعَدَا الذِّئْبُ عَلَى إِحْدَاهُمَا، فَأَخَذَ وَلَدَهَا فَأَصْبَحَتَا تَخْتَصِمَانِ فِي الصَّبِيِّ الْبَاقِي إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى مِنْهُمَا، فَمَرَّتَا عَلَى سُلَيْمَانَ فَقَالَ: كَيْفَ أَمْرُكُمَا؟ فَقَصَّتَا

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عقلاء المجانين المتعبدات الكوفيات، ترجمة: ميمونة السوداء، ج ۲ ص ۱۱۵

Marfat.com

عَلَيْهِ، فَقَالَ: اِئْتُوْنِي بِالسِّكِّيْنِ أَشُقُّ الْغُلَامَ بَيْنَهُمَا، فَقَالَتِ الصُّغْرَى: أَتَشُقُّهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَتْ: لَا تَفْعَلْ، حَظِّي مِنْهُ لَهَا، قَالَ: هُوَ اِبْنُكِ فَقَضَى بِهِ لَهَا. ❶

دو (چھوٹی بڑی) عورتیں اپنے اپنے بچوں کو لے کر جارہی تھیں کہ اچانک ایک بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک بچے کو اچک کر لے گیا، دونوں میں جھگڑا ہو گیا۔ بڑی کہنے لگی کہ تیرے بچے کو لے گیا ہے اور چھوٹی کہنے لگی کہ تیرے بچے کو لے گیا ہے، دونوں نے یہ طے کیا کہ حضرت داؤد علیہ السلام سے فیصلہ کرواتے ہیں، چنانچہ وہ ان کے پاس گئیں، آپ نے بڑی کے حق میں فیصلہ دے دیا، یہ دونوں یہاں سے چلیں تو راستے میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس سے ان کا گزر ہوا، انہوں نے ان سے پوچھا کہ تمہارے درمیان کیا فیصلہ ہوا؟ ان میں سے ایک (چھوٹی) بولی کہ بڑی کے حق میں فیصلہ صادر ہو گیا ہے، (آپ معاملے کو بھانپ گئے اور) فرمایا چھری لاؤ میں اس بچے کے دو ٹکڑے کر دیتا ہوں، چھوٹی بولی خدا کے لئے ایسا نہ کیجئے یہ بچہ بڑی کو ہی دے دیجئے (حضرت سلیمان علیہ السلام چھوٹی عورت کی یہ حالت دیکھ کر سمجھ گئے کہ یہ بچہ اسی کا ہے) چنانچہ آپ نے چھوٹی کے حق میں فیصلہ دے دیا اور بچہ اُسے دلوا دیا۔

حضرت حبیب کی اہلیہ کا اپنے شوہر کو تہجد کے لئے جگانا

حضرت حبیب جمعی رحمہ اللہ کی بیوی بڑی عبادت گزار اور اللہ کی مقبول بندی تھی۔ رات کے وقت اپنے خاوند کو یہ کہہ کر جگایا کرتی تھی:

ذهب الليل وبين أيدينا طريق بعيد وزادنا قليل وقوافل الصالحين قد سارت قدامنا ونحن قد بقينا.

اٹھئے! رات گزر گئی اور آپ کے سامنے راستہ طویل ہے اور زادِ راہ قلیل اور اللہ والوں

❶ سنن النسائي: كتاب آداب القضاة، السعة للحاكم في أن يقول للشي الذى لا يفعله.. إلخ، ج٨ ص٢٣٦، رقم الحديث: ٥٤٠٣

Marfat.com

کے قافلے چلے گئے اور ہم پیچھے رہ گئے۔ ❶

شوہر کی فرمانبردار بیوی کے سر پر جنتی پرندہ کا ہوا کرنا

حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک نوجوان بیمار ہوا، تو اس کی والدہ نے نذر مانی اگر میرے بیٹے کو اللہ تعالی شفا سے نوازے گا تو میں دنیا سے سات روز تک باہر رہوں گی۔ اللہ تعالی نے اس لڑکے کو شفا عطا فرمائی تو اس نے منت پوری کرنے کے لئے قبر تیار کروائی اور اپنے فرزند سے کہا مجھ پر مٹی ڈال دینا اور سات روز بعد نکالنا، چنانچہ وہ قبر میں داخل ہوئی اور اس کے فرزند نے اسے دفن کر دیا، اس نے قبر میں ایک طرف دروازہ کھلا ہوا دیکھا وہ اس سے باغ میں داخل ہوئی اور باغ میں چلتے چلتے اس نے دو عورتیں دیکھیں ایک کے سر پر ایک پرندہ اپنے پروں سے ہوا دے رہا تھا اور دوسری کے سر پر چونچ مار رہا ہے۔

فقالت للأولى بم نلت هذا قالت خرجت من الدنيا وزوجي راض عني وقالت للأخرى بم نلت هذا قالت خرجت من الدنيا وزوجي ساخط علي فإذا رجعت إلى الدنيا فاسأليه العفو عني فبعد سبعة أيام أخرجها ولدها فأخبرت زوج المرأة فعفا عنها ثم رأتها بعد ذلك في المنام فقالت لها جزاك الله خير قد نجوت من العذاب. ❷

اس عورت نے دونوں کا حال دریافت کیا، پہلی نے کہا میں دنیا سے اس حال میں آئی ہوں کہ میرا خاوند مجھ سے راضی تھا، دوسری بولی جب یہاں آئی ہوں تو میرا خاوند مجھ سے ناراض تھا، جب تو واپس جائے تو میری طرف سے میرے خاوند سے معافی طلب کرنا۔ سات روز بعد جب اس لڑکے نے اپنی والدہ کو قبر سے باہر نکالا (تو وہ زندہ تھی) وہ

❶ لطائف المعارف لابن رجب: المجلس الأول، الفصل الثاني، ص ۴۸

❷ نزهة المجالس ومتنخب النفائس: باب حفظ الأمانة وترك الخيانة، ج ۲ ص ۱۹

Marfat.com

اس عورت کے خاوند کے پاس گئی اور سارا ماجرا سنایا، خاوند نے اپنی بیوی کی غلطیوں کو معاف کر دیا، پھر اس عورت کو خواب میں دیکھا گیا جو کہہ رہی تھی کہ اب مجھے عذاب سے نجات مل چکی ہے۔

حضرت عفراء کے سات بیٹے غزوہ بدر میں شریک ہوئے

حضرت عفراء رضی اللہ عنہا عظیم صحابیہ ہیں، ان کی خصوصیت ہے جو کسی اور صحابیہ میں نہیں پائی جاتی، وہ یہ ہے کہ عفراء نے اول نکاح حارث بن رفاعہ سے کیا، حارث سے تین بیٹے ہوئے۔ عامر، معوذ اور معاذ رضی اللہ عنہم۔ حارث کے بعد بکر بن عبد سے نکاح کیا جس سے چار لڑکے ہوئے۔ خالد، اساس، عاقل اور عامر رضی اللہ عنہم۔

اور یہ ساتوں بیٹے تین پہلے شوہر کے اور چار دوسرے شوہر کے سب کے سب غزوہ بدر میں شریک رہے۔ ایسی صحابیہ جن کے ساتوں بیٹے بدر میں شریک ہوئے ہوں صرف عفراء رضی اللہ عنہا ہیں۔ (1)

شوہر کی خدمت کے سبب کفارہ قسم میں رعایت

حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی کا نام رحمت تھا، یہ آپ کی بڑی فرمانبردار اور جان نثار تھیں۔ حضرت ایوب علیہ السلام جب بیمار ہوئے تو تمام جسم پر آبلے پڑ گئے۔ آپ کی بیماری طویل ہوگئی، کئی سالوں تک آپ اس آزمائش میں مبتلا رہے، مگر آپ کی اہلیہ مسلسل آپ کی خدمت کرتی رہیں، ایک روز آپ بازار گئیں تو راستے میں شیطان طبیب بن کر لوگوں کا علاج کر رہا تھا کہ میرے پاس ہر مرض کا علاج ہے۔ بی بی رحمت نہ جان سکیں کہ یہ شیطان ہے، اپنے مقدس شوہر کے غم میں ان کا علاج دریافت کرنے کو چلے گئیں اور کہا کہ میرے شوہر بیمار ہیں اور یہ یہ انہیں شکایت ہے، شیطان نے اسی غرض کی لئے تو طبیب کا

(1) السیرة الحلبیة: باب ذکر مغازیه صلی اللّٰه علیه وسلم، باب غزوة بدر الکبری، ج ۲ ص ۲۴۰

Marfat.com

بھیس بدلا تھا۔ بی بی رحمت سے کہنے لگا وہ بالکل اچھے ہو جائیں گے مگر شرط یہ ہے کہ جب وہ اچھے ہو جائیں تو مجھ سے اتنا کہہ دیں:

''اَنْتَ شَفَیْتَنِیْ'' (تو نے مجھے شفا دی ہے) بس میری فیس صرف یہی ہے اور کچھ نہیں۔ بی بی رحمت خوشی خوشی گھر آئیں اور حضرت ایوب علیہ السلام کو سارا قصہ سنا دیا۔ حضرت ایوب علیہ السلام جان گئے کہ یہ طبیب کے بھیس میں شیطان ہے۔ آپ غصے میں آ گئے اور جلال میں آ کر فرمایا: تم اس کے پاس کیوں گئیں؟ میں اچھا ہو گیا تو بخدا تمہیں سو کوڑے ماروں گا، پھر جب آپ اچھے ہو گئے تو جبرئیل امین حاضر ہوئے اور کہا کہ آپ کی بیوی نے آپ کی بڑی خدمت کی ہے اور آپ نے اُسے سو کوڑے مارنے کی قسم کھا رکھی ہے۔ اب اس قسم کو یوں پورا کیجئے کہ اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لیجئے جس میں سو تنکیں ہوں، وہ ایک دفعہ مار دیجئے آپ کی قسم پوری ہو جائے گی۔ ❶

حضرت ام ایمن کی آپ پر محبت وشفقت اور انتہائی نگہداشت

ام ایمن کی زندگی میں اہم ترین واقعہ یہ رونما ہوا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ آمنہ بنت وہب مدینہ منورہ میں رہائش پذیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ننھیال سے مل کر واپس تشریف آ رہی تھیں تو مقام ابواء پر ان کا انتقال ہو گیا، اس سفر میں ام ایمن ان کے ہمراہ تھیں۔

ان غمناک واندوہناک لمحات میں ام ایمن رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انتہائی درجے کی محبت وشفقت کا مظاہرہ کیا، اس وقت آپ کی عمر ابھی چھ سال تھی، یہ والدہ ماجدہ کی جدائی میں غمگین دریتیم کو لے کر مکہ پہنچی۔

انسانی محبت اور صاف ستھری تاریخ میں حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے نبی کریم

❶ تفسیر الطبري: سورة ص، آیت نمبر ۴۴ کے تحت، ج ۲۱ ص ۲۱۳ زاد المسیر في علم التفسیر: سوة ص، آیت نمبر ۴۴ کے تحت، ج ۳ ص ۵۷۷

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش اور نگہداشت کے اعتبار سے نمایاں کردار ادا کرتے ہوئے امتیازی مقام حاصل کرلیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب نے اس خوش نصیب خاتون کو اپنے لاڈلے پوتے کی دیکھ بھال کا پوری طرح اہتمام کرنے کی وصیت کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ دیکھنا کسی لمحے بھی اس کی نگہداشت میں کوئی غفلت یا کوتاہی نہ برتنا، اور اس نے ایسا کر کے دکھایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ماحول میں پرورش پائی کہ ام ایمن کو اپنے ساتھ حسن سلوک اور ہمدردی سے پیش آتے ہوئے بچشم خود دیکھا کرتے تھے، آپ اسے اماں جان کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ ❶

امہات المؤمنین کا شدتِ غم میں بھی شرعی احکام کی بجا آوری

احکام کی نہایت شدت کے ساتھ پابندی کرتی تھیں، شریعت نے شوہر کے علاوہ دیگر عزیز و اقارب کے سوگ میں تین دن مقرر فرمائے تھے، صحابیات نے اس کی اس شدت کے ساتھ پابندی کی کہ جب حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بھائی کا انتقال ہوا تو چوتھے دن کچھ عورتیں ان سے ملنے آئیں، انہوں نے ان سب کے سامنے خوشبو لگائی اور کہا:

مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ، تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

مجھے خوشبو کی ضرورت نہ تھی، لیکن میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر سنا ہے کہ کسی مسلمان عورت کو شوہر کے سوا تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ کرنا جائز نہیں، شوہر کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔

❶ الاستيعاب في معرفة الأصحاب: ترجمة: بركة بنت ثعلبة بن عمرو، ج ۴ ص ۱۷۹۴ الإصابة في تمييز الصحابة: ترجمة: أم أيمن مولاة النبي صلى الله عليه وسلم، ج ۸ ص ۳۵۹، ۳۶۰

Marfat.com

اسی حکم کی تعمیل تھی جب حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے والد کا انتقال ہوا، تو انہوں نے تین روز کے بعد تیل لگایا خوشبو لگائی اور کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہ تھی، صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل مقصود تھی۔ ❶

حضور کی رضا معلوم کرنے کے لئے ام عبداللہ کی حاضری

حضرت ام عبداللہ نعیم بن نحان کی زوجہ تھیں، ان کی بیٹی بیوہ ہوگئیں تو اطراف سے دوبارہ نکاح کے پیغام آنے لگے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبداللہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ بھی اس سلسلے میں اپنے والد کے پاس گئے اور ان سے مشورہ اور اجازت مانگی کہ میں نعیم بن نحام کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ باقاعدہ نکاح کا پیغام لے کر آپ میرے ساتھ چلیں اور اس سے میرے نکاح کے متعلق گفتگو کریں۔ اس موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نعیم کو تم سے بہتر جانتا ہوں اس کا ایک یتیم بھتیجا ہے اور میرا نہیں خیال کہ وہ اپنا گوشت (خونی رشتہ دار) چھوڑ دے گا۔ اور اگر پھر بھی یہ کام کرنا چاہتے ہو تو پہلے اپنے چچا زید بن خطاب کو لے کر جاؤ۔

پس عبداللہ بن عمر اور چچا زید بن خطاب نعیم بن نحام کے ہاں رشتہ کا پیغام لے کر پہنچے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مقام اور شرف کی تعریف کرتے ہوئے ان دونوں حضرات کو اس نے دل سے خوش آمدید کہا لیکن بیٹی کے نکاح کے سلسلے میں اس نے بہت آرام سے بات دونوں کے سامنے بیان کی، کہنے لگا:

میرا ایک بھتیجا ہے یہ تو نہیں ہوسکتا کہ میں غیروں کے گوشت کو اپنے ساتھ ملالوں اور اپنے گوشت کو چھوڑ دوں۔''

❶ صحيح البخاري: كتاب الجنائز، باب إحداد المرأة على غير زوجها، ج ۲ ص ۷۸، رقم الحديث: ۱۲۸۰، ۱۲۸۲

Marfat.com

اس دوران میں اس لڑکی کی ماں یعنی سیدہ ام عبداللہ رضی کا جسارت کی، اب تیرے سے بول اٹھیں، کہنے لگیں: ادھو جائے گی۔ اے

وَاللّٰہِ لَا یَکُونُ ھٰذَا حَتّٰی یَقْضِیَ بِہٖ عَلَیْنَا رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مجھ سے اپنے ان کا مستحق

وَسَلَّمَ، أَتَحْبِسُ أَیِّمَ بَنِی عَدِیٍّ عَلَی ابْنِ أَخِیکَ سَفِیْہٍ.

یہ معاملہ اس وقت تک طے نہیں ہوسکتا جب تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس روازہ میں اپنا فیصلہ نہ فرمادیں۔ کیا تم بنوعدی کی ایک بیوہ کو اپنے فاتر العقل بھتیجے کے لئے روک رکھو گے؟

اس کے بعد سیدہ ام عبداللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور سارا واقعہ بیان کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نعیم بن نحام کو بلایا، نعیم بن نحام نے آپ کے دریافت کرنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں بھی وہی بات کہی جو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہہ چکے تھے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

صِلْ رَحِمَکَ وَأَرْضِ أَیِّمَکَ فَإِنَّ لَھُمَا مِنْ أَمْرِھِمَا نَصِیْبًا.

تم اپنوں سے صلہ رحمی کرو اور ساتھ ہی اپنی بیوی کی رضامندی بھی حاصل کرو کیونکہ ان دونوں رشتوں کا اس معاملے میں حصہ ہے۔

غرض یہ کہ ام عبداللہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے بیوہ کو ملنے والے حقوق کی رہنمائی میں واضح الفاظ میں حکم آئندہ آنے والی نسلوں تک پہنچایا اور آسانی پیدا کی۔ ❶

حضرت شعوانہ کی اللہ تعالیٰ سے دردمندانہ انداز میں طویل مناجات

حضرت شعوانہ رحمہا اللہ اپنی دعا میں یوں کہا کرتی تھیں:

❶ معرفة الصحابة لأبي نعيم: باب العين، ترجمة: أم عبد الله امرأة نعيم بن النحام، ج٦ ص٣٥٢٧

Marfat.com

آپ کی عزت کی قسم! آپ بہت ہی رحم کرنے والے ہیں۔اے اللہ! آپ جہنم کے علاوہ اور کوئی سزا نہیں دیتے۔

ایک اور عورت جو اس کے ساتھ تھی کہنے لگی اے بہن! آج آپ اللہ کے گھر آئی ہیں۔اس نے جواب دیا کہ میں اپنے قدموں کو طواف کے قابل نہیں سمجھتی ہوں، یہ اس لائق کہاں ہیں کہ اللہ کے گھر کو روندیں، مجھے پتہ ہے کہ یہ کہاں سے کہاں چل کر آئے ہیں۔ ❶

والدہ کی دُعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے امام بخاری کی بینائی لوٹادی

امام بخاری رحمہ اللہ بچپن میں نابینا ہو گئے تھے، مشہور طبیب اور معالجین کے علاج سے بھی بینائی واپس نہیں آئی، آپ کی والدہ بیٹے کی بینائی کے لئے دعائیں کرنے لگیں۔ ایک رات تہجد کی نماز کے بعد بہت خشوع وخضوع سے دعا مانگ رہی تھیں کہ غنودگی طاری ہوگئی، دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے ہیں اور آپ سے فرمایا:

یا هذه قد رد اللّٰه علی ابنک بصره لکثرة بکائک، أو لکثرة دعائک. قال: فأصبح وقد رد اللّٰه علیه بصره. ❷

''اللہ تعالیٰ نے تمہاری آہ وزاری اور دعاؤں کی کثرت کے سبب تمہارے بیٹے کی بصارت لوٹادی ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ جب سو کر اُٹھے تو اُن کی آنکھیں روشن تھیں۔''

حضرت مریم بصریہ کی دُعا سے اللہ تعالیٰ نے بے اولاد خاتون کو بیٹے سے نوازا

حضرت مریم بصریہ رحمہا اللہ حضرت رابعہ بصریہ کی ہم وطن اور ہم عصر تھیں۔نہایت عبادت گزار اور اللہ تعالیٰ کی مقرب تھیں، عرفانِ حق کی باتیں ہوتیں تو آپ اللہ کے خیال میں گم ہو جاتی تھیں، فرمایا:

❶صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من العباد الذين لم يعرف لهم مستقر وإنما لقوا في أماكن، ج۲ ص ۵۱۶

❷تاريخ بغداد: ترجمة: محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة، ج۲ ص ۱۱

Marfat.com

''جب سے میں نے ''وَفِی السَّمَاءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ'' (الذاریات: ۲۲) کی آیت پڑھی ہے روزی کی فکر سے بے نیاز ہوگئی ہوں۔''

ایک مرتبہ ایک عورت آپ کے پاس آئی، پیٹ میں رسولی کی وجہ سے اولاد سے محروم تھی، کہنے لگی میں اللہ کی رضا میں راضی رہنے والی بندی ہوں لیکن اولاد نہ ہونے کی وجہ سے شوہر دوسری شادی کرنے پر بضد ہے، یہ کہہ کر اس قدر روئی کہ ہچکیاں لگ گئیں۔ حضرت مریم بصریہ رحمہا اللہ نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے خاتون کو اولادِ نرینہ عطا فرمائی۔ ❶

حضرت عثمان اور حضرت رقیہ کی بے مثال ازدواجی زندگی

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور اُن کی اہلیہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے درمیان محبت، الفت اور انس بدرجہ اتم موجود تھا۔ آپ دونوں مکہ مکرمہ میں خوشگوار زندگی کے دن بسر کر رہے تھے مگر دشمنانِ اسلام کو کب یہ گوارا تھا کہ مسلمان امن وسکون کی فضا میں سانس لے سکیں۔ وہ مسلمانوں کا روز بروز عرصہ حیات تنگ کرتے چلے جا رہے تھے۔ ہر روز ایک نئی مصیبت کھڑی کر دیتے۔ مسلمانوں پر ظلم وستم کا کوئی موقع اور کوئی بہانہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے مگر عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے پائے استقلال میں ذرا بھی جنبش نہ ہوئی بلکہ آپ دونوں میاں بیوی مستقل مزاجی، ثابت قدمی اور اولوالعزمی کے ساتھ اسلام کی ترویج واشاعت اور خدمت اور اعانت میں مصروف عمل رہے۔

سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بعض اوقات اپنی بیٹی رقیہ رضی اللہ عنہا سے ملنے کے لئے ان کے گھر تشریف لے جاتے۔ قریش میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا ایک مثالی حسین میاں بیوی کے طور پر جانے پہچانے جاتے تھے۔

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تھوڑا سا بھنا ہوا گوشت دیا اور فرمایا کہ اسے عثمان کے گھر دے آؤ۔ میں وہاں گیا تو

❶ صفة الصفوة: ذکر المصطفیات من عابدات البصرة، ترجمة: مریم البصریة، ج۲ ص۲۴۷

Marfat.com

دیکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا ایک ہی چٹائی پر بیٹھے ہیں:

فجعلت مرة أنظر إلى وجه رقية ومرة إلى وجه عثمان فلما رجعت سألني رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لي دخلت عليهما قلت نعم قال فهل رأيت زوجا أحسن منهما قلت لا يا رسول الله. ❶

(یہ دونوں میاں بیوی اس قدر حسین تھے کہ) میں کبھی حضرت رقیہ کے چہرہ کو دیکھتا کبھی حضرت عثمان کے چہرے کو دیکھتا۔ پھر جب میں واپس آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم اندر گئے تھے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ! اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تم نے ان دونوں میاں بیوی سے اچھا کوئی اور جوڑا بھی دنیا میں دیکھا ہے؟ میں نے عرض کی جی نہیں یارسول اللہ! (اِس وقت پردے کے احکامات نازل نہیں ہوئے تھے)

حضرت عائشہ کا نوجوانانِ قریش کو لوگوں کی تکلیف پر ہنسنے سے منع کرنا

قریش کے چند نوجوان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا منی میں تھیں، یہ نوجوان ہنس رہے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیوں ہنس رہے ہو؟ کہنے لگے: فلاں شخص خیمے کی رسی پر گر گیا قریب تھا کہ اس کی گردن یا آنکھ چلی جاتی اس پر ہنسی آگئی۔ اُم المؤمنین نے فرمایا:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً، فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ. ❷

مت ہنسو: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: جو مسلمان کسی کانٹے یا اس سے اوپر کسی تکلیف میں مبتلا ہو جائے تو اس کے لئے ایک درجہ لکھا جاتا ہے،

❶ تاريخ مدينة دمشق: ترجمة: عثمان بن عفان بن أبي العاص بن أمية، ج ۳۹ ص ۲۱/ تاريخ الخلفاء: الخليفة الثالث، ص ۱۱۹ ❷ صحيح مسلم: كتاب البر والصلة والآداب، باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض ... إلخ، ج ۴ ص ۱۹۹۰، رقم الحديث: ۲۵۷۲

Marfat.com

اور ایک خطا مٹادی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت زینب بنت جحش کا نکاح حضور سے کیا

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ تھے، حضرت زینب اور حضرت زید کی آپس میں بنتی نہ تھی، جس کی وجہ سے حضرت زید نے ان کو طلاق دینے کا پکا ارادہ کرلیا، اور اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مشورہ طلب کیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع فرمایا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے باہمی معاملات کو ملحوظ رکھ کر یقین فرمالیا تھا کہ یہ زید اپنی بیوی کو طلاق دیکر رہیں گے، تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں خیال آیا کہ اگر زید ان کو طلاق دے دیں گے تو میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو اپنے نکاح میں لے لوں گا، کیونکہ یہ آپ کی قریبی رشتہ دار بھی تھیں اور ان کے اہل نے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہی ان کا پیغام نکاح بھیجا تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازراہ شفقت اپنے متبنیٰ (منہ بولے بیٹے) سے ان کا نکاح کرادیا۔ تو اب جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں یہ خیال ہوا تو حضور نے اس ارادے اور سوچ کو اپنے آپ میں چھپائے رکھا، کیونکہ اس وقت جاہلیت کی رسم تھی کہ منہ بولے بیٹے کو حقیقی بیٹا تسلیم کرتے تھے اور اس کی بیوی سے وہ منہ بولا باپ شادی نہیں کرسکتا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال کیا کہ لوگ اس بارے میں شور کریں گے کہ حضور نے اپنے بیٹے کی بیوی سے شادی کرلی کیونکہ آپ نے نبوت سے پہلے اس کو اپنا بیٹا بنالیا تھا، تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے چاہا کہ اس جاہلیت کی رسم کو ختم فرما کر ایسا طریقہ مشروع کردیا جائے جس میں بندوں کی مصلحت وفائدہ ہو۔

لہذا حضرت زید نے ان کو طلاق دے دی اور ان کی عدت بھی پوری ہوگئی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کے ہاتھ ہی پیغام نکاح بھیجا، یہ حضرت زینب کے پاس آئے اور باہر سے ہی دروازے کی طرف پشت کرکے فرمایا اے زینب! بے شک

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو پیغام نکاح بھیجتے ہیں، تو حضرت زینب نے عرض کیا میں اپنے معاملے میں کوئی فیصلہ کرنے والی نہیں ہوں یہاں تک کہ میرے پروردگار کی طرف سے کوئی حکم نازل ہو، اور یہ کہہ کر اپنے جائے نماز پر کھڑی ہو کر اللہ کی بارگاہ میں نماز میں مشغول ہو گئیں، پھر حقیقت میں اللہ عزوجل نے ہی ان کے نکاح کا معاملہ فرمایا اور اپنے عرش پر ان کا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح خود اللہ عزوجل نے فرمایا اور پھر اس کے متعلق وحی بھی نازل فرمادی:

فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا. (الأحزاب: ۳۷)

جب زید نے اپنی حاجت پوری کر لی تو ہم نے آپ کا نکاح اس سے کر دیا۔

جب یہ وحی مبارک نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت کھڑے ہوئے اور ان کے پاس آ گئے۔ حضرت زینب دوسری ازواجِ مطہرات پر اس کے ساتھ فخر فرماتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ تمہاری شادی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہارے گھر والوں نے کی اور میری شادی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ عزوجل نے ساتوں آسمان کے اوپر ہی فرمادی۔ ❶

مقام ملتزم پر ہچکیاں لیتے ہوئے آہ وزاری کے ساتھ نہایت ادیبانہ الفاظ میں مناجات

حضرت سعید ازرق باہلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات طواف کر رہا تھا کہ ایک عورت مقام ملتزم پر آئی روتے روتے اس کی ہچکی بند ہو گئی تھی، میں اس کے قریب ہو اور سنا تو وہ کہہ رہی تھی:

يا من لا تراه العيون، ولا تخالطه الأوهام والظنون، ولا تغيره

❶ الطبقات الكبرى: ذكر أزواج رسول الله صلى الله عليه وسلم، ترجمة: زينب بنت جحش، ج۸ ص ۸۰، ۸۱/ أسد الغابة: ترجمة: زينب بنت جحش، ج۷ ص ۱۲۶، ۱۲۷

Marfat.com

الحوادث، ولا يصفه الواصفون، يا عالما بمثاقيل الجبال ومكاييل البحار، وعدد قطر الأمطار، وورق الأشجار، وعدد ما أظلم عليه الليل وأشرق عليه النهار، لا توارى منه سماء سماء، ولا أرض أرضا، ولا جبل ما فى وعر، ولا بحر ما فى قعره، أسألک أن تجعل خير عمرى آخره، وخير عملى خواتمه، وخير أيامى يوم ألقاک، وخير ساعاتى مفارقة الأحياء من دار الفناء إلى دار البقاء التى تكرم فيها من أحببت من أوليائک، وتهين فيها من أبغضت من أعدائک، أسألک إلهى عافية جامعة لخير الدنيا والآخرة منا منک على وتطولا يا ذا الجلال والإكرام. ثم صرخت وغشى عليها.[1]

اے وہ ذات! جس کو آنکھ دیکھ نہیں سکتی، وہم اور گمان اُس پر (معاملات اور اُمور) کو اختلاط نہیں کرتے، اور حوادثات اس کو تبدیل نہیں کر سکتے، کوئی تعریف کرنے والا اس کی کماحقہ تعریف نہیں کر سکتا۔ اے وہ ذات جو پہاڑوں کے ذرات کو بھی جانتا ہے، اے وہ ذات جو سمندر کے قطروں کو جانتا ہے۔ اے وہ ذات جو بارش کے قطروں کی تعداد کو جانتا ہے، درختوں کے پتے کو جانتا ہے، جتنے دن آئے اور جتنی راتیں آئیں ان کی تعداد بھی جانتا ہے، اس سے آسمان کی بلندی چھپی ہوئی نہیں اور نہ ہی زمین کی پستی اس سے چھپی ہوئی ہے اور نہ پہاڑوں کے بیچ و بیچ کی چیزیں اور نہ ہی سمندروں کی تہوں میں پڑی ہوئی چیزیں اس سے چھپی ہوئی ہیں۔ آپ میری آخری عمر بہترین بنا دیجئے اور جس دن آپ کی ملاقات ہو ان دنوں کو بہترین بنا دیجئے، جس گھڑی میں اس دار الفناء (دنیا) کو چھوڑوں اور دار البقاء (آخرت) کی طرف آؤں تو اس گھڑی کو بہترین بنا دیجئے۔ دار البقاء میں آپ کے اولیاء کی عزت ہوتی اور آپ کے دشمن باغیوں کی توہین ہوتی ہے۔ اے اللہ! میں آپ سے ایسی

[1] صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من العباد الذين لم يعرف لهم مستقر وإنما لقوا في أماكن، ج ۲ ص ۵۱۷

Marfat.com

عافیت کا سوال کرتی ہوں جو دنیا آخرت کو جامع ہو اور وہ عافیت ہمیشہ کی ہو۔ اے بزرگی اور عزت والے! پھر چیخ مار کر بیہوش ہوگئی۔

اُم حسان کی صاحبزادی کا استغناء، عبادت ومناجات اور نصیحت

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اُم حسان الاسدیہ کی بیٹی کے یہاں پہنچا تو ان کی پیشانی پر بکثرت سجدہ کی بناء پر بکری کے گھٹنے پر پڑے گئے جیسا نشان پایا۔ ان کے گھریلو حالات اور غربت کو دیکھ کر میں نے ان سے کہا: کیوں نہ تم عبداللہ بن شہاب بن عبداللہ کے پاس جاؤ اور ان کے نام ایک رقعہ لکھو تا کہ وہ تمہیں اپنے مال کی زکوۃ میں سے کچھ حصہ دے دیں، جس سے تمہاری یہ حالت بدل جائے جس میں، میں تمہیں دیکھ رہا ہوں؟

تو اس خاتون نے فوراً برملا کہا:

یا سفیان قد کان لک فی قلبی رجحان کثیر فقد أذهب الله برجحانک من قلبی، یا سفیان تأمرنی أن أسأل الدنیا من لا یملکها؟ قال سفیان: وکان إذا جن علیها اللیل دخلت محرابا لها وأغلقت علیها ثم نادت: إلهی خلا کل حبیب بحبیبه، وأنا خالیة بک یا محبوب، فما کان من سخن یسخن من عصاک إلا جهنم، ولا عذاب إلا النار.

اے سفیان! آپ کے لئے میرے دل میں بڑا ہی عقیدت تھی مگر اب اللہ تعالی نے میرے دل سے آپ کی عقیدت کو زائل کر دیا۔ اے سفیان! مجھے اُس شخص سے دنیا طلب کرنے کے لئے کہہ رہے ہیں جو اس کا مالک نہیں ہے۔ جب کہ قسم اس کی عزت وجلال کی میں تو دنیا کے اصل مالک سے بھی دنیا طلب کرتے ہوئے شرماتی ہوں۔ سفیان فرماتے ہیں: جب رات ہو چکی تو وہ اپنی عبادت گاہ میں داخل ہوگئی اور دروازہ بند کر لیا۔ پھر اللہ تعالی کو پکارتے ہوئے بولیں: میرے معبود ہر محبوب اپنے محبوب کے ساتھ ہے، اور اے میرے محبوب میں تیرے ساتھ تنہا ہوں، تیری معصیت کرنے والوں کے لئے دوزخ کے سوا کوئی

Marfat.com

قید خانہ نہیں جس میں تو انہیں قید کرے، اور آگ کے سوا ان کے لئے کوئی عذاب نہیں۔

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تین دن کے بعد میں ان کے پاس گیا تو بھوک کے آثار ان کے چہرے سے نمایاں تھے۔ میں نے ان سے کہا: اے ام حسان کی بیٹی! آپ کو اس سے زیادہ نہیں ملے گا جو موسیٰ اور خضر علیہما السلام کو اس وقت ملا تھا جب وہ بستی والوں کے پاس کھانا طلب کرنے کے لئے گئے تھے۔ تو وہ فوراً بولیں: اے سفیان! الحمد للہ کہو، میں نے کہہ دیا، الحمد للہ تو وہ پھر بولیں: تم نے اس کے شکر کا اعتراف کیا؟ میں نے کہا: ہاں، تو وہ بولیں: تمہیں شکر کرنے کی توفیق ہوئی تو اس پر بھی شکر واجب ہے، اور دونوں شکرانوں پر بھی ایک شکر واجب ہے جو کبھی ختم نہ ہو۔

حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! مجھے اپنے علم کے قاصر ہونے کا احساس ہوا اور میری زبان لڑکھڑا کر رہ گئی کہ جب بھی کسی نعمت کے اعتراف میں، میں شکر ادا کروں تو اس شکر ادا کرنے کی توفیق پر بھی ایک شکر واجب ہو جاتا ہے۔

میں باہر جانے کے لئے جیسے ہی پلٹا وہ مجھ سے کہنے لگیں:

یا سفیان کفی بالمرء جهلا أن یعجب بعلمه، و کفی بالمرء علما أن یخشی اللّٰه. اعلم أنه لن تنقی القلوب من الردی حتی تکون الهموم کلها فی اللّٰه هما واحدا.

اے سفیان! انسان کی جہالت کے ثبوت کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے عمل پر غرور وتکبر کا شکار ہو جائے، اور انسان کی علمیت کی دلیل کے لئے اتنا کافی ہے کہ اس کے دل میں خوفِ خدا ہو، جان لو کہ اس وقت دلوں کی صفائی نہیں ہوگی جب تک کہ سارے ھم اور غم صرف اللہ کے لئے ایک غم میں نہ ڈھل جائیں۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! مجھے اپنا آپ بڑا چھوٹا محسوس ہوا۔ (۱)

(۱) صفة الصفوة: ذکر المصطفیات من عابدات البصرة المعروفات، ترجمة: ابنة أم حسان الأسدیة، ج۲ ص۲۵۶، ۲۵۷

Marfat.com

امام ذہبی رحمہ اللہ کی نگاہ میں بیوی پر شوہر کے حقوق

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ویجب علی المرأة أیضا دوام الحیاء من زوجها وغض طرفها قدامه والطاعة لأمره والسکوت عند کلامه والقیام عند قدومه والابتعاد عن جمیع ما یسخطه والقیام معه عند خروجه وعرض نفسها علیه عند نومه وترک الخیانة له فی غیبته فی فراشه وماله وبیته وطیب الرائحة وتعاهد الفم بالسواک وبالمسک والطیب ودوام الزینة بحضرته وترکها الغیبة وإکرام أهله وأقاربه وتری القلیل منه کثیرا. [1]

عورت پر لازم ہے کہ اپنے شوہر سے ہمیشہ شرم وحیاء رکھے، اس کے آگے اپنی نگاہ نیچی رکھے، اس کے حکم کی اطاعت کرے، اس کی گفتگو کے دوران خاموشی اختیار کرے، اس کے آنے کے وقت برائے استقبال کھڑی ہو جائے، اس کی ناراضگی کی باتوں سے دور رہے، اس کے نکلنے کے وقت بھی کھڑی ہو جائے، اور اس کے آرام کے وقت اپنے آپ کو اس پر پیش کرے اور اس کی غیر حاضری میں اس کے بستر اور مال وگھر کی حفاظت کرے، اور اس کی خاطر خوشبو، منہ کی صفائی اور ستھرائی اور مشک یا کوئی خوشبو استعمال کرے، اس کی موجودگی میں اپنے آپ کو زیب وزینت سے آراستہ رکھے اور عدم موجودگی میں ان چیزوں کو چھوڑ دے، اور شوہر کے اعزا، اقربا، رشتے داروں کا اکرام وعزت ملحوظ رکھے اور شوہر کی تھوڑی چیز کو بہت سمجھے۔

ایک عقلمند والدہ کی رخصتی کے وقت اپنی صاحبزادی کو عمدہ نصائح

أمامہ بنت حارث کی صاحبزادی کا جب رخصتی کا وقت قریب آیا تو عقلمند ماں نے اپنے تجربات کی روشنی میں اپنی بیٹی کو عمدہ نصیحتیں کیں:

[1] الکبائر للذهبي: الکبیرة السابعة والأربعون نشوز المرأة علی زوجها، ص ۱۷۵

Marfat.com

اے بیٹی! اگر تو اچھی نصیحت کو چھوڑ دے گی تو خود کو ضائع کر دے گی، اور یہ نصیحتیں غافل کے لئے یاد دلانے والی ہیں اس کی کامیابی کو اور عاقل کے لئے مددگار ہیں۔ جان لے کہ اگر کوئی لڑکی شادی سے مستغنی (بے پرواہ) ہوتی اپنے والدین کی مالداری اور ان کی حاجت کی وجہ سے تو تو لوگوں میں سب سے زیادہ شادی سے بے پرواہ ہوتی (اس لئے کہ یہ بادشاہ کی بیٹی تھی) لیکن عورتیں مردوں کے لئے پیدا کی گئی ہیں، اے میری بچی! اس فضاء کو اب تو چھوڑے جا رہی ہے جس میں تو نے پرورش پائی، اور جس گھونسلے میں رہتی تھی اس سے نکل کر انجان گھونسلے میں جا رہی ہے، اور ایسے ساتھی کے پاس جا رہی ہے جس سے ابھی تجھ کو انس و محبت حاصل نہیں ہوا، لہذا تو اس کی باندی اور مملوک بن جا تو وہ تیرا غلام بن جائے گا۔

اور اے میری بیٹی! مجھ سے دس نصیحتیں پلے باندھ لے۔ تیرے لئے ذخیرہ اور اچھے ذکر کا باعث بنیں گی، شوہر کی رفاقت و صحبت قناعت کے ساتھ اور باہمی رہن سہن شوہر کی اطاعت و فرمانبرداری کے ساتھ، اور اس کی نگاہ پڑنے کی جگہوں پر حسن صفائی اور اس کی ناک پڑنے کی جگہ خوشبو۔ لہذا اس کی نگاہ تیری (صفائی نہ ہونے کی وجہ سے) گندی جگہ پر نہ پڑنا چاہئے اور وہ تجھ سے خوشبو کے سوا اور کچھ نہ سونگھ سکے، اور سرمہ سب سے بہتر حسن ہے اور پانی (غسل) بہترین خوشبو ہے، اور اس کے کھانے کے وقت سکون و اطمینان کے ساتھ کھانے کی تیاری اور اس کے سونے کے وقت آرام و سکون چاہئے اس لئے کہ بھوک کا کھینچنا نفرت پیدا کرتا ہے اور نیند کو خراب کرنا بغض پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح اس کے گھر و مال کی حفاظت کا خیال رکھ، اور اس کی جان و اولاد اور خدام کا خیال رکھ۔ اس لئے کہ مال کی حفاظت کرنا بہترین تدبیر و انتظام کی بات ہے، اور اس کے عیال کا خیال رکھنا بھی عمدہ تدبیر کا کام ہے۔ اس کے راز کو کبھی ظاہر نہ کر اور کسی کام میں اس کی نافرمانی نہ کر اس لئے کہ اگر تو نے اس کے راز کو فاش کر دیا تو اس کے دھوکے سے تو محفوظ نہیں رہ سکتی، اور اگر تو نے اس کی

Marfat.com

نافرمانی کی تو اس کے سینے کو پراگندہ اور مکدر کردے گی، اگر وہ غمگین رہتا ہے تو خوشی کے ساتھ ڈرتی رہ اور اگر وہ خوش ہے تو پھر رنج کے ساتھ ڈر۔ کیونکہ پہلی خصلت کوتاہی کی ہے اور دوسری خصلت دل کو خراب کرنے والی ہے۔

اور اس کے لئے جتنا ہو سکے تعظیم کا خیال رکھ تو وہ تیرا اسی طرح اکرام کا خیال رکھے گا، اور جان لے کہ اس کو تو نہیں پا سکتی جس سے تو محبت رکھتی ہے جب تک اس کی رضا و خوشی کو اپنی خوشی پر فوقیت نہ دے، اور اس کی چاہت کو اپنی چاہت سے آگے نہ رکھ خواہ تجھ کو اچھا لگے یا نہ لگے، اللہ تجھ کو خیر و عافیت میں رکھے۔ ❶

حضرت نائلہ نے اپنے شوہر کے ساتھ وفاداری میں اپنے دانت توڑ دیئے

جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے تو ان کی بیوی آپ کی قبر پر گئیں، آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے، جب گھر لوٹ کر آئیں تو اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہا:

إنّي رأيت الحزن يبلى كما يبلى الثّوب، وقد خفت أن يبلى حزن عثمان في قلبي، فدعت بفهر فهتفت فاها، وقالت: والله لا يقعد رجل منّي مقعد عثمان أبدا.

میں دیکھتی ہوں کہ رنج بھی پرانا ہو جاتا ہے جیسے کپڑا پرانا ہو جاتا ہے، اور مجھے خوف ہے کہ کہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا رنج میرے دل میں پرانا نہ ہو جائے، لہذا ایک پتھر منگوایا اور لے کر اپنے دانت توڑ دیئے، پھر فرمایا اللہ کی قسم! میرے نزدیک کوئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جگہ نہیں لے سکتا۔

پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جو شام کے حاکم و گورنر تھے انہوں نے پیغام نکاح بھیجا، تو ان کو اپنے ٹوٹے ہوئے دانت بھجوا دیئے اور کہا کیا دلہن کی حالت آپ دیکھ رہے

❶ العقد الفريد: كتاب النساء وصفاتهن، قولهم في المناكح. ابن حجر وابن محلم، ج ۷ ص ۸۹، ۹۰

Marfat.com

ہیں، اس قلبی وفاداری اور محبت کے سبب باوجود یہ کہ دانت توڑ دیئے لیکن جب حضرت نائلہ کبھی مسکراتیں تو سب سے خوبصورت یہی دکھائی دیتیں۔ ❶

شوہر کی غیرت کے سبب بیوی نے اپنا حق معاف کر دیا

حضرت موسیٰ بن اسحاق رحمہ اللہ وقت کے قاضی تھے، لوگوں کے فیصلے نمٹاتے تھے، ایک مرتبہ فیصلہ لینے والوں میں ایک عورت آئی اس نے اپنے شوہر پر دعویٰ کیا کہ اس پر میرے پانچ سو دینار بطور مہر کے ہیں۔

لیکن شوہر نے انکار کر دیا کہ اس کے ذمے کچھ بھی نہیں، تو قاضی نے شوہر سے گواہ طلب کئے۔ شوہر نے گواہوں کو حاضر کر دیا، قاضی نے ایک کو بلایا اور کہا اس کی بیوی کی طرف دیکھ تا کہ تو گواہی میں اس کی طرف اشارہ کر سکے، تو گواہ کھڑا ہو گیا اور بیوی کو کہا کھڑی ہو جا، شوہر سے نہ رہا گیا پوچھا کیا ارادہ ہے اس (میری بیوی) سے، تو شوہر کو بتایا گیا کہ گواہ کا عورت کے چہرے کو دیکھنا ضروری ہے تا کہ وہ جان سکے کہ جس پر وہ گواہی دے رہا ہے وہ وہی عورت ہے۔ تو شوہر کو فطرتی غیرت کے سبب بہت ناگوار گزرا کہ اس کی بیوی لوگوں کے سامنے چہرہ کھولنے پر مجبور ہو، تو شوہر نے چیخ کر کہا میں قاضی کو گواہ بناتا ہوں کہ میرے ذمے بیوی کا مہر ہے جتنا وہ دعویٰ کرتی ہے بس وہ چہرہ نہ کھولے تا کہ میری بیوی پر غیر محرم کی نگاہ نہ پڑے۔

پھر بیوی نے سنا تو اس کی ٹانگیں کانپ گئیں کہ اس کا شوہر اس کے چہرے کے پردے کا کس قدر خیال رکھ رہا ہے، اور اُس کی غیرت یہ برداشت نہیں کرتی کہ اُس کی بیوی پر کسی غیر محرم کی نگاہ پڑے، تو عورت بھی چیخ پڑی اے قاضی! میں آپ کو گواہ بناتی ہوں کہ میں نے اپنا مہر اس کو بطور تحفے کے معاف کر دیا اور دنیا و آخرت میں، میں نے اس کو مہر سے بری کر دیا۔

❶ أخبار النساء: باب ما جاء في وفاء النساء، ص ۱۲۸

Marfat.com

تو قاضی کو یہ واقعہ بہت ہی پسند آیا، اور اپنے منشی کو کہا اس واقعہ کو عمدہ اخلاق (کی تاریخ) میں لکھ کر محفوظ کرلو۔ ❶

غلافِ کعبہ کو پکڑ کر مناجات کے دوران بیہوش ہونے والی خاتون

حضرت ابراہیم بن مسلم مخزومی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نصف رات میں کھڑی ہوئی اور کعبہ کے غلاف کو پکڑ کر رو پڑی اور کہا:

یا حسن المعونة، أتيتک من شقة بعيدة متعرضة لمعروفک الذی وسع خلقک، فأنلنی من معروفک معروفا تغنينی به عن معروف من سواک يا أهل التقوى ويا أهل المغفرة. قال: ثم صرخت صرخة سقطت لوجهها فحملت مغشيا عليها. ❷

اے بہت اچھی امداد کرنے والے! میں آپ کے پاس بہت دور سے آئی ہوئی ہوں، آپ کی اس شفقت اور رحمت کو تھام کر جس نے آپ کے علاوہ کی ساری مخلوق کو وسعت میں لے رکھا ہے، اپنی رحمت کا معاملہ کیجئے تاکہ میں کسی اور کی رحمت سے بے پرواہ ہو جاؤں، اے تقوی کے مالک اے وسیع مغفرت والے! پھر وہ عورت چیخ مار کر منہ کے بل گر پڑی، ہم نے اس کو اٹھایا وہ بیہوش ہو چکی تھی۔

نہایت شب بیدار اور سجدے میں رو رو کر دُعائیں کرنے والی خاتون

حضرت عجرہ رحمہا اللہ نابینا تھیں، ساری رات جاگتیں اور جب سحر کا وقت ہوتا تو بہت غمگین آواز سے کہتیں اے اللہ! عابدوں کی جماعت نے تیری طرف چل کر رات کے اندھیرے کو قطع کیا، وہ تیری رحمت اور تیری مغفرت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے رہے:

❶ شعب الإيمان: الغيرة والمذاء، ج۱۳ ص۲۶۵، رقم: ۱۰۳۱۳ ❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من العباد الذين لم يعرف لهم مستقر وإنما لقوا في أماكن، ج۲ ص۵۱۷

Marfat.com

یا إلهی أسألک لا بغیرک أن تجعلنی فی أول زمرة السابقین وأن ترفعنی لدیک فی علیین فی درجة المقربین وان تلحقنی بعبادک الصالحین فأنت أرحم الرحماء وأعظم العظماء وأکرم الکرماء یا کریم ثم تخر ساجدة فیسمع لها وجبة ثم لا تزال تدعو وتبکی إلی الفجر. ❶

اے اللہ! میں صرف تجھی سے سوال کرتی ہوں، تیرے سوا کسی دوسرے سے میرا سوال نہیں، تو مجھے سابقین کے گروہ میں شامل کر لے اور اعلیٰ علیین تک پہنچا دے اور مقرب لوگوں کے درجے میں داخل کر دے اور اپنے نیک بندوں میں شامل کر دے، تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے، ہر اونچے درجے والے سے بلند ہے، سارے کریموں سے زیادہ کریم ہے۔ اے کریم (مجھ پر کرم کر) یہ کہہ کر سجدے میں گر جاتیں کہ ان کے رونے کی آواز سنائی دیتی، اور صبح تک روتی رہتیں اور دعائیں کرتی رہتیں۔

صحابیہ کا دین سیکھنے کے لئے حضور کی خدمت میں درخواست کرنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی ''یا رسول اللہ! مرد آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر دین سیکھتے رہتے ہیں، ہمیں بھی اپنی طرف سے ایک دن عطا کیجئے تا کہ ہم بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اُس میں سے کچھ سیکھ سکیں جو اللہ عزوجل نے آپ کو سکھایا ہے۔'' رحمت کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی درخواست قبول کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ''اچھا'' تم فلاں دن فلاں مقام پر جمع ہو جایا کرو۔''

حسب حکم عورتیں اُسی مقررہ جگہ جمع ہو گئیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم میں سے انہیں بھی سکھایا۔ پھر فرمایا:

أیُّما امرأة ماتت لها ثلاثة من الولد کانوا حجابا من النار، قالت امرأة:

❶ احیاء علوم الدین: کتاب المراقبة والمحاسبة، المقام الأول، ج ۴ ص ۲۱۴

Marfat.com

وَاثْنَانِ؟ قَالَ: وَاثْنَانِ. ❶

تم میں سے جس عورت کے تین بچے فوت ہو جائیں تو وہ بچے اُس کے لئے آتش دوزخ سے رکاوٹ بن جائیں گے۔ (یہ سن کر) ان میں سے ایک عورت نے عرض کی یارسول اللہ! اگر دو بچے فوت ہو گئے ہوں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا: (ہاں) دو بھی۔

درسِ حدیث کی مجلس نے دل کی دنیا بدل ڈالی

جوہرہ براثیہ تیسری صدی ہجری کی بڑی نامور عارفہ گزری ہیں، ۲۳۷ھ میں بغداد میں پیدا ہوئیں، زندگی کے ابتدائی دور میں کسی عباسی خلیفہ کی کنیز تھیں۔ ایک دن کسی درسگاہ کے قریب سے گزر ہوا، وہاں ایک بزرگ بڑے وقار اور تمکنت کے ساتھ بڑے دلنشین انداز میں بہت سے طلبہ کو درسِ حدیث دے رہے تھے۔ حضرت جوہرہ کے قدم وہیں زمین پر گڑ گئے، کافی دیر تک سماعِ حدیث کرتی رہیں، آگے بڑھیں تو جامع مسجد آ گئی، وہاں بھی ایک نورانی صورت کے محدث طلبہ کو حدیث کا درس دے رہے تھے اور کئی طلبہ حدیثیں لکھ رہے تھے، حضرت جوہرہ ان ایمان افروز مناظر سے بہت متاثر ہوئیں اور ان کے دل کی دنیا بدل گئی، واپس محل میں پہنچیں تو سکوت اختیار کر لیا، وقت کا بیشتر حصہ عبادتِ الٰہی میں گزارنے لگیں، بلاضرورت ایک لفظ بھی زبان سے نہیں نکالتی تھیں، دوسری کنیزیں ان کو بہت چھیڑتی تھیں مگر وہ خاموش رہتی تھیں، آخر ایک دن انہوں نے بہت اصرار کے ساتھ ان سے سکوت کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا:

''میں اللہ کی کنیز ہوں اور اُسی کے احکام کی اطاعت کرنا میرا فرض ہے۔'' ❷

❶ صحيح البخاري: كتاب الجنائز، باب فضل من مات له ولد فاحتسب الخ، ج ۲ ص ۷۳، رقم الحديث: ۱۲۴۹

❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات بغداد، ج ۱ ص ۵۷۵

Marfat.com

حضرت زینب کا اپنے شوہر ابوالعاص کی رہائی کے لئے فدیہ دینا

رمضان المبارک سن ۲ ہجری میں حق و باطل کے درمیان پہلا معرکہ میدانِ بدر کے مقام پر پیش آیا، تو اللہ کی خاص رحمت واحسان سے مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اور قریش مکہ کے بہت سے آدمی مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہوئے۔ ان گرفتار ہونے والوں میں ابوالعاص حضرت زینب کے شوہر بھی شامل تھے۔ بعدازاں جب اہل مکہ نے اپنے قیدیوں کے لئے مدینے کی طرف فدیہ کے سلسلے میں وفد بھیجا تو ابوالعاص کے فدیہ کے لئے ان کے بھائی عمرو بن ربیع آئے، اس وقت حضرت زینب رضی اللہ عنہا مکہ ہی میں تھیں۔ آپ نے عمرو کے ہاتھ اپنا یمنی عقیق کا ایک ہار اپنے شوہر کی رہائی کے لئے بھیجا۔ یہ ہار حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ان کی والدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے شادی کے وقت جہیز میں دیا تھا۔ جب سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ ہار پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی مرحومہ بیوی کی یاد اس حد تک ستائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آبدیدہ ہو گئے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے مخاطب ہو کر فرمایا:

''اگر مناسب سمجھو تو یہ ہار زینب کو واپس بھیج دوں، یہ اس کی ماں کی نشانی ہے۔ ابوالعاص کا فدیہ یہ ہے کہ وہ مکہ جا کر حضرت زینب کو فوراً مدینہ روانہ کر دے'' تمام صحابہ کرام نے ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بخوشی سر تسلیم خم کر دیا۔ ابوالعاص نے بھی یہ شرط قبول کر لی، چنانچہ انہیں رہا کر دیا گیا اور وہ بخیر و عافیت مکہ معظمہ پہنچ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہمراہ زید بن حارثہ کو بھیجا تا کہ وہ یطن یاجج کے مقام پر ٹھہر کر انتظار کریں اور جوں ہی حضرت زینب رضی اللہ عنہا مکہ سے وہاں پہنچیں تو انہیں ساتھ لے کر مدینہ منورہ آ جائیں۔ ابوالعاص نے وعدہ کے مطابق اپنے چھوٹے بھائی کنانہ کے ہمراہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو مکہ سے مدینہ روانہ کر دیا، کفار مکہ کو جب یہ خبر ملی کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم کی بیٹی مدینہ جارہی ہے تو انہوں نے کنانہ بن ربیع اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا تعاقب کیا یہاں تک کہ ذی طوی کا مقام آیا تو ان دونوں کو جا گھیرا، حضرت زینب رضی اللہ عنہا اونٹ پر سوار تھیں۔ کفار کی جماعت میں سے ہبار بن اسود نے اونٹ کا منہ پھیرنے کے لئے اپنا نیزہ گھمایا جس کے نتیجے میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا اونٹ پر سے گر پڑیں، آپ حمل سے تھیں، اس سے آپ کو سخت چوٹیں آئیں جس سے حمل ساقط ہو گیا۔ ابوالعاص کے بھائی کفار کی اس حرکت پر آگ بگولہ ہو گئے اور اپنے ترکش سے تیر نکال کر انہیں کمان پر چڑھایا اور للکار کر کہا خبردار! اب تم میں سے کوئی آگے بڑھا تو اُسے چھلنی کر دوں گا، کفار ایک لمحے کے لئے رک گئے۔ ابوسفیان بھی ان میں شامل تھا، کہنے لگے:

''بھتیجے اپنے تیر روک لو میں تم سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔''

کنانہ نے پوچھا، کہو کیا کہنا چاہتے ہو؟

ابوسفیان (جو ابھی اسلام نہیں لائے تھے۔)

''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں ہمیں جس رسوائی و ذلت کا سامنا کرنا پڑا ہے تم اس سے بخوبی واقف ہو، اگر تم اس کی بیٹی کو اس طرح کھلم کھلا ہمارے سامنے لے جاؤ گے تو ہمیں بڑی تکلیف ہوگی۔ بہتر یہ ہے کہ تم اس وقت زینب کے ہمراہ مکہ واپس لوٹ چلو اور پھر کسی وقت خفیہ طور پر زینب کو لے جانا۔''

کنانہ نے مصلحتِ وقت کو سمجھا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو واپس لے گئے۔ بعد ازاں چند دن بعد وہ رات کے وقت چپکے سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ہمراہ لے کر بطن پہنچے اور انہیں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر کے مکہ واپس چلے گئے۔ پس حضرت زید رضی اللہ عنہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے کر مدینہ منورہ پہنچے۔ (1)

(1) السیرۃ النبویۃ لابن ھشام: خروج زینب إلی المدینۃ، ج ۱ ص ۶۵۴ / الروض الأنف خروج زینب إلی المدینۃ، ج ۵ ص ۱۳۱

Marfat.com

غزوہ اُحد میں حضرت حمنہ کے بھائی، ماموں اور خاوند شہید ہو گئے

محمد بن عبداللہ بن جحش سے مروی ہے کہ جنگِ اُحد سے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو عورتیں مسلمانوں سے اہل وعیال کے بارے میں سوال کر رہی تھیں تو ان کو کوئی خبر نہ ملی، پھر وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور جو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو خبر دیتے، پھر ایک عورت آئی جس کا نام حمنہ بنت جحش ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا اے حمنہ! اپنے بھائی عبداللہ بن جحش کے ثواب کی اُمید رکھ اللہ عزوجل سے، حمنہ بنت جحش نے عرض کیا ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' اللہ اس پر رحم کرے اور اس کی مغفرت کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حمنہ! اپنے ماموں حمزہ بن عبدالمطلب کی ثواب کی اُمید رکھ اللہ عزوجل سے، عرض کیا ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' اللہ اس پر رحم کرے اور اس کی مغفرت کرے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حمنہ! اپنے شوہر مصعب بن عمیر کے ثواب کی امید رکھ اللہ عزوجل سے، حضرت حمنہ چیخ پڑیں ہائے افسوس تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کا (محبت کا) جو حصہ مرد کے لئے ہے وہ مرد کے علاوہ کے لئے کچھ بھی نہیں۔ [1]

حضور کے پیغام نکاح کے جواب پر اُم ہانی کا جواب

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُم ہانی بنت ابی طالب بن عبدالمطلب کو پیغام نکاح بھیجا، جب ان کے پہلے شوہر ہبیہ بن ابی وہب اسلام نہ لانے کے سبب ان سے جدا ہو گئے تھے، تو حضرت ام ہانی نے عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ سَمْعِي وَبَصَرِي، وَحَقُّ الزَّوْجِ

[1] الطبقات الکبری: ترجمة: حمنة بنت جحش، ج۸ ص ۱۹۱

Marfat.com

عَظِيمٌ فَأَخْشَى إِنْ أَقْبَلْتُ عَلَى زَوْجِي أَنْ أُضَيِّعَ بَعْضَ شَأْنِي وَوَلَدِي وَإِنْ أَقْبَلْتُ عَلَى وَلَدِي أَنْ أُضَيِّعَ حَقَّ الزَّوْجِ. ❶

یارسول اللہ! آپ میرے نزدیک میری آنکھوں اور کانوں سے زیادہ محبوب ہیں، اور شوہر کا حق بہت عظیم ہے اور میں ڈرتی ہوں کہ اگر شوہر کی طرف متوجہ ہوگئی تو اپنی (چھوٹی) اولاد کی پرورش میں کوتاہی ہو جائے گی، اور اگر ان کی طرف متوجہ ہوگئی تو شوہر کی خدمت وحق میں کوتاہی ہو جائے گی۔

خوبصورت آواز والی بیوی کو شوہر کی وفا نے گونگا کر دیا

امام اصمعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک دیہات میں ایک اعرابیہ کو دیکھا، جو بات نہ کرتی تھی، میں نے پوچھا کیا یہ گونگی ہے؟ تو بتایا گیا نہیں:

ولكنّها كان زوجها معجبا بنغمتها فتوفّي، قالت أن لا تتكلّم بعده أبدا. ❷

بلکہ اس کا شوہر اس کے حسین نغموں کو بہت پسند کرتا تھا جو وفات پا گیا ہے، تو اس نے قسم اُٹھائی ہے کہ وہ اس کے بعد کبھی بھی بات نہ کرے گی۔

شوہر کی فرمانبردار بیوی کے دو بیٹے دوبارہ زندہ ہو گئے

حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک عورت تھی جو اپنے شوہر سے بہت اچھا سلوک کیا کرتی تھی، ایک دفعہ اس کے دو بیٹے ایک ساتھ کنوئیں میں گر کر انتقال کر گئے، عورت کے کہنے پر ان دونوں لاشوں کو کنوئیں سے نکالا گیا، ان کو پاک صاف کر کے بستر پر رکھ دیا گیا اور ان کے اوپر ایک بڑا سا کپڑا ڈال دیا گیا، اس کے بعد عورت نے اپنے تمام ملازمین اور گھر والوں کو خبردار کیا کہ جب تک میں نہ بتاؤں تم لوگ

❶ الطبقات الكبرى: ذكر من خطب النبي، ترجمة: أم هانى بنت أبي طالب، ج۸ ص۱۲۰، رقم: ۴۱۴۵ ❷ أخبار النساء: باب ما جاء في وفاء النساء، ص ۱۳۹

Marfat.com

ان (فوت شدہ بچوں) کے باپ کو کچھ نہ بتاؤ۔

عورت کا شوہر گھر لوٹا تو اس کے سامنے کھانا رکھا گیا، اس نے کہا کہ میرے دونوں بچے کہاں ہیں؟ عورت نے کہا، وہ سو گئے ہیں، آرام کر رہے ہیں، شوہر نے کہا ہرگز نہیں اللہ کی قسم ایسا نہیں ہے، یہ کہہ کر اس نے آواز دی۔ اے فلاں! اے فلاں! تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے عورت کے اس (شوہر کو رنجیدہ نہ کرنے کے) عمل کی قدردانی کرتے ہوئے اس کے بچوں کی روحیں لوٹا دیں اور انہوں نے اپنے والد کے بلانے پر فوراً جواب دیا:

عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ حَسَنَةَ التَّبَعُّلِ لِزَوْجِهَا فَتَرَدَّى ابْنَانِ لَهَا فِي بِئْرٍ فَمَاتَا، فَأَمَرَتْ بِهِمَا فَأُخْرِجَا وَطُهِّرَا وَنُظِّفَا وَوُضِعَا عَلَى فِرَاشٍ وَسُجِّيَ عَلَيْهِمَا بِثَوْبٍ، ثُمَّ تَقَدَّمَتْ إِلَى خَدَمِهَا وَأَهْلِ دَارِهَا أَنْ لَا يُعْلِمُوا أَبَاهُمَا بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِمَا حَتَّى أَكُونَ أَنَا أُحَدِّثُهُ فَلَمَّا جَاءَ أَبُوهُمَا وُضِعَ الطَّعَامُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَيْنَ ابْنَايَ؟ قَالَتْ قَدْ رَقَدَا وَاسْتَرَاحَا قَالَ لَا لَعَمْرُ اللّٰهِ، يَا فُلَانُ وَفُلَانُ، فَأَجَابَا وَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا أَرْوَاحَهُمَا شُكْرًا لِمَا صَنَعَتْ. ❶

حضرت معاذہ عدویہ دن رات میں چھ سو رکعات نوافل پڑھتی تھیں

حضرت معاذہ عدویہ جب دن آتا تو کہتی تھیں آج میں مرجاؤں گی یہاں تک کہ شام ہو جاتی تھی، اور جب رات آتی تو کہتی اس رات کو میں مرجاؤں گی نہیں سوتی یہاں تک کہ صبح ہو جاتی تھی، اور جب سردی آجاتی تو سردی سے بچاؤ نہ کرنے والے کپڑے پہن لیتی، پھر سردی اس کو نیند سے منع کر دیتی، رات بھر نماز پڑھتی رہتی، جب نیند غلبہ کرنے لگتی تو گھر کے اندر چکر لگانے لگ جاتی اور کہتی تھی:

❶ من عاش بعد الموت: ص ۵۳

Marfat.com

یا نفس! النوم أمامک لو قدمت لطالت رقدتک فی القبر علی سرور. قالت: فهی کذلک حتی تصبح. تصلی فی کل یوم ولیلة ستمائة رکعة وتقرأ جزء ها من اللیل تقوم به. وکانت تقول عجبت لعین تنام وقد عرفت طول الرقاد فی ظلم القبور. ❶

اے میرے نفس! نیند کرنے کا موقع آگے ہے، اگر نیک اعمال آگے بھیجے تو قبر میں بڑی راحت کے ساتھ نیند ہوگی، اسی طرح اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہتی رہتیں یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔ آپ دن رات میں چھ سو رکعات نوافل پڑھتیں تھیں، رات کے ایک حصے میں قرآنِ کریم کی تلاوت کرتیں، کہتی تھیں تعجب ہے آنکھوں پر انہیں کیسے نیند آجاتی ہے حالانکہ قبر کے اندھیروں میں لمبی نیند کرنی ہے۔

حضرت رابعہ بصریہ کے آنسو سے مصلی تر تھا

سجف بن منظور رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کے پاس گیا وہ حالتِ سجدہ میں تھی اور جب انہیں میری موجودگی کا احساس ہوا تو اپنا سر اٹھایا، سجدے کی جگہ آنسو سے بالکل تر تھی، میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا، پھر پوچھا بیٹا کوئی کام ہے؟ میں نے عرض کی میں سلام کرنے کی غرض سے آیا ہوں، سجف کہتے ہیں رابعہ رو پڑیں پھر کہا اللہ تیرے عیبوں کو چھپائے کچھ اور دعائیں دیں، پھر وہ نماز میں مشغول ہو گئیں میں واپس آگیا۔ ❷

حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ کی تیس سال سے طرزِ عبادت

حضرت حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ اپنی عبادت کی جگہ میں داخل ہوتیں ظہر اور عصر،

❶ صفة الصفوة: ذکر المصطفیات من عابدات البصرة، ترجمة: معاذة بنت عبد اللّٰه العدویة، ج ۲ ص ۲۴۰ ❷ صفة الصفوة: ذکر المصطفیات من عابدات البصرة، ترجمة: رابعة العدویة، ج ۲ ص ۲۲۴

Marfat.com

مغرب، عشاء، فجر ادا کرتیں پھر بیٹھی رہتیں حتی کہ دن چڑھ جاتا پھر باہر آتیں، اور یہ نکلنا ان کی نیند اور ان کے وضو کے لئے ہوتا، پھر نماز کے وقت دوبارہ آجاتیں:

مہدی بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مکثت حفصة فی مصلاها ثلاثین سنة لا تخرج إلا لحاجة أو لقائلة. ❶

حفصہ اپنی عبادت کی جگہ میں تیس سال رہیں، صرف اپنی ضروری حاجت اور قیلولہ کے لئے نکلتیں۔

حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ ہر رات نصفِ قرآن تلاوت کرتی تھیں

عبدالکریم بن معاویہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ذکر لی عن حفصة أنها کانت تقرأ نصف القرآن فی کل لیلة وکانت تصوم الدهر وتفطر العیدین وأیام التشریق. ❷

مجھے بتایا گیا کہ حفصہ ہر رات آدھا قرآن پڑھتی ہے اور سوائے عیدین اور ایام تشریق کے ہمیشہ روزے رکھتی ہے (عیدین، یوم الفطر یوم الاضحیٰ اور ایام تشریق گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجہ ان میں روزے رکھنا شرعاً ممنوع ہے)۔

ایک حسین وجمیل عورت کا حضرت عمیر کے سوال وجواب سے متاثر ہو کر توبہ کرنا

ایک عورت مکہ میں بہت ہی حسین وجمیل تھی اس کا شوہر بھی تھا، ایک دن اپنے چہرے کی طرف دیکھا اور کہا کہ کیا اس چہرہ کی وجہ سے کوئی شخص گناہ نہیں کرسکتا۔ (یعنی ایسا کون شخص ہے جو میرے حسن وجمال کو دیکھ کر گناہ پر آمادہ نہ ہو) شوہر نے کہا: ہاں اس نے کہا کہ

❶ صفة الصفوة: ذکر المصطفیات من عابدات البصرة، ترجمة: حفصة بنت سیرین، ج۲ ص ۲۴۱ ❷ صفة الصفوة: ذکر المصطفیات من عابدات البصرة، ترجمة: حفصة بنت سیرین، ج۲ ص ۲۴۱

Marfat.com

کون؟ شوہر نے کہا حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ، عورت نے کہا پھر مجھے اجازت دیں میں اس کو ضرور گناہ میں مبتلا کر سکتی ہوں، شوہر نے کہا میں نے اجازت دی۔ پھر وہ عورت عبید بن عمیر رحمہ اللہ کے پاس آئی وہ مسجد حرام کے ایک کونے میں خلوت گزیں تھے، اور وہ اس دن چاند کی طرح چمک رہی تھی، یہ ان کے پاس جب پہنچی تو عبید بن عمیر رحمہ اللہ نے کہا کہ اللہ کی بندی اللہ سے ڈر۔ اس نے کہا کہ میں تیری محبت میں مبتلا ہوگئی ہوں میرے معاملے میں غور کر، حضرت عبید رحمہ اللہ نے کہا کہ ایک سوال کرتا ہوں اگر تو سچی ہے تو میں غور کروں گا، عورت نے کہا آپ جو کہیں گے میں تسلیم کروں گی، عبید نے کہا:

أخبرينى لو أن ملک الموت أتاک يقبض روحک أكان يسرک أنى قضيت لک هذه الحاجة؟ قالت: اللّٰهم لا. قال: صدقت. قال: فلو أدخلت فى قبرک فأجلست للمساء لة أكان يسرک أنى قد قضيت لک هذه الحاجة؟ قالت: اللّٰهم لا. قال صدقت. قال: فلو أن الناس أعطوا كتبهم لا تدرين تأخذين كتابک بيمينک أم بشمالک، أكان يسرک أنى قضيت لک هذه الحاجة؟ قالت: اللّٰهم لا. قال: صدقت قال: فلو أردت المرور على الصراط ولا تدرين تنحنى أم لا تنحنى كان يسرک أنى قضيت لک هذه الحاجة؟ قالت: اللّٰهم لا. قال: صدقت. قال: فلو جيئ بالموازين وجيئ بک لا تدرين تخفين أم تثقلين كان يسرک أنى قضيت لک هذه الحاجة؟ قالت: اللّٰهم لا. قال: صدقت. قال: فلو وقعت بين يدى اللّٰه للمساء لة كان يسرک أنى قضيت لک هذه الحاجة؟ قالت: اللّٰهم لا. قال: صدقت. قال: اتق اللّٰه يا أمة اللّٰه. [1]

[1] كتاب الثقات للعجلي: باب العين، ترجمة: عبيد بن عمير المكي، ص ۳۲۲، رقم الترجمة: ۱۰۸۲

Marfat.com

اگر ملک الموت تیری روح قبض کرنے کے لئے آجائے تو تجھے پسند ہے کہ میں ایسے وقت میں تیری حاجت پوری کروں؟ اس نے کہا کہ اللہ کی قسم! نہیں۔ عبید رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملے اور تجھے معلوم نہیں کہ دائیں ہاتھ میں ملے گا یا بایاں میں ایسے وقت میں تجھے پسند ہے کہ میں تیری ضرورت پوری کروں؟ اس نے کہا کہ اللہ کی قسم! نہیں، آپ نے فرمایا: سچ کہا، عبید نے فرمایا کہ اگر لوگ پلِ صراط سے گزرنے کا ارادہ کر رہے ہوں اور تو بھی گزرے تجھے علم نہیں کہ کامیاب دوسری طرف پہنچ جاؤں گی یا گر جاؤں گی، کیا تجھے پسند ہے کہ ایسے وقت میں میں تیری حاجت پوری کروں؟ اس نے کہا کہ نہیں، آپ نے فرمایا ٹھیک کہا۔ اگر تو اللہ کے سامنے سوال و جواب کے لئے کھڑی ہو کیا تجھے پسند ہے کہ میں ایسے وقت میں تیری ضرورت پوری کروں؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا ٹھیک کہا۔ پھر فرمایا اللہ کی بندی اللہ سے ڈر اللہ نے تجھے حسن دیا ہے، (اس کو غلط استعمال نہ کر) پھر وہ اپنے شوہر کی طرف لوٹ گئی اس نے کہا تو نے کیا کیا؟ اس عورت نے کہا آپ بیکار ہیں اور ہم تو بالکل بیکار ہیں، پھر وہ نماز، روزہ اور عبادت میں مشغول ہوگئی، اس کا شوہر کہا کرتا تھا عبید بن عمیر کو کیا ہوا کہ اس نے میری بیوی کو راہبہ بنا دیا ہے (یعنی دنیا سے قطع تعلق) پہلے ہر رات یہ نئی نویلی دلہن ہوتی تھی اب تو صرف عبادت میں ہی مصروف ہے۔

والدہ کی خوشگوار برزخی زندگی اور بیٹے کی آمد سے خوشی

عثمان بن سوار رحمہ اللہ نے نقل کیا کہ اس کی ماں بڑی نیک خاتون تھیں، اس کو راہبہ کہا جاتا ہے (دنیا سے بے تعلق) اس نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور کہا اے میرے ذخیرہ (جائیداد) اے وہی ذات جس پر میری زندگی اور موت کے اندر اس پر اعتماد ہے، مجھے موت کے وقت رسوا نہیں کرنا اور نہ قبر میں ڈرانا، وحشت زدہ کرنا۔ فرماتے ہیں ان کا انتقال ہوگیا میں ہر جمعہ ان کی قبر پر آتا تھا، میں اس کے لئے دعا کرتا، استغفار کرتا تھا اور تمام قبر

Marfat.com

والوں کے لئے بھی، ایک رات میں نے اس کو خواب میں دیکھا، میں نے پوچھا اے امی! آپ کیسی ہیں فرمایا اے بیٹے! بے شک موت بہت بڑی تکلیف ہے۔ اب میں الحمد للہ برزخ میں بڑی اچھی حالت پر ہوں، یہاں الحمد للہ ہر قسم کا اعزاز واکرام ہوتا ہے۔ میں نے کہا کہ کوئی ضرورت ہے، فرمایا:

نعم، قالت: لا تدع ما أنت علیه من زیارتنا والدعاء لنا فإنی لأبشر بمجیئک یوم الجمعة إذا أقبلت من عند أهلک، یقال لی: یا راهبة هذا ابنک قد أقبل من أهله زائرا لک فأسر بذلک ویسر ذلک من حولی من الأموات. ❶

جی میری قبر کی زیارت مت چھوڑنا، جب تو جمعہ کے دن اپنے گھر سے میری طرف آتا ہے تو مجھے خوشی ہوتی ہے، تیرے آنے پر مجھے کہا جاتا ہے کہ اے راہبہ تیرا بیٹا آیا ہے، تیری وجہ سے میں اور میرے اردگرد کی قبروں والے خوش ہوتے ہیں۔

خوفِ خدا سے حضرت رابعہ بصریہ کے آنسو بارش کی طرح بہہ رہے تھے

عبداللہ بن عیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں رابعہ عدویہ رحمہا اللہ کے پاس ان کے گھر آیا، میں نے دیکھا کہ آپ کے چہرے پر نور تھا، بہت رونے والی خاتون تھیں، ایک آدمی نے جہنم کے ذکر والی آیت پڑھی، پھر چیخ مار کر گر پڑی، فرماتے ہیں:

ودخلت علیها وهی جالسة علی قطعة بوری خلق فتکلم رجل عندها بشیئ فجعلت أسمع وقع دموعها علی البوری مثل الوکف، ثم اضطربت وصاحت فقمنا وخرجنا. ❷

میں ان کے پاس گیا وہ چٹائی کے ٹکڑے پر بیٹھی تھیں اور ایک آدمی سے جو ان کے

❶ صفة الصفوة: ذکر المصطفیات من عابدات البصرة، راهبة، ج۲ ص ۲۵۳ ❷ صفة الصفوة: ذکر المصطفیات من عابدات البصرة، ترجمة: رابعة العدویة، ج۲ ص ۲۴۴

Marfat.com

پاس بیٹھا تھا کسی چیز کے بارے میں باتیں کر رہی تھیں اور ان کے آنسو چٹائی پر بارش کی طرح گر رہے تھے، پھر پریشان ہو گئیں اور چیخ ماری پھر ہم کھڑے ہوئے اور نکل گئے۔

حضرت عمر نے فرمایا میری بیوی کے مجھ پر پانچ بڑے احسانات ہیں

ایک شخص خلافتِ فاروقی میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی بیوی کی شکایت کرنے آیا، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروزے پر پہنچا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی کو پایا کہ وہ حضرت عمر کے ساتھ سخت لہجے میں نامناسب باتیں کر رہی تھی، تو اس طرح کی شکایت یہ شخص حضرت عمر کے پاس لایا تھا، تو آدمی نے خیال کیا کہ میں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی بیوی کی شکایت لایا لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو خود اس مسئلے میں گرفتار ہیں، لہذا وہ شخص واپس لوٹ پڑا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو دوبارہ واپس بلا لیا اور دریافت فرمایا (کیا بات ہے؟) عرض کیا میں اپنی بیوی کی شکایت لے کر آیا تھا، جب میں نے آپ کی بیوی کو بھی اسی طرح پایا اور سنا تو میں لوٹ پڑا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری بیوی کے جو مجھ پر حقوق ہیں ان کی وجہ سے میں (اس کا خیال کرتا ہوں) اور اس کی باتوں سے درگزر کرتا ہوں (ان میں چند درج ذیل ہیں)۔ فرمایا:

إِنِّي أَتَجَاوَزُ عَنْهَا لِحُقُوقٍ لَهَا عَلَيَّ: أَوَّلُهَا: هِيَ سِتْرٌ بَيْنِي وَبَيْنَ النَّارِ، فَيَسْكُنُ بِهَا قَلْبِي أَنَّهَا خَازِنَةٌ لِي إِذَا خَرَجْتُ مِنْ مَنْزِلِي وَتَكُونُ حَافِظَةً لِمَالِي. وَالثَّالِثُ: أَنَّهَا قَصَّارَةٌ لِي تَغْسِلُ ثِيَابِي. وَالرَّابِعُ: أَنَّهَا ظِئْرٌ لِوَلَدِي. وَالْخَامِسُ: أَنَّهَا خَبَّازَةٌ وَطَبَّاخَةٌ لِي، فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنَّ لِي مِثْلَ مَا لَكَ فَمَا تَجَاوَزْتُ عَنْهَا فَأَتَجَاوَزُ. [1]

پہلا تو یہ ہے کہ وہ میرے اور جہنم کے درمیان آڑ اور پردہ ہے، اس کی وجہ سے میرا دل مطمئن ہو جاتا ہے اور جہنم کی آگ سے حفاظت کا سبب بن جاتا ہے۔ اور دوسرا حق یہ

[1] تنبیہ الغافلین: باب: حق المرأة علی الزوج، ص ۵۱۷، ۵۱۸

Marfat.com

ہے کہ جب میں گھر سے نکل جاتا ہوں تو وہ میری (عزت وآبرو) کا خیال کرتی اور میرے مال کی حفاظت کرتی ہے۔ تیسرا یہ ہے کہ وہ میرے کپڑے دھوتی ہے۔ چوتھا حق یہ ہے کہ وہ میرے بچوں کی نگہبان ہے۔ پانچواں حق یہ ہے کہ وہ میرے لئے روٹی پکاتی ہے (وغیرہ وغیرہ) تو یہ باتیں سن کر آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا جو آپ کے ساتھ معاملہ ہے وہی میرے ساتھ بھی ہے، اور جب آپ درگزر سے کام لیتے ہیں تو میں کیوں درگزر سے کام نہ لوں۔

سونے کا ہار فروخت کرنے پر لسانِ نبوت سے بشارت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے، تو اس وقت حضرت فاطمہ نے گلے میں ایک سونے کا ہار پہنا ہوا تھا، آپ نے فرمایا: فاطمہ کیا تمہیں اچھا لگے گا کہ لوگ یہ کہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے گلے میں آگ کا ہار ہے۔ یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو چلے گئے لیکن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس ہار کو بیچ کر اس کے بدلے ایک غلام خریدا اور اُسے آزاد کر دیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر ملی تو فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی نَجّٰی فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ.

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے فاطمہ کو جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائی۔ [1]

حضرت عائشہ اور اُم سلیم کا غزوہ اُحد میں زخمیوں کو پانی پلانا

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا ہیں جن کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد کے موقع پر میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلیم رضی اللہ

[1] المستدرک علی الصحیحین: کتاب معرفة الصحابة، ذکر مناقب فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم، ج۳ ص۱۶۵، رقم الحدیث: ۴۷۲۵. قال الحاکم والذهبي: علی شرط البخاري ومسلم.

Marfat.com

عنہا کو دیکھا، انہوں نے اپنے پائنچے چڑھائے ہوئے تھے، وہ اپنی پشت پر پانی کے مشکیزے بھر بھر کر لاتیں، اور مجاہدوں کو پانی پلاتیں، جب مشکیزے خالی ہو جاتے تو پھر لوٹتیں اور تازہ پانی بھر کر لاتیں'' (اس وقت پردے کے احکام نازل نہیں ہوئے تھے) ❶

حضرت بحریہ اور کثرت سے عبادت وریاضت

رباح بن ابی جراح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے بحریہ کو دیکھا روتی تھیں اور کہتی تھیں میں نے اپنے آپ کو چھوڑ دیا جب جوان تھی اور اب بوڑھی ہو چکی ہوں، عبادت جتنی کر سکتی ہوں کرتی ہوں، اب تو میں کمزور ہو چکی ہوں۔ یہ خاتون نہایت خوبصورت تھی لیکن فقر وفاقہ اور بھوک کے سبب ان کی حالت تبدیل ہوگئی تھی، چالیس دن تک انہوں نے معمولی مقدار میں چنے کے علاوہ کچھ نہیں کھایا۔ یہ خاتون نہایت عبادت گزار تھی، ہر وقت اللہ کے ذکر میں مشغول ہوتی، جب باتیں کرتی پریشان ہو جاتی اور کانپنے لگ جاتی۔ ❷

جنگِ قادسیہ میں حضرت خنساء کے چار نوجوان بیٹوں کی شہادت

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں جنگ قادسیہ کا شمار عراقِ عرب کی سرزمین پر لڑی جانے والی نہایت خونریز اور فیصلہ کن جنگوں میں ہوتا ہے۔ اس لڑائی میں سلطنت ایران نے اپنے دو لاکھ آزمودہ کار جنگجو اور تین سو جنگی ہاتھی مسلمانوں کے مقابل لا کھڑے کئے۔ دوسری طرف مجاہدین اسلام کی کل تعداد تیس اور چالیس ہزار کے درمیان تھی۔ ان میں سے بعض مجاہدین کے ساتھ ان کے اہل وعیال بھی جہاد میں حصہ لینے کے لئے قادسیہ آئے تھے۔ اس موقعے پر ایک ضعیف العمر خاتون بھی جذبۂ جہاد سے سرشار اپنے چار نوجوان فرزندوں کے ساتھ میدان جنگ میں موجود تھیں۔ شب کے ابتدائی حصے میں

❶ صحیح البخاری: کتاب الجهاد والسیر، باب غزو النساء وقتالهن مع الرجال، ج۴ ص۳۳، رقم الحدیث: ۲۸۸۰ ❷ صفة الصفوة: ذکر المصطفیات من عابدات البصرة، ترجمة: بحریة العابدة، ج۲ ص۲۵۱

Marfat.com

جب ہر مجاہد آنے والی صبح کے ہولناک منظر پر غور کر رہا تھا، اس خاتون نے چاروں فرزندوں کو اپنے پاس بلایا اور ان سے یوں خطاب کیا:

یا بنی! إنکم أسلمتم وهاجرتم مختارين والله الذی لا إله غيره إنكم لبنو رجل واحد، كما أنكم بنو امرأة واحدة، ما خنت أباكم ولا فضحت خالكم، ولا هجنت حسبكم، لاغيرت نسبكم. وقد تعلمون ما أعد الله للمسلمين من الثواب الجزيل فی حرب الكافرين. واعلموا أن الدار الباقية خير من الدار الفانية، يقول الله عَزَّ وَجَلَّ: يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ.

میرے بچو! تم اپنی خوشی سے اسلام لائے اور اپنی خوشی سے تم نے ہجرت کی۔ اس ذات لایزال کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جس طرح تم ایک ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے، اس طرح تم ایک باپ کی اولاد ہو۔ میں نے نہ تمہارے باپ سے خیانت کی اور نہ تمہارے ماموں کو ذلیل و رسوا کیا۔ تمہارا نسب بے عیب ہے اور تمہارا حسب بے داغ۔ خوب سمجھ لو کہ جہاد فی سبیل اللہ سے بڑھ کر کوئی کارِ ثواب نہیں۔ آخرت کی دائمی زندگی دنیا کی فانی زندگی سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اے ایمان والو! صبر سے کام لو اور ثابت قدم رہو اور آپس میں مل کر رہو، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

کل اللہ نے چاہا اور تم خیریت سے صبح کرو تو تجربہ کاری کے ساتھ اور خدا کی نصرت کی دعا مانگتے ہوئے دشمن پر ٹوٹ پڑنا، اور جب تم دیکھو کہ لڑائی کا تنور خوب گرم ہو گیا اور اس کے شعلے بھڑکنے لگے تو تم خاص آتش دان جنگ میں گھس پڑنا اور راہ حق میں دیوانہ وار تلوار چلانا۔ ہو سکے تو دشمن کے سپہ سالار پر ٹوٹ پڑنا۔ اگر کامیاب رہے تو بہتر اور اگر شہادت نصیب ہوئی تو یہ اس سے بھی بہتر کہ اخروی فضیلت کے مستحق ہو جاؤ گے۔

Marfat.com

چاروں نونہالوں نے یک زبان ہو کر کہا:

''اے مادر محترم! ان شاء اللہ ہم آپ کی توقعات پر پورا اُتریں گے اور آپ ہمیں ثابت قدم پائیں گی۔''

صبح جب معرکۂ کارزار گرم ہوا تو اس خاتون کے چاروں فرزند اپنے گھوڑوں کی باگیں اٹھائے، رجزیہ اشعار پڑھتے ہوئے ایک ساتھ میدان جنگ میں کود پڑے۔

بزرگ خاتون جن کے چہرے پر عجیب قسم کا جلال تھا، اپنے فرزندوں کو میدانِ جنگ میں بھیج کر بارگاہ الٰہی میں یوں عرض پیرا ہوئیں:

''الٰہی میری متاع عزیز یہی کچھ تھی، اب تیرے سپرد ہے''۔

اپنی ماں کی تقریر سن کر ان نوجوانوں کے دلوں میں رات ہی سے شوقِ شہادت کے شعلے بھڑک رہے تھے۔ اب جو لڑائی کا موقع ملا تو ایسی وارفتگی سے لڑے کہ شجاعت بھی آفریں پکار اٹھی، جس طرف رخ کرتے دشمنوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹتے ہوئے آگے بڑھتے، آخر دشمن کے سینکڑوں جنگجوؤں نے انہیں اپنے نرغے میں لے لیا۔ اس حالت میں بھی یہ فرزندانِ اسلام ہراساں نہ ہوئے اور دشمن کے بیسیوں سپاہیوں کو خاک وخون میں لوٹا کر خود بھی رتبۂ شہادت پر فائز ہو گئے۔

جب اس خاتون نے اپنے بچوں کی شہادت کی خبر سنی تو نالہ وفریاد کرنے کے بجائے بارگاہ رب العزت میں سجدہ ریز ہو گئیں، اور ان کی زبان پر بے ساختہ یہ الفاظ جاری ہو گئے:

الحمد للّٰہ الذی شرفنی بقتلھم، وأرجو من ربی أن یجمعنی بھم فی مستقر رحمتہ.

اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اپنے فرزندوں کے قتل سے مشرف کیا۔ باری تعالیٰ سے اُمید ہے کہ وہ قیامت کے دن مجھے ان بچوں کے ساتھ اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دے گا۔

یہ ضعیف العمر خاتون جنہوں نے تسلیم ورضا اور صبر وتحمل کا ایسا مظاہرہ کیا کہ چشم فلک

Marfat.com

نے کبھی ایسی نظیر نہ دیکھی تھی، عرب کی یہ عظیم صحابیہ خاتون حضرت خنساء بنت عمرو رضی اللہ عنہا تھیں۔ ❶

شہید بیٹے کی والدہ کا گھوڑے کی لگام میں شامل کرنے کے لئے بالوں کا عطیہ دینا

حضرت ابوقدامہ شامی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں ایک جنگ میں امیر لشکر تھا، تو میں ایک شہر میں داخل ہوا اور لوگوں کو جہاد کی دعوت دی اور ثواب میں رغبت دلائی، اور میں نے شہادت اور شہید کے فضائل بیان کئے، پھر لوگ منتشر ہو گئے، میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اپنی قیام گاہ کو چلا، اچانک دیکھا کہ ایک نہایت خوبصورت عورت مجھے آواز دے رہی ہے۔

اس عورت نے آواز دی ''اے ابوقدامہ! تو میں نے دل میں کہا ضرور یہ شیطان کا کوئی مکر و حیلہ ہے'' تو میں نے کوئی جواب نہ دیا اور چلتا رہا (یہ اسلاف کا طریقہ تھا کہ وہ ہر غلط بات اور معصیت سے ڈرا کرتے تھے اور شیطانی وساوس اور اس کے فریب پر بہت زیادہ متنبہ تھے، نفس کی لغزشوں، خواہشات اور خواہش کی سرکشی سے بچنا بہت خوب جانتے تھے۔)

اتنے میں اس عورت نے دوبارہ کہا نیک لوگ اس طرح نہیں کرتے تھے، تو میں رک گیا تو اس نے مجھے ایک رقعہ اور ایک بندھا ہوا تھیلا دیا اور روتی ہوئی چلی گئی، تو میں نے رقعے میں دیکھا کہ لکھا تھا:

''آپ نے ہمیں جہاد کی دعوت دی اور ثواب کی ترغیب دی، میں جہاد پر جانے کی طاقت نہیں رکھتی، اس لئے میں نے اپنے وجود کی سب سے خوبصورت چیز کاٹ دی ہے، یہ میری چٹیا ہے اور یہ میں آپ کو اس لئے دے رہی ہوں تا کہ آپ اس سے گھوڑے کی لگام بنالیں شاید اللہ تعالیٰ اپنے راستے میں آپ کے گھوڑے کی رسی بنے میرے بالوں کو

❶ تذکار صحابیات: ص ۲۵۵، ۲۵۶/ أسد الغابة فی معرفة الصحابة: حرف الخاء، ترجمة: خنساء بنت عمرو، ج ۷ ص ۸۹، رقم: ۶۸۸۳

Marfat.com

دیکھ کر میری مغفرت فرمادے۔''

جب صبح ہوئی اور جنگ چھڑی تو میں قتال کی صفوں میں ایک لڑکے کو دیکھا کہ وہ لڑ رہا ہے، میں نے آگے بڑھ کر کہا کہ اے لڑکے! ایک تو پیدل ہے اور کم عمر ہے مجھے ڈر ہے کہ گھوڑے جب دوڑیں گے تو تجھے کچل دیں گے تو اس جگہ سے پیچھے ہو جا۔ تو لڑکا کہنے لگا کیا تو مجھے پیچھے جانے کے لئے کہہ رہا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ. (الأنفال: ١٥)

اے ایمان والو! جب کافروں سے تمہارا آمنا سامنا ہو جائے جبکہ وہ چڑھائی کر کے آرہے ہوں تو اُن کو پیٹھ مت دکھاؤ۔

تو میں نے اسے اپنے ایک خچر پر سوار کر لیا، پھر اس لڑکے نے مجھے کہا۔ ''اے ابو قدامہ مجھے تین تیر ادھار دے دو'' تو میں نے کہا یہ قرض لینے کا کون سا وقت ہے؟ تو اس نے بہت ضد کی تو میں نے کہا ایک شرط پر دوں گا'' اگر اللہ تعالیٰ نے شہادت کا انعام دیا تو میں تیری شفاعت میں ہوں گا'' اس نے کہا ٹھیک ہے۔

میں نے اسے تین تیر دیئے اس نے تیر اپنی کمان میں چڑھایا اور کہا'' السلام علیک یا أبا قدامة '' اور تیر چلا دیا اور ایک رومی مارا گیا۔ اس نے دوسرا تیر چڑھایا پھر کہا ''السلام علیک یا أبا قدامة '' اور تیر چلا دیا ایک اور رومی مارا گیا۔ اس نے تیسرا تیر بھی چلا دیا اور کہا'' یا ابا قدامة السلام علیک '' یہ الوداعی سلام ہے۔ اتنے میں ایک تیر آیا اور اس کی آنکھوں کے درمیان لگا، اس تیز دھار تیر کے لگنے سے مسلسل خون بہنے لگ گیا، اس نے اپنا سر زمین پر ٹکا دیا، میں آگے بڑھا اور اسے کہا:

لا تنسها، فقال: نعم ولكن لي إليك حاجة: إذا دخلت المدينة فأت والدتي وسلم خرجي إليها وأخبرها فهي التي أعطتك شعرها لتقيد به فرسك، وسلم عليها فإنها العام الأول أصيبت بوالدي، وفي هذا العام بي ثم مات.

Marfat.com

''ہمیں نہ بھولنا'' اس نے کہا ہاں لیکن میرا ایک کام کرنا، وہ یہ کہ جب تم شہر میں داخل ہو تو میری والدہ کے پاس جانا اور میری یہ تھیلی اُسے دے دینا، اور اُسے میری شہادت کی خبر دینا۔ میری والدہ وہی عورت ہے جس نے اپنے بال تمہارے گھوڑے کی زین کے لئے دیئے تھے، اُسے میرا اسلام کہنا اس سے پہلے سال اُسے میرے والد کا صدمہ پہنچا تھا، اور اس سال میرا صدمہ پہنچا ہے، یہ کہہ کر وہ شہید ہو گیا۔

میں نے اس کی قبر کھودی اور اسے دفن کیا، جب ہم اس کی قبر سے ہٹنے کا ارادہ کر رہے تھے تو قبر نے اسے پھینک دیا اور وہ زمین پر آ گیا۔ یہ دیکھ کر میرے ساتھیوں نے کہا کہ زمین تو برے لوگوں کو بھی قبول کر لیتی ہے اِسے کیوں قبول نہ کیا۔ پھر میں نے دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی تو میں نے ایک آواز سنی ''اے ابوقدامہ اللہ کے ولی کو چھوڑ دو'' تھوڑی ہی دیر میں اس پر سفید پرندوں کی ٹولی اتری اور اُسے کھا گئی۔

جب میں شہر آیا تو اس کی ماں کے گھر پہنچا، جب دروازہ بجایا تو اس کی بہن آئی، جب اس نے مجھے دیکھا تو واپس لوٹ گئی اور اپنی ماں سے بولی ''امی'' یہ ابوقدامہ ہے، اس کے ساتھ میرا بھائی نہیں آیا، پچھلے سال ابا بچھڑ گئے اور اس سال بھائی بچھڑ گیا، پھر اس کی ماں نکلی اس نے کہا تعزیت کرنے آئے ہو یا مبارکباد دینے؟ میں نے کہا کیا مطلب؟ اس نے کہا اگر وہ مر گیا ہے تو مجھ سے تعزیت کرو اور شہید ہوا ہے تو مجھے مبارکباد دو۔

دیکھا! اس عورت نے کیا کہا؟ اس نے اپنے بیٹے کی شہادت کی خبر سنی مگر نہ روئی، نہ سینہ پیٹا، نہ گال پیٹے، نہ اپنے کپڑے پھاڑے اور نہ تیز آواز میں چیخی بلکہ صدمہ کی بات مطمئن دل اور ایمان والے راضی نفس کے ساتھ سنی، کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اللہ نے اسے یہ تحفہ دیا تھا اور اسی نے اپنا یہ تحفہ واپس لے لیا، اور سارے کام اسی کے ہاتھ میں وہ جیسا چاہتا ہے ویسا کرتا ہے۔

ابوقدامہ شامی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

Marfat.com

لا بل مات شهيدا فقالت: له علامة فهل رأيتها؟ قلت: نعم لم تقبله الأرض ونزلت الطيور فأكلت لحمه وتركت عظامه فدفنتها فقالت: الحمد لله فسلمت إليها الخرج ففتحته فأخرجت منه مسحا وغلا من حديد، وقالت: إنه كان إذا جنه الليل لبس هذا المسح وغل نفسه بهذا الغل وناجى مولاه، وقال في مناجاته: أحشرني من حواصل الطيور فقد استجاب الله دعاءه. ❶

میں نے اسے کہا کہ نہیں بلکہ وہ شہید ہو گیا ہے، اس نے کہا کہ اس کی ایک علامت تھی کیا تو نے دیکھی؟ میں نے کہا ہاں زمین نے اس کو قبول نہیں کیا، پرندوں نے اتر کر اس کا گوشت کھالیا اور ہڈیاں چھوڑ دیں، تو میں نے انہیں دفن کر دیا، اس کی ماں نے کہا اللہ تعالی کا شکر ہے۔ میں نے اس کی تھیلی اسے دی، اس نے کھولا اس میں بالوں کا ایک جبہ، اور لوہے کی زنجیر نکالی، اور کہا ''جب رات ہوتی تھی تو وہ اس جبہ کو پہن کر خود کو اس زنجیر سے باندلیتا تھا اور اپنے رب سے سرگوشی کرتا اور اپنی مناجات میں کہتا ''اے اللہ! مجھے روزِ محشر پرندوں کے پیٹ سے اُٹھانا۔'' اللہ تعالی نے اس کی دعا قبول کر لی۔

عبادت گزار ذہین عورت نے چور کو پکڑوا دیا

ابو جعفر محمد بن فضل ضمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے علاقے میں ایک نیک صالحہ بوڑھی عورت رہتی تھی۔ وہ کثرت سے نماز، روزہ رکھنے والی تھی۔ اس کا بیٹا سنار تھا جو لہو ولعب میں مشغول رہتا اور دن کا اکثر حصہ اپنی دکان میں گزارتا۔ شام کو اپنے گھر کی طرف لوٹ جاتا اور اپنی تھیلی والدہ کے حوالے کر دیتا۔ تو ایک مرتبہ ایک چور گھر میں داخل ہو گیا اور لڑکے نے تھیلی والدہ کے حوالے کر دی اور گھر سے نکل گیا اور یہ چور اور والدہ گھر میں اکیلے رہ گئے،

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات الرقة، عابدة أخرى من أهل الشام، ج ۲ ص ۳۶۳، ۳۶۴

Marfat.com

گھر میں ایک محفوظ کمرہ تھا جس پر ساگوان کی لکڑی کا دروازہ تھا، بوڑھی والدہ اسی میں یہ تھیلیاں اور دوسرا قیمتی سامان رکھتی تھی۔ بوڑھی نے وہ تھیلی بھی وہیں رکھ دی اور کھانا کھانے کے لئے بیٹھ گئی، چور نے سوچا کچھ دیر میں یہ کمرے کو تالا لگائے گی اور سو جائے گی اور میں سیڑھیوں سے اتروں گا اور دروازہ اکھیڑ کر تھیلی لے لوں گا۔ جب اس نے کھانا کھالیا تو نماز میں کھڑی رہی، چور بھی پریشان ہو گیا۔ اور ڈرنے لگا کہ کہیں صبح نہ ہو جائے تو وہ (دوسری کسی جگہ سے) گھر میں داخل ہوا تو وہاں صرف لنگی اور چراغ تھا، تو اس نے لنگی باندھ لی اور چراغ کو روشن کر لیا پھر وہ چور سیڑھیوں پر سے اترنے لگا۔ اور کھنکھارنے لگا اونچی آواز کے ساتھ تا کہ وہ بوڑھی عورت کو گھبراہٹ میں ڈال دے، مگر وہ بوڑھی عورت دلیر تھی سمجھ گئی تھی کہ وہ چور ہے تو بڑی کپکپاتی ہوئی آواز میں بولی ''تم کون ہو؟ تو اس نے کہا میں جبرائیل ہوں اللہ کا فرشتہ۔ اللہ نے مجھ کو تیرے اس گناہگار بیٹے کی طرف بھیجا ہے تا کہ میں اس کو نصیحت کر سکوں اور برے کاموں سے روکوں۔ بڑھیا نے جان کر اپنے اوپر خوف طاری کر لیا اور کہنے لگی اے جبرائیل! آپ اس سے نرمی کیجئے گا وہ میرا اکلوتا بیٹا ہے، چور نے کہا کہ میں اس کے قتل کے لئے نہیں بھیجا گیا ہوں، پوچھا پھر کس لئے بھیجے گئے ہو؟ کہا اس لئے کہ میں اس کی تھیلی لے لوں اور اس طرح اس کے دل کو تکلیف پہنچاؤں۔ جب وہ توبہ کر لے تو لوٹا دوں گا، تو بڑھیا نے کہا اے جبرائیل! جو آپ کی مرضی اور جو آپ حکم کریں تو چور نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا تا کہ تھیلی اور دوسرا قیمتی سامان اٹھا لے۔ عورت بھی آہستہ آہستہ چلی اور دروازہ کھینچا اور کنڈی لگا دی اور تالا لگا کر بیٹھ گئی، پھر تو چور کو موت نظر آنے لگی اور کوئی حیلہ سوچنے لگا۔ کوئی نقب لگائے یا کوئی نکلنے کا سوراخ وغیرہ۔ مگر کچھ نہ ہو سکا، پھر کہا دروازہ کھول تا کہ میں نکلوں اس لئے کہ تیرا بیٹا نیک ہو گیا ہے، بڑھیا نے کہا اے جبرائیل! میں خوف کھاتی ہوں کہ تو نکلے تو تیرے نور سے کہیں میری آنکھوں کا نور نہ چلا جائے۔ چور نے کہا میں اپنے نور کو بجھا لیتا ہوں تا کہ تیری نگاہ خراب نہ ہو۔ بوڑھی نے کہا اے جبرائیل! تجھے کیا

Marfat.com

مشکل ہے تو دیوار یا چھت سے نکل جائے اور مجھے تکلیف نہ دے کہیں میری آنکھیں نہ خراب ہو جائیں۔ چور نے محسوس کر لیا کہ بوڑھی بہت سخت ہے۔ پھر نرمی سے معافی مانگنے لگا اور آئندہ کے لئے توبہ کرنے لگا۔ بڑھیا نے کہا چھوڑ اب دن نکلنے دے پھر کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگی اور وہ (جبرائیل) معافی مانگتا رہا، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔ صبح بیٹا آ گیا بوڑھی ماں نے تمام باتیں بیٹے کو بتا دیں اس نے سپاہی کو بلایا اور دروازہ کھول کر چور (جبرائیل) کو سپاہی کے حوالے کر دیا۔ ❶

بنو عذرہ کی ایک خاتون اور شوہر کے درمیان وفاداری

ابو حمزہ کنانی سے مروی ہے کہ میں خالد بن عبداللہ القری کے چوکیداروں میں شامل تھا، ایک مرتبہ خالد نے کہا کون ہے جو مجھے ایسی بات سنائے جس سے میرے دل کو تسکین ہو؟ میں نے کہا میں سناتا ہوں، کہا ٹھیک ہے آ جاؤ، تو میں نے کہا: بنی عذرہ میں ایک جوان تھا اس کی ایک بیوی تھی اسی قبیلے سے، شوہر اپنی بیوی سے بہت محبت کرتا تھا، بیوی کو بھی شوہر سے ایسی ہی محبت تھی، ایک مرتبہ وہ بیوی کے چہرے کو دیکھتا دیکھتا رو پڑا، اور پھر بیوی بھی شوہر کے چہرے کی طرف دیکھ کر رونا شروع ہو گئی، بیوی نے پوچھا آپ کو کس چیز نے رلایا؟ شوہر نے کہا اللہ کی قسم! اگر میں سچ کہوں تو تو مجھ سے سچ کہے گی، کہا جی ہاں، تو شوہر نے کہا مجھے تیرے حسن و جمال اور تیرے ساتھ اپنی قلبی محبت کا خیال آ گیا تھا کہ میں مر جاؤں گا تو تو میرے بعد شادی کر لے گی، بیوی نے کہا واللہ کیا اس نے تجھ کو رلایا ہے؟ کہا بالکل، تو پھر بیوی نے بھی کہا مجھے بھی تیرے حسن و جمال اور تیرے ساتھ اپنی قلبی محبت کا خیال آ گیا تھا کہ میرے بعد آپ شادی کر لیں گے، شوہر نے کہا اللہ کی قسم! تیرے بعد مجھ پر عورتیں حرام ہیں، تو اس عہد و پیمان کے بعد دونوں کچھ ساتھ زندگی بسر کرتے رہے کہ شوہر کو موت نے آن لیا، بیوی کو اتنی سخت تکلیف و پریشانی اور رنج و غم پیش آیا کہ اس کے گھر والوں

❶ کتاب الأذکیاء: الباب الثامن والعشرون، ص ۱۹۸

Marfat.com

کو اس کے مرنے کا خوف ہو گیا، اور یہ کہ کہیں اس کی عقل ہی اڑ جائے اور پھر گھر والوں کی رائے ہوئی کہ اس کی شادی کر دی جائے کچھ غم ہلکا ہو جائے گا، لیکن اس نے ناپسند کیا گھر والوں نے تسلی دی اور شادی ہو گئی، جب شب زفاف قریب آئی تو اس سے کچھ تھوڑی دیر پہلے ایک لڑکی اس بیوی کو کنگھی کر رہی تھی تو اچانک اس کو تھوڑی سی نیند کا جھونکا آیا اور اس نے اپنے شوہر کو دیکھا وہ دروازے سے اندر داخل ہوا اور کہا:

خنت يا فلانة عهدى، والله لا هنيت العيش بعدى فانتبهت مرعوبة، وخرجت هاربة على وجهها، وطلبها أخلها فلم يقعوا لها على خبر. ❶

اے فلانی! تو نے میرے وعدے کو توڑ دیا اللہ کی قسم! تو میرے بعد عیش وعشرت میں لگ گئی، تو بیوی گھبرا کر بیدار ہو گئی اور اپنے چہرے کو پیٹتی ہوئی شبِ زفاف والے کمرے سے نکل بھاگی، پیچھے سے اس کے گھر والے اس کو تلاش کرنے نکلے، کافی تلاش کے باوجود اس کا پتہ نہ چل سکا۔

بیوی نے شوہر کی وفاداری میں خلیفہ وقت کے رشتے کو ٹھکرا کر جان دیدی

امام اصمعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے خلیفہ ہارون رشید نے کہا بصرہ کے دیہات میں جاؤ وہاں کی عمدہ باتیں اور اچھی گفتگو حاصل کر کے آؤ، تو میں چلا گیا اور بصرہ میں ایک دوست کے پاس ٹھہر گیا، پھر ہم صبح کو دونوں کا قبرستان پر سے گزر ہوا، وہاں ایک لڑکی تھی جس کی تیز خوشبو نے ہمیں اس کی طرف متوجہ کر دیا، ہم اس کے قریب ہوئے اس پر انتہائی عمدہ کپڑے اور زیورات تھے لیکن بڑی آہ وزاری کے ساتھ رو رہی تھی، میں نے کہا اے اللہ کی بندی! تیری کیا حالت ہے، تو وہ گویا ہوئی:

فَإِنْ تَسْأَلَانِيْ فِيْمَ حُزْنِيْ فَإِنَّنِيْ ... رَهِيْنَةُ هَذَا الْقَبْرِ يَا فَتَيَانِ
أَهَابُكَ إِجْلَالًا وَإِنْ كُنْتَ فِي الثَّرَى ... مَخَافَةَ يَوْمٍ أَنْ يَسُوْكَ مَكَانِيْ

❶ أخبار النساء: باب ما جاء في وفاء النساء، ص ۱۳۱

Marfat.com

وَإِنِّیْ لَأَسْتَحْیِیْکَ وَالتُّرَابُ بَیْنَنَا　　کَمَا کُنْتَ أَسْتَحْیِیْکَ حِیْنَ تَرَانِیْ

پس اگر تم مجھ سے سوال کرو گے کہ کس چیز میں میرا رنج ہے تو بے شک میں اس قبر کی امانت ہوں اے جوانو! میں تجھ سے ڈرتی ہوں تیری عظمت کی بناء پر اگر چہ تو زمین کے نیچے ہے کسی ایسی بات کے خوف سے جو تجھ کو میری جگہ بری لگے۔ اور میں تجھ سے شرم کرتی ہوں حلانکہ مٹی ہمارے درمیان حائل ہے جیسے کہ میں تجھ سے شرم کرتی تھی جب تو مجھے دیکھ رہا ہوتا تھا۔

تو ہم نے اس کو کہا ہم نے تیرے لباس و آرائش اور تیرے رنج کے درمیان اتنا فرق کہیں نہیں دیکھا، تو وہ پھر گویا ہوئی:

یَا صَاحِبَ الْقَبْرِ یَا مَنْ کَانَ یُؤْنِسُنِیْ　　حَیًّا وَیُکْثِرُ فِی الدُّنْیَا مُوَاسَاتِیْ

أَزُوْرُ قَبْرَکَ فِیْ حُلِیٍّ وَفِیْ حُلَلٍ　　کَأَنَّنِیْ لَسْتُ مِنْ أَهْلِ الْمُصِیْبَاتِ

فَمَنْ رَآنِیْ رَأَی عَبْرَی مُفْجَعَةً　　مَشْهُوْرَةُ الزَّیِّ تَبْکِیْ بَیْنَ أَمْوَاتِیْ

اے قبر والے! اے وہ شخص جو مجھ سے انس و محبت رکھتا تھا زندگی میں اور دنیا میں میری بہت غم خواری کرتا تھا۔ عمدہ جوڑوں اور زیورات میں میں تیری قبر کی زیارت کرتی ہوں گویا کہ میں مصیبت والوں میں سے نہیں ہوں۔ پس جس نے مجھ کو دیکھا میرے غیر کو غم کی حالت میں دیکھا، جو خوب مشہور زینت والی ہے اور مردوں کے درمیان رو رہی ہے۔

ہم نے پوچھا کہ یہ مرد تیرا کون ہے؟ کہا یہ میرا شوہر ہے، یہ مجھ سے بہت محبت کرتا تھا، اور یہ مجھے ہمیشہ زیب و زینت میں دیکھنا پسند کرتا تھا، اس لئے میں نے قسم کھائی کہ اس کی قبر کی زیارت اسی طرح زیب و زینت کے ساتھ کروں گی اور تم مجھ پر تعجب و انکار کرتے ہو۔

امام اصمعی رحمہ اللہ نے اس سے اس کا گھر بار اور دیگر تفصیلات وغیرہ سب پوچھیں، پھر ہارون الرشید کے پاس آیا اور اس کی باتیں سنائیں پھر آخر میں یہ قصہ بھی بعینہ نقل کیا، تو ہارون الرشید نے کہا تو واپس جا اور میری طرف سے اس کے والیوں کو اس کے لئے پیغام

Marfat.com

نکاح دو اور پھر میرے پاس آؤ، جب میں خلیفہ کے پاس آیا تو انہوں نے میرے ہمراہ مال ودولت، خدام اور چند اراکین سلطنت کو میرے ساتھ بھیجا، میں اس کی قوم میں گیا اور ساری بات کی، تو انہوں نے لڑکی کی شادی امیر المؤمنین سے کردی اور اس کو ہمارے ساتھ بھیج دیا لیکن ابھی تک لڑکی کو کچھ علم نہ تھا، جب مدائن پہنچے تو پھر لڑکی کو خبر مل گئی اُسی وقت اس نے تیز چیخ ماری اور مرگئی، ہم نے وہیں اس کو دفن کیا اور جا کر ہارون الرشید کو خبر دی، تو جب بھی ہارون اس کا ذکر کرتے تو بہت افسوس کرتے تھے۔ ❶

حضرت منیفہ کا عبادت کے لئے رات کے آنے پر خوش ہونا

بحرین میں ایک عورت تھی جس کو منیفہ بنت ابی طارق کہا جاتا تھا، جب رات چھانے لگتی تھی تو کہتی تھی شاباش اے نفس! مرد مؤمن کا سرور آ گیا ہے، پھر اپنی کمر کس لیتیں اور کپڑے پہن کر جائے نماز پر جا کھڑی ہوتیں، اس طرح گویا ایک تنا ہے جو گاڑ دیا گیا یہاں تک کہ صبح ہو جاتی وہ نماز میں مشغول ہوتیں۔ حضرت منیفہ کو کہا گیا کہ اگر آپ رات کو نیند کریں تو آپ کے بدن کے لئے فائدہ مند ثابت ہوگا، اس نے کہا:

لا واللّٰہ لا أنام فی ظلمة اللیل ما دمت فی الدنیا.

اللہ کی قسم! جب تک میں دنیا میں ہوں رات کے اندھیرے میں نہیں سوؤں گی۔ ❷

ایک نوجوان لڑکی جو حضور کے بھیجے ہوئے رشتے پر راضی ہوگئی

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلیبیب کے لئے (جو بظاہر بدصورت اور مفلس تھے) ایک انصاری عورت کے باپ کی طرف پیغام نکاح بھیجا، اس نے کہا میں اس کی ماں سے پوچھوں گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے، تو وہ بندہ گھر گیا بیوی سے سوال کیا، اس نے کہا کہ ہائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلیبیب

❶ أخبار النساء: باب ما جاء في وفاء النساء، ص ۱۲۸ ❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البحرين، ترجمة: منيفة بنت أبي طارق، ج ۲ ص ۲۷۹

Marfat.com

کے علاوہ اور کوئی نہیں ملا، حالانکہ ہم نے اس لڑکی کا فلاں فلاں جگہ رشتہ کیا ہے، وہ لڑکی کھڑی ساری باتیں سن رہی تھی، تو لڑکی کا والد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دینے کے لئے لوٹنے لگا تو لڑکی نے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ٹھکرا رہے ہو، اگر حضور راضی ہیں تو تم نکاح کر دو، گویا اس نے اپنے والدین سے پردہ ہٹا دیا تو انہوں نے کہا تو نے سچ کہا، اس کا والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا کہ اگر آپ کو یہ نکاح پسند ہے تو ہمیں بھی پسند ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تو پسند کیا ہے پھر حضور نے ان کا نکاح کر دیا۔ علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ لڑکی نے پردہ سے کہا تھا کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امر کو ٹھکراتے ہو، تو یہ آیت نازل ہوئی ''وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ..... الخ'' کسی مؤمن مرد اور عورت کو حق حاصل نہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ میں انکار کی گنجائش نکالے۔ ❶

سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک کو متاثر کرنے والی خاتون

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ نے ایک عورت کا ذکر کیا جو کوفے میں رہتی تھی اس کا نام اُم حسان تھا، جو بڑی عبادت گزار عورت تھی، ہم اس کے گھر گئے ایک پرانی چٹائی کے ٹکڑے کے علاوہ اس کے گھر میں کچھ بھی نہیں دیکھا، اس کو سفیان نے کہا اگر تو اپنے چچازاد بھائی کو خط لکھے تو وہ تیری حالت تبدیل کر دیں گے، تو اس نے کہا:

يا سفيان! قد كنت في عيني أعظم وفي قلبي أكبر مذ ساعتك هذه، إني ما أسأل الدنيا من يقدر عليها ويملكها ويحكم فيها، فكيف أسأل من لا يقدر عليها ولا يقضي ولا يحكم فيها؟

اے سفیان! تو میری نظر اور دل میں اس وقت سے پہلے بڑے مقام والا تھا۔ میں دنیا

❶ الاستيعاب في معرفة الأصحاب: حرف الجيم، ترجمة: جليبيب، ج ۱ ص ۲۷۲، ۲۷۳

Marfat.com

کا سوال اس ذات سے بھی نہیں کرتی جو مالک ہے تو اس سے کیسے کروں جو مالک نہیں، نہ وہ کسی بارے میں فیصلہ کرسکتا ہے، اور نہ کسی بارے میں حکم صادر کرسکتا ہے۔

اے سفیان! مجھے اللہ کی قسم! تیرا ایسے وقت آنا کہ میں اللہ کی عبادت میں مشغول ہوں مجھے پسند نہیں۔ پھر اس نے سفیان کو رلا دیا، عبداللہ کہتے ہیں مجھے خبر ملی کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ نے اس سے شادی کرلی تھی۔ ❶

ایک عورت کا جہنم سے بچنے کے لئے سات غلام آزاد کرنا

ہشام بن حسان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حج کرنے کی غرض سے گئے، ہم راستے میں کہیں اترے، ایک آدمی ہمارے ساتھ قرآن کی آیت پڑھ رہا تھا ''لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ'' جہنم کے سات دروازہ ہیں ہر ایک کے لئے حصہ مقرر ہے، ایک عورت نے سنا تو اس نے کہا کہ اللہ آپ پر رحم کریں دوبارہ پڑھیں، آپ نے دوبارہ پڑھا تو اس عورت نے کہا کہ میرے سات غلام ہیں میں تمہیں گواہ بناتی ہوں کہ وہ ساتوں آزاد ہیں ایک ایک دروازہ کے بدلے۔ ❷

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ مریم بنت عمران کی کرامت

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں حضرت مریم بنت عمران کا قصہ بیان کیا ہے:

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقاً قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ.

جب بھی حضرت زکریا محراب میں داخل ہوتے تو حضرت مریم کے پاس رزق پاتے، تو فرمایا یہ کہاں سے آیا ہے؟ جواب دیا اللہ کی طرف سے یعنی جنت سے۔ حضرت مریم حضرت زکریا علیہ السلام کی کفالت میں تھیں، حضرت زکریا علیہ السلام کے علاوہ حضرت

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات الكوفيات، ترجمة: أم حسان الكوفية، ج ۲ ص ۱۱۰ ❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدت العرب، ج ۲ ص ۵۰۴

Marfat.com

مریم کے پاس کوئی نہیں آتا تھا، اور جب زکریا علیہ السلام چلے جاتے تو سب دروازے بند کر دیتے، جب آتے تو دیکھتے کہ گرمیوں میں سردیوں کے پھل اور سردیوں میں گرمیوں کے پھل۔ ان پھلوں سے تعجب ہوا تو حضرت مریم سے سوال کیا کہ یہ کہاں سے آئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ کی طرف سے، اللہ جس کو چاہے بغیر حساب رزق عطا کرتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انگور برتن میں تھے حلانکہ انگور ان دنوں اس شہر میں نہیں تھے۔ یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ آپ کے پاس رزق ہر وقت موجود رہتا تھا، وقت اور زمانہ کی قید نہ تھی۔ حضرت مریم کی ایک کرامت یہ ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ''وَهُزِّیْ اِلَیْکِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَیْکِ رُطَبًا جَنِیًّا'' کھجور کی ٹہنی کو حرکت دیں آپ پر تازہ کھجوریں گریں گی۔

کھجور کا موسم بھی نہیں تھا، کھجور بھی ایسی کہ اس کا کوئی مثل نہیں، موسم بھی سردی کا تھا، حضرت مریم نے اس کو حرکت دی اللہ نے اُسی لمحے تر کھجوریں لگا دیں، اور وہ حرکت سے گرنے لگ گئیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خشک تنا تھا، جب ہلایا تو کھجوریں لگ گئیں پھر ہری بھری ہوگئی پھر پھل دار درخت بن گیا، یہ سارا پلک جھپکتے ہی ہوگیا پھر کھجور سامنے آکر گریں۔ یہ خلافِ عادت افعال حضرت مریم کی کرامت تھیں۔ [1]

تین دن تک آگ کے گڑھے میں رہنے والی نومسلم خاتون کا واقعہ

ایک یہودی عورت ہمیشہ محبتِ الٰہی میں غرق رہتی تھی، اور کسی وقت بھی خدا کی یاد سے اس کی زبان غافل نہ رہتی تھی، اس حق پرستی کی بنا پر اس کا قلب منور تھا مگر اس کا شوہر سیاہ باطن اس کی حق پرستی سے ہر وقت متنفر رہتا تھا، چنانچہ اس نے اپنی بیوی کے بارے میں اپنے دوستوں کے مشورہ سے ایک گہرا گڑھا کھود کر اس میں آگ جلائی، جب وہ آگ روشن

[1] التفسیر الکبیر: سورۃ آل عمران آیت نمبر ۳۷ کے تحت، ج ۸ ص ۲۰۲ تا ۲۰۸

Marfat.com

ہوگئی تو اس کے شوہر نے اپنے تمام عزیز و اقارب کو جمع کر کے اس نیک سیرت بی بی سے کہا تو ہر وقت خدا کی یاد میں مصروف رہتی ہے لہذا اس آگ کے گڑھے میں داخل ہو جا، اگر تو واقعی سچی ہے تو بچ جائے گی، ورنہ جل جائے گی، شوہر کا یہ حکم سن کر وہ نیک سیرت بیوی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اسی جلتی آگ میں کود پڑی اور وہ آگ اس کی ایمانی آب وتاب سے بجھ گئی، یہ حال دیکھ کر یہودیوں کی آتش حسد اور بھڑکی اور تین دن متواتر اس کے اوپر آگ جلا کر گڑھا بند کر دیا، پھر جب اس گڑھے کو کھول کر دیکھا تو اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی کیونکہ وہ نیک سیرت بی بی صحیح وسالم نماز میں مشغول تھی، یہ دیکھ کر کہا واقعی اس کا دین سچا ہے وہ سب کے سب ایمان لے آئے۔ [1]

حضرت سعد بن ربیع کی اہلیہ کا حضور کے دربار میں مقدمہ اور آیتِ میراث کا نزول

جب حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ جنگ احد میں جام شہادت نوش فرما چکے تو ان کے بھائی نے ان کی میراث پر قبضہ جما لیا، جب کہ سعد بن ربیع کی دو یتیم بچیاں (اور ایک بیوہ خاتون) تھیں، اور اب تک مسلمان اسی طرح وراثت کی تقسیم کرتے آرہے تھے جس طرح جاہلیت میں کرتے تھے، چونکہ زمانہ تاریکی و جہالت میں سارا مال مردوں کو ملتا تھا عورتوں کو بالکل محروم رکھا جاتا، اور یہ عرب کی دوسری جہالتوں میں سے ایک عادتِ جاہلیت تھی، اور اس بارے میں یوں کہتے تھے ہمارا وارث کوئی نہیں بن سکتا مگر وہی شخص جو شہسوار مرد ہو اور حسب ونسب کی حفاظت کرتا ہو، لہذا آدمی مر جاتا تو اس کا بیٹا وارث ہوتا اور اگر وہ نہ ہو تو اس کے رشتہ داروں میں جو زیادہ قریبی ہوتا لیکن ہوتا مرد تو اس کو ملتا، ان میں باپ، بھائی، چچا وغیرہ سب شامل تھے۔ بہر حال بات چل رہی تھی کہ جب اسی طرح حضرت سعد بن ربیع شہید ہوئے تو ان کے بھائی نے میراث لے لی اور ابھی تک میراث کے اسلامی

[1] حکایتوں کا گلدستہ: ص ۴۳، ۴۴

Marfat.com

احکام نازل نہ ہوئے تھے، حضرت عمرہ سعد کی بیوہ محتاط اور صابرہ خاتون تھیں، تاہم ان کو یہ اپنے دیور کی کارستانی بری محسوس ہوئی لیکن انہوں نے صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جا کر شکوہ پیش کیا تا کہ اس بارے میں کوئی خدائی فیصلہ صادر ہو اور دوسروں کو بھی انصاف فراہم ہو، اوران کو اوران کی صاحبزادیوں کو بھی جاہلیت کے ظلم سے نجات حاصل ہو، تو ایسا ہی ہوا اس بارے میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بارگاہ رسالت میں حضرت سعد بن ربیع کی بیوہ آئیں اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ سعد بن ربیع کی دو بیٹیاں ہیں، ان کے والد آپ کے ساتھ غزوہ احد میں شہید ہو گئے تھے اور ان بچیوں کے چچا نے ان کا مال لے لیا ہے اور کچھ بھی نہیں چھوڑا اور کوئی ان سے نکاح بھی نہیں کرتا سوائے مال کے۔ آپ ہی اس بارے میں فیصلہ فرمائیں:

فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَمِّهِمَا فَقَالَ: أَعْطِ ابْنَتَيْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ وَأَعْطِ أُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ.

تو آیتِ میراث نازل ہوئی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچیوں کے چچا کے پاس پیغام بھیجا کہ سعد کی بیٹیوں کو (کل مال کا) دو تہائی حصہ دو، اوران کی ماں کو آٹھواں حصہ دو اور جو باقی بچے وہ تمہارے لئے ہے۔

یہ فیصلہ سننا تھا کہ حضرت سعد کی بیوی نے نعرہ تکبیر مارا اور اللہ عزوجل کے حکم کے ساتھ بہت خوش ہوگئیں جس نے فیصلہ کن بات طے کر دی اور لوگوں کے درمیان عدل وانصاف فراہم کر دیا۔ [1]

حضرت خنساء بنت خدام نے چالیس سال مسلسل روزے رکھے

حضرت حفص بن عمرو الجمعی فرماتے ہیں کہ یمن میں ایک خاتون تھیں جن کا نام خنساء

[1] سنن الترمذي: أبواب الفرائض، باب ما جاء في ميراث البنات، ج ۴ ص ۴۱۴، رقم الحديث: ۲۰۹۲

Marfat.com

بنت خدام تھا، انہوں نے چالیس سال متواتر روزے رکھے، جس کی وجہ سے ہڈی اور چمڑہ ایک ہو گیا تھا۔ اللہ کی یاد میں اتنا روتی تھیں کہ دونوں آنکھیں جاتی رہیں۔ امام طاؤس اور امام وہب بن منبہ رحمہما اللہ بھی ان کی تعظیم کرتے تھے۔

جب رات آجاتی اور ہر طرف سناٹا چھا جاتا تو ان کی غم میں ڈوبی ہوئی آواز بلند ہوتی:

''اے رب العالمین! کب تک تو اس دنیا میں مقید رکھے گا، جلد اس سے نجات دے تا کہ تیرا وعدہ پورا ہوتا ہوا دیکھ سکوں، یہ کہہ کر ان پر گریہ طاری ہو جاتا تھا حتی کہ پڑوس والے بھی ان کے رونے کی آواز دیر تک سنتے رہتے۔ [1]

خاتون کا کنایہ الفاظ میں شکایت اور حضرت کعب کا فیصلہ

امام شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا:

امیر المؤمنین! میرا شوہر جیسا نیک آدمی شاید دنیا میں کوئی نہیں، وہ دن بھر روزہ رکھتے اور رات بھر نماز پڑھتے رہتے ہیں۔

یہ کہہ کر وہ خاموش ہو گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی بات کا منشا پوری طرح سمجھ نہیں پائے اور فرمایا:

''اللہ تمہیں برکت دے اور تمہاری مغفرت کرے۔ نیک عورتیں اپنے شوہر کی ایسی ہی تعریف کرتی ہیں۔''

عورت نے یہ جملہ سنا، کچھ دیر جھجکی رہی اور پھر واپس جانے کے لئے کھڑی ہو گئی۔ کعب بن سوار رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، انہوں نے عورت کو واپس جاتے ہوئے دیکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا:

[1] صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات اليمن، ترجمة: خنساء بنت خدام، ج ۱ ص ۴۶۱

Marfat.com

''امیر المؤمنین! آپ اس کی بات نہیں سمجھے، وہ اپنے شوہر کی تعریف نہیں شکایت کرنے آئی تھی، اس کا شوہر جوشِ عبادت میں زوجیت کے پورے حقوق ادا نہیں کرتا۔''

''اچھا یہ بات ہے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''بلاؤ اِسے، وہ عورت پھر واپس آئی، اس سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ واقعی حضرت کعب بن سوار رضی اللہ عنہ کا خیال صحیح تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا:

''اب تم ہی اس کا فیصلہ کرو۔''

''امیر المؤمنین! آپ کی موجودگی میں، میں کیسے فیصلہ کروں؟'' حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا۔ ''ہاں تم نے ہی اس کی شکایت کو سمجھا تم ہی اس کا ازالہ کرو'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اس پر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے ایک مرد کو زیادہ سے زیادہ چار عورتوں سے نکاح کی اجازت دی ہے، اگر کوئی شخص اس اجازت پر عمل کرتے ہوئے چار شادیاں کرے تو بھی ہر بیوی کے حصے میں چار میں سے ایک دن رات آتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر چوتھا دن رات ایک بیوی کا حق ہے۔ لہذا آپ فیصلہ دیجئے کہ اس عورت کا شوہر تین دن عبادت کر سکتا ہے، لیکن چوتھا دن لازماً اُسے اپنی بیوی کے ساتھ گزارنا چاہئے۔

یہ فیصلہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پھڑک اٹھے اور فرمایا: ''یہ فیصلہ تمہاری پہلی فہم و فراست سے بھی زیادہ عجیب ہے۔'' اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو بصرہ کا قاضی بنا دیا۔ ❶

عطر کی تجارت کرنے والی ایک نہایت دیانت دار خاتون

حضرت اسماء بنت مخربہ بن جندل رضی اللہ عنہا عطر کی تجارت کرتی تھیں اور ان کا یہ

❶ الاستيعاب في معرفة الأصحاب: ترجمة: كعب بن سور الأزدي، ج۳ ص۱۳۱۸، ۱۳۱۹، رقم الترجمة: ۲۱۹۵

Marfat.com

کاروبا بڑا وسیع تھا، اس زمانے میں یمن عطر کی تجارت کا مشہور مرکز تھا، اور وہاں بہت اچھی عطر تیار ہوتی تھی۔ حضرت اسماء براہِ راست یمن سے عطر منگواتی تھیں اور مدینہ میں آ کر فروخت کرتی تھیں۔

مدینہ اور اس کے قرب و جوار میں ان کا مال بڑی وسعت سے فروخت ہوتا تھا، اور لوگ اس کو بہت پسند کرتے تھے کیونکہ یہ کاروباری اعتبار سے دیانتدار تھیں، اور خالص مال فروخت کرتی تھیں، اگر انہیں مال میں کہیں کسی نوع کا شبہ پڑ جاتا تو اس کی فروخت روک دیتیں اور نیا مال منگوانے کا انتظام کرتیں۔

ان کی اس کاروباری دیانت نے ان کی شہرت میں بہت اضافہ کیا، اور ان کا شمار اونچے طبقے کے تاجروں میں ہونے لگا، ان میں ایک خوبی یہ تھی کہ نادار اور غریب لوگوں کا بہت خیال رکھتی تھی، بیوہ عورتوں اور یتیموں کا بھی ان کے مال میں خاص حصہ مقرر تھا، خود ان کے گھروں میں جاتیں، اور روپے پیسے سے ان کی مدد کرتیں، علاوہ ازیں مجاہدین کے لئے بھی چندہ دیتیں، نہایت فیاض اور سخی خاتون تھیں۔ ❶

یمن کی ایک خوبصورت مہمان نواز اور تلاوت کرنے والی خاتون

محمد بن سلیمان قرشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم یمن کے راستہ پر چل رہے تھے، وہاں ایک لڑکا کھڑا تھا اس کے کانوں میں بالیاں تھیں اور ہر بالی میں ایک موتی تھا جس سے لڑکے کا چہرہ چمکتا تھا۔ اپنے رب کی تعریف بڑی فصاحت و بلاغت سے کر رہا تھا۔ میں اس کے قریب ہوا اور سلام کیا، اس لڑکے نے کہا میں سلام کا جواب نہیں دیتا حتی کہ میرا جو حق تجھ پر واجب ہے ادا کرے، میں نے کہا کہ وہ حق کیا ہے اس نے کہا:

لا أتغذى ولا أتعاشى كل يوم حتى أسير الميل والميلين فى طلب الضيف.

❶ الطبقات الكبرى: ترجمة: اسماء بنت مخربة، ج۸ ص ۲۳۲، ۲۳۳ الإصابة: ج۸ ص ۱۷، ۱۸

Marfat.com

(میں ابراہیمی طریقے پر عمل پیرا ہوں) نہ صبح کا کھانا کھاتا ہوں نہ شام کا کھانا، ایک دو میل آتا ہوں تا کہ کوئی مہمان مل جائے۔

میں نے اس کی دعوت قبول کی، کشادہ دل کے ساتھ مجھے لے گیا میں اس کے ساتھ چلا گیا یہاں تک کہ ایک بالوں والے خیمہ کے پاس چلے گئے، جب خیمہ کے قریب گئے اس نے کہا کہ بہن اس نے جواب دیا جی، اس نے کہا کہ مہمان آ گیا ہے، اس لڑکی نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے اس مہمان کا سبب بنا دیا۔ وہ کھڑی ہوئی اور شکرانے کے دو نفل ادا کئے پھر مجھے خیمہ میں لے گئے، لڑکے نے بڑی چھری لی اور بکری کا بچہ ذبح کیا، جب میں خیمہ میں بیٹھ گیا تو میں چوری چھپے اِس لڑکی کو دیکھنے لگا، یہ لڑکی نہایت خوبصورت تھی، لڑکی میری اس حرکت کو سمجھ گئی، اس نے کہا:

فقالت لی مه أما علمت أنه قد نقل إلينا عن صاحب يثرب صلى الله عليه وسلم أن زنى العينين النظر أما أني ما أردت بهذا أن أوبخک ولكنى أردت أن أؤدبک لكى لا تعود إلى مثل هذا.

اس غلطی سے باز آ جا، ہمیں یثرب والے پیغمبر سے یہ خبر ملی ہے کہ آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، میں تجھے ڈانٹنا نہیں چاہتی تھی لیکن میں نے ارادہ کیا کہ تجھے تھوڑا ادب سکھا دوں، تا کہ آئندہ ایسی حرکت کا دوبارہ ارتکاب نہ کرنا۔

جب رات ہوگئی میں سو گیا لڑکا خیمہ سے باہر تھا لڑکی نے رات خیمہ میں گزاری اور میں ساری رات قرآن پڑھنے کی بہت خوبصورت آواز سنتا رہا، صبح کو میں نے کہا کہ یہ آواز کس کی تھی، اس نے کہا میری بہن کی یہ ساری رات جاگتی ہے، میں نے کہا اگر تو یہ تلاوت کرے تو یہ زیادہ بہتر ہے، وہ ہنس پڑا اور کہنے لگا افسوس ہے تجھ پر یہ سب کچھ اللہ کی توفیق سے ہوتا ہے۔ [1]

[1] صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات اليمن، ج ۱ ص ۴۶۲

Marfat.com

ام حرام کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، جیسے وہ آپ کو کھلاتی تھیں اسی طرح آپ کو کھانا کھلایا اور پھر سر سے جوئیں نکالنے بیٹھ گئیں۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے، اور ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، تو ام حرام رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا چیز آپ کو ہنسا رہی ہے، اے اللہ کے رسول! تو آپ نے فرمایا:

میری امت میں سے ایک گروہ مجھ پر پیش کیا گیا اس حال میں کہ وہ راہ خدا میں جہاد کر رہے ہیں اور اس سمندر کے بڑے حصے پر سوار ہیں۔

اس خاندان پر بادشاہوں کی طرح ہیں یا بادشاہ ہیں، تو میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا اللہ سے دعا کیجئے مجھے بھی ان میں سے بنا دے۔ فرمایا تو اولین میں سے ہے (شروع شروع میں تو ہی ہے)

لہذا ام حرام رضی اللہ عنہا نے واقعی معاویہ بن ابی سفیان کے زمانے میں سمندری سفر کیا۔ جب سمندر سے نکلیں تو اپنے جانور سے پھسلیں اور شہید ہو گئیں۔

اس طرح حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا پہلے سمندری شہیدوں میں سے ہو گئیں اور ان کی شہادت کی پیشنگوئی بھی سچی نکلی، اور اولین کے دفتر میں نام لکھوا گئیں، لہذا یہ پہلی خاتون مجاہدہ ہیں سمندر میں۔ بحر ابیض (سفید) میں پہل کرنے والی ہیں اور اس بحری جنگ کے بعد سب سے پہلی راہ خدا میں شہید ہونے والی صحابیہ ہیں۔ [1]

حضرت اُم سلمہ کا صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور کو ذہانت بھرا مشورہ

حضرت اُم سلمہ صلح حدیبیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں، صلح کے بعد

[1] سنن الترمذی: أبواب الجهاد، باب ماجاء فی غزو البحر، ج۴ ص۱۷۸، رقم الحدیث: ۱۶۴۵

Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ لوگ حدیبیہ میں قربانی کریں اور حلق کریں، لیکن لوگ اس قدر دل شکستہ تھے کہ کوئی شخص بھی نہ اٹھا، یہاں تک کہ صحیح بخاری میں ہے تین دفعہ کہنے پر بھی کوئی شخص آمادہ نہ ہوا، چونکہ معاہدے کی تمام شرطیں بظاہر مسلمانوں کی خلاف تھیں اس لئے تمام لوگ رنجیدہ اور غصے سے بیتاب تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیمے میں تشریف لے گئے اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حالتِ حاضرہ پر مشاورت کی، انہوں نے کہا آپ کسی سے کچھ نہ فرمائیں بلکہ باہر نکل کر خود قربانی کریں اور احرام اتارنے کے لئے بال منڈوائیں، آپ نے باہر آ کر قربانی کی اور بال منڈوائے۔ اب لوگوں کو یقین ہو گیا کہ اس فیصلے میں تبدیلی نہیں ہو سکتی تو سب نے قربانیاں کیں اور احرام اتارا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ مشورہ علم النفس کے ایک بڑے مسئلہ کو حل کرتا ہے۔ ❶

بخیل شخص کی نیک بیوی کو آگ نے کوئی نقصان نہیں پہنچایا

ایک بخیل شخص نے اپنی بیوی کو قسم دی کہ خبردار! گھر میں سے کسی کو خیرات نہ دینا۔ ایک دن اس عورت نے شوہر کی تنبیہ کی پرواہ کئے بغیر کسی محتاج کو کچھ خیرات دے دی، اتفاقاً شوہر نے دیکھ لیا، غصہ میں آ کر کہنے لگا تو نے میری حکم عدولی کیوں کی؟ بیوی نے کہا میں نے خالص اللہ کے لئے تھوڑا سا دیا ہے۔ شوہر نے غضب میں آ کر خوب آگ بڑکھائی اور اپنی بیوی سے کہا اگر تو نے یہ کام اللہ کے لئے کیا ہے تو اس آگ میں اللہ کے لئے کود پڑ۔ اللہ کی متوالی عورت نے اپنے بدن کو زیور اور عمدہ کپڑوں سے آراستہ کیا۔ خاوند نے پوچھا کہ یہ آراستگی کا کیا موقعہ ہے؟ کہا جب دوست اپنے دوست سے ملتا ہے تو اس کے لئے کچھ بناؤ سنگھار بھی کرتا ہے۔ یہ کہہ کر آگ میں چھلانگ لگا دی۔ شوہر یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ باوجود خوب آگ کے بڑکھنے کے اس خاتون کا ایک بال بھی نہ جلا۔ ❷

❶ صحیح البخاري: کتاب الشروط، باب الشروط فی الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب، ج ۳ ص ۱۹۳، رقم الحدیث: ۲۷۳۱ ❷ حکایتوں کا گلدستہ: ص ۴۳، ۴۴

Marfat.com

دوسوکنوں کے درمیان امانت ودیانت اورخوفِ خدا

بغداد میں کپڑے کا ایک تاجر کافی دولت مند تھا، یہ آدمی اپنے کام میں مشغول تھا تو اتنے میں ایک لڑکی آئی کوئی چیز ڈھونڈ رہی تھی جو خریدنا چاہتی تھی۔ وہ باتیں کر رہی تھی باتوں کے درمیان ہی چہرہ سے کپڑا ہٹا تو وہ تاجر اُس کے حسن وجمال کو دیکھ کر حیران رہ گیا، اس نے کہا کہ میں کوئی چیز خریدنا نہیں چاہتی تھی بلکہ کئی دن سے میں بازار کے چکر کاٹ رہی ہوں تاکہ میں کسی آدمی سے شادی کروں تو آپ پر میرا دل آ گیا۔ اور میرے پاس مال بھی ہے کیا آپ میرے ساتھ شادی کر سکتے ہو؟ میں نے کہا میری ایک چچا زاد میری بیوی ہے میں نے اس کے ساتھ نکاح کیا تھا اس شرط پر کہ دوسرا نکاح نہیں کروں گا اور ایک بچہ بھی ہے، اس لڑکی نے کہا میں اس پر بھی راضی ہوں اگر آپ ایک ہفتہ میں دو مرتبہ میرے پاس آئیں تو وہ اس پر راضی ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ اُٹھ کھڑا ہوا اور نکاح ہو گیا۔ پھر اُس کے لئے رہائش کا انتظام کر کے اپنی پہلی بیوی کے پاس گیا اور بیوی سے کہا میرے بعض دوستوں نے مجھے کہا ہے آج رات میں ان کے ساتھ رہوں یہ بات کر کے چلا گیا اور رات اُس کے ہاں گزاری، اور ہر روز ظہر کے بعد اُس کے پاس چلا جاتا اسی طریقے پر آٹھ ماہ گزر گئے، اس کے چچا کی بیٹی نے کچھ حالات میں تغیر محسوس کیا۔ اور لونڈی کو کہا کہ دیکھو یہ کیا کرتے ہیں، لونڈی بھی ان کے تعاقب میں رہی تو وہ سیدھا دکان پر آیا، جب ظہر کا وقت ہوا تو وہ اٹھ کھڑا ہوا اور لونڈی بھی اس کے تعاقب میں تھی لیکن اس کو پتہ نہیں تھا، وہ مکان میں داخل ہوئے تو اس نے مکان کے بارے میں پوچھا، لوگوں نے بتایا کہ ایک تاجر نے شادی کی ہے، یہ حالات معلوم کر کے چلی گئی جا کر اس عورت کو بتا دیا اور کہا کہ اس کو مخفی رکھنا کہ آپ کے شوہر کو معلوم نہ ہو۔ تقریباً ایک سال کا عرصہ گزرا تھا کہ وہ تاجر بیمار ہوا اور مر گیا، اس نے آٹھ ہزار دینار ترکہ چھوڑا، تو اس نے بیٹے کے لئے سات ہزار دینار رکھ لئے آٹھویں ہزار کو نصف نصف کر لیا۔ اور نصف پانچ سو دینار اس

Marfat.com

نے جاریہ (لونڈی) کے حوالے کئے اور کہا کہ جا اس عورت کو دے کر آؤ۔ یہ لونڈی آئی اور آ کر اس کو اس کی موت کا قصہ بتایا وہ رو پڑی اور اس نے صندوق کھولا ایک کاغذ نکالا اور لڑکی کو کہا کہ تو لوٹ جا اور جا کر اس کو میرا سلام عرض کر اور بتلا کہ میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی تھی لہذا میں اس ترکہ کی حقدار نہیں ہوں۔

فائدہ: پہلی بیوی کو جب پتہ چلا کہ شوہر نے دوسری شادی کی ہے تو اُس نے اپنے شوہر سے کوئی جھگڑا نہیں کیا اور اُسے محسوس بھی نہیں ہونے دیا کہ مجھے اس بات کا پتہ ہے۔ شوہر کا ترکہ آٹھ ہزار درہم تھا، دونوں بیویوں کا حصہ ثمن (آٹھواں) حصہ تھا اور سات حصے بیٹے کے تھے یعنی سات ہزار درہم (۷۰۰۰) تو پہلی بیوی نے ایک ہزار درہم کو دو حصوں میں تقسیم کر کے پانچ سو درہم اپنی سوکن کی طرف بھیج دیئے، یہ اُس کی دیانتداری تھی ورنہ آج کی کوئی خاتون ہوتی تو سارے مال پر قبضہ کر لیتی، پھر دوسری بیوی کو جب ملے تو اُس نے یہ کہہ کر واپس کر دیئے کہ شوہر نے مجھے طلاق دے دی تھی میری عدت بھی گزر چکی ہے اب میں اس کی بیوی نہیں ہوں لہذا یہ میرا حصہ نہیں ہے۔

اس واقعہ سے ان دونوں سوکنوں کے درمیان خوفِ خدا اور للّٰہیت کا اندازہ لگائیں۔ ❶

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی والدہ کی تعلیم و تربیت

حضرت امام احمد بن حنبل شیبانی رحمہ اللہ علیہ کی والدہ کا نام صفیہ بنت میمونہ بنت عبد الملک شیبانی تھا، امام صاحب تین سال کی عمر میں یتیم ہو گئے تھے۔ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد اور دادا کو نہیں دیکھا، میری والدہ نے پرورش کی۔

امام صاحب کی والدہ نے اپنے یتیم بچے کو بڑے اہتمام اور پیار و محبت سے تعلیم و تربیت دی، حتی کہ اس زمانے کے امراء اس پر رشک کرنے لگے، ابوسراج کا بیان ہے:

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البغداديات، عابدتان بغداديتان، ج ۱ ص ۵۷۰، ۵۷۱

Marfat.com

میرے والد امام احمد بن حنبل کے سیرت وشرافت کو دیکھ کر تعجب کرتے تھے، اور کہتے تھے کہ میں اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت پر کافی دولت خرچ کرتا ہوں، ان کے لئے معلم ومؤدب کا انتظام کرتا ہوں تا کہ وہ ادب سیکھیں، مگر نامراد ہو رہا ہوں، اور یہ احمد بن حنبل یتیم لڑکا ہے، دیکھو کیسا اچھا چل رہا ہے۔

امام صاحب رحمہ اللہ کی والدہ جب تک زندہ رہیں، اپنے بیٹے کی ہر طرح خبر گیری کرتی رہیں اور ان کی شفقت ومحبت ہر حال میں ان کے شامل حال رہی، ۱۸۶ھ میں جب کہ امام صاحب کی عمر بائیس سال کی تھی، دریائے دجلہ میں زبردست سیلاب آیا، ان ہی ایام میں ملک رے کے محدث جریر بن عبد الحمید بغداد آئے، امام صاحب کے ساتھی اس سیلاب میں تحصیل حدیث کے لئے ان کے پاس گئے، مگر امام صاحب کی ماں نے اجازت نہیں دی تو نہیں جا سکے۔

اسی طرح جب امام صاحب صبح کو اندھیرے میں کسی محدث کی مجلس میں جانا چاہتے تو والدہ غایت شفقت ومحبت سے روک دیتی تھیں۔

امام صاحب کا بیان ہے:

بسا اوقات میں بالکل اندھیرے میں حدیث کی تعلیم کے لئے نکلنا چاہتا تھا تو میری والدہ میرے کپڑے پکڑ کر کہتی تھیں کہ صبح ہونے دو، اس کے باوجود میں اندھیرے ہی میں ابوبکر بن عیاش رحمہ اللہ کی مجلس درس میں پہنچ جاتا تھا۔

امام صاحب بھی اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ نہایت ادب واحترام وسعادت مندی سے پیش آتے تھے، ایک مرتبہ امام صاحب کی والدہ کے پاس کپڑے نہیں تھے، اس زمانہ میں زکوۃ کی رقم آئی تو یہ کہہ کر واپس کر دی لوگوں کے مال کی میل کچیل سے عریانی بہتر ہے، کچھ دن یہاں رہ کر کوچ کرنا ہے۔ [1]

[1] خواتین اسلام کی دینی وعلمی خدمات: ص ۸۴، ۸۵/ مناقب الإمام أحمد لابن الجوزي: الباب الرابع، ص ۳۱۳۰

Marfat.com

شدتِ غم کے باوجود حضرت اُم خلاد کے پردے کا اہتمام

اُم خلاد رضی اللہ عنہا نامی ایک خاتون کے بیٹے خلاد رضی اللہ عنہ کفار و مشرکین کے خلاف جہاد فی سبیل اللہ کرتے ہوئے شہید ہو گئے، وہ غزوہ بنی قریضہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریکِ جہاد تھے، لڑتے لڑتے وہ ایک مکان کے قریب آئے جو ایک یہودی کا تھا، اس مکان کی چھت پر کچھ یہودی عورتیں جمع تھیں، ان میں سے ایک عورت نے ایک بھاری پتھر خلاد کے سر پر لڑھکا دیا، جس سے خلاد رضی اللہ عنہ کے سر پر شدید چوٹ لگی، اس دماغی چوٹ کے اثر سے خلاد رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔

ام خلاد رضی اللہ عنہا کو جب اس واقعہ کی اطلاع ملی تو وہ اس کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں تشریف لائیں کہ ان کے چہرہ پر نقاب بدستور پڑا ہوا تھا، ایسے موقع پر بھی جب کہ جوان بیٹا شہید ہو چکا ہے، وہ صبر و تحمل، ثبات و استقامت، پردہ داری اور شرم و حیاء کے احساس سے لبریز تھیں، یہ سب تعلیماتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اثر پذیری کا نتیجہ تھا، اس لئے کہ دین کے اصول فطری اور ابدی حیثیت کے حامل ہیں، ان اصول وضوابط پر اگر انسان چاہے تو ہر حال میں عمل ممکن ہے۔

کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، ان سے پوچھا کہ اس قدر غم اور پریشانی کے عالم میں بھی آپ پردہ کئے ہوئے ہیں، اور آپ کو پردہ داری کا اتنا شدید احساس ہے، تو اس پر ام خلاد رضی اللہ عنہا نے جو جواب دیا، وہ آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ نہایت اطمینان سے فرماتی ہیں:

''میں نے اپنا بیٹا ہی کھویا ہے، حیاء اور شرم تو نہیں کھوئی''

ام خلاد رضی اللہ عنہا کے منہ سے یہ جواب سن کر موقع پر موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم متاثر ہوئے بغیر نہ رہتے اور عش عش کر اٹھتے ہیں۔

Marfat.com

یہاں یہ امر پیش نظر رہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا ام خلاد رضی اللہ عنہا سے دریافت کرنا حیرت کی بناء پر نہیں تھا، بلکہ تحسین آمیز اور رشک بھرے انداز میں انہوں نے پوچھا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ام خلاد رضی اللہ عنہا کی تالیفِ قلب فرمائی اور ان سے فرمایا:

''ام خلاد! تمہارے بیٹے کو اللہ کے یہاں دوہرا اجر ملے گا، یہ اس لئے ہے کہ اسے اہلِ کتاب نے قتل (شہید) کیا ہے۔''

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ خوشخبری سن کر ام خلاد رضی اللہ عنہا فرطِ مسرت سے سب غم بھول گئیں۔

آج ماؤں کی اکثریت کا یہ عالم ہے کہ اگر ان کا بچہ فوت ہو جائے تو وہ ہوش وحواس سے بیگانہ ہو کر اس ضمن میں ہر وہ حرکت کر گزرتی ہیں جسے شریعت ناپسندیدہ اور ناجائز ٹھہراتی ہے، جب کہ ادھر بیٹا شہید ہو چکا ہے۔

اللہ اکبر! ایسی مثالی ماؤں کے لافانی کردار سے ہی یہ امت سربلندی وترقی سے آشنا ہوئی تھی۔ [1]

حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے گھی میں حیران کن برکت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ والدہ محترمہ کے پاس ایک بکری تھی۔ اس کے دودھ سے انہوں نے گھی تیار کیا، چمڑے کے ایک چھوٹے سے برتن میں جمع کیا۔ جب برتن بھر گیا تو اپنی ایک لے پالک بیٹی کے ہاتھ گھی رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور تحفہ بھیجا۔

رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خانہ سے کہا گھی نکالو اور برتن خالی کر کے واپس

[1] الطبقات الكبرى: طبقات البدرين من الأنصار، ترجمة: خلاد بن سويد، ج۳ ص ۴۰۱، ۴۰۲/ سنن أبي داود: كتاب الجهاد، باب فضل قتال الروم على غيرهم من الأمم، ج۳ ص۵، رقم الحديث: ۲۴۸۸

Marfat.com

دے دو۔ حکم کی تعمیل کی گئی بیٹی نے واپس آ کر برتن دیوار کے ساتھ لگے ہوئے ایک کیل کے ساتھ لٹکا دیا۔ حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ برتن لٹک رہا ہے اور گھی سے بھرا ہوا ہے بلکہ گھی کے قطرے نیچے گر رہے ہیں۔

بیٹی سے کہا میں نے تجھے کہا تھا کہ یہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر آؤ اور یہ ابھی تک یہیں پڑا ہوا ہے۔ اس نے کہا:

اماں جان میں آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے گھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر پہنچا آئی ہوں اور خالی برتن لا کر میں نے کیل سے لٹکایا ہے۔

یہ بات سن کر انگشت بدنداں رہ گئیں کہ یہ ماجرا کیا ہے؟ برتن خالی لٹکایا گیا اور اب یہ بھرا ہوا ہے۔ یہ منظر دیکھ کر خود رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ یہ عجیب وغریب واقعہ آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے فرمایا: ہاں بیٹی آئی تھی ہم نے آپ کا بھیجا ہوا تحفہ قبول کر لیا، یہاں سے وہ خالی برتن ہی لے کر گئی تھی۔

ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا:

یارسول اللہ! مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو دین حق دے کر بھیجا وہ برتن گھی سے بھرا ہوا ہے بلکہ گھی کے قطرے نیچے گر رہے ہیں۔

رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے ام سلیم! حیران کیوں ہو؟ اللہ تعالی نے اپنے فضل وکرم سے یہ کھانا تیرے لئے بھیجا جیسا کہ تو نے اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کے لئے گھی کا تحفہ بھیجا، یہ تیرے لئے اللہ تعالی کا تحفہ ہے خود بھی کھاؤ اوروں کو بھی کھلاؤ۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے گھر آ کر اس گھی کو برتن میں ڈال دیا اور دو ماہ تک اسے استعمال کیا، خود بھی کھایا اوروں کو بھی کھلایا۔ [1]

[1] دلائل النبوة لأبي نعيم: الفصل السابع والعشرون، ج ۱ ص ۵۵۸، رقم الحديث: ۴۹۹

Marfat.com

دونوں بھائی بہنوں کا اپنے غسل کا انتظام کر کے ایک ہی دن میں انتقال

شیخ ابوعلی مصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے پڑوس میں ایک مردوں کو غسل دینے والا رہتا تھا، میں نے اس سے کہا کہ تم نے سب سے زیادہ عجیب وغریب جو مردہ دیکھا ہو اس کا حال بیان کرو۔

یہ سن کر غسال نے بیان کیا کہ ایک دن ایک بہت ہی خوبصورت اور خوش پوشاک نوجوان میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ کیا تم ہمارے ایک مردے کو غسل دے دو گے؟ میں نے کہا کہ جی ہاں!

چنانچہ میں اس جوان کے پیچھے پیچھے چل پڑا، وہ ایک مکان کے دروازے پر مجھ کو کھڑا کر کے اندر چلا گیا، اور تھوڑی دیر میں ایک لڑکی مکان کے اندر سے نکلی جس کی صورت ہو بہو اس نوجوان سے ملتی جلتی تھی، اس نے مجھے اپنی آنکھوں سے آنسو پونچھتے ہوئے اندر بلایا۔

میں نے اندر جا کر دیکھا کہ وہی نوجوان تخت پر مردہ پڑا ہوا ہے، جو چند منٹ پہلے مجھے مکان سے بلا کر لایا تھا، چنانچہ میں نے اس کو غسل دے دیا اور کفن پہنا کر خوشبو لگا کر فوراً ہی اس کا جنازہ تیار کر دیا۔

جنازہ تیار ہو جانے کے بعد وہی لڑکی جو مجھے مکان کے اندر بلا کر لے گئی تھی جنازہ کے پاس آئی، اور اس میت کی پیشانی چوم کر یہ کہا کہ خبردار عنقریب ہی میں بھی تم سے ملنے والی ہوں۔

جب میں واپس آنے لگا تو اس لڑکی نے میرا شکر ادا کیا اور یہ کہا کہ اگر تمہاری بیوی اچھی طرح مردے کو غسل دینا جانتی ہو تو اس کو ابھی ابھی ہمارے پاس بھیج دو، غسال کا بیان ہے کہ میں اس لڑکی کی بات سن کر لرز گیا، اور مجھے یقین ہو گیا کہ جوان کی طرح یہ بھی ابھی وفات پانے والی ہے۔

چنانچہ میں مکان پر آیا اور بیوی کو سارا ماجرا سنا کر اس کو ساتھ لے کر اس لڑکی کے مکان

Marfat.com

پر گیا، اور دروازے پر دستک دی تو وہ لڑکی اندر سے بولی کہ بسم اللہ تمہاری بیوی مکان کے اندر آجائے، جب میری بیوی مکان کے اندر داخل ہوئی تو یہ دیکھا کہ وہی لڑکی قبلہ رخ لیٹی ہوئی مردہ پڑی ہوئی ہے۔

چنانچہ میری بیوی نے اس کو غسل دے کر کفن پہنایا اور دونوں بھائی بہن کا جنازہ ایک ساتھ اُٹھایا گیا۔ ❶

اتنی کثرت سے عبادت کہ اعضاء بھی کام چھوڑ گئے

عباد بن عباد اور ابو عتبہ بن خواص رحمہما اللہ کہتے ہیں کہ ہم زجلہ عابدہ رحمہا اللہ کے پاس گئے۔ اس نے اتنے روزے رکھے کہ کالی سیاہ ہو گئیں، اتنی روئیں کہ آنکھیں چندھیا گئیں تھیں، نماز اتنی پڑھی کہ ٹانگیں کام کرنا چھوڑ گئی تھیں، اب بیٹھ کے نماز پڑھتی تھیں۔

ہم گئے جا کر ہم نے سلام کیا اور ہم نے اللہ کی معافی اور بخشش کا ذکر کیا۔ ہمارا ارادہ تھا کہ وہ کچھ اپنے اوپر نرمی کرے، اس نے ایک چیخ ماری اور کہا:

میں اپنے جگر کے زخم کو جانتی ہوں، اپنے دل کی تکلیف کو بھی جانتی ہوں، خدا کی قسم! مجھے یہ پسند ہے کہ کاش اللہ مجھے پیدا نہ فرماتا، اور میں کچھ بھی نہ ہوتی، پھر انہوں نے دوبارہ نماز پڑھنا شروع کر دی، ہم نے ان کو نماز کی حالت میں چھوڑ دیا اور چلے آئے۔ ❷

حضرت معاذہ رحمہا اللہ نصیحت کرتے ہوئے رو پڑیں

بنو عدی کی ایک عورت جس کو معاذہ بنت عبد اللہ نے دودھ پلایا، کہتی ہیں کہ مجھے معاذہ رحمہا اللہ نے کہا:

اے بیٹی! اللہ کی ملاقات خوف اور امید کے درمیان ہوگی۔ اور جس دن ملاقات ہوگی، امید والے کو بہت اچھا بدلہ ملے گا اور ڈرنے والے کو اللہ امان دیں گے۔ جس دن لوگ اللہ

❶ المستطرف في كل فن مستظرف: الباب السادس والعشرون، ١٦٠ ❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفات من عابدات البصرة، ترجمة: زجلة العابدة، ج٢ ص ٢٥٢

Marfat.com

رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ پھر رونے لگیں حتی کی بہت روئیں۔ ❶

حضرت حولاء بنت تویت رضی اللہ عنہا کی عبادت اور شب بیداری

حضرت حولاء بنت تویت بن حبیب رضی اللہ عنہا نے اسلام لانے کے بعد ہجرت کی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت بھی کی، عہدِ رسالت میں زہد وعبادت میں اپنی مثال آپ تھیں، علامہ ابن حزم رحمہ اللہ نے تصریح کی ہے:

الحولاء بنت تويت المنقطعة في الزهد أيام رسول الله صلى الله عليه وسلم. ❷

حولاء بنت تویت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زہد وتقوی میں بے مثال تھیں۔ وہ رات بھر جاگتیں اور عبادت کرتی تھیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ جب تک تم لوگ عبادت اور دعا کرنے سے نہیں اکتاتے ہو، اللہ تعالی اجر وثواب دینے اور دعا قبول کرنے سے نہیں گھبراتا ہے، تم لوگ اسی قدر عمل کے مکلّف ہو جس کی طاقت رکھتے ہو۔ وہ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزریں، اتفاق سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یہ حولاء ہیں، جن کے متعلق مشہور ہے کہ رات بھر جاگتی اور عبادت کرتی ہیں، اس پر آپ نے فرمایا کہ تم لوگ جس قدر عمل کر سکتے ہو اسی قدر کیا کرو۔ ❸

زبیدہ کے محل میں ہمہ وقت قرآنِ کریم کی تلاوت

زبیدہ خاتون اہلیہ خلیفہ ہارون الرشید کی سو باندیاں تھیں، سب کی سب پورے قرآن

❶ صفه الصفوة : ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، ترجمة: معاذة بنت عبد الله العدوية، ج ۲ ص ۲۴۰ ❷ جمهرة أنساب العرب لابن حزم: ج ۱ ص ۱۱۸

❸ أسد الغابة في معرفة الصحابة، ترجمة: الحولاء بنت تويت، ج ۷ ص ۸۶

Marfat.com

کریم کی حافظہ تھیں، ان کے علاوہ بعض باندیوں کو کچھ کچھ حصہ حفظ تھا، شاہی محل میں حافظہ باندیوں کی تلاوت کی آواز شہد کی مکھی کی بھنک کی طرح سنائی دیا کرتی تھی، اور ہر باندی تین پارے باقاعدگی سے تلاوت کرتی تھی۔ ❶

گہرے سمندر کی موجوں میں ایک خاتون کی عزت وناموس اور بچے کی غیبی حفاظت

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ طواف کر رہا تھا دفعتاً میں نے ایک لڑکی کو دیکھا کہ اس کے کندھے پر ایک بچہ بہت کم سن بیٹھا ہے اور وہ یہ ندا کر رہی ہے ''اے کریم اے کریم! تیرا گزرا ہوا زمانہ (کیسا موجبِ شکر ہے)'' میں نے پوچھا وہ کیا چیز ہے جو تیرے اور مولی کے درمیان گزری، کہنے لگی کہ میں ایک مرتبہ کشتی پر سوار تھی اور تاجروں کی ایک جماعت ہمارے ساتھ تھی، طوفانی ہوا ایسے زور سے آئی کہ وہ کشتی غرق ہوگئی اور سب کے سب ہلاک ہوگئے، میں اور یہ بچہ ایک تختہ پر رہ گئے، اور ایک حبشی آدمی دوسرے تختہ پر، ہم تین کے سوا کوئی بھی ان میں سے نہ بچا، جب صبح کا چاندنا ہوا تو اس حبشی نے مجھے دیکھا اور پانی کو ہٹاتا ہوا میرے تختہ کے پاس پہنچ گیا اور جب اس کا تختہ میرے تختہ کے ساتھ مل گیا تو وہ بھی میرے تختہ پر آ گیا اور مجھ سے بری بات کی خواہش کرنے لگا، میں نے کہا اللہ سے ڈر، ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں اس سے خلاصی اس کی بندگی سے بھی مشکل ہو رہی ہے چہ جائیکہ اس کا گناہ ایسی حالت میں کریں، کہنے لگا ان باتوں کو چھوڑ، خدا کی قسم یہ کام ہو کر رہے گا، یہ بچہ میری گود میں سو رہا تھا، میں نے چپکے سے ایک چٹکی اس کے بھر لی، جس سے یہ ایکدم رونے لگا، میں نے اس سے کہا اچھا ذرا ٹھہر جا، میں اس بچہ کو سلا دوں، پھر جو مقدر میں ہوگا ہو جائے گا، اس حبشی نے اس بچہ کی طرف ہاتھ بڑھا کر اس کو سمندر میں پھینک دیا، میں نے اللہ پاک سے کہا اے وہ پاک ذات! جو آدمی کے اور اس کے دلی ارادہ میں بھی

❶ البداية والنهاية: سنة سبع عشرة ومأتين، ج ۱۰ ص ۲۹۷

Marfat.com

حائل ہو جاتی ہے، میرے اور اس حبشی کے درمیان تو ہی اپنی طاقت اور قدرت سے جدائی کر، بے تردد تو ہر چیز پر قادر ہے، خدا کی قسم! میں ان الفاظ کو پورا بھی نہ کرنے پائی تھی کہ سمندر سے ایک بہت بڑے جانور نے منہ کھولے ہوئے سر نکالا اور اس حبشی کو ایک لقمہ بنا کر سمندر میں گھس گیا، اور مجھے اللہ جل شانہ نے محض اپنی طاقت اور قدرت سے اس حبشی سے بچایا، وہ ہر چیز پر قادر ہے، پاک ہے اس کی بڑی شان ہے۔ اس کے بعد سمندر کی موجیں مجھے تھپیڑتی رہیں، یہاں تک کہ وہ تختہ ایک جزیرہ کے کنارہ سے لگ گیا، میں وہاں اتر پڑی اور یہ سوچتی رہی کہ یہاں گھاس کھاتی رہوں گی پانی پیتی رہوں گی جب تک اللہ جل شانہ کوئی سہولت کی صورت پیدا کرے، اسی کی مدد سے کوئی صورت ہو سکتی ہے۔

چار دن مجھے اس جزیرہ میں گزر گئے، پانچویں دن مجھے ایک بڑی کشتی سمندر میں چلتی ہوئی نظر آئی، میں نے ایک ٹیلہ پر چڑھ کر اس کشتی کی طرف اشارہ کیا اور کپڑا جو میرے اوپر تھا اس کو خوب ہلایا، اس میں سے تین آدمی ایک چھوٹی سی ناؤ پر بیٹھ کر میرے پاس آئے، میں ان کے ساتھ اس ناؤ پر بیٹھ کر اس کشتی پر پہنچی تو میرا یہ بچہ جس کو حبشی نے سمندر میں پھینک دیا تھا، ان میں سے ایک آدمی کے پاس تھا، میں اس کو دیکھ کر اس پر گر پڑی، میں نے اس کو چوما، گلے سے لگایا اور میں نے کہا کہ یہ میرا بچہ ہے، میرا جگر پارہ ہے، وہ کشتی والے کہنے لگے تو پاگل ہے، تیری عقل ماری گئی ہے، میں نے کہا نہ میں پاگل، نہ میری عقل ماری گئی، میرا عجیب قصہ ہے۔

پھر میں نے ان کو اپنی سرگذشت سنائی، یہ ماجرا سن کر سب نے حیرت سے سر جھکا لیا اور کہنے لگے تو نے بڑی حیرت کی بات سنائی، اور اب ہم تجھے ایسی ہی بات سنائیں جس سے تجھے تعجب ہوگا، ہم اس کشتی میں بڑے لطف سے چل رہے تھے، ہوا موافق تھی، اتنے میں ایک جانور سمندر کے پانی کے اوپر آیا اس کی پشت پر یہ بچہ تھا اور اس کے ساتھ ہی ایک غیبی آواز ہم نے سنی کہ اگر اس بچہ کو اس کی پشت پر سے اٹھا کر اپنے ساتھ نہ لیا تو تمہاری کشتی

Marfat.com

ڈبودی جائے گی، ہم میں سے ایک آدمی اٹھا اور اس بچہ کو اس کی پشت پر سے اٹھالیا، اور وہ جانور پھر پانی کے اندر چلا گیا، تیرا واقعہ اور یہ واقعہ دونوں بڑی حیرت کے ہیں، اور اب ہم سب عہد کرتے ہیں کہ آج کے بعد سے اللہ جل شانہ ہمیں کبھی کسی گناہ پر نہ دیکھے گا۔

اس کے بعد ان سب نے توبہ کی، وہ پاک ذات کتنی مہربان ہے، بندوں کے احوال کی خبر رکھنے والی ہے، بہترین احسانات کرنے والی ہے، وہ پاک ذات مصیبت زدوں کی مصیبت کے وقت مدد کو پہنچنے والی ہے۔ ❶

اے اللہ میرے ان دو بیٹوں کو اسلام کے لئے قبول فرما

مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی جوہر کی والدہ ماجدہ جو اپنے عظیم المرتبت فرزندوں کے سبب عوام میں بی اماں کے نام سے مشہور تھیں، مولانا محمد علی رحمہ اللہ کی عمر سوا سال کی تھی آپ کے والد ماجد کا انتقال ہوگیا، تو ان کی والدہ نے بڑی مشکلات کے ساتھ اپنے ان دو فرزندوں کی پرورش کی، جب بی اماں حج کے لئے تشریف لے گئیں تو بیت اللہ کے غلاف کو تھام کر بی اماں نے دعا کی اے میرے پروردگار! تو نے محض اپنے فضل سے ان بچوں کی پرورش کروائی، میں اس قابل نہ تھی اب اتنی دعا ہے کہ انہیں سچا مسلمان بنادے، اور ساتھ ساتھ یہ دعا بھی کی کہ میں لاوارث بیوہ عورت ہوں تیری شان کے مطابق کوئی نذرانہ میرے پاس نہیں ہے، یہ دو یتیم بچے حاضر ہیں اے اللہ! شوکت و محمد کو اسلام کے لئے قبول فرمالے۔ ❷

بی اماں کے صاحب زادگان کی گرفتاری

انگریز حکومت نے اسی سلسلہ میں ستمبر ۱۹۲۱ء کو مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی اور اس تحریک کے رہنماؤں کو گرفتار کرلیا اور ان رہنماؤں پر کراچی خالق دینا ہال میں ۲۶

❶ فضائل حج: ص ۲۵۸، ۲۵۹ الروض الرياحين في حكايات الصالحين: الحكاية السابعة والتسعون بعد المائتين، ص ۲۵۵، ۲۵۶ ❷ بیس بڑی خواتین: ص ۱۵۲

Marfat.com

ستمبر ۱۹۲۱ء کو مقدمہ چلایا جو یکم اکتوبر ۱۹۲۱ء تک جاری رہا، اسی واقعہ کو بی اماں نے ایک موقعہ پر جب خلافت اور مسلمانوں کو تباہی کا ذکر کرنے لگیں تو نہایت جوش میں آ گئیں جس سے ان کے کمزور اور لاغر ہاتھ کانپنے لگے، فرمایا کہ جب شوکت و محمد گرفتار ہو گئے تو میں بڑھیا اپاہج (عورت) جس کو چارپائی سے اٹھنا بھی دشوار تھا کراچی جانے کے لئے تیار ہو گئی اور کراچی پہنچ کر میں نے شوکت سے کہا میں اس قابل تو نہیں تھی لیکن اگر اس آخری عمر میں تم لوگوں کے طفیل مجھ سے اسلام کی خدمت ہو سکے تو بڑی خوش نصیبی کی بات ہو گی، اور فرمایا کہ میں نے اپنا کفن تیار کر کے ساتھ رکھ لیا ہے اور اشفاق (سیکریٹری علی برادران) سے میں نے کہہ دیا ہے کہ عمر کا کیا ٹھکانہ اگر سفر میں موت آ جائے تو میرے مسلمان بھائیوں سے میرے لئے دو گز زمین مانگ کر مجھ کو دفنا دینا۔ ❶

والدہ ماجدہ مولانا محمد علی رحمہ اللہ کی ایمانی غیرت

قید کے زمانے میں ایک مرتبہ یہ خبر مشہور ہوئی کہ مولانا محمد علی اور بعض دوسرے راہنما انگریز حکومت سے معافی مانگ کر جیل سے رہا ہو رہے ہیں، جب یہ خبر بی اماں کو پہنچی تو وہ غضبناک ہو گئیں اور بولی نہیں ایسا ہرگز نہیں ہو گا، محمد علی اسلام کا سپوت ہے وہ انگریزوں سے معافی مانگنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا اور اس نے یہ حرکت کی تو میرے بوڑھے ہاتھوں میں اب بھی اتنی طاقت تو ہے کہ میں اس کا گلا گھونٹ دوں گی، ایسی زندگی جس سے اسلام پر حرف آئے لعنت ہے۔ ❷

حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کا مال و دولت سے استغناء

مسمع بن عاصم اور ریاح قیسی رحمہما اللہ فرماتے ہیں ہم رابعہ کے پاس آئے اور ایک آدمی ان کے پاس چالیس دینار لایا تھا، پھر اس آدمی نے کہا آپ ان دیناروں سے اپنی ضروریات پوری کر لیں، رابعہ رو پڑیں اور سر آسمان کی طرف اُٹھا کر کہا:

❶ بیس بڑی خواتین: ص ۱۵۳، ۱۵۴ ❷ بیس بڑی خواتین: ص ۱۶۴

Marfat.com

هو يعلم أني أستحيي منه أن أسأله الدنيا وهو يملكها، فكيف أريد أن آخذها ممن لا يملكها؟. ❶

وہ (اللہ) جانتا ہے کہ میں اُس سے دنیا کے بارے میں سوال کرتے ہوئے شرماتی ہوں حالانکہ وہ مالک ہے، پس کس طرح میں اُس آدمی سے لے لوں جو آدمی مالک نہیں۔

حضرت حفصہ بنت سیرین کا بڑھاپے کے دوران بھی خوب پردہ

حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم کبھی کبھی حضرت حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ کے پاس استفادہ علمی اور حصولِ برکت کے لئے جاتے تھے، حالانکہ وہ بوڑھی ہو چکی تھیں لیکن ہمارے جانے پر وہ ایک بڑی چادر کو اوپر اوڑھ لیتیں یہاں تک کہ اس کا نقاب بنا کر چہرے پر گرا لیتیں۔ ایک دفعہ ہم نے کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے، قرآن پاک میں تو ارشاد خداوندی ہے:

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِکَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ بِزِیْنَةٍ. (النور: ۶۰)

ترجمہ: اور بوڑھی عورتیں جو نکاح کی امید نہیں رکھتیں ان پر کوئی حرج نہیں کہ اگر وہ اپنے زائد کپڑے اُتار رکھیں مواقع زینت کو کھولے بغیر۔

لہذا آپ کا چادر اوپر کر لینا جلباب ہے اور یہی کافی ہے نقاب کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا اس آیت میں آگے کیا ہے وہ بھی تو پڑھیں، ہم نے کہا آگے ہے ''وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ'' اگر وہ احتیاط کریں تو بہتر ہے۔ فرماتیں اس میں منہ چھپانے کا اثبات ہے۔ ❷

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، ترجمة: رابعة العدوية، ج ۲ ص ۲۴۴ ❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، ترجمة: حفصة بنت سيرين، ج ۲ ص ۲۴۱

Marfat.com

حضرت حفصہ بنت سیرین ایک قاریہ، عالمہ، عابدہ اور صابرہ خاتون

حضرت حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ کی کنیت ام ہذیل کنیت تھی، فقیہہ انصاریہ تھیں، آپ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ذہین شاگردہ تھیں، آپ نے ان کے اخلاق ومعارف سے بہت فائدہ اٹھایا، عبادت، فقاہت اور قرأت میں بلند مقام پایا حتی کہ ان کو سیدات تابعیات میں شمار کیا جاتا ہے۔

ایاس بن معاویہ رحمہ اللہ کہتے تھے کہ میں نے کوئی بھی ایسا آدمی نہیں پایا جس کو حفصہ بنت سیرین پر فضیلت دے سکوں۔ بارہ سال کی عمر میں قرآن شریف کی حافظہ ہوگئی تھیں، لوگوں نے ایاس سے کہا: کیا حسن بصری اور ابن سیرین بھی حفصہ سے کمتر ہیں؟ کہنے لگے: ہاں! میرے خیال کے مطابق تو ان حضرات کو بھی حفصہ پر فضیلت حاصل نہیں ہے۔

موصوفہ کے بھائی امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ کو جب قرآن میں کوئی مشکل پیش آتی تو کہتے جاؤ حفصہ سے پوچھو کہ وہ اس لفظ کو کس طرح پڑھتی ہیں (اور پھر اسی کے مطابق عمل کرو) حفصہ اپنے دل کو ہمہ وقت اللہ سے لگائے رکھتیں اور کثرت سے قرآن پاک کی تلاوت کرتی تھیں، ہر رات میں آدھا قرآن پاک ضرور ختم کرتی تھیں اور یہ معمول آخر زندگی تک رہا۔

حضرت مہدی بن میمون رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حفصہ برابر تیس سال تک اپنے گھر کے اندر بنی ہوئی چھوٹی سی مسجد میں رہیں، وہاں سے صرف قیلولہ کے لئے یا قضائے حاجت کے لئے باہر نکلتی تھیں۔

موصوفہ کے صاحبزادہ ہذیل سردی کے موسم میں انگیٹھی میں لکڑی جلا کر کمرے کو اپنی والدہ کے لئے گرم کرتے تھے، اور موصوفہ اس کے ذریعہ تسکین محسوس کرتیں اور برابر عبادت اور نماز میں مشغول رہا کرتی تھیں، جب ان کے بیٹے فوت ہوگئے تو فرماتی تھیں کہ بتوفیق الٰہی میں نے کافی صبر وتحمل سے کام لیا، مگر پھر بھی بعض اوقات بے ساختہ دل پر گھبراہٹ

Marfat.com

طاری ہو جاتی ہے، تو ایک رات سورہ نحل پڑھ رہی تھی کہ ان آیات پر پہنچی:

وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ. (النحل: ۹۵، ۹۶)

ترجمہ: اور تم لوگ عہد خداوندی کے بدلے میں تھوڑا مال مت حاصل کرو، بس اللہ کے پاس جو چیز ہے وہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم سمجھ بوجھ رکھتے ہو، اور جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ دائم وقائم رہے گا، اور جو لوگ ثابت قدم ہیں ہم ان کے اچھے کاموں کے عوض ان کا اجر ان کو ضرور دیں گے۔

میں ان آیات کو بار بار لوٹا کر پڑھتی رہی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میری گھبراہٹ والی وہ کیفیت دور فرمادی۔ ❶

حضرت ام عطیہ کا عشقِ رسول

ام عطیہ رضی اللہ عنہا ایک صحابیہ تھیں، جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی ان کی زبان پر آتا تو کہتیں "بابی" (میرے والد آپ پر قربان ہوں) اس سے انداز لگایا جا سکتا ہے کہ ان کے دل میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شدت کا کیا عالم تھا۔ ❷

حضرت ام سلیم کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت ومحبت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کی عقیدت کا یہ عالم تھا کہ آپ جب ان کے گھر میں استراحت فرماتے، وہ آپ کا پسینہ مبارک اور گرے ہوئے موئے مبارک ایک شیشی میں تبرک کے طور پر جمع کر لیتی تھیں، اگر کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ام سلیم

❶ صفة الصفوة: ترجمة: حفصة بنت سيرين، ج ۲ ص ۲۴۱، ۲۴۲

❷ سنن النسائي: كتاب الحيض، باب شهود الحيّض العيدين ودعوة المسلمين، ج ۱ ص ۱۹۳، رقم الحديث: ۳۹۰

Marfat.com

کے گھر نماز کا وقت آجاتا تو آپ وہیں چٹائی پر نماز ادا کر لیتے، ایک بار سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلیم کے مشکیزے سے اپنا دہن مبارک لگا کر پانی پیا، وہ اٹھیں اور مشکیزے کا منہ کاٹ کر اپنے پاس رکھ لیا کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہونٹ اس سے مس ہوئے تھے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج سے فارغ ہونے کے بعد منیٰ میں اپنے موئے مبارک ترشوائے تو حضرت ام سلیم نے اپنے شوہر ابوطلحہ سے کہا کہ حجام سے ان بالوں کو مانگ لو، انہوں نے ایسا ہی کیا، حضرت ام سلیم نے موئے مبارک ایک شیشی میں خیر و برکت کے لئے اپنے پاس محفوظ کر لئے۔ ❶

حضرت ام حکیم کے ہاتھوں ایک معرکے میں سات رومی جہنم واصل ہوئے

حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا کے ایام عدت گزر گئے تو ان کو نکاح کے پیغام ملنے شروع ہو گئے، ان میں حضرت خالد بن سعید بن عاص کا پیغام بھی تھا، ام حکیم رضی اللہ عنہا نے اور سب پیغام تو رد کر دیئے البتہ حضرت خالد بن سعید سے نکاح پر رضامندی ظاہر کی، حضرت خالد بن سعید بڑے جلیل القدر صحابی تھے وہ سابقون الاولون میں سے تھے، دو ہجرتوں (ہجرتِ حبشہ اور ہجرتِ مدینہ) سے مشرف ہو چکے تھے اور فتح مکہ، حنین، طائف اور تبوک میں بھی سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمرکابی کی سعادت حاصل کر چکے تھے، اسی لئے حضرت ام حکیم نے انہیں دوسروں پر ترجیح دی، چنانچہ چار سو دینار مہر پر ان کا نکاح حضرت خالد بن سعید کے ساتھ مرج الصقہ کے مقام پر ہو گیا، یہ جگہ دمشق کے قریب واقع ہے، اس وقت اسلامی لشکر دمشق کی طرف پیش قدمی کر رہا تھا۔

نکاح کے بعد حضرت خالد بن سعید نے رسمِ عروسی ادا کئے جانے کی خواہش کا اظہار کیا تو حضرت ام حکیم نے کہا: دشمن سر پر کھڑا ہے اور اس سے ہر وقت لڑائی کا خطرہ ہے اس لئے

❶ الطبقات الکبری: ترجمة: أم سلیم بنت ملحان، ج۸ ص ۳۱۵

Marfat.com

چند دن توقف کر کے اطمینان سے یہ رسم ادا ہو جائے تو بہتر ہوگا، حضرت خالد بن سعید نے کہا: مجھے اس معرکے میں اپنی شہادت کا یقین ہے، ام حکیم خاموش ہو گئیں، ایک پل کے پاس جواب ''قنطرہ ام حکیم'' کہلاتا ہے رسم عروسی ادا ہوئی، صبح کو دعوتِ ولیمہ ہوئی، ابھی لوگ کھانے سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ رومیوں نے حملہ کر دیا، ایک قوی ہیکل آدمی سب سے آگے تھا اور مسلمانوں کو للکارتا تھا، حضرت خالد بن سعید تیر کی طرح جھپٹ کر اس کے مقابلے کے لئے نکلے اور نہایت بہادری سے لڑ کر اس کے ہاتھوں جام شہادت پیا، اس کے بعد عام لڑائی شروع ہوگئی۔ ❶

حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا شوہر کی شہادت کا منظر دیکھ رہی تھیں، اسی وقت نہایت جوش سے اٹھیں اپنے کپڑوں کو باندھا اور خیمہ کی چوب اکھاڑ کر لڑائی میں شریک ہوگئیں، زخمی شیرنی کی طرح بڑھ بڑھ کر حملے کرتی تھیں اور اپنی چوب سے رومیوں کا مار گراتی تھیں، اس معرکہ میں ان کے ہاتھ سے سات رومی جہنم واصل ہوئے۔

اللہ کے عشق کے لئے دنیا کی محبت کو دل سے نکال دیا

ایک دفعہ حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ نے سات دن تک روزہ افطار نہ کیا، آٹھویں روز بھوک کی شدت سے نفس نے فریاد کی کہ مجھے بھوکا مرتے ساتے دن ہو گئے، کب تک مجھے بھوکا مارو گی، تھوڑی دیر بعد کسی شخص نے دروازہ پر دستک دی، اور کھانے کا ایک پیالہ حضرت رابعہ کی خدمت میں پیش کیا، گھر میں اندھیرا تھا، حضرت رابعہ پیالہ رکھ کر چراغ جلانے اٹھیں ابھی چراغ بھی جلا چکی تھیں کہ بلی نے کھانے کا پیالہ گرا دیا، رابعہ بصریہ رحمہا اللہ یہ دیکھ کر کہنے لگیں اچھا ایک کٹورہ پانی کا لے آؤں، روزہ افطار تو کر لوں، پانی لینے گئیں تو چراغ گل ہو گیا، ابھی آپ نے پانی سے روزہ افطار نہیں کیا تھا کہ پانی کا پیالہ ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گیا۔ حضرت رابعہ نے ایک آہ جگر سوز نکالی کہنے لگیں الٰہی! یہ کیا ماجرا ہے؟ ندا

❶ الطبقات الکبری: ترجمة: خالد بن سعید بن العاص، ج ۴ ص ۷۴

Marfat.com

آئی تم دنیا چاہتی ہو یا آخرت جس کی تمہاری خواہش ہو پوری کر دی جائے، ایک دل میں دنیا اور خدا کی محبت جمع نہیں ہو سکتی۔

حضرت رابعہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ میں اسی روز سے دنیا سے دل برداشتہ ہوگئی پھر کبھی دنیا کی طرف رخ نہیں کیا۔ میری ہر وقت یہی دعا تھی کہ یا الٰہی! مجھے اپنی حضوری میں مشغول رکھ، ایسا نہ ہو کہ دنیا تیری حضوری سے محروم کر دے۔ [1]

رابعہ بصریہ کی پیدائش پر انعام خداوندی کا واقعہ

حضرت رابعہ بصریہ کے والد ماجد ایک غریب شخص تھے، ان کی تین بیٹیاں اور بھی تھیں، اور حضرت رابعہ بصریہ چوتھی بیٹی تھیں، اور ان کو رابعہ اسی لئے کہتے ہیں کہ رابعہ کے معنی چوتھی عورت کے ہیں، جس رات حضرت رابعہ پیدا ہوئیں اسی رات ان کے والد کے گھر میں خرچ کرنے کو کچھ نہ تھا، وہ اسی فکر میں سو گئے کہ رات کو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم غمگین مت ہو، یہ لڑکی جو تمہارے ہاں پیدا ہوئی ہے بڑی برگزیدہ اور مقبول ہوگی، تم صبح امیر بصرہ کے پاس جاؤ، اور ایک کاغذ پر میری طرف سے یہ لکھ کر اسے پہنچا دو کہ ہر رات تم جو مجھ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) پر سو بار درود بھیجتے ہو اور جمعہ کی رات کو چار سو بار، یہ جمعہ کی رات جو گزر گئی ہے تم اس میں درود پڑھنا بھول گئے ہو، اس کے عوض میں چار سو دینار بطور کفارہ اس شخص کو دے دو، حضرت رابعہ کے والد جب بیدار ہوئے، تو روتے ہوئے اٹھے اور حسب الارشاد ایک عرضی لکھی، اور امیر بصرہ کے پاس پہنچے اور ایک دربان کے ہاتھ وہ عرضی اندر بھیجی، امیر وہ عرضی دیکھ کر عالم وجد میں آ گیا اور حکم دیا کہ اس شکرانے میں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یاد فرمایا ہے، اسی وقت دس ہزار درہم فقیروں کو تقسیم کئے جائیں، اور چار سو درہم اس بزرگ

[1] تذکرۃ الاولیاء: حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کے حالات و مناقب، ص ۶۶

Marfat.com

شخص کو دیئے جائیں، جو یہ پیغام لایا ہے اور اس کو کہا جائے کہ وہ اندر تشریف لائے تا کہ میں اس کی زیارت کروں، پھر ایک دم اٹھا اور کہا مگر یہ خلاف ادب ہے کہ میں اسے اندر بلاؤں، میں خود اس کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں اور اس کی راہ کو اپنی داڑھی سے صاف کرتا ہوں، چنانچہ امیر بصرہ خود باہر آیا اور حضرت رابعہ کے والد کے ہاتھ چومے اور بڑی تعظیم وتکریم سے اسے مسند شاہی پر بٹھایا اور عرض کیا کہ آئندہ جب بھی کبھی کوئی حاجت ہو خدارا مجھ ہی سے وہ خدمت لیا کیجئے۔ ❶

دنیا کا سوال کرتے ہوئے مجھے اللہ تعالیٰ سے حیاء آتی ہے

ابو بلال اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں حج کے ارادہ سے نکلا، راستے میں ایک عورت ملی جس کے پاس نہ زادِ راہ تھا اور نہ ہی کوئی برتن، میں نے سوال کیا کہ آپ کہاں سے آئی ہیں؟ جواب دیا کہ بلخ سے، میں نے کہا آپ کے پاس نہ زادِ راہ ہے نہ توشہ، اس نے کہا کہ میرے ساتھ بلخ سے نکلتے ہوئے دس درہم تھے، ابھی تک اس میں سے کچھ باقی ہیں، میں نے کہا کہ جب یہ ختم ہو جائیں گے پھر کیا کرو گی؟ جواب دیا یہ جبہ (قمیص) ہے اس کو بیچ کر اس کی قیمت خرچ کروں گی، میں نے کہا جب یہ ختم ہو گئے؟ کہنے لگی دوپٹہ بیچ کر خرچ کروں گی، میں نے کہا جب یہ ختم ہو گئے پھر کیا کرو گی؟ مجھے کہنے لگی:

يا بطال أسأله فيعطيني، قلت: ألا سألته قبل ذلك؟ قالت: ويحك إني أستحيي أن أسأله شيئا من الدنيا ومعي فضل من عرضها. ❷

اے بزدل! اللہ سے سوال کروں گی، میں نے کہا پہلے سوال کیوں نہیں کرو گی؟ جواب دیا مجھے حیاء آتی ہے کہ میرے پاس دنیا کی کوئی چیز زائد از ضرورت ہو اور میں اُس سے سوال کروں۔

❶ تذکرۃ الاولیاء: حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کے حالات ومناقب، ص ۵۵، ۵۶ ❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من أهل بلخ، ترجمة: عابدة بلخية رحمها الله، ج ۲ ص ۳۴۳

Marfat.com

مہمان کے اکرام کے سبب ایک غیبی بکری دودھ اور شہد دینے لگی

حضرت ابوالربیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک گاؤں میں ایک نیک عورت کی شہرت سنی جس کا نام فِضّہ تھا، میری عادت کسی عورت سے ملنے کی نہ تھی، مگر اس کے احوال میں نے ایسے سنے کہ مجھے اس کے پاس جانے کی خواہش پیدا ہوئی، میں اس گاؤں میں گیا اور اس کی تحقیق کی تو مجھے لوگوں نے بتایا کہ اس کے یہاں ایک بکری ہے جس کے تھنوں سے دودھ اور شہد دونوں نکلتے ہیں، مجھے یہ سن کر تعجب ہوا میں نے ایک نیا پیالہ خریدا اور اس کے گھر جا کر میں نے کہا کہ تمہاری بکری کے متعلق میں نے یہ شہرت سنی ہے کہ وہ دودھ اور شہد دیتی ہے میں بھی اس کی برکت دیکھنا چاہتا ہوں، اس نے وہ بکری میرے حوالہ کردی، میں نے اس کا دودھ نکالا، تو واقعی اس میں سے دودھ اور شہد نکلا، ہم نے اس کو پیا، اس کے بعد میں نے پوچھا کہ یہ بکری کہاں سے تمہارے پاس آئی؟ کہنے لگی اس کا قصہ یہ ہے کہ ہم غریب ہیں، ایک بکری کے سوا ہمارے پاس کچھ نہ تھا، اسی پر ہمارا گزر تھا، اتفاق سے بقرہ عید آگئی، میرے خاوند نے کہا کہ ہمارے پاس کچھ اور تو ہے نہیں، یہ بکری ہمارے پاس ہے لاؤ اسی کی قربانی کرلیں، میں نے کہا کہ ہمارے پاس گزر کے لئے اس کے سوا تو کوئی چیز ہے نہیں، ایسی حالت میں قربانی کا حکم تو ہے نہیں پھر کیا ضرورت ہے کہ ہم قربانی کریں، خاوند نے یہ بات مان لی اور قربانی ملتوی کردی۔ اس کے بعد اتفاق سے اسی دن ہمارے یہاں ایک مہمان آگیا تو میں نے خاوند سے کہا کہ مہمان کے اکرام کا تو حکم ہے، اور کوئی چیز تو ہے نہیں، اس بکری ہی کو ذبح کرلو، وہ اس بکری کو ذبح کرنے لگا، مجھے یہ خیال ہوا کہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے اس بکری کو ذبح ہوتے دیکھ کر رونے لگیں گے، اس لئے میں نے کہا کہ باہر لے جا کر دیوار کی آڑ میں ذبح کرلو، بچے نہ دیکھیں، وہ باہر لے گئے اور جب اس پر چھری چلائی تو یہ بکری ہماری دیوار کے اوپر کھڑی تھی اور وہاں سے خود اُتر کر مکان کے صحن میں آگئی، مجھے یہ خیال ہوا کہ شاید وہ بکری خاوند کے ہاتھ سے چھوٹ گئی، میں اس کو

Marfat.com

دیکھنے باہر گئی تو خاوند اس بکری کی کھال کھینچ رہے تھے، میں نے ان سے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ ایسی ہی بکری گھر میں آ گئی، اس کا قصہ میں نے سنایا خاوند کہنے لگے کیا بعید ہے کہ حق تعالی شانہ نے اس کا بدل ہمیں عطا فرمایا ہو، یہ وہ بکری ہے جو دودھ اور شہد دیتی ہے یہ سب کچھ محض مہمان کے اکرام کی وجہ سے ہے، پھر وہ عورت کہنے لگی کہ اے میرے بچو! یہ بکری دلوں میں چرتی ہے، اگر تمہارے دل نیک رہیں گے تو اس کا دودھ بھی اچھا رہے گا، اور اگر تمہارے دلوں میں کھوٹ آ گیا تو اس کا دودھ بھی خراب ہو جائے گا، اپنے دلوں کو اچھا رکھو، ہر چیز تمہارے لئے اچھی بن جائے گی۔ ❶

حضرت جویریہ نے حضور کی خاطر اپنی قوم اور عزیز و اقارب کو چھوڑ دیا

۶ھ میں بنو المصطلق مسلمانوں کے خلاف جمع ہو گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ان کے اجتماع کا پتہ چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو لے کر ان کے مقابلہ کو تشریف لے گئے، قدیر کی طرف مریسیع چشمے پر مسلمانوں کا بنی المصطلق کے جوانوں سے مقابلہ ہوا، مسلمان بہت بہادری سے لڑے اور مشرکین شکست کھا کر بھاگے، ان کے بہت سے لوگ گرفتار ہوئے، ان میں قبیلہ کے سردار حارث بن ابی ضرار کی بیٹی جویریہ بھی تھی۔

تمام قیدی لونڈی اور غلام کے طور پر مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے گئے، جویریہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مکاتبت کی رقم ادا کر کے اس کو آزاد کرا لیا اور جویریہ کی مرضی کے مطابق اس سے نکاح کر لیا۔

جب حارث بن ابی ضرار کو پتہ چلا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کی کہ میری شان اس سے بالاتر ہے کہ میری بیٹی کنیز بنا کر رکھی جائے،

❶ فضائل صدقات: ص ۷۶۴، ۷۶۵ روض الرياحين في حكايات الصالحين: الحكاية الثالثة والخمسون، ص ۹۳، ۹۴

Marfat.com

میں اس کے لئے کتنا ہی زرِفدیہ ہودے کر اس کو آزاد کرانے کے لئے تیار ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حارث! یہ بہتر ہوگا کہ تم پہلے جویریہ کی مرضی معلوم کرو، اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہتی ہیں تو میری طرف سے آزاد ہے، حارث بن ضرار اپنی بیٹی جویریہ کے پاس گیا اور کہا: بیٹی! تم نے محمد سے شادی کر لی ہے لیکن یہ بات ہماری شان کے خلاف ہے کہ تم کنیز کی حیثیت سے رہو، میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بات کر لی ہے وہ تم کو آزاد کرنے کو تیار ہیں، لیکن معاملہ تمہاری مرضی پر چھوڑ دیا ہے، اب تم میرے ساتھ چلو اس لئے کہ میں قوم میں اپنی رسوائی برداشت نہیں کر سکتا، حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تم صرف میرے باپ ہو، اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے شوہر اور اللہ کے رسول ہیں، یہ کیسے ممکن ہے کہ میں اللہ کے رسول کو چھوڑ کر تمہارے ساتھ چلی جاؤں۔ غرض انہوں نے اپنی قوم اور عزیز و اقارب کو ذاتِ رسول کے لئے چھوڑنا پسند کیا۔ ❶

راہِ خدا میں خرچ کے سبب کٹے ہوئے ہاتھ اور ڈوبے ہوئے بچے کی حفاظت

حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں کہ کسی شہر کا حاکم بے حد ظالم اور مردم آزار تھا، چنانچہ اس نے شہر میں منادی کرادی تھی کہ جو شخص کسی فقیر کو کچھ دے گا اس کا ہاتھ کاٹ کر شہر بدر کر دیا جائے گا، اتفاقاً کسی دن ایک بھوک کا مارا فقیر جو زندگی سے مایوس ہو چکا تھا، شہر میں آ کر ایک عورت سے بڑی لجاجت اور عاجزی کے ساتھ کچھ طلب کرنے لگا، عورت نے کہا بندۂ خدا کیا تو نے حاکم وقت کا حکم نہیں سنا جو میری ذلت و رسوائی کا سامان کرنا چاہتا ہے؟ کہنے کو تو اس نے یہ کہہ دیا مگر اس فقیر کی حالت زار کو دیکھ کر عورت سے نہ رہا گیا اور دو روٹیاں نکال کر اس فقیر کو دے ہی دیں، اور کہنے لگی: اب حاکم کا جو جی چاہے کرے مجھ سے تو اس کی بھوک کی حالت دیکھی نہیں جاتی۔

❶ الطبقات الکبری: ذکر أزواج رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، ترجمة: جویریة بنت الحارث، ج۸ ص ۹۲، ۹۳ تاریخ مدینة دمشق: ج۳ ص ۲۱۹

Marfat.com

جب اس ظالم کو واقعہ کی خبر ملی تو اس نے عورت کا ہاتھ کٹوا کر اس کو شہر بدر کر دیا، جس کے ساتھ ایک دودھ پیتا بچہ بھی تھا، شہر سے نکل جانے کے بعد وہ عورت جنگل و بیابانوں میں ماری پھرتی تھی کہ شدت گرمی کے باعث پیاس سے بے تاب ہوگئی، مجبوراً کہیں پانی نہ ملا تو ایک نہر کے کنارے جا کر پانی پینے کو جھکی ہی تھی کہ اچانک وہ شیر خوار بچہ اس کی گود سے چھوٹ کر نہر میں جا پڑا، جس سے وہ سخت بے قرار ہو کر کہنے لگی کہ افسوس! میری یہ پیاس میرے فرزند دل کے خون کی پیاسی تھی، بچہ کی جدائی اور بے تابی سے جب اس کا دل بھر آیا اور زار و قطار رونے لگی تو یکا یک کیا دیکھتی ہے کہ دو خوبصورت نوجوان جو بہترین پوشاک سے ملبوس تھے، ظاہر ہو کر اس عورت سے معلوم کرنے لگے آخر تو اتنی پریشان کیوں ہے؟ اور زار و قطار رو رو کر تیرا یہ کیا حال بنا ہے جس پر کسی کا دستِ شفقت تیری طرف نہیں بڑھتا؟ عورت نے تمام حال ان نوجوانوں کو بتلایا، بس اب کیا تھا فوراً ایک نوجوان دریا میں کودا اور اس عورت کے بچہ کو صحیح سلامت نکالا لایا اور دوسرے نے اس کے کٹے ہوئے ہاتھ کو صحیح و درست کر دیا، اب وہ دونوں عورت سے کہنے لگے کہ تو نے ہمیں پہچانا بھی؟ عورت نے کہا: نہیں، تو وہ بولے ہم دونوں وہی تیری دو روٹیاں ہیں جو تو نے اللہ کے لئے اس بھوکے فقیر کو دی تھیں، اور جن کے سبب تو ظالم کے ہاتھوں اس بلا میں مبتلا ہوئی تھی، خدا کا شکر ہے کہ اب انہیں دو روٹیوں کے صدقے سے نجات ملی۔ [1]

حبیبہ عدویہ رحمہا اللہ کی شب بھر عبادت اور مناجات

عبداللہ مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب رات کی تاریکی میں حبیبہ عدویہ رحمہا اللہ نماز پڑھتیں تو اپنے کرتے اور اپنے دو بیٹے کو کس لیتیں اور کہتیں:

إلهي غارت النجوم، ونامت العيون وغلقت الملوك أبوابها، وبابك مفتوح، وخلا كل حبيب بحبيبه، وهذا مقامي بين يديك. فإذا

[1] نوادرات علمیہ: ص ۱۰۷، ۱۰۸ حکایتوں کا گلدستہ: ص ۳۶، ۳۷

Marfat.com

كان السحر قالت: اللهم وهذا الليل قد أدبر، وهذا النهار قد أسفر، فليت شعرى هل قبلت منى ليلتى فأهنى أم رددتها على فأعزى، فوعزتک لهذا دأبى ودأبک أبدا ما أبقيتنى، وعزتک لو انتهرتنى ما برحت من بابک ولا وقع فى قلبى غير جودک وكرمک. ❶

الٰہی ستارے گم ہو گئے اور آنکھیں سو گئیں، بادشاہوں کے دروازے بند ہو گئے تیرا دروازہ کھلا ہے، ہر دوست اپنے دوست کے ساتھ ہے، اور یہ تیرے سامنے میرا ٹھکانہ ہے، جب سحر ہو جاتی تو کہتیں اے اللہ! یہ رات بھی جا رہی ہے دن نمودار ہونے والا ہے، کاش کہ میرے شعر آپ کے دربار میں قبول ہوتے تو مجھے مبارک باد دی جاتی، اگر رد کئے گئے ہیں تو مجھے افسوس ہوتا، مجھے تیری عزت کی قسم یہ میرا طریقہ ہے وہ تیرا طریقہ ہے، تیری عزت کی قسم اگر تو مجھے دھتکار دے میں تیرا دروازہ نہ چھوڑوں گی اور نہ ہی تیری دوستی کے علاوہ کوئی چیز میرے دل میں آئے گی۔

حضرت خنساء بنت خدام کی آہ وزاری

یمن کے اندر ایک بزرگ عورت رہتی تھی جو حسن کے اندر مشہور تھی، بہت ہی خوبصورت تھی اس کو خنساء بنت خدام کہا جاتا تھا، جب رات چھا جاتی اور آنکھیں نیند کے اندر ڈوب جاتیں لوگوں کے کام ختم ہو جاتے وہ روتی ہوئی پکارتی:

يا حبيب المطيعين إلى كم تحبس خدود المطيعين فى التراب أبعثهم حتى ينجزوا موعدک الصادق الذى اتعبوا له أنفسهم ثم انصبوها. قال فيسمع البكاء من الدور حولها. ❷

اے فرمان برداروں کے دوست! کب اپنے فرماں برداروں کے چہرہ خاک میں بند

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، ترجمة: حبيبة العدوية، ج ۲ ص ۲۴۶ ❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات اليمن، ج ۱ ص ۴۶۱

Marfat.com

رکھیں گے، ان کو اٹھا تا کہ تیرا وعدہ سچا پورا ہو جائے، جس وعدہ کی خاطر انہوں نے اپنے آپ کو تھکا دیا ہے، پھر اس کا رونا دور تک سنا جاتا۔

شیخ عبدالقادر جیلانی کی والدہ کا اپنے لختِ جگر کی حُسن تربیت

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ ابھی کم سن تھے کہ سایہ پدری سے محروم ہو گئے، والدہ ماجدہ نے بڑے صبر اور حوصلے سے کام لیا اور اپنے چار پانچ سالہ فرزند کی تعلیم و تربیت اور نگرانی پر خاص توجہ دی، اسی توجہ کا نتیجہ تھا کہ سیدنا شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ ایک مثالی جوان صالح بنے۔ ابتدائی تعلیم انہوں نے مقامی مکتب میں حاصل کی، اٹھارہ سال کی عمر میں مزید تعلیم کے لئے بغداد جانے کا ارادہ کیا، اس مقصد کے لئے والدہ ماجدہ سے اجازت طلب کی، انہوں نے باچشم پُرنم اپنے لخت جگر کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا میرے نور بصر تیری جدائی تو ایک لمحہ کے لئے بھی مجھ سے برداشت نہیں ہو سکتی لیکن جس مبارک مقصد کے تم بغداد جانا چاہتے ہو میں اس کے راستے میں حائل نہ ہوں گی، حصول علم ایک مقدس فریضہ ہے، میری دعا ہے کہ تم تمام علوم میں درجہ کمال حاصل کرو، میں تو شاید اب جیتے جی تمہاری صورت نہ دیکھ سکوں گی مگر میری دعائیں ہر حال میں تمہارے ساتھ رہیں گی۔

پھر فرمایا تمہارے والد مرحوم کے ترکہ میں سے اسی دینار میرے پاس ہیں، چالیس دینار تمہارے بھائی کے لئے رکھتی ہوں اور چالیس زادِ راہ کے لئے تمہارے سپرد کرتی ہوں، پھر سیدہ فاطمہ نے یہ چالیس دینار سید عبدالقادر کی بغل کے نیچے ان کی گدڑی میں سی دیئے، جب وہ گھر سے رخصت ہونے لگے تو ان سے فرمایا: میرے پیارے بچے! میری آخری نصیحت سن لو، اسے کبھی نہ بھولنا، وہ یہ ہے کہ ہمیشہ سچ بولنا اور خواہ کچھ بھی ہو جائے جھوٹ کے نزدیک بھی نہ پھٹکنا۔

سعادت مند فرزند نے بادیدہ گریاں عرض کیا: اماں جان! میں سچے دل سے وعدہ کرتا ہوں کہ ہمیشہ آپ کی نصیحت پر عمل کروں گا۔ سیدہ فاطمہ نے اپنے نور العین کو گلے لگا لیا اور

Marfat.com

پھر ایک آہِ سرد کھینچ کر فرمایا: جاؤ تمہیں اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا وہی تمہارا حافظ و ناصر ہے۔

والدہ ماجدہ سے رخصت ہو کر شیخ عبدالقادر بغداد جانے والے ایک قافلے کے ساتھ ہو گئے، اس زمانے میں طویل بیابانی راستوں میں تنہا سفر کرنا ممکن نہ تھا، لوگ قافلے بنا کر سفر کرتے تھے اور اپنی حفاظت کا مقدور بھر اہتمام کرتے تھے، لیکن رہزنوں کا خطرہ ہر وقت دامن گیر رہتا تھا، شیخ عبدالقادر کا قافلہ جب ہمدان سے آگے ترتنگ کے سنسان کوہستانی علاقے میں پہنچا تو ساٹھ قزاقوں کے ایک جتھے نے قافلے پر حملہ کر دیا اور اہل قافلہ کا سب مال و اسباب لوٹ لیا، شیخ عبدالقادر ایک طرف کھڑے تھے کہ ایک ڈاکو نے ان سے پوچھا اے لڑکے! تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟

انہوں نے بلاخوف و ہراس اس اطمینان سے جواب دیا ہاں میرے پاس چالیس دینار ہیں، ان کی ظاہری حالت دیکھ کر ڈاکو کو ان کی بات پر یقین نہ آیا اور نہ ان پر ایک نگاہِ استہزاء ڈالتا ہوا چلا گیا، پھر ایک دوسرے ڈاکو نے ان سے یہی سوال کیا، انہوں نے اس کو بھی وہی جواب دیا، یہ ڈاکو بھی ان کی بات کو ہنسی میں اڑا کر چلا گیا، شدہ شدہ یہ بات ڈاکوؤں کے سردار احمد بدوی تک پہنچی، اس نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ اس لڑکے کو پکڑ کر میرے پاس لاؤ، ڈاکوؤں نے سید صاحب کو پکڑ کر احمد بدوی کے سامنے پیش کیا تو اس نے ان سے پوچھا لڑکے! سچ سچ بتا تیرے پاس کیا ہے؟ انہوں نے بے دھڑک جواب دیا، میں پہلے بھی تیرے دو ساتھیوں کو بتا چکا ہوں کہ میرے پاس چالیس دینار ہیں، سردار نے کہا کہاں ہیں نکال کر دکھاؤ، حضرت نے فرمایا میری بغل کے نیچے گدڑی میں سلے ہوئے ہیں، سردار نے گدڑی کو ادھیڑ کر دیکھا تو اس میں واقعی چالیس دینار نکل آئے، سردار اور اس کے ساتھی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے، سردار نے استعجاب کے عالم میں کہا لڑکے! تمہیں معلوم ہے کہ ہم ڈاکو ہیں لیکن پھر بھی تم نے دیناروں کا بھید ہم پر ظاہر کر دیا، اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت نے فرمایا میری پاکباز والدہ نے گھر سے رخصت ہوتے وقت مجھے نصیحت کی تھی کہ

Marfat.com

ہمیشہ سچ بولنا، بھلا ان چالیس دیناروں کی خاطر میں والدہ کی نصیحت کیسے فراموش کر دیتا؟

یہ سن کر سردار پر رقت طاری ہوگئی اور وہ روتے ہوئے بولا: آہ!! اے بچے! تم نے اپنی ماں سے کئے ہوئے عہد کا اتنا پاس رکھا، حیف ہے مجھ پر کہ اتنے سالوں میں، میں نے اپنے خالق کا عہد توڑتا رہا ہوں، اے بچے! آج سے میں اس کام سے توبہ کرتا ہوں۔

دوسرے ڈاکوؤں نے بھی سردار کا ساتھ دیا، لوٹا ہوا تمام مال قافلے والوں کو واپس کر دیا اور اس کے بعد نیکی اور پرہیزگاری کی زندگی اختیار کر لی۔ ❶

حضرت نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کی والدہ محترمہ

بی بی زلیخا کی زندگی پرسکون گزر رہی تھی، ان کو ایک ہی پریشانی تھی کہ شادی کو پندرہ سال گزر چکے ہیں اور ابھی تک ان کے گھر میں اولاد کی بہار نہیں آئی، اس سلسلہ میں بی بی زلیخا اکثر اداس رہتی تھیں، سید احمد بخاری بی بی زلیخا کو اکثر تسلیاں دیتے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے، اکثر سید احمد بخاری اور بی بی زلیخا یہ دعا کرتے تھے:

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ.

اے میرے رب! مجھے تنہا نہ چھوڑ، تو بہتر وارث دینے والا ہے۔

آخر دعا قبول ہوئی اور ۶۳۶ھ میں بی بی زلیخا کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام محمد رکھا، پھر اسی بچے نے بڑے کر نظام الدین اولیاء اور محبوب الٰہی کے نام سے شہرت پائی۔ پھر دوسرے سال بی بی زلیخا کے بطن سے ایک لڑکی پیدا ہوئی مگر ان خوشیوں کے بعد اچانک ان کے شوہر سید احمد بخاری کا انتقال ہوگیا، شوہر کے انتقال کے بعد جب زلیخا بیوہ ہوئیں تو ان کے بھائیوں نے اپنی اس نیک بہن کی مالی امداد کرنے کی بہت کوشش کی مگر زلیخا ایک غیور عورت تھیں، وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے والی نہیں تھیں، خود محنت

❶ تاریخ اسلام کی چار سو باکمال خواتین: ص ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷ نفحات الانس: حالات از شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ، ص ۶۴۲، ۶۴۳

Marfat.com

مزدوری کر کے اپنی زندگی کے لمحات گزارنے لگیں۔

بی بی زلیخا پر چار افراد کا بوجھ تھا، ایک وہ خود، بیٹا (محمد)، بیٹی اور گھر کی ایک ملازمہ، اس سلسلہ میں انہوں نے سوت کاتنے کا فیصلہ کیا، جو کچھ سوت کاتتیں، دوسرے دن ملازمہ کے ہاتھ بازار میں فروخت کروادیتیں مگر اس سے بہت معمولی رقم حاصل ہوتی جو ان چار افراد کی کفالت کے لئے ناکافی ہوتی، ہفتہ میں ایک دو دن کا فاقہ ضرور ہوجاتا، جس دن فاقہ ہوتا اس دن بی بی زلیخا فرماتیں کہ آج ہم لوگ اللہ کے مہمان ہیں۔

شروع شروع میں نوعمر فرزند اپنی والدہ کے اس ارشاد کا مطلب نہ سمجھ سکے، مگر بعد میں اسی فاقہ میں ان کو ایسی لذت محسوس ہونے لگی کہ پھر جب کھانے کو ملتا تو حضرت نظام الدین اولیاء والدہ ماجدہ سے پوچھتے کہ کس روز اللہ کے مہمان بنیں گے؟ والدہ محترمہ اس کے جواب میں فرماتیں بابا نظام الدین! یہ تو اللہ کی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ کسی کا بھی محتاج نہیں، دنیا کی ہر شے اس کے قبضہ میں ہے، وہ جب بھی چاہے تمہیں اپنا مہمان بنالے گا، حضرت نظام الدین اولیاء اپنی والدہ ماجدہ کی زبان سے یہ وضاحت سن کر خاموش ہوجاتے اور پھر نہایت خوشی کے عالم میں دعا مانگتے۔

اے اللہ! تو اپنے بندوں کو روزانہ اپنا مہمان بنا۔ [1]

حضرت نظام الدین اولیاء کی والدہ بی بی زلیخا کا انتقال

بی بی زلیخا اپنے بیٹے کی تعلیم کے سلسلہ میں دلی آگئیں، یہاں آکر بی بی زلیخا کی طبیعت مسلسل خراب ہورہی تھی اور مرض روز بروز بڑھتا ہی جارہا تھا، بی بی زلیخا نے اپنے بیٹے نظام الدین کو اطلاع کروائی کہ وہ آج رات میرے پاس آجائیں، جب آئے تو بی بی زلیخا نے فرمایا میرے پاس بیٹھو، آخری وقت میں حضرت بی بی زلیخا کی آنکھوں کی بینائی بھی بہت زیادہ کمزور ہوگئی تھی، نظر نہیں آتا تھا، جب نظام الدین نے یہ منظر دیکھا تو اس حالت کو

[1] بیس بڑی خواتین: ص ۳۴، ۳۵ بحوالہ سیر الاولیاء: ص ۱۱۲

Marfat.com

دیکھ کر بے تاب ہو گئے اور رو کر کہا:

اماں جان! ہم آپ کے بغیر کیسے جئیں گے؟ بی بی زلیخا نے اپنے محبوب بیٹے کا دایاں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور آسمان کی طرف منہ کر کے بی بی زلیخا نے کہا: اے اللہ! میں سید محمد کو تیرے سپرد کرتی ہوں۔

جب یہ جملہ بی بی زلیخا کی زبان سے پورا ہوا تو دیکھا کہ ان کی زبان پر ''أشهد أن لا إله إلا اللّٰه وأشهد أن محمدا عبده ورسوله '' کا ورد تھا اور پھر چند لمحوں میں اپنی جان اپنے رب کے حوالے کر دی، یہ واقعہ جمادی الاخری ۶۴۸ھ کا ہے۔ ❶

حضرت ام عمارہ کا اپنے شوہر اور دو بیٹوں کے ساتھ غزوہ احد میں مجاہدانہ کارنامے

أم عمارہ اسلام کے قافلے کے ساتھ داعی اور مجاہد بن کر نکلیں اور پھر بہت جلد ام عمارہ اپنے شوہر ''زید بن عاصم'' اور اپنے دونوں بیٹوں، عبداللہ اور حبیب کے ساتھ معرکہ احد میں حاضر تھیں۔ باپ اور بیٹے میدان قتال میں تھے اور ان کے پیچھے ام عمارہ پانی کا مشکیزہ اٹھائے زخمیوں کو پلا رہی تھیں۔

یہ بڑا عظیم خاندان تھا جس کا تعاون اور کردار حیرت انگیز تھا، ہر شخص اپنی جگہ اسلام کے ارکان کی مضبوطی اور مشکلات کا ساتھی تھا تا کہ اسلام کی عمارت انتہائی مضبوط ہو جائے۔

معرکہ منتشر ہوا، مسلمان دائیں بائیں بکھر گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب دس آدمیوں کے سوا کوئی نہ تھا، ام عمارہ خود اس واقعے کو بیان کرتی ہیں کہ جب مسلمان پیچھے بھاگنے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب صرف دس افراد تھے۔

میرے بیٹے اور شوہر دشمنوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کر رہے تھے اور لوگ

❶ بیس بڑی خواتین: ص ۳۶

Marfat.com

قریب سے گذر رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ام عمارہ دشمنوں سے لڑ رہی ہے اور اس کے پاس ڈھال نہیں ہے، اتنے میں ایک شخص جس کے پاس ڈھال تھی وہ گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا:

يَا صَاحِبَ التُّرْسِ، أَلْقِ تُرْسَكَ إِلَى مَنْ يُقَاتِلُ فَأَلْقَى تُرْسَهُ فَأَخَذَتْهُ فَجَعَلْتُ أَتَرَسُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّمَا فَعَلَ بِنَا الْأَفَاعِيلَ أَصْحَابُ الْخَيْلِ، لَوْ كَانُوْا رَجَّالَةً مِثْلَنَا أَصَبْنَاهُمْ، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَيُقْبِلُ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ فَضَرَبَنِي، وَتَرَّسَتْ لَهُ فَلَمْ يَصْنَعْ سَيْفُهُ شَيْئًا وَوَلَّى، وَأَضْرِبُ عُرْقُوبَ فَرَسِهِ فَوَقَعَ عَلَى ظَهْرِهِ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِيحُ: يَا ابْنَ أُمِّ عُمَارَةَ، أُمَّكَ، أُمَّكَ قَالَتْ: فَعَاوَنَنِي عَلَيْهِ حَتَّى أَوْرَدَتْهُ شَعُوبَ.

یہ ڈھال اس کے لئے چھوڑ جاؤ جو مقابلہ کر رہے ہیں، تو اس شخص نے ڈھال پھینک دی اور میں نے اُسے اٹھالیا۔ اس کے بعد ام عمارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہونے والے حملے ڈھال پر روکنے لگیں، وہ خود کہتی ہیں کہ قریش کے گھڑ سوار ہم پر حملے کر رہے تھے، اور وہ ہماری طرح پیدل ہوتے تو ہم انہیں شکست دے دیتے، اتنے میں ایک گھڑ سوار آیا اس نے مجھ پر وار کیا، میں نے اُسے ڈھال پر روکا اور اس کی تلوار کا حملہ ضائع ہو گیا، تو میں نے فوراً اس کے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دیں، وہ اپنی کمر کے بل گرا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام عمارہ کے بیٹے! اپنی ماں کے پاس جا، اپنی ماں کے پاس جا، یہ سن کر ان کے بیٹے نے اپنی ماں کی طرف چھلانگ لگائی اور گرنے والے کو دونوں نے مل کر ختم کر کے گھاٹیوں میں پھینک دیا۔

پھر ان کا یہ بیٹا عبداللہ بن زید دشمنوں پر حملے کرتا اور ان کے حملوں کا جواب دیتا رہا، اچانک ایک شخص نے ان کے بائیں کندھے پر وار کر کے انہیں زخمی کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز لگائی اپنے زخم کو باندھ لو، تو اتنے میں ان کی ماں ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی

Marfat.com

بیٹے کی طرف متوجہ ہوئیں اور مرہم پٹی کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ملاحظہ فرما رہے تھے، پٹی کے بعد ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے بیٹے کو کہا جا میرے بچے اللہ کے دشمنوں سے لڑ، اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ام عمارہ! ہر ایک میں تجھ جیسی طاقت کہاں ہے، اتنے میں وہ شخص جس نے ان کے بیٹے کو زخمی کیا وہ سامنے آیا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام عمارہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کر کے فرمایا:

هَـذَا ضَـارِبُ ابْـنِـک قَـالَـتْ: فَـأَعْتَـرِضُ لَـهُ فَأَضْرِبُ سَاقَهُ فَبَرَکَ، فَرَأَيْت رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

اس شخص نے تیرے بیٹے پر وار کیا ہے، ام عمارہ فوراً اس شخص کے سامنے آئیں اور اس کی پنڈلیوں پر وار کیا اور وہ زمین پر گر گیا، اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے حتی کہ آپ کے دندانِ مبارک نظر آنے لگے۔

پھر دوسرے لوگ بھی آ گئے اور انہوں نے مل کر اسے ختم کر دیا، یہ دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْـحَـمْـدُ لِـلّٰـهِ الَّـذِی ظَـفَّرَکِ وَأَقَرَّ عَيْنَکِ مِنْ عَدُوِّکِ، وأَرَاکِ ثَأْرَکِ بِعَيْنِکِ.

''اللہ کا شکر ہے جس نے تجھے کامیاب کیا، تیرے دشمن سے تیری آنکھیں ٹھنڈی کیں، اور تیرا انتقام تیری آنکھوں کے سامنے دکھا دیا۔''

اس کے بعد ام عمارہ ان کے بیٹے اور شوہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرنے لگے حتی کہ ابن قمئہ نامی شخص چیختا ہوا آیا مجھے بتاؤ کہ محمد کہاں ہیں اگر آج وہ بچ گئے تو میری نجات نہ ہوگی۔'' اسے دیکھ کر مصعب بن عمیر، ام عمارہ اور حبیب بن زید رضی اللہ عنہم آگے بڑھے مگر ابن قمئہ نے ام عمارہ کی گردن پر وار کر کے انہیں زخمی کر دیا، حضرت ام عمارہ نے بھی اس پر کئی وار کئے مگر اس نے دو زرہیں پہنی ہوئی تھیں۔

Marfat.com

ایک مشرک گھڑ سوار اس طرف آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بیٹے کو حکم دیا کہ اس پر تیر برساؤ، عبداللہ نے تیر چلایا تو وہ اس کے گھوڑے کی آنکھ میں لگا اور گھوڑا سوار سمیت گرا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام عمارہ کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور ان کے زخم کی طرف دیکھ کر ان کے بیٹے کو آواز دی کہ اپنی ماں کو سنبھالو اس کے زخم پر پٹی باندھو، اللہ تم سب گھر والوں پر رحمت نازل فرمائے، تیری والدہ کا رتبہ فلاں سے بلند ہے، اللہ تعالیٰ تم پر رحمت فرمائے۔

حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا:

ادع اللّٰہ تعالی أن نرافقک فی الجنة، قال: اللّٰھم اجعلھم رفقائی فی الجنة. ❶

یا رسول اللہ! دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جنت میں آپ کا رفیق بنائے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! ان سب کو جنت میں میرا ساتھی بنادے۔

حضور کے روزے کی دریافت کے لئے حضرت میمونہ کا انوکھا طریقہ

سفر حج میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں۔ صحابہ کو نو ذی الحجہ کو شک ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ ہے یا نہیں۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک پیالہ دودھ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیج دیا۔ جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پی لیا، صحابہ نے دیکھ لیا، اس ترکیب سے پتہ چل گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ نہیں ہے۔ ❷

❶ المغازي للواقدي: ج ۱ ص ۲۷۰، ۲۷۱/ سبل الهدي والرشاد: أبواب المغازي: الباب الثالث عشر في غزوة أحد، ج ۴ ص ۲۰۱، ۲۰۲ ❷ صحيح مسلم: كتاب الصيام، باب استحباب الفطر للحاج بعرفات يوم عرفة، ج ۲ ص ۷۹۱، رقم الحديث: ۱۱۲۴

Marfat.com

حضرت رابعہ بصریہ کی چادر کی غیبی حفاظت

ایک دن حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کو بوجہ تھکان نماز ادا کرتے ہوئے نیند آ گئی، اسی دوران ایک چور آپ کی چادر اٹھا کر فرار ہونے لگا لیکن باہر نکلنے کا راستہ ہی نظر نہیں آیا، اور چادر اپنی جگہ رکھتے ہی راستہ نظر آ گیا لیکن اس نے بوجہ حرص پھر چادر اٹھا کر فرار ہونا چاہا اور پھر راستہ نظر آنا بند ہو گیا، غرض کہ اسی طرح اس نے کئی مرتبہ کیا اور ہر مرتبہ راستہ بند نظر آیا، حتی کہ اس چور نے ندائے غیبی سنی کہ خود کو آفت میں کیوں مبتلا کرنا چاہتا ہے؟ اس چادر والی نے برسوں سے خود کو ہمارے حوالے کر دیا، اور اس وقت سے شیطان تک اس کے پاس نہیں پھٹک سکا، پھر کسی دوسرے کی کیا مجال جو چادر چوری کر سکے؟ یاد رکھ اگرچہ ایک دوست محو خواب ہے لیکن دوسرا تو بیدار ہے۔ ❶

حضرت حبیبہ کا مختلف معرکوں میں دشمنوں کو شکست سے دوچار کرنا

حبیبہ بنت ہاشم مجاہدہ اسلام ہیں، جنہوں نے فن سپہ گری کی تعلیم بھی حاصل کی تھی۔ آپ عرب کے اس قبیلے سے تعلق رکھتی تھیں جو جرأت و بہادری میں دور دور تک اپنا کوئی ثانی نہ رکھتا تھا، آپ نے بچپن ہی سے فنونِ حرب کی تعلیم حاصل کی تھی۔ اکثر معرکوں میں اپنے والد ماجد سپہ سالار ہاشم بن عتبہ کے ساتھ شریک ہوئیں۔ سولہ سال کی عمر میں آپ کی شادی عثمان بن حارث سے ہوئی، لیکن شادی کے چند سال بعد ہی آپ بیوہ ہو گئیں، تو اپنی ساری زندگی اسلام کے لئے وقف کر دی۔ اکثر معرکوں میں عظیم الشان کارنامے انجام دیئے۔ ایران کے آتش پرستوں نے متحد ہو کر یہ طے کیا تھا کہ خواہ کچھ بھی ہو وہ ایران کی اسلامی حکومت کو ختم کر کے دم لیں گے۔ اس معرکہ میں مایہ ناز سپہ سالار ہاشم بن عتبہ آذربائیجان کے مورچے پر اسلامی لشکر کی کمان سنبھالے ہوئے تھے۔ آپ بھی ان کے ساتھ دادِ شجاعت دے رہی تھیں۔

❶ تذکرۃ الاولیاء: حضرت رابعہ بصریہ کے حالات و مناقب، ص ۶۰

Marfat.com

آخر کار آپ لڑتے لڑتے گھوڑے سے گر کر زخمی ہو گئیں، تو آپ کے والد نے ہر چند چاہا کہ چند روز آرام کر لیں، مگر آپ نے منظور نہ کیا اور برابر میدان کارزار میں سرگرم عمل رہیں، جب والد نے بہت زیادہ زور دیا تو آپ نے کہا: ابا جان! مجھے اس سعادت سے محروم نہ کیجئے، یوں تو اسلام میرے لئے دنیا کی ہر چیز سے عزیز ہے، لیکن شوہر کی موت کے بعد میری تمنا یہی ہے کہ اسلام کی خاطر لڑتے لڑتے شہید ہو جاؤں اور شوہر سے جا ملوں۔ آپ کے اس جواب کے بعد ہاشم بن عتبہ نے پھر کچھ نہ کہا۔

آخر کار دشمنوں کو شکست فاش ہوئی۔ آذر بائیجان کے بعد آرمینیا کی جنگ میں آپ بذات خود ایک دستے کی کمان کر رہی تھیں، چنانچہ اپنی قابلیت کی بناء پر بہت ہی مختصر عرصے میں آرمینیا کا پورا علاقہ فتح کر لیا۔ پھر اطلاع ملی کہ بلخ میں ایک بہت بڑا لشکر جمع ہو رہا ہے تا کہ اسلامی علاقوں کو تاخت و تاراج کرنے کے لئے بڑھے۔ اطلاع ملتے ہی ہاشم بن عتبہ آپ کو ساتھ لے کر بلخ جا پہنچے۔ دونوں لشکر ٹکرائے، سخت گھمسان کی لڑائی ہوئی، آخر اس معرکے میں مسلمانوں کو ایک عظیم الشان فتح حاصل ہوئی۔ اس معرکے کے بعد فرغانہ کا معرکہ پیش آیا اس میں ایک موقع پر آپ بری طرح دشمنوں میں گھر گئیں، آپ کے ساتھ صرف چار سو جانباز تھے۔ یہ ایک ایسا نازک موقع تھا کہ بڑے بڑے جانباز بھی گھبرا جاتے، لیکن آپ نے حوصلوں کو پست نہیں ہونے دیا، مٹھی بھر جانبازوں کے ساتھ تلوار چلاتی دشمنوں کے لشکر کو چیرتی ہوئی صاف بچ کر نکل گئیں اور پلٹ کر ایسا سخت حملہ کیا کہ دشمن کے قدم اکھڑ گئے۔ [1]

دن کو روزے اور راتوں کو عبادت کرنے والی حسنہ عابدہ

محمد بن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمیں ایک خاتون کی خبر پہنچی جس کا نام حسنہ تھا، اس نے دنیا کی نعمتوں کو چھوڑ دیا تھا اور عبادت میں مشغول ہو گئی تھی۔ دن کو روزے رکھتی اور

[1] خواتین اسلام کے کارنامے: ص ۱۶۵، ۱۶۶

Marfat.com

رات کو قیام کرتی تھی، اس کے گھر میں کچھ بھی نہیں تھا، انہیں جب پیاس لگتی تو نہر کی طرف چلی جاتیں اور اپنے ہاتھوں سے پانی پیتی، اور یہ نہایت خوبصورت تھیں، ایک عورت نے ان سے کہا شادی کرلو:

هات رجلا زاهدا لا يكلفني من أمر الدنيا شيئا وما أظنك تقدرين عليه، فوالله ما في نفسي أن أعبد الدنيا ولا أتنعم مع رجال الدنيا، فإن وجدت رجلا يبكي ويبكيني، ويصوم ويأمرني، ويتصدق ويحضني عليها، فبها ونعمت، وإلا فعلى الرجال السلام. ❶

اس نے کہا ٹھیک ہے کوئی ایسا زاہد آدمی لے آ جو مجھے دنیاوی معاملات میں پریشان نہ کرے اور مجھے یقین ہے کہ تو ایسا آدمی نہیں پا سکے گا، اللہ کی قسم! میرے دل میں یہ ہے کہ میں دنیا کی عبادت نہیں کروں گی، اور نہ مردوں کے ساتھ دنیا کے مزے اڑاؤں گی، اگر تو کوئی ایسا آدمی پائے جو خود بھی روئے مجھے بھی رُلائے، خود بھی روزے رکھے مجھے بھی حکم دے، خود بھی صدقہ کرے اور مجھے بھی شوق دلائے، اگر ایسا مل جائے تو اچھی بات وگرنہ سلام۔

ام مسلم کی ضروریات اور ابو مسلم دربارِ خداوندی میں

ام مسلم نے ابو مسلم کو کہا اے ابو مسلم! سردی آ گئی ہے اور ہمارے پاس گرم کپڑے، کھانا، جوتے اور ایندھن کچھ بھی نہیں ہے، ابو مسلم نے کہا کہ تم کیا چاہتی ہو؟ انہوں نے کہا تم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ، وہ تمہیں جانتے ہیں، تم انہیں اپنی ضرورت اور حالت کے بارے میں بتلاؤ، ابو مسلم نے کہا تجھ پر ہلاکت ہو، مجھے شرم آتی ہے کہ میں اللہ کے علاوہ کسی اور سے مانگوں، ام مسلم نے بہت ضد کی تو انہوں نے کہا کہ تجھ پر ہلاکت ہو، لاؤ میری تیاری کراؤ، پھر وہ مسجد کی طرف چل دیئے اور اس دن وہیں رکے، جب لوگ عشاء

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، ترجمة: حسنة العابدة، ج ۲ ص ۲۵۲

Marfat.com

کی نماز پڑھ کر چلے گئے اور مسجد خالی ہوگئی تو یہ گھٹنے کے بل جھک گئے اور کہا:

اے اللہ! تو اپنے اور میرے درمیان میرا حال جانتا ہے اور ام مسلم کی بات بھی سن چکا ہے، اس نے مجھے حضرت معاویہ کے پاس بھیجا ہے، حالانکہ دنیا کے سارے خزانے سب تیرے ہاتھ میں ہیں اور معاویہ تو تیری مخلوق ہیں، میں تیری آسانی اور خیر کثیر تجھ سے مانگتا ہوں، پھر انہوں نے اپنی ضروریات گنوائیں، پھر کہا بے شک تیرے خزانے خالی نہیں ہوتے اور تیری خیر کم نہیں ہوتی، تو مجھے جانتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ تو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔

ابو مسلم رحمہ اللہ کی یہ سب باتیں آل معاویہ کا ایک شخص سن رہا تھا، وہ یہاں سے نکل کر سیدھا حضرت معاویہ کی خدمت میں آیا اور جو سنا تھا ان کے گوش گزار کر دیا، حضرت معاویہ نے فرمایا تجھ پر ہلاکت ہو، تو جانتا ہے وہ کون ہے؟ وہ ابو مسلم ہیں، اس نے جو کچھ کہا وہ تجھے یاد ہے، اس نے کہا کیوں نہیں اے امیر المؤمنین، حضرت معاویہ نے فرمایا کہ اس کے لئے اس کی مانگی ہوئی ہو چیز دگنی دو اور فوراً اس کے گھر پہنچاؤ، صبح سے پہلے پہلے اس کے گھر میں ہر چیز دو دو پہنچ جانی چاہئے، تو اس شخص نے وہ تمام چیزیں اٹھائیں اور یہ چیزیں لے کر ام مسلم کے ہاں پہنچا، تو ام مسلم حضرت معاویہ کی تعریف کرنے لگیں اور کہا کہ میں تو انہیں حضرت معاویہ کے پاس جانے کا کہتی ہی رہی ہوں مگر یہ منع کرتے رہے۔

ادھر جب ابو مسلم فجر کی نماز سے فارغ ہوئے وہ گھر لوٹے اور انہیں اپنے رب پر پورا یقین تھا، جب گھر پہنچے تو اسے مال سے بھرا ہوا پایا، ام مسلم نے انہیں کہا ابو مسلم! دیکھ رہے ہو جو امیر المؤمنین نے ہدیہ بھیجا ہے؟ یہ بولے تجھ پر ہلاکت ہو، تم کفران نعمت کر رہی ہو اور رزق دینے والے کا شکر نہیں کر رہی ہو، خدا کی قسم! میں تو حضرت معاویہ کے پاس گیا ہی نہیں اور نہ کسی کو وہاں بھیجا اور نہ انہیں ضرورت کہلوائی، یہ اللہ تعالی کی طرف سے عطیہ ہے جو ہمیں ملا ہے، پس اللہ تعالی ہی کے لئے تمام حمد ہے۔

Marfat.com

اب ام مسلم اپنے شوہر کی حقیقت، توکل علی اللہ کی تعلیم کو سمجھ گئیں اور اس کے بعد انہوں نے کبھی ان سے کوئی چیز نہیں مانگی، اسی نہج پر کہ جس پر ان کے شوہر ابو مسلم تھے قائم ہو گئیں۔ ❶

حضرت جُلَیبیب کی اہلیہ کا ایمان افروز واقعہ

حضرت جلیبیب رضی اللہ عنہ ایک انصاری صحابی تھے، نہ مالدار تھے نہ کسی معروف خاندان سے تعلق تھا، صاحب منصب بھی نہ تھے، رشتہ داروں کی تعداد بھی زیادہ نہ تھی، رنگ بھی سانولا تھا لیکن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے سرشار تھے، بھوک کی حالت میں پھٹے پرانے کپڑے پہنے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، علم سیکھتے اور فیضیاب ہوتے، ایک دن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت کی نظر سے دیکھا اور ارشاد فرمایا:

یا جلیبیب ألا تتزوج؟

جلیبیب! تم شادی نہیں کرو گے؟

جلیبیب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ جیسے آدمی سے بھلا کون شادی کرے گا؟ اللہ کے رسول نے پھر فرمایا جلیبیب! تم شادی نہیں کرو گے؟ اور وہ جوابًا عرض گزار ہوئے کہ اللہ کے رسول بھلا مجھ سے کون شادی کرے گا؟ نہ مال، نہ جاہ وجلال، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ بھی ارشاد فرمایا جلیبیب! تم شادی نہیں کرو گے؟ جواب میں انہوں نے پھر وہی کہا، اللہ کے رسول! مجھ سے شادی کون کرے گا؟ کوئی منصب نہیں، میری شکل بھی اچھی نہیں، نہ میرا خاندان بڑا ہے اور نہ مال و دولت رکھتا ہوں، اللہ کے

❶ سير السلف الصالحين لإسماعيل بن محمد الأصبهاني: ذكر عبد الله بن ثوب أبي مسلم الخولاني، ص ۸۷۷، ۸۷۸/ تاريخ مدينة دمشق: ترجمة: عبد الله بن ثوب، ج ۲۷ ص ۱۹۴، ۱۹۵

Marfat.com

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اذهب الى البيت من الانصار وقل لهم: رسول الله صلى الله عليه وسلم يبلغكم السلام ويقول: زوجوني ابنتكم.

فلاں انصاری کے گھر جاؤ اور ان سے کہو کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں سلام کہہ رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ اپنی بیٹی سے میری شادی کر دو۔

جلیبیب خوشی خوشی اس انصاری کے گھر گئے اور دروازہ پر دستک دی، گھر والوں نے پوچھا کون؟ کہا جلیبیب، گھر والوں نے کہا ہم تو تمہیں نہیں جانتے، نہ تم سے کوئی غرض ہے، خیر گھر کا مالک باہر نکلا، ادھر جلیبیب کھڑے تھے، پوچھا کیا چاہتے ہو؟ کدھر سے آئے ہو؟ کہا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں سلام بھجوایا ہے، یہ سننے کی دیر تھی کہ گھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سلام کا پیغام بھجوایا ہے، ارے یہ تو بہت ہی خوش بختی کا مقام ہے کہ ہمیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کہلا بھیجا ہے، جلیبیب کہنے لگے آگے بھی سنو، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں حکم دیا ہے کہ اپنی بیٹی کی شادی مجھ سے کر دو۔

صاحب خانہ نے کہا ذرا انتظار کرو، میں لڑکی کی ماں سے مشورہ کر لوں، اندر جا کر لڑکی کی ماں کو پیغام پہنچایا اور مشورہ پوچھا، وہ کہنے لگی: نہ نہ، نہ نہ، قسم اللہ کی میں اپنی بیٹی کی شادی ایسے شخص سے نہیں کروں گی، نہ خاندان، نہ شہرت، نہ مال و دولت، ان کی نیک سیرت بیٹی بھی گھر میں ہونے والی گفتگو سن رہی تھی اور جان گئی تھی کہ حکم کس کا ہے؟ کس نے مشورہ دیا ہے، سوچنے لگی اگر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہے تو اس میں یقیناً میرے لئے بھلائی اور فائدہ ہے، اس نے والدین کی طرف دیکھا اور مخاطب ہوئی:

اتردون على رسول الله صلى الله عليه وسلم إمرة؟ ادفعوني إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فإنه لن يضيعني.

Marfat.com

کیا آپ لوگ اللہ کے رسول کا حکم ٹالنے کی کوشش میں ہیں؟ مجھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کردیں (وہ اپنی مرضی کے مطابق جہاں چاہیں میری شادی کردیں) کیونکہ وہ ہرگز مجھے ضائع نہیں ہونے دیں گے۔

پھر لڑکی نے اللہ تعالی کے اس فرمان کی تلاوت کی:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ. (الأحزاب: ٣٦)

کسی مؤمن مرد وعورت کو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد اپنے امور میں کوئی اختیار باقی نہیں رہتا۔

لڑکی کا والد اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اللہ کے رسول! آپ کا حکم سر آنکھوں پر، آپ کا مشورہ، آپ کا حکم قبول، میں شادی کے لئے راضی ہوں، جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لڑکی کے پاکیزہ جواب کی خبر ہوئی تو آپ نے اس کے حق میں یہ دعا فرمائی:

اللّٰهم صُبَّ الخير عليها صبًّا ولا تجعل عيشها كدًّا. (1)

اے اللہ! اس بچی پر خیر اور بھلائی کے دروازے کھول دے اور اس کی زندگی کو مشقت و پریشانی سے دور رکھ۔

پھر جلیبیب کے ساتھ اس کی شادی ہوگئی، مدینہ منورہ میں ایک اور گھرانہ آباد ہوگیا جس کی بنیاد تقوی اور پرہیزگاری پر تھی، جس کی چھت مسکنت اور محتاجی تھی، جس کی آرائش وزیبائش تہلیل، تسبیح اور تحمید تھی، اس مبارک جوڑے کی راحت نماز میں اور دل کا اطمینان تپتی دوپہروں کے نفلی روزوں میں تھا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے یہ شادی خانہ

(1) مسند أحمد: مسند البصريين، حديث أبي برزة الأسلمي، ج ٣٣ ص ٢٨، ٢٩، رقم الحديث: ١٩٧٨٤ / شعب الإيمان: تعظيم النبي صلى الله عليه وسلم وإجلاله وتوقيره، ج ٣ ص ١١٤، رقم الحديث: ١٤٤٦

Marfat.com

آبادی بڑی ہی برکت والی ثابت ہوئی، تھوڑے ہی عرصے میں ان کے مالی حالات اس قدر اچھے ہو گئے کہ راوی کا بیان ہے:

فكانت من أكثر الأنصار نفقة ومالا.

انصاری گھرانوں کی عورتوں میں سب سے زیادہ خرچ کرنے والا گھرانہ اس لڑکی کا تھا۔

ایک جنگ میں اللہ تعالی نے مسلمانوں کو فتح نصیب فرمائی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے دریافت فرمایا:

هل تفقدون من أحد؟

دیکھو تمہارا کوئی ساتھی بچھڑ تو نہیں گیا؟

مطلب یہ تھا کہ کون کون شہید ہو گیا ہے، صحابہ نے عرض کیا ہاں فلاں فلاں حضرات موجود نہیں ہیں، پھر ارشاد ہوا:

هل تفقدون من أحد؟

کیا تم کسی اور کو گم پاتے ہو؟

صحابہ نے عرض کیا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لكني أفقد جليبيا فاطلبوه.

لیکن مجھے جلیبیب نظر نہیں آ رہا، اس کو تلاش کرو۔

چنانچہ ان کو میدان جنگ میں تلاش کیا گیا، وہ منظر بڑا عجیب تھا، ایک میدان جنگ میں ان کے اردگرد سات کافروں کی لاشیں تھیں، گویا وہ ان ساتوں سے لڑتے رہے اور پھر ساتوں کو جہنم رسید کر کے شہید ہوئے، اللہ کے رسول کو خبر دی گئی، رؤف ورحیم پیغمبر تشریف لائے، اپنے پیارے ساتھی کی نعش کے قریب کھڑے ہوئے، منظر کو دیکھا پھر فرمایا:

قتل سبعة ثم قتلوه، هذا مني وأنا منه، هذا مني وأنا منه.

اس نے سات کافروں کو قتل کیا، پھر دشمنوں نے اسے قتل کر دیا، یہ مجھ سے ہے اور میں

Marfat.com

اس سے ہوں، یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔

فوضعه على ساعديه ليس له إلا ساعدا النبى صلى الله عليه وسلم.

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیارے ساتھی کو اپنے ہاتھوں میں اٹھایا اور شان یہ تھی کہ اکیلے ہی اس کو اٹھایا ہوا تھا، صرف آپ کے دونوں بازوؤں کا سہارا اُسے میسر تھا، جلیبیب کے لئے قبر کھودی گئی، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے انہیں قبر میں رکھا۔ ❶

حضرت اروی بنت عبدالمطلب ایک قابلِ رشک اور جرأت مند والدہ

عوف بن صبرہ سہمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کچھ نازیبا الفاظ کہہ دیئے۔ حضرت طلیب رضی اللہ عنہ نے وہ الفاظ سن لئے، بس پھر کیا تھا غیض وغضب سے بھر گئے۔ اونٹ کے گلے کی ایک ہڈی اُٹھائی اور عوف بن صبرہ پر ٹوٹ پڑے، مار مار کر اسے لہولہان کر دیا۔ عوف مار کھا کر حضرت طلیب رضی اللہ عنہ کی والدہ کے پاس گیا اور ان سے بیٹے کی کارگزاری بیان کی، اپنے زخم دکھائے، والدہ نے ساری کہانی سن کر کہا:

''طلیب نے اچھا کیا کہ تمہیں لہولہان کر دیا، ایسا کر کے اس نے اپنے ماموں کے بیٹے کی مدد کی ہے۔''

اس خاتون کا بھائی ابولہب اسلام کا بدترین دشمن تھا۔ ایک روز اس نے چند مسلمانوں کو اسلام قبول کرنے کے جرم میں قید کر لیا، انہیں مارا پیٹا۔

حضرت طلیب رضی اللہ عنہ کو پتا چلا، غصے میں آ گئے فوراً اپنے ماموں ابولہب تک پہنچے اور اسے خوب مارا، اپنے سردار کو پٹتے دیکھ کر مشرک جمع ہو گئے، انہوں نے حضرت طلیب کو پکڑ لیا، ابولہب کو ان سے چھڑایا اور انہیں باندھ دیا، لیکن پھر جلد ہی چھوڑ دیا۔ ابولہب اپنی

❶ صحیح مسلم: کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل جلیبیب رضی الله عنه، ج۴ ص۱۹۱۸، رقم الحدیث: ۲۴۷۲

Marfat.com

بہن کے پاس گیا اور حضرت طلیب کی شکایت کی۔ شکایت سن کر وہ خاتون بولیں:

''طلیب کی زندگی کے بہترین لمحات وہی ہیں جب وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرے۔''

ایک روز طلیب رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ ابو وہاب بن عزیز داری نے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ یہ چپکے سے گئے اور اس کا سر کاٹ ڈالا۔ والدہ کو معلوم ہوا تو بہت خوش ہوئیں، انہیں شاباشی دی۔

یہ خاتون حضرت اروی بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا تھیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں، ان کا نکاح عمیر بن وہب سے ہوا، ان سے طلیب رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی دعوت شروع کی تو حضرت طلیب رضی اللہ عنہ نے ہر قسم کے حالات سے بے نیاز ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانے میں ارقم بن ابی الارقم کے گھر یعنی دار ارقم میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ حضرت طلیب دار ارقم سے مسلمان ہو کر گھر پہنچے اور والدہ سے بولے:

''اماں جان! میں اپنے ماموں زاد بھائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سچے دل سے ایمان لے آیا ہوں، بے شک وہ اللہ کے سچے رسول ہیں۔''

اس وقت تک ابولہب کی بہن حضرت اروی نے اسلام قبول نہیں کیا تھا، بیٹے کی بات سن کر قطعاً ناراض نہیں ہوئیں، بلکہ درد بھرے انداز میں ان سے کہا:

''تم نے بہت اچھا کیا میرے بچے، تمہارا بھائی آج مخالفتوں کے طوفان میں گھرا ہوا ہے، بے کس اور مظلوم ہے اور واقعی تمہاری مدد کا مستحق ہے۔ اے کاش کہ مجھ میں مردوں جیسی قوت ہوتی تو اپنے بھتیجے کو ان ظالموں کے ظلم سے بچاتی۔''

یہ سن کر حضرت طلیب بہت خوش ہوئے اور بولے:

''تب پھر اماں جان! آپ بھی اسلام قبول کر لیں۔''

Marfat.com

یہ سن کر اروی رضی اللہ عنہا نے کہا:

''بیٹے! مجھے دوسری بہنوں کا انتظار ہے۔''

طلیب بے چین ہو کر بولے:

''اماں! اب انتظار کا وقت نہیں رہا، اللہ کے لئے ابھی میرے ساتھ چلئے اور اسلام کی دولت سے مالا مال ہو جایئے۔''

چنانچہ حضرت اروی نے بیٹے کو انکار نہ کیا، اسی وقت ان کے ساتھ ہولیں، دار ارقم میں نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئیں، یہ واقعہ نبوت کے تیسرے سال کا ہے۔ یہ دونوں ماں بیٹے اسلام قبول کرنے سے پہلے ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر طرح مدد کرتے رہتے تھے۔

حضرت اروی تو اپنے بیٹے کو بار بار کہا کرتی تھیں، جاؤ اپنے بھائی کی مدد کرو، وہ خود ہی آپ کے جاں نثار تھے، ماں کی بات سن کر ان کا حوصلہ اور بڑھ جاتا۔ اس طرح وہ ہر وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد اور خدمت کرنے کی کوشش میں رہتے۔ ❶

حضرت عائشہ بنت طلحہ کا خلیفہ وقت کے دربار میں حق گوئی

حضرت عائشہ بنت طلحہ بہت نیک خاتون تھیں، اللہ تعالیٰ نے جہاں انہیں خوب مال و دولت سے نوازا، وہاں بہترین علم سے بھی نوازا۔ تاریخ اسلام میں ایسی بہت کم عورتیں ملیں گی۔ ان کے مقابلے میں دوسری عورتیں بناؤ سنگھار میں مصروف ہوتی تھیں، لیکن یہ بناؤ سنگھار سے بے نیاز تھیں، انہیں بناؤ سنگھار کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ آپ عقلمند، ذی شعور اور جرأت مند تھیں۔

ایک مرتبہ یہ ایک وفد لے کر خلیفہ ہشام بن عبدالملک کے پاس دمشق گئیں، لوگ اس

❶ الطبقات الكبرى: ذكر عمات رسول الله، ترجمة: أروى بنت عبد المطلب بن هشام، ج۸ ص۳۵، ۳۶؛ الإصابة في تمييز الصحابة: ج۸ ص۸

Marfat.com

وقت قحط میں مبتلا ہو گئے تھے۔

خلیفہ ہشام نے پوچھا: آپ کو کس چیز نے وفد ساتھ لانے پر مجبور کیا۔

انہوں نے جواب میں کہا: آسمان نے بارش روک لی اور بادشاہ نے حق روک لیا۔

اس نے فوراً کہا: میں صلہ رحمی کروں گا، میں آپ کا حق سمجھتا ہوں۔

پھر اس نے آپ کے اعزاز میں شاعر کو بلایا۔ جب یہ وہاں سے رخصت ہونے لگیں تو ہشام نے ایک لاکھ درہم انہیں ادا کرنے کا حکم دیا، انہیں بہت عزت واحترام سے رخصت کیا۔

حضرت عائشہ بنت طلحہ بن عبید اللہ اپنے زمانے کی خواتین میں علم وعمل، اخلاص وتقوی اور معرفت کے اعتبار سے ایک نادر الوجود خاتون تھیں۔ [1]

عشقِ الٰہی میں ہمیشہ مضطرب و پریشان خاتون

محمد بن بکار رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ایک عبادت گزار خاتون جو ہمیشہ پریشان ومضطرب دکھائی دیتی تھی۔

ایک مرتبہ ان سے کہا گیا کہ آپ اس قدر پریشان کیوں دکھائی دے رہی ہیں، اگر آپ کو کوئی تکلیف ہو تو اس کا علاج کیا جائے۔ محمد بن بکار رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب اس خاتون نے یہ سنا تو رونے لگیں اور فرمایا:

میرے اس مرض کی دوا کون کرسکتا ہے، غموں کی زیادتی سے میرا دل چھلنی ہو چکا ہے، کیا یہ عجیب بات نہیں ہے کہ میں اب تک زندہ ہوں۔

میرے دل میں آگ بھڑک رہی ہے کہ میں کس طرح اپنے رب سے جا ملوں اور یہ آگ لمحہ بہ لمحہ بڑھتی ہی جاتی ہے، اور یہی میرا غم ہے۔ میرے اس مرض کا علاج تو صرف میرے پروردگار کے پاس ہے، اب اسی کے پاس جا کر اس مرض سے نجات حاصل ہوگی۔ [2]

[1] الدر المنثور فی طبقات ربات الخدود: ترجمة: عائشة بنت طلحة، ص ۲۸۶

[2] صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات مكة، ج ۱ ص ۴۵

Marfat.com

ایک عابدہ خاتون نے عشقِ الٰہی میں اشعار پڑھ کر جان دے دی

حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک بازار میں گیا، دیکھا تو وہاں ایک مجنونہ لونڈی فروخت ہو رہی ہے، میں نے سات دینار دے کر خرید لیا اور اپنے گھر لے آیا، جب رات کا کچھ حصہ گذرا، میں نے اُسے دیکھا کہ وہ اٹھی اور وضو کر کے نماز شروع کر دی، اور نماز میں اس کی حالت یہ تھی کہ آنسوؤں اور ہچکیوں سے اس کا دم گھٹا جاتا تھا اور یہ مناجات کرتی تھی:

اے میرے معبود! آپ کو مجھ سے محبت رکھنے کی قسم مجھ پر رحم کیجئے۔

یہ حال اس کا دیکھ کر مجھے اس کے جنون کی حالت معلوم ہوئی کہ اسے اس قسم کا جنون ہے۔ میں نے اس کی یہ مناجات سن کر کہا، لونڈی تو اس طرح نہ کہہ بلکہ اس طرح کہہ:

''اے اللہ تجھ سے میری محبت رکھنے کی قسم۔''

یہ سن کر بولی:

چل دور رہو، مجھے قسم ہے اس حق کی اگر اُسے مجھ سے محبت نہ ہوتی تو مجھے میٹھی نیند سلاتا اور مجھے یوں کھڑا نہ رکھتا۔ پھر یہ اشعار پڑھے:

اَلْکَرْبُ مُجْتَمِعٌ وَالْقَلْبُ مُحْتَرِقٌ　　وَالصَّبْرُ مُفْتَرِقٌ وَالدَّمْعُ مُسْتَبِقٌ

کَیْفَ الْقَرَارُ عَلٰی مَنْ لَا قَرَارَ لَهٗ　　مِمَّا جَنَاهُ اَلْهَوٰی وَالشَّوْقُ وَالْقَلَقُ

یَارَبِّ اِنْ کَانَ شَیْئٌ فِیْهِ لِیْ فَرَجٌ　　فَامْنُنْ عَلَیَّ بِهٖ مَا دَامَ بِهٖ رَمَقٌ

۱.....اضطراب جمع ہونے والا ہے اور دل جلنے والا ہے اور صبر الگ ہے اور آنسو آگے بڑھنے والے ہیں۔

۲.....جس کو عشق اور شوق اور تڑپ کے حملوں سے بالکل چین نہیں اُسے بھلا کس طرح کا سکون اور قرار ہو۔

۳.....میرے رب اگر کوئی شی ایسی ہو کہ اس سے غم دفع ہو تو جب تک کچھ جان باقی

Marfat.com

ہے اس سے مجھ پر احسان فرما۔

پھر نہایت بلند آواز سے پکاری کہ اے اللہ! میرا اور آپ کا معاملہ اب تک پوشیدہ رہا اور اب مخلوق کو خبر ہو چکی ہے، اب مجھ کو اپنے پاس بلا لیجئے، یہ کہہ کر زور سے ایک ایسی چیخ ماری کہ اس کے صدمہ سے جان دیدی اور مصلی پر ہی روح پرواز کر گئی۔ ❶

حضرت اُم شریک کی کرامت سے مشرکین ایمان لے آئے

حضرت اُم شریک رضی اللہ عنہا مکہ میں ایمان لائیں پھر وہ قریش کی عورتوں کے پاس پوشیدہ جاتیں انہیں اسلام کی دعوت دیتیں، یہاں تک کہ اہلِ مکہ کو اس کے معاملے کا علم ہو گیا، انہوں نے اس کو قید کر لیا اور کہا اگر تیری قوم نہ ہوتی ہم تیرے ساتھ یہ کرتے یہ کرتے لیکن ہم تجھے عنقریب ان کے پاس لوٹا دیں گے۔

فرماتی ہیں انہوں نے مجھے ایک اونٹ پر سوار کیا، اونٹ پر بیٹھنے کے لئے کوئی چیز نہیں تھی، پھر مجھے تین دن اسی حال میں چھوڑا نہ مجھے کھانا کھلاتے اور نہ ہی پانی پلاتے، جب کہیں اترتے تو مجھے سورج کے سامنے باندھ دیتے میرا کھانا پینا بند کر دیا۔ ایک جگہ اترے اور مجھے سورج کی گرمی میں باندھ دیا، میں نے کوئی ٹھنڈی چیز اپنے سینے پر محسوس کی، میں نے اس کو دیکھا تو وہ ایک پانی کا ڈول تھا، میں نے اس سے کچھ پیا پھر وہ مجھ سے کھینچ لیا گیا پھر دوبارہ آیا میں نے پھر پیا پھر اُٹھا لیا گیا، اس طرح کئی مرتبہ ہوا یہاں تک کہ میں خوب سیراب ہو گئی باقی میں نے اپنے جسم پر بہا دیا، جب وہ اُٹھے انہوں نے پانی محسوس کیا تو انہوں نے کہا کیا تو چھوٹ گئی تھی جو ہمارا پانی پی گئی ہے، میں نے کہا کہ خدا کی قسم! نہیں، (ان کو باندھ کر زمین پر لٹا دیا گیا تھا، اللہ تعالی نے غیبی مدد کے ذریعے انہیں خوب پانی پلایا) انہوں نے کہا کہ اگر تو سچی ہے تو پھر تیرا دین ہمارے دین سے بہتر ہے،

❶ صفة الصفوه: ذكر المصطفين من أهل بغداد، ترجمة: السري بن المغلس السقطي، ج ۱ ص ۵۰۳

Marfat.com

جب انہوں نے اپنے برتنوں میں دیکھا ان کا پانی باقی تھا، انہوں نے اس سے متاثر ہو کر اسلام قبول کرلیا۔ ❶

ایک بوڑھی خاتون کا محبت رسول میں اشعار پڑھنا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک دن گشت پر نکلے ایک گھر میں چراغ جل رہا تھا، آپ قریب ہوئے ایک بڑھیا اشعار پڑھ رہی تھی ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نیک لوگوں کا سلام، آقا آپ پر نیک پسندیدہ لوگوں نے درود پڑھا، میں بھی کھڑی ہوئی رو رہی ہوں کاش کہ میرے شعر اور میری موت اکٹھے ختم ہوں، میں اور میرے محبوب کا گھر اکٹھے ہوں'' محبوب سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مراد لے رہی تھی، عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے روتے رہے، پھر اس کا دروازہ کھٹکھٹایا، اس نے پوچھا کون؟ آپ نے فرمایا عمر بن خطاب، اس نے کہا میرا عمر سے کیا تعلق؟ اور عمر اس وقت کیوں آیا؟ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی بندی دروازہ کھول کوئی خطرہ نہیں، اس نے دروازہ کھولا تو عمر بن خطاب نے کہا وہی کلمات دوبارہ کہہ، تو اس نے دوبارہ کہے، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے بھی اس میں داخل کرلوگی؟ اس نے کہا اے بخشنے والے! عمر کو بھی بخش دے، عمر رضی اللہ عنہ خوش ہو گئے اور واپس چل دیئے۔ ❷

جن کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں

حضرت ذوالنون فرماتے ہیں کہ میں نے ساحلِ شام میں ایک عورت دیکھی، میں نے کہا تم کہاں سے آرہی ہو؟ کہنے لگی ان لوگوں کے پاس سے آرہی ہوں جن کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں، میں نے کہا کہاں جارہی ہو؟ کہا ان لوگوں کے پاس جن کو تجارت اور بیع اللہ کے ذکر سے باز نہیں رکھ سکتیں، میں نے کہا ان لوگوں کے کچھ اوصاف

❶ الطبقات الكبرى: ذكر من خطب النبي، ترجمة: أم شريك، ج۸ ص ۱۲۳ / الإصابة في تمييز الصحابة: ج۷ ص ۲۳۵

❷ الشفاء بتعريف حقوق المصطفى: القسم الثاني، الباب الثاني، فصل، ج۲ ص ۲۱

Marfat.com

بیان کرو تو اس نے چند اشعار پڑھے:

قَوْمٌ هُمُوْمُهُمْ بِاللّٰهِ قَدْ عَلِقَتْ ۔۔۔ فَمَا لَهُمْ هِمَمٌ تَسْمُوْا إِلَى اَحَدٍ

فَمَطْلَبُ الْقَوْمِ مَوْلَاهُمْ وَسَيِّدُهُمْ ۔۔۔ يَا حُسْنَ مَطْلَبِهِمْ لِلْوَاحِدِ الصَّمَدِ

مَا إِنْ يُّنَازِعُهُمْ دُنْيَا وَلَا شَرَفٌ ۔۔۔ مِنَ الْمَطَاعِمِ وَاللَّذَّاتِ والْوَلَدِ

وَلَا لِبَاسِ ثِيَابٍ فَائِقٍ أَنِقٍ ۔۔۔ وَلَا لِرَوْحِ سُرُوْرٍ حَلَّ فِيْ بَلَدِ

فَهُمْ رَهَائِنُ غُدْرَانٍ وَاَوْدِيَةٍ ۔۔۔ وَفِي الشَّوَامِخِ تَلَقَّاهُمْ مَعَ الْعَدَدِ [1]

ترجمہ: وہ ایسی قوم ہے کہ ان کی ہمتیں اللہ ہی کے ساتھ معلق ہیں، ان کی کوئی خواہش کسی اور کے یہاں نہیں پہنچتی۔ اس قوم کا مقصود اپنا مولا اور مالک ہے، اللہ واحد اور صمد ان کا مطلوب ہے۔ کیا ہی اچھا مطلوب ہے، ان سے کوئی منازعت نہیں کر سکتا، نہ دنیا نہ شرافت نہ طعام ولذائذ نہ اولاد وغیرہ۔ نہ لباس عمدہ اعلیٰ ترین کپڑے کا، نہ انہیں کسی شہر کی سکونت سے روحانی مسرت ہوتی ہے۔ وہ چشموں اور جنگلوں میں رہتے ہیں اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر جماعت کے ساتھ ملتے ہیں۔

حضرت خولہ بنت ثعلبہ کے متعلق سورہ مجادلہ کی ابتدائی آیات کا نزول

حضرت خولہ اس قصے کو خود بیان فرماتی ہیں کہ اللہ کی قسم! میرے اور میرے شوہر کے بارے میں اللہ عزوجل نے سورہ مجادلہ کا شروع حصہ نازل فرمایا، میں اس کے پاس تھی، وہ بوڑھا، برے اخلاق والا اور سخت آدمی تھا، ایک دن میرے پاس آیا تو کسی چیز میں، میں اس سے تکرار کر بیٹھی، وہ غضب میں آ گیا اور کہہ دیا تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی طرح ہے، پھر چلا گیا اور اپنی قوم کی مجلس میں کچھ دیر بیٹھا، پھر واپس میرے پاس آ گیا اور مجھ سے (مباشرت کی) خواہش کرنے لگا، میں نے اس کو کہہ دیا ہرگز نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جو تو نے کہہ دیا وہ کہہ دیا، اب جب تک اللہ ورسول ہمارے

[1] روض الرياحين في حكايات الصالحين: الحكاية الأربعون بعد الثلاث مائة، ص ۲۸۳

Marfat.com

بارے میں کوئی فیصلہ نہ فرمادیں تب تک تو میرے قریب نہیں آسکتا۔

میں نے اس کو چھوڑا اور نکل پڑی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گئی اور جو مجھ کو شوہر سے تکلیف وغیرہ پہنچی تھی، ان کا تذکرہ کیا، اس بداخلاقی کی شکایت کرنے لگی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے خویلہ! تیرے چچا کا بیٹا (تیرا شوہر) بوڑھا آدمی ہے چنانچہ اس کے بارے میں اللہ سے ڈر، حضرت خولہ فرماتی ہیں کہ میں برابر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اصرار کرتی رہی یہاں تک کہ میرے بارے میں قرآن نازل ہوگیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ آثار چھا گئے جو وحی کے وقت چھا جاتے تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر خوشی طاری ہوگئی اور فرمایا اے خویلہ! اللہ عزوجل نے تیرے اور تیرے شوہر کے بارے میں قرآن نازل فرمایا ہے، پھر میرے سامنے یہ سورہ مجادلہ کی آیتیں تلاوت فرمائیں: ''قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُکَ فِیْ زَوْجِهَا وَتَشْتَکِیْٓ اِلَی اللّٰهِ وَاللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَکُمَا اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ'' چوتھی آیت تک۔

ترجمہ: بے شک اللہ نے اس عورت کی بات کو سنا جو آپ سے جھگڑا کرتی ہے اپنے شوہر کے بارے میں اور اللہ کی طرف وہ شکوہ کرتی ہے اور اللہ نے تمہاری باہمی گفتگو کو (بھی) سنا، بے شک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ کا حکم نازل ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوش ہو گئے، جب خولہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مسکرانے کو دیکھا تو یہ بھی خوشی سے سرشار ہوگئیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا کہ ان (شوہر) کو حکم کرو کہ ایک غلام آزاد کردیں۔

حضرت خولہ: یارسول اللہ! ان کے پاس کوئی چیز (غلام وغیرہ) نہیں جو وہ آزاد کرسکیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم: تو پھر وہ دو مہینے کے روزے پے در پے رکھیں۔

حضرت خولہ: اللہ کی قسم! وہ تو بوڑھے شخص ہیں کیسے وہ روزے رکھیں گے۔

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم: پھر ان کو چاہئے کہ وہ ساٹھ مسکینوں کو کھجور کا آدھا وسق (جو ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع تقریباً صدقہ فطر کے برابر ہوتا ہے) کھلا دیں۔

حضرت خولہ: اللہ کی قسم یا رسول اللہ! یہ کچھ ان کے پاس نہیں ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم: ہم ان کی مدد کرتے ہیں کھجور کے ایک خوشے کے ساتھ۔ اور ایک روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو (شوہر) کو حکم کرو کہ ام منذر بنت قیس کے ہاں جائیں (وہاں کھجوریں زیادہ تھیں) اور اس سے آدھا وسق کھجور کا لے لیں اور وہ ساٹھ مسکینوں پر (آدھا آدھا) صدقہ کریں اور آپ سے رجوع کر لیں۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بھی ایک خوشے کے ساتھ ان کی مدد کرتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تو نے صحیح کیا اور اچھا کیا، پس جا اور اس کو اس کی طرف سے صدقہ کر دے، پھر اپنے چچا کے بیٹے کے ساتھ اچھا معاملہ کر۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے ایسا کر دیا۔ [1]

حضرت ام طلق کا دن رات میں چار سو رکعات نوافل پڑھنا

ام طلق دوسری صدی ہجری میں نہایت عبادت گزار اور خدا رسیدہ خاتون گزری ہیں، نماز کے معاملے میں ان کا ذوقِ عبادت انتہاء کو پہنچا ہوا تھا، محمد بن سنان باہلی شعبہ بن دخان کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ام طلق دن رات میں چار سو نوافل پڑھتی تھیں اور مقدور بھر تلاوت قرآن پاک بھی کرتی تھیں۔

تبع تابعین کی مقدس جماعت کے مشہور بزرگ حضرت سفیان بن عیینہ (متوفی ۱۹۸ھ) ام طلق کے ہم عصر تھے اور گاہے گاہے کسب فیض کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے، ایک دن ام طلق نے ان سے فرمایا اے سفیان! تم قرآن مجید کی تلاوت کس خوش الحانی سے کرتے ہو لیکن ڈرتے رہو کہ کہیں یہی چیز قیامت کے دن تمہارے لئے وبال

[1] الطبقات الکبری: ترجمة: خولة بنت ثعلبة بن أصرم بن فهر، ج۸ ص ۲۹۰، ۲۹۱

Marfat.com

نہ ہو جائے، حضرت سفیان یہ سن کر رونے لگے یہاں تک کہ بے ہوش ہو گئے۔

عاصم جحدری کا بیان ہے کہ ام طلق فرمایا کرتی تھیں کہ انسانی دل بادشاہ ہے اگر تم اس کو قابو میں رکھو اور یہی غلام ہے اگر تم اس کی پیروی کرو۔

ابن رومی کہتے ہیں کہ میں ام طلق کے گھر گیا، ان کے گھر کی چھت بہت نیچی تھی، میں نے کہا ام طلق! تمہارے گھر کی چھت کس قدر نیچی ہے، فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عاملوں کو لکھا تھا کہ اپنی عمارتیں اونچی نہ بناؤ، جب تم اپنی عمارتیں اونچی بنانے لگو گے تو وہ تمہارا بدترین زمانہ ہوگا۔ ❶

رضیع خاتون کا معمولی رقم پر قناعت

رضیع بی بی معین الدین انار کی بیٹی اور سلطان نور الدین محمود زنگی کی بیگم تھی، دائرہ معارف اسلامیہ میں ہے کہ اس کا اصل نام خاتون تھا لیکن بعض مؤرخین نے وثوق کے ساتھ اس کا نام رضیع خاتون لکھا ہے، سلطان نور الدین محمود سے اس کی شادی ۵۴۱ھ میں ہوئی، وہ نہایت اعلیٰ سیرت اور کردار کی مالک تھی، گھر کا سارا کام کاج اپنے ہاتھ سے کرتی تھی، اور سلطان جو معمولی رقم اسے دیتا اسی سے گھر کا خرچ چلاتی تھی، ایک دفعہ اس نے سلطان سے کہا کہ آپ جو کچھ مجھے دیتے ہیں اس سے گھر کا خرچ بمشکل پورا ہوتا ہے، اس لئے میرے نفقہ میں کچھ اضافہ کر دیجئے، سلطان نے خشمگیں ہو کر جواب دیا:

میرے پاس تین دکانوں کے کرایہ کی آمدنی کے سوا کچھ بھی نہیں، تم کو اسی قدر آمدنی پر گزر اوقات کرنی ہوگی، خدا کی قسم! میں تمہاری خاطر اپنے پیٹ کو دوزخ کی آگ سے نہیں بھروں گا، اگر تمہارا یہ خیال ہے کہ میرے قبضے میں بڑے بڑے ملک اور ان کے خزانے ہیں تو سمجھ لو کہ یہ سب کچھ عام مسلمانوں کا ہے، میں تو صرف ان کا خزانچی ہوں، مجھے مطلق

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، ترجمة: أم طلق، ج ۲ ص ۲۵۰، ۲۵۱

Marfat.com

اختیار نہیں ہے کہ سرکاری خزانہ کو اپنی ذات کا اپنے اہل وعیال پر صرف کروں، یہ مال دشمنانِ خدا کے خلاف جہاد یا مسلمانوں کی بہبود کے کاموں کے لئے وقف ہے، حمص کی تین دکانیں میں تمہیں ہبہ کر دیتا ہوں، تمہیں اختیار ہے کہ خواہ ان کو فروخت کر ڈالو یا ان کا کرایہ وصول کرتی رہو۔

بیگم بھی بڑی باخدا خاتون تھی، سلطان کا یہ جواب سن کر خاموش ہوگئی اور پھر زندگی بھر اس سے اپنے نفقہ میں اضافہ کا مطالبہ نہ کیا، رضیع خاتون بہت مخیّر اور معارف پرور بی بی تھی اگر چہ اس کے گھریلو اخراجات محدود تھے لیکن رفاہ عامہ کے کاموں کے لئے اس کو سرکاری خزانے سے رقم مل جاتی تھی، چنانچہ اس نے دمشق میں ایک عالی شان مدرسہ تعمیر کرایا جو اس کے نام کی نسبت سے خاتونیہ کہلایا، یہ مدرسہ بعد میں حوادثِ زمانہ کی نذر ہوگیا، دشمن کے باب النصر کے باہر اس نے ایک خانقاہ بھی تعمیر کرائی، اس نیک بی بی نے محرم ۵۸۱ھ میں وفات پائی۔ ❶

بانی تبلیغ جماعت حضرت مولانا الیاس رحمہ اللہ کی نانی کی نماز اور غذا

حضرت مولانا الیاس نور اللہ مرقدہ کی نانی ''امۃ الرحمٰن'' جو مولانا مظفر حسین کاندھلوی کی صاحبزادی تھی اور جن کو خاندان میں عام طور پر ''امی بی'' کے نام سے یاد کرتے تھے، ایک رابعہ سیرت بی بی تھیں، ان کی نماز کا یہ حال تھا کہ مولانا (الیاس) نے ایک مرتبہ فرمایا کہ امی بی کی نماز کا نمونہ میں نے مولانا گنگوہی کی نماز میں دیکھا، (مولانا گنگوہی کی نماز اپنے طبقہ میں ممتاز تھی) آخر زمانہ میں ان کا یہ حال تھا کہ خود کھانا کبھی طلب نہیں فرماتی تھیں، کسی نے لاکر رکھ دیا تو کھالیا، گھر بڑا تھا اگر کام کی کثرت اور زیادتی کی مشغولیت کی وجہ سے خیال نہ آیا تو بھوکی بیٹھی رہتیں، ایک مرتبہ کسی نے کہا آپ ایسے ضعف کی حالت میں کیسے بغیر کھائے رہتی ہیں؟ فرمایا الحمد للہ میں تسبیحات سے غذا حاصل کر لیتی ہوں۔ ❷

❶ تاریخ اسلام کی چار سو باکمال خواتین: ص ۲۳۶ ❷ مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت: ص ۵۰، ۵۱

Marfat.com

امی بی مولانا الیاس پر بہت شفیق تھیں، فرمایا کرتی تھیں کہ اختر مجھے تجھ سے صحابہ کی خوشبو آتی ہے، کبھی پیٹھ پر محبت سے ہاتھ رکھ کر فرماتیں، کیا بات ہے کہ تیرے ساتھ مجھے صحابہ کی سورتیں چلتی پھرتی نظر آتی ہیں۔ ❶

علامہ یافعی رحمہ اللہ کی والدہ قبر میں تخت پر

علامہ یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک قبر کھلی ہوئی ہے، میں اس میں داخل ہوا تو وہ قبر بہت کشادہ تھی لیکن اس میں سوائے تخت کے چند پایوں کے اور کچھ نہ تھا، آنکھ اُٹھا کر میں نے دیکھا تو معلوم ہوا وہ تخت بہت اونچا تھا، اور اس پر کوئی آرام کر رہا تھا، میں نے کہا اہلِ دنیا بھی کیا بُرے لوگ ہیں اپنے تکبر اور آرام کو بعد موت کے بھی نہیں چھوڑتے، اپنے مردوں کے لئے قبروں میں بھی تخت بچھاتے ہیں، یہ سن کر صاحبِ سریر نے مجھے اپنے پاس بلایا، میں تخت کے زیادہ اونچے ہونے کی وجہ سے اس پر نہ چڑھ سکا، پھر مجھے اس پر چڑھنے کے واسطے ایک راستہ ملا جو مثل زینہ کے تھا، اس پر چڑھ کر میں اس سونے والے کے قریب مقابل میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ میری والدہ ہیں، میں نے پوری عظمت اور محبت سے سلام کیا، انہوں نے مجھ سے میرے بھائیوں کا جو زندہ تھے حال پوچھا اور جو خواب سے پہلے مر چکے تھے ان کو نہ پوچھا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرنے والوں کا حال مردوں کو معلوم ہوتا ہے، اور جو لوگ دنیا سے مر کے ان کے پاس جاتے ہیں تو ان سے یہاں والوں کا حال دریافت کرتے ہیں، پھر انہوں نے مجھے بعد سلام اور استفسارِ حال کے الوداع کیا، میں خواب سے بیدار ہوا تو اس رخصتی وسلام کا رنج اور اس شفقت کا اثر مدت تک مجھے ہوتا رہا بلکہ سالہا سال کے بعد جب وہ قصہ یاد کرتا ہوں تو بھی اس کا پورا اثر دل پر پاتا ہوں۔ ❷

❶ مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت: ص ۵۲

❷ روض الرياحين في حكايات الصالحين: الحكاية الرابعة والستون بعد المائة، ص ۱۸۱

Marfat.com

مولانا محمد الیاس رحمہ اللہ کی والدہ کا یومیہ تلاوت واذکار

مولانا کی والدہ محترمہ بی صفیہ بڑی جیدہ حافظہ تھیں، انہوں نے قرآن مجید شادی کے بعد مولانا یحییٰ صاحب کی شیر خوارگی کے زمانہ میں حفظ کیا تھا اور ایسا اچھا یاد کیا تھا کہ معمولی حافظ ان کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتا، معمول تھا کہ رمضان میں روزانہ پورا قرآن مجید اور دس پارے مزید پڑھ لیا کرتی تھیں، اس طرح ہر رمضان میں چالیس قرآن مجید ختم کرتی تھیں، رواں اتنا تھا کہ گھر کے کام کاج اور انتظامات میں فرق نہ آتا تھا بلکہ اہتمام تھا کہ تلاوت کے وقت ہاتھ سے کچھ نہ کچھ کام کرتی رہتیں، رمضان کے علاوہ امور خانہ داری کے ساتھ روزانہ کے معمولات یہ تھے۔

درود شریف پانچ ہزار بار، اسم ذات اللہ پانچ ہزار بار، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۱۹۰۰، یا مغنی ۱۱۰۰ بار، لا الہ الا اللہ ۱۲۰۰ بار، یا حی یا قیوم ۲۰۰ بار، حسبی اللہ ونعم الوکیل ۵۰۰ بار، سبحان اللہ ۲۰۰ بار، الحمد للہ ۲۰۰ بار، لا الہ الا اللہ ۲۰۰ بار، اللہ اکبر ۲۰۰ بار، استغفار ۵۰۰ بار، ''أفوض أمری إلی اللّٰہ'' ۱۰۰ بار، ''حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل'' ۱۰۰ بار، ''رب إنی مغلوب فانتصر'' ۱۰۰ بار، ''رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین'' ۱۰۰ بار، ''لا الہ إلا أنت سبحانک إنی کنت من الظالمین'' ۱۰۰ بار، اس کے علاوہ قرآن مجید کی ایک منزل روزانہ تلاوت کا معمول تھا۔ ❶

حضرت بشر بن حارث کی ہمشیرہ کا تقویٰ

عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن اپنے والد امام احمد رحمہ اللہ کے پاس گھر میں بیٹھا تھا، کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا، والد صاحب نے فرمایا کہ دیکھو یہ کون ہے؟ میں نے دروازہ کھول کر دیکھا کہ ایک عورت کھڑی ہے، اس عورت نے کہا کہ میں نے امام احمد سے کسی مسئلے کے بارے میں ملنا ہے، میرے والد نے اندر آنے کی اجازت دی، چنانچہ

❶ مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت: ص ۵۱

Marfat.com

وہ اندر آئی اور پردے میں میرے والد کے پاس بیٹھ گئی:

فسلمتُ عليه وقالت له: يا أبا عبد اللّٰه! أنا امرأة أغزل بالليل في السراج. فربما طفئ السراج فأغزل في القمر. فعلي أن أُبين غزل القمر من غزل السراج؟ فقال لها أحمد: إن كان عندكِ بينهما فرق فعليك أن تبيني ذلك. ❶

اس عورت نے میرے والد (امام احمد) کی خدمت میں سلام پیش کیا اور یہ مسئلہ دریافت کیا کہ اے ابوعبداللہ! (یہ امام احمد کی کنیت ہے) میں رات کے وقت چراغ کی روشنی میں اون کاتی ہوں، بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ چراغ بجھ جاتا ہے اور میں چاند کی روشنی میں اون کات لیتی ہوں (آپ مجھے بتائیں کہ) کیا مجھ پر یہ بات لازم ہے کہ میں دھاگے بیچتے وقت لوگوں کو چاند اور چراغ کی روشنی میں کاتی ہوئی اون کا فرق بتاؤں؟

امام احمد نے جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اگر تو یہ سمجھتی ہے کہ چاند کی روشنی میں کاتی ہوئی اون اور چراغ کی روشنی میں کاتی ہوئی اون میں فرق ہوتا ہے تو پھر اس فرق کو بیان کرنا تجھ پر لازم ہے۔

عبداللہ فرماتے ہیں کہ یہ فتویٰ سن کر وہ عورت چلی گئی، اس عورت کے اس ایمان آفروز سوال اور شدید تقویٰ پر مبنی اس استفتاء سے میرے والد صاحب بڑے متاثر ہوئے۔ چنانچہ اس عورت کے چلے جانے کے بعد میرے والد (امام احمد) نے فرمایا:

فقال لي يا بني ما سمعت قط إنسانا يسأل عن مثل هذا اتبع هذه المرأة فانظر أين تدخل قال فاتبعتها فإذا هي قد دخلت إلى بيت بشر بن الحارث وإذا هي أخته قال فرجعت فقلت له فقال محال أن تكون مثل هذه إلا أخت بشر.

❶ طبقات الحنابلة: ج ۱ ص ۴۲۸

Marfat.com

امام احمد نے فرمایا کہ میں نے کبھی کسی انسان کو اس عورت جیسا شدید احتیاط وتقویٰ پر مبنی سوال کرتے ہوئے نہیں سنا۔ (عبداللہ فرماتے ہیں کہ پھر امام احمد نے مجھے ارشاد فرمایا کہ) اس عورت کے پیچھے جاؤ اور دیکھو کہ یہ عورت کس گھر میں داخل ہوتی ہے (تاکہ پتہ چلے کہ اس عورت کا کس گھرانے سے تعلق ہے)

چنانچہ میں اس مقصد کے لئے اس عورت کے پیچھے پیچھے چلا گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ وہ عورت حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ کے گھر میں داخل ہوئی اور مجھے پتہ چلا کہ یہ عورت بشر بن حارث رحمہ اللہ کی بہن ہے، میں نے واپس آ کر اپنے والد امام احمد کو یہ بات بتائی تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بات ناممکن اور محال ہے کہ بشر بن حارث کی بہن کے علاوہ کوئی اور عورت ایسی متقیہ اور پرہیز گار ہو۔ ❶

ام المؤمنین حضرت عائشہ کا اپنے افطاری کا کھانا مسکین کو دینا

ایک دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روزے سے تھیں، اور گھر میں ایک روٹی کے سوا کچھ نہ تھا، اسی حالت میں ایک مسکین نے سوال کیا تو انہوں نے لونڈی سے کہا کہ وہ روٹی اس کو دے دو، اس نے کہا افطاری کس چیز سے کریں گے، فرمایا دے دو، شام ہوئی تو کسی نے بکری کا گوشت بھیجوا دیا، لونڈی کو بلا کر کہا یہ کھانا تیری روٹی سے بہتر ہے:

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ أَنَّ مِسْكِينًا سَأَلَهَا وَهِيَ صَائِمَةٌ، وَلَيْسَ فِي بَيْتِهَا إِلَّا رَغِيفٌ، فَقَالَتْ لِمَوْلَاةٍ لَهَا أَعْطِيهِ إِيَّاهُ، فَقَالَتْ لَيْسَ لَكِ مَا تُفْطِرِينَ عَلَيْهِ، فَقَالَتْ أَعْطِيهِ إِيَّاهُ، قَالَتْ فَفَعَلْتُ، قَالَتْ فَلَمَّا أَمْسَيْنَا أَهْدَى لَنَا أَهْلُ بَيْتٍ أَوْ إِنْسَانٌ مَا كَانَ يُهْدِي لَنَا شَاةً وَكَفَنَهَا، فَدَعَتْنِي عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَتْ كُلِي مِنْ هَذَا، هَذَا خَيْرٌ مِنْ قُرْصِكِ. ❷

❶ طبقات الحنابلة: ج ۱ ص ۴۲۸

❷ مؤطا مالک: کتاب الصدقة، باب الترغیب فی الصدقة، ج ۲ ص ۹۹۷

Marfat.com

ام المؤمنین حضرت عائشہ کا ایک لاکھ اسی ہزار دراہم کی سخاوت کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے دو بوریوں میں ایک لاکھ اسّی ہزار دراہم بھیجے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک طباق منگوایا اور یہ ساری رقم لوگوں میں تقسیم کرنا شروع کردی یہاں تک کہ ساری رقم فقراء میں تقسیم کردی، جب شام ہوئی تو اپنی باندی سے فرمایا کہ میری افطاری لاؤ، باندھی نے ایک روٹی اور زیتون کا تیل پیش کیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک خادمہ ام ذرہ تھیں، انہوں نے عرض کیا کہ کی آپ نے جو مال تقسیم کیا اس میں ایک درہم کا گوشت ہمارے لئے نہیں خریدا جاسکتا تھا جس سے ہم لوگ افطار کرتے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر تم نے مجھے یاد دلایا ہوتا تو میں خرید لیتی۔

یہ حیرت انگیز قسم کی سخاوت ہے کہ اپنی تو فکر نہیں اور ساری دنیا پر لٹا دیا اور رقم بھی کوئی معمولی نہیں بلکہ ایک لاکھ اسّی ہزار دراہم، کیا ٹھکانہ ہے اس سخاوت کا:

أن عائشة بعثت إليها بمال في غرارتين، قالت أراه ثمانين ومائة ألف فدعوت بطبق وهي يومئذ صائمة فجلست فقسمته فأمست وما عندها منه درهم فقالت يا جارية هلمي فطري، فجاء تها بزيت وخبز، فقالت لها أم ذرة أما استطعت أن تشتري لنا لحما بدرهم نفطر عليه؟ قالت لا تعنفيني لو كنت ذكرتيني لفعلت. [1]

اذان کے احترام کے سبب زبیدہ کا مقام ومرتبہ

امام خلیل بن شاہین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے خواب میں زبیدہ کو دیکھا کہ وہ شاندار کرسی پر بیٹھی ہے، پوچھا گیا کہ آپ کو یہ مقام ورتبہ کیسے حاصل ہوا؟ فرمایا کہ ایک دن میں اپنی سہیلیوں اور پڑوس کی عورتوں کے ساتھ بیٹھی تھی اور گپ شپ لگا رہی تھی کہ

[1] تذكرة الحفاظ، ترجمة: أم المؤمنين عائشة، ج ١ ص ٢٦

Marfat.com

میں نے مؤذن کی آواز سنی، جوں ہی اس نے اللہ اکبر کہا میں نے ان عورتوں کو اللہ کے نام کی تعظیم وتکریم کی خاطر چپ کرایا، یہاں تک کہ مؤذن اذان دے کر فارغ ہوا، پس اللہ تعالیٰ نے اسی عمل پر مجھے وہ انعامات عطا فرمائے جو تم دیکھتے ہو:

أَن زبيدة رآهَا رجل فى المنام وهى جالسة على كرسى جليل الوصف فقلت لها بم نلت هَذِه المنزلة قَالَت كنت يوما أَنا وجوارى وصويحبات عندى فى انشراح وطرب فسمعت المُؤَذّن حِين بَدَأَ بِالتَّكْبِيرِ فأسكتهن هيبة وتعظيبا للّٰه تَعَالَى إِلَى أَن فرغ فَأَعْطَانِى اللّٰه تَعَالَى مَا تَرَاهُ. ❶

حضور کی بہادر پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا تنہا یہودی کو قتل کرنا

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی حقیقی بہن تھیں۔ غزوۂ خندق میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب مستورات کو ایک قلعے میں بند فرما دیا تھا اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بطور محافظ چھوڑ دیا تھا۔ یہود کے لئے یہ موقع بہت غنیمت تھا کہ وہ تو اندرونی دشمن تھے، یہود کی ایک جماعت نے عورتوں پر حملے کا ارادہ کیا، اور ایک یہودی حالات معلوم کرنے کے لئے قلعے پر پہنچا۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہیں سے دیکھ لیا، حضرت حسان سے کہا کہ یہ یہودی موقعہ دیکھنے آیا ہے۔

تم قلعے سے باہر نکلو اور اس کو مارو، وہ ضعیف تھے، ضعف و بیماری کی وجہ سے ان کی ہمت نہ ہوئی، تو حضرت صفیہ نے خیمے کی وزنی لکڑی نکالی اور پوری قوت سے اس کے سر پر ماری، وہ موقع پر ہی مر گیا۔ پھر قلعے میں آ کر حضرت حسان سے کہا چونکہ وہ یہودی مرد تھا نامحرم ہونے کی وجہ سے میں نے اس کا سامان اور کپڑے نہیں اتارے، تم اس کا جنگی سامان اتارو اور سر بھی کاٹ لاؤ۔ حضرت حسان ضعیف تھے جس کی وجہ سے اس کی بھی ہمت نہ فرما سکے تو دوبارہ تشریف لے گئیں اور اس کا سر بھی کاٹ لائیں اور دیوار پر سے یہود کے مجمع میں

❶ الإشارات فى علم العبارات: ص ۸۷۱

Marfat.com

پھینک دیا۔ وہ دیکھ کر کہنے لگے ہم تو پہلے ہی سے سمجھتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کو بالکل تنہا نہیں چھوڑ سکتے ہیں۔ ضرور ان کے محافظ مرد اندر موجود ہیں۔ ۲۰ھ میں حضرت صفیہ کا وصال ہوا، اس لحاظ سے خندق کی لڑائی میں جو ۵ھ میں ہوئی۔ ان کی عمر اٹھاون سال کی ہوئی۔ آج کل اس عمر کی عورتوں کو گھر کا کام بھی دوبھر ہو جاتا ہے چہ جائیکہ ایک مرد کو اس طرح تنہا قتل کر دینا، اور ایسی حالت میں کہ یہ تنہا عورتیں اور دوسری جانب یہود کا مجمع۔ ❶

حضرت مریم کے لئے بغیر موسم کے پھلوں کا حاضر ہونا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت مریم کے والد کا نام ''عمران'' اور والدہ کا نام ''حنہ'' تھا۔ جب حضرت مریم اپنی والدہ کے شکم میں تھیں اس وقت ان کی والدہ نے یہ منت مان لی تھی کہ جو بچہ پیدا ہوگا میں اس کو بیت المقدس کی خدمت کے لئے آزاد کر دوں گی۔ چنانچہ جب حضرت مریم پیدا ہوئیں تو ان کی والدہ ان کو بیت المقدس لے کر گئیں، اس وقت بیت المقدس کے جملہ امور کے نگران حضرت زکریا علیہ السلام تھے، جو حضرت مریم کے خالو تھے۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے حضرت مریم کو اپنی کفالت اور پرورش میں لے لیا، اور بیت المقدس کی بالائی منزل میں تمام منزلوں سے الگ محراب بنا کر حضرت مریم کو اس محراب میں ٹھہرایا۔ چنانچہ حضرت مریم اس محراب میں اکیلی خدا کی عبادت میں مصروف رہنے لگیں، اور حضرت زکریا صبح و شام محراب میں ان کی خبر گیری اور خورد و نوش کا انتظام کرنے کے لئے آتے جاتے رہے، چند ہی دنوں میں حضرت مریم کی محراب کے اندر یہ کرامت نمودار ہوئی کہ حضرت زکریا علیہ السلام محراب میں جاتے تو وہاں جاڑوں کے پھل گرمی میں اور گرمی کے پھل جاڑوں میں پاتے۔ حضرت زکریا علیہ السلام حیران ہو کر پوچھتے کہ اے مریم! یہ پھل کہاں سے تمہارے پاس آتے ہیں؟ تو حضرت مریم یہ جواب دیتیں کہ

❶ سيرة ابن هاشم: غزوة الخندق، ج۲ ص۲۲۸، السيرة النبوية لابن كثير: سنة خمس من الهجرة النبوية، ج۳ ص۲۰۹

Marfat.com

یہ پھل اللہ (عزوجل) کی طرف سے آتے ہیں، اور اللہ جس کو چاہتا ہے بلا حساب روزی عطا فرماتا ہے۔ ❶

اُم البنین حجاج بن یوسف کے سامنے جرأت مندانہ گفتگو

حجاج بن یوسف ولید بن عبد الملک سے ملنے آیا، واپسی کے وقت ولید سوار ہو گیا تو حجاج اس کے سامنے پیدل ہو گیا۔ اس سے ولید نے کہا اے ابو محمد! تم بھی سوار ہو جاؤ، تو حجاج نے کہا اے امیر المؤمنین! مجھے ایسا ہی رہنے دیجئے میں جہاد بکثرت کرنے کا عادی ہوں (مگر ست رہا ہوں پیدل چلنے سے سستی رفع ہو گی، ست اس لئے ہوا) کہ ابن زبیر اور ابن الاشعث نے مجھے جہاد سے طویل عرصہ تک روکے رکھا۔ مگر ولید نے اس کو حکم دیا کہ سوار ہو جاؤ تو سوار ہو گیا اور ولید کے ساتھ میٹنگ کے لئے ایک خالی کمرے میں داخل ہو گیا، تو ایسے وقت میں جب کہ حجاج باتیں کر رہا تھا کہ میں نے اہل عراق کے ساتھ یہ کیا اور وہ کیا، ایک جاریہ آئی اور اس نے ولید سے (علیحدگی میں) کچھ کہا اور چلی گئی، تو ولید نے کہا اے ابو محمد! کیا آپ کو معلوم ہے کہ جاریہ نے کیا کہا۔ حجاج نے کہا نہیں، ولید نے کہا اس نے یہ کہا تھا کہ مجھے آپ کے پاس ام البنین بنت عبد العزیز بن مروان نے بھیجا ہے کہ آپ کی ہمنشینی اس اعرابی کے ساتھ اس حال میں کہ یہ اعرابی مسلح ہے اور آپ (بغیر زرہ) سادے کپڑوں میں ہیں، خطرناک ہے، تو میں نے اس کے پاس یہ کہلا بھیجا کہ یہ حجاج بن یوسف ہے، تو اس نے اس کو کپکپا دیا اور اس نے یہ کہا کہ واللہ اگر تمہارے ساتھ خلوت میں ملک الموت ہوتا تو میں یہ بنسبت حجاج سے تخلیہ کے اس کو پسند کرتی، یہ وہ شخص ہے جس نے اللہ کے محبوب بندوں کو اور اس کے مطیع لوگوں کو قتل کیا ظلم اور جور سے۔ تو حجاج نے کہا اے امیر المؤمنین! عورت صرف ایک کلی ہے اور کوئی محاسبہ کرنے والا افسر نہیں ہے کہ اُسے اپنے

❶ آل عمران: ۳۵، ۳۶، ۳۷

Marfat.com

اسرار پر مطلع کیا جائے، ان سے ہم بستری سے زائد کام نہیں لینا چاہئے، اور ہرگز ان کے ساتھ چھوٹے اور ذلیل بن کر مجالست نہیں کرنی چاہئے پھر اُٹھ کر چلا گیا۔

ولید نے ام البنین کے پاس جا کر حجاج کی پوری گفتگو سنا دی۔ ام البنین نے کہا میں چاہتی ہوں کہ آپ اس کو حکم دیں کہ وہ مجھ کو سلام کرنے کے لئے آئے۔ پھر میرے اور اس کے درمیان جو بات ہوگی اس کی اطلاع آپ کو ہو جائے گی۔ دوسرے دن حجاج ولید کے پاس پہنچا، ولید نے کہا ام البنین کے پاس جاؤ۔ حجاج نے کہا امیر المؤمنین مجھے اس سے معاف رکھئے، ولید نے کہا ایسا کرنا ہی ہوگا۔ چنانچہ حجاج اس کے پاس پہنچا، تو بہت دیر تک اس کو منتظر رکھا پھر اس کو اجازت دی (جب وہ حاضر ہو گیا) تو اس سے کہا اے حجاج! تو فخر کرتا ہے امیر المؤمنین کے سامنے ابن الزبیر اور ابن الاشعث کے قتل پر۔

یاد رکھ خدا کی قسم اگر تو علم الٰہی میں اس کی بدترین مخلوق نہ ہوتا تو تجھ کو وہ ذات النطاقین (حضرت اسماء رضی اللہ عنہا) کے بیٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص مقرب صحابی (زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ) کے بیٹے اور الاشعث کے قتل میں مبتلا نہ کرتا۔ میں قسم کھا کر کہتی ہوں تیرے اوپر نخوت کا جنون سوار ہو گیا، یہاں تک کہ تو چلانے لگا اور تجھ پر ہڑک مسلط ہو گئی یہاں تک کہ تو بھونکنے لگا (اس وقت کو بھول گیا) اگر امیر المؤمنین اہل یمن میں منادی نہ کرا دیتے جب کہ تو تنگ حالی میں پھنس چکا تھا، اور تیرے اوپر ان لوگوں کے نیزوں کے سائے پڑ چکے تھے، اور ان کے بالمقابل آخر حملہ کرنے والے تجھ پر غالب آنا چاہتے تھے تو قید ہو چکا تھا، اور وہ چیز جس میں تیری آنکھ لگی ہوئی ہیں کاٹ دی گئی ہوتی (یعنی سر)۔ اور یہ جو تو نے امیر المؤمنین کو اشارہ کیا ہے ان کو لذت سے منقطع ہونے اور خواتین سے صرف حاجت روائی کی حد تک تعلق رکھنے کی طرف، تو اگر وہ عورتیں (حسن صورت اور حسن سیرت میں) مثل امیر المؤمنین کے ہوں اور ان سے کشادہ دلی کا معاملہ کیا جائے تو (بالکل بدیہی بات ہے کہ) تیری بات امیر المؤمنین کے لئے قابل قبول ہو ہی نہیں سکتی، اور

Marfat.com

اگر وہ عورتیں اس درجہ کی ہوں جن سے کشادہ دلی کا تعلق رکھا جائے جس درجہ کی تیری غیر مختون ماں تھی، جن کی حرارت غیر نیونہ (یعنی مزاج کی اصلی حرارتِ طبعی) ضعیف اور صورت مکروہ تھی، تو اے کمینے! ان عورتوں کے بارے میں بہت ہی مناسب ہے کہ تیری بات مان لی جائے۔

پھر اس نے اپنی باندی کو حکم دیا اور اس نے حجاج کو محل سے نکال دیا۔ جب وہ ولید کے پاس آیا، تو اس سے ولید نے پوچھا اے ابو محمد! وہاں کیا پیش آیا، تو حجاج نے کہا:

واللّٰہ یا أمیر المؤمنین! ما سکتت حتی کان بطن الأرض أحب إلی من ظهرها، فضحک الولید حتی فحص برجلیه ثم قال: یا أبا محمد أنها ابنة عبد العزیز. ❶

اے امیر المؤمنین! خدا کی قسم وہ خاموش ہی نہ ہوئی یہاں تک کہ مجھے (اس حال کو پہنچا دیا کہ) زمین کا شکم اچھا معلوم ہونے لگا اس کی پیٹھ سے۔ ولید نے کہا کہ وہ عبدالعزیز کی بیٹی ہے۔

شیخ فریدالدین گنج شکر کی والدہ کی دُعا سے چور کو ہدایت مل گئی

شیخ فریدالدین گنج کی والدہ ماجدہ مولانا وجیہہ الدین مجندی رحمہ اللہ کی صاحبزادی اور سلطان محمود غزنوی کے بھانجے کی بیوی تھیں، آپ نہایت نیک اور پارسا خاتون تھیں۔ سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء فرماتے ہیں کہ ایک رات شیخ کی والدہ کے گھر چور داخل ہوا، وہ دروازے کے اندر قدم رکھتے ہی اندھا ہو گیا، اس نے سمجھ لیا کہ یہ کسی بزرگ کا گھر ہے جہاں وہ بدقسمتی سے آ گیا ہے، اس نے اسی وقت عہد کیا کہ اگر میری بینائی لوٹ آئی تو میں پھر کبھی چوری نہیں کروں گا اور مسلمان ہو جاؤں گا، اس ولیہ کامل نے اپنے نور باطن سے سب کچھ جان لیا۔ انہوں نے اسی وقت اللہ سے دعا کی تو اس چور کی بینائی

❶ وفیات الأعیان: حرف الحاء، ترجمة: الحجاج بن یوسف، ج ۲ ص ۴۵

Marfat.com

لوٹ آئی اور وہ گھر بھاگا۔ دوسرے روز اپنے بیوی بچوں کے ساتھ آ کر مسلمان ہو گیا۔ تو انہوں نے اس کا نام عبداللہ رکھا اور اس کے بارے میں دعا فرمائی، دعا کی برکت سے وہ کاملین میں سے ہو گیا۔ ❶

ام المؤمنین حضرت صفیہ کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت ومحبت

ایک دفعہ کسی بات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے ناخوش ہو گئے۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں اور کہا:

تعلمين أني لم أكن أبيع يومي من رسول الله صلى الله عليه وسلم بشيء أبدا، وإني قد وهبت يومي لک على أن ترضي رسول الله صلى الله عليه وسلم عنّي.

آپ جانتی ہیں کہ میں اپنی باری کسی چیز کے معاوضے میں نہیں دے سکتی، لیکن اگر آپ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ سے راضی کر دیں تو میں اپنی باری کا دن آپ کو دیتی ہوں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کام کے لئے تیار ہو گئیں اور زعفران کی رنگی ہوئی ایک اوڑھنی لے کر اس پر پانی چھڑکا تا کہ اس کی خوشبو مہک جائے، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف لے گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''عائشہ یہ تمہاری باری کا دن نہیں۔''

بولیں ''یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔''

پھر پورا واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا، اور بتلایا کہ حضرت صفیہ بہت پریشان ہیں، اور اپنی خطاء پر بہت نادم ہیں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے راضی ہو گئے۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے حد محبت تھی۔ ❷

❶ تاریخ اسلام کی چار سو باکمال خواتین: ص ۲۸۹، ۲۹۰ ❷ سبل الهدى والرشاد: أبواب سيرته صلى الله عليه وسلم في النكاح والطلاق، الباب السادس في عدله، ج ۹ ص ۶۷

Marfat.com

ایک عبادت گزار بچی کا بوقتِ انتقال درد بھری گفتگو کرنا

بصرہ میں ایک نہایت عبادت گزار خاتون جس کا نام منیبہ تھا، اس کی ایک بیٹی تھی جو اس سے بھی زیادہ عبادت گزار تھی، حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کو کمسنی میں ان کی عبادت کا حال دیکھ کر بڑا تعجب ہوا تھا، ایک روز جب حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بیٹھے ہوئے تھے ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کیا آپ کو پتہ ہے کہ وہ لڑکی موت اور زندگی کی کشمکش میں ہے، حضرت حسن رحمہ اللہ یہ سن کر لپک اٹھے اور اس کے پاس پہنچے، جب لڑکی نے انہیں دیکھا تو بے اختیار رونے لگی، انہوں نے پوچھا کیوں روتی ہو؟ تو وہ بولی:

يا أبا سعيد! التراب يحثى على شبابى ولم أشبع من طاعة ربى، يا أبا سعيد! انظر إلى والدتى وهى تقول لوالدى: احفر لا بنتى قبرا واسعا وكفنها بكفن حسن، والله لو كنت أجهز إلى مكة لطال بكائى، كيف أنا أجهز إلى ظلمة القبور ووحشتها وبيت الظلمة والدود؟ [1]

اے ابوسعید! ابھی جوانی میں مجھ پر مٹی ڈال دی جائے گی جب کہ میں ابھی اپنے رب کی اطاعت وعبادت سے پوری طرح سیراب بھی نہیں ہوئی۔ اے ابوسعید! ذرا میری ماں کی طرف دیکھئے جو میرے باپ سے کہہ رہی ہے کہ میری بیٹی کے لئے کشادہ قبر کھودنا اور بہترین کفن پہنانا۔ اللہ کی قسم! اگر مجھے مکہ لے جانے کے لئے تیار کیا جاتا تو میں بہت روتی، تو پھر جب کہ مجھے قبر کے اندھیروں، وحشتوں اور کیڑوں سے بھرے اندھیرے گھر کی طرف لے جانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں تو پھر میں کیوں نہ روؤں؟

حضرت اسماء بنت ابوبکر کا گھریلو پُرمشقت کام کاج خود کرنا

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے صبر وشکر میں بہترین صورتحال قائم کی تھی،

[1] صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، منيبة البصرية وابنتها، ج ۲ ص ۲۴۳

Marfat.com

اور یہ دونوں صفات اہلیانِ جنت کی ہیں۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فقر پر صبر کرتیں اور اللہ تعالی کی نعمت پر شکر ادا کرتیں، حضرت اسماء خود بیان فرماتی ہیں:

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جب مجھ سے نکاح کیا تو ان کے پاس صرف ایک گھوڑا اور چند اشیاء تھیں، تو میں ہی اس کا خیال کرتی اور چارا وغیرہ دیتی اور ان کے جانور کے لئے گھٹلیاں لاتیں، میں یہ گھٹلیاں حضرت زبیر کی زمین سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی تلاش کر کے سر پر رکھ کر لاتی تھی، یہ زمین مجھ سے دو فرسخ دور تھی۔ ایک مرتبہ میں گھٹلیاں سر پر رکھ کر لا رہی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راستے میں ملاقات ہوگئی، ان کے ساتھ اور لوگ بھی تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی پر سوار تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا کر کہا ''اخ اخ'' تا کہ وہ اونٹنی پر مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیں، تو مجھے شرم آئی اور زبیر کی حیاء و غیرت بھی یاد آئی، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک خادم بھیج دیا جس سے مجھے گھوڑے کی دیکھ بھال سے چھٹی مل گئی، گویا کہ انہوں نے مجھے کام کاج سے آزاد کر دیا۔

ہم اگر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے بیان کردہ ان کے صبر کے واقعے پر گہری نظر ڈالیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ان کے شوہر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا فقر انہیں ان کی مدد اور ان کی خوشنودی کے لئے کام کرنے سے اور ان کے لئے فرمانبرداری کے اسباب مہیا کرنے سے مانع نہ تھا۔ وہ اپنی خوشی سے سارے کام کرتیں، دل ایمان پر مطمئن تھا اور جو اللہ تعالی نے مقدر کر رکھا تھا اس پر قناعت کرتی تھیں، اور اس تمام مرحلے میں ان کا توشہ صبر ہوتا تھا۔ اس صبر کا نتیجہ یہ نکلا کہ حالات بدل گئے اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو وسعت اور خوشحالی میسر آ گئی۔ [1]

[1] صحيح البخاري: كتاب النكاح، باب الغيرة، ج ۷ ص ۳۵، رقم الحديث: ۵۲۲۴

Marfat.com

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی اہلیہ کی ایک خصوصیت

زبیر بن بکار فرماتے ہیں کہ ایک شاعر نے فاطمہ بنت عبدالملک جو عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی زوجہ تھیں، آپ کی شان میں یہ شعر کہا ہے:

بِنْتُ الْخَلِيفَةِ وَالْخَلِيفَةُ جَدُّهَا　　أُخْتُ الْخَلَائِفِ وَالْخَلِيفَةُ زَوْجُهَا

خلیفہ کی بیٹی اور خلیفہ کی پوتی　　خلفاء کی بہن اور خلیفہ کی بیوی

زبیر فرماتے ہیں کہ آج تک کوئی عورت سوائے آپ کی بیوی کے ایسی نہیں گزری جس پر یہ شعر صادق آسکے۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے زمانہ تک بھی کوئی ایسی عورت نہیں گزری۔ والد عبدالملک، دادا مروان، بھائی ولید اور سلیمان، خاوند عمر بن عبدالعزیز یہ سب خلیفہ تھے۔ ❶

اعمالِ صالحہ میں تعاون کرنے والی اہلیہ کے لئے بشارت

عَنْ ثَوْبَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُهُ لِسَانٌ ذَاكِرٌ، وَقَلْبٌ شَاكِرٌ، وزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِينُهُ عَلَى إِيمَانِهِ. ❷

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: سب سے نفع بخش چیز یہ ہے کہ آدمی کو ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل نصیب ہو، اور ایسی ایمان دار بیوی ہو جو اس کی دین پر مدد کرنے والی ہو۔

اس حدیث میں تین نفع بخش اعمال کا ذکر ہے:

۱.....وہ زبان جو ہمہ وقت اللہ کی یاد میں ہو۔

۲.....وہ دل جو اللہ کی نعمتوں کا شکر کرنے والا ہو۔

❶ تاریخ الخلفاء: ترجمة: عمر بن عبد العزيز، ص ۱۸۲

❷ سنن الترمذی: أبواب تفسير القرآن، باب ما جاء فی تفسير سورة التوبة، ج۵ ص ۱۲۸ رقم الحديث: ۳۰۹۴

Marfat.com

۳.....تیسری جو اہم چیز اس مقام کے اعتبار سے ہے وہ یہ ہے کہ کسی کی ایسی بیوی ہو جو شوہر کو اس کے آخرت اور دین کے اُمور میں اعانت کرنے والی ہو۔ مثلاً شوہر جماعت میں جائے، دین کا کام کرے، مدرسہ میں پڑھائے، تو وہ اس کے مقابلہ میں دنیا کی جانب مالی فائدہ دیکھ کر نہ اُکسائے، اور اُسے نہ کہے کہ اس میں مالی پریشانی ہوتی ہے اس کو چھوڑ کر دنیا کا کوئی کام کرو۔ بہت سی عورتوں کو دیکھا گیا ہے کہ شوہر مدرسہ میں مدرس تھا کم تنخواہ ملتی تھی تو اسے چھڑا کر دوسرے دنیاوی کام میں لگوا دیا تا کہ زیادہ مال ملے۔ مثلاً دُکان داری میں لگوا دیا یا بیرون ملک بھجوا دیا، یہ اس کے دین کے خلاف مدد ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ شوہر اگر دین و آخرت کے امور کو اختیار کرتا ہو اور اس سے کچھ دنیا کا نقصان معلوم ہوتا ہو تب بھی عورت دینی امور میں لگے رہنے کو کہتی ہو، ہمت بڑھاتی ہو، دنیا کی تنگی اور کمی کی وجہ سے اسے پریشان نہ کرتی ہو، ایسی عورت مرد کے حق میں بہت بہتر ہے اور اسی کی فضیلت ہے۔

احمد بن مہدی رحمہ اللہ کا ایک پاک دامن خاتون کی پردہ پوشی کرنا

احمد بن مہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک رات بغداد میں میرے پاس ایک عورت آئی اور کہا: میں ایک عام عورت ہوں، مجھ پر مشکل گھڑی آپڑی ہے، میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتی ہوں کہ آپ میرا عیب چھپالیں۔

میں نے پوچھا: تیری مشکل کیا ہے؟ کہنے لگی: میرے ساتھ زبردستی زیادتی ہوئی جس کے نتیجے میں میرا حمل ٹھہر گیا ہے، میں نے لوگوں سے کہا ہے کہ آپ میرے شوہر ہیں اور یہ حمل آپ کا ہے، خدا کے لئے مجھے رسوا ہونے سے بچا لیجیے اور میرے عیب چھپا لیجیے، اللہ آپ کے عیب چھپائے گا، میں چپ رہا اور وہ چلی گئی، میری لاعلمی میں اس کا بچہ پیدا ہوا، محلّہ کے امام مسجد پڑوسیوں کے ساتھ مجھے بچے کی مبارکباد دینے آئے، میں بڑے تپاک سے ان سے ملا اور خوشی خوشی ان کی مبارک باد قبول کی، دوسرے دن میں نے دو دینار امام مسجد کو دیئے اور کہا کہ یہ اس عورت کو دے دو کچھ جدائی ہوگئی ہے اس لئے میں خود اُسے نہیں دے رہا، اور ہر

Marfat.com

ماہ میں امام کے ذریعے عورت کو دو دینار بھیجتا اور کہتا کہ یہ بچے کا خرچہ ہے۔ یونہی دو سال گزرے گئے یہاں تک کہ بچے کا انتقال ہوگیا، لوگ میرے پاس تعزیت کرنے آئے، ان کے سامنے میں اپنی ایسی حالت ظاہر کی جو بچہ کی موت پر باپ کی ہونی چاہیے، کچھ ماہ گزرنے کے بعد ایک رات میرے پاس وہ عورت آئی، اس کے ہاتھ میں وہ دینار تھے جو میں ہر ماہ امامِ مسجد کے واسطے سے بھیجتا تھا، اس نے وہ دینار مجھے واپس کرتے ہوئے کہا:

سَتَرَکَ اللّٰہُ عزَّوَجَلَّ کَمَا سَتَرْتَنِي.

اللہ تعالیٰ تیری پردہ پوشی کرے جیسے تو نے میری پردہ پوشی کی ہے۔

میں نے اس سے کہا: یہ دینار میں نے بچے کو دیئے تھے اب یہ آپ کے ہیں انہیں جیسے چاہو کام میں لے آؤ۔ ❶

حضور پر درود پڑھنے کی برکت سے کنویں کا پانی کناروں تک آ گیا

حضرت محمد بن سلیمان جزولی رحمہ اللہ نماز کے لئے وضو کرنا چاہتے تھے لیکن کنویں سے پانی نکالنے کے لئے کوئی ڈول وغیرہ نہ پایا، آپ اسی سوچ میں تھے کہ ایک بلند مکان سے آپ کو ایک بچی نے دیکھا۔ وہ کہنے لگی آپ کون ہیں؟ آپ نے اُسے بتایا تو وہ بولی: آپ وہ انسان ہیں جس کی نیکی کی خوب تعریف کی جاتی ہے اور آپ حیران ہیں کہ کنویں سے پانی کیسے نکالیں؟ لڑکی نے کنویں میں تھوک دیا اور پانی ابل کر سطح ارضی پر آ گیا۔ حضرت جب وضو کر چکے تو لڑکی سے قسم دے کر پوچھا کہ یہ عظمت اسے کیسے ملی؟ لڑکی نے جواب دیا اس ذات پاک پر درود پڑھنے سے یہ برکتیں اور عظمتیں ملی ہیں کہ جب وہ صحرا میں تشریف لے جاتے تو ان کے دامن میں وحشی جانور بھی پناہ لیتے اور ان کی اذیالِ رحمت سے چمٹ جاتے۔ آپ نے قسم کھائی کہ وہ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر درود بھیجنے کے موضوع پر ایک

❶ المنتظم في تاريخ الأمم والملوك: سنة سبع عشرة وثلاث مائة، ترجمة: احمد بن مهدي، ج ۱۳ ص ۲۸۴

Marfat.com

کتاب لکھیں گے، پھر آپ نے "دلائل الخیرات" تالیف فرمادی۔ ❶

ایک خاتون کا شوہر اول کی طرف لوٹنے کے لئے عجیب تدبیر

ایک عورت ایک پنساری کی دوکان پر جو غیر شادی شدہ تھا آکر بیٹھ گئی اور شام تک بیٹھی رہی۔ جب اس نے دوکان بند کرنے کا ارادہ کیا تو اس عورت نے اپنا چہرہ اس کے سامنے کر دیا۔ دوکاندار نے اس سے کہا اب شام کو کیا ہوگا۔ عورت نے کہا واللہ میرے پاس کوئی مکان نہیں جس میں رات گزاروں۔ تو اس نے عورت سے کہا تو میرے ساتھ گھر پر چل وہ آمادہ ہوگئی اور اس کے ساتھ اس کے گھر چلی گئی اور اس شخص نے اس کو نکاح کا پیغام دیا تو اس نے قبول کر لیا اور اس سے نکاح ہو گیا اور وہ اس کے ساتھ تین دن رہی۔ جب چوتھا دن ہوا تو ایک شخص آیا اور اس کے ساتھ چند عورتیں تھیں جو اس عورت کو تلاش کر رہی تھیں۔ دوکاندار نے ان کو گھر بلایا اور ان کی تعظیم کی اور پوچھا تمہارا اس سے کیا تعلق ہے؟ انہوں نے کہا ہم اس کے رشتہ دار ہیں۔ چچا کا بیٹا اور چچا کی بیٹیاں ہیں۔ جب ہم کو اس تعلق کی خبر ہوئی تو ہم خوش ہوئے۔ ہم آپ سے صرف اتنا چاہتے ہیں کہ آپ اس کو ایک شادی میں چلنے کی اجازت دے دیں جو ہمارے بعض عزیزوں میں ہے۔ یہ شخص اس عورت کے پاس گیا تو اس عورت نے کہا تم ان کی بات نہ ماننا اور میری طلاق کا حلف کر لینا اور مجھ سے کہہ دینا کہ اگر تو میرے گھر سے ایک مہینہ تک باہر نکلی تو تجھ پر طلاق، تاکہ شادی کا زمانہ گذر جائے۔ اس میں میری بھلائی ہے اور تمہاری بھی۔ ورنہ وہ مجھے پکڑیں گے اور میرے دل کو تمہاری طرف سے خراب کرنے کی کوشش کریں گے، کیونکہ میں ان سے ناخوش تھی اور میں نے تم سے بغیر ان کے مشورہ کے نکاح کیا، اور میں نہیں جانتی کہ کس نے ان کو تم تک پہنچا دیا۔ اس شخص نے آکر ان کے سامنے جس طرح اس نے سمجھایا تھا حلف کر لیا تو یہ لوگ مایوس ہو کر واپس ہو گئے۔ اس نے دروازہ بند کیا اور دوکان کی طرف چلا گیا، مگر اس کا دل

❶ دلائل الخیرات: مقدمة، ص ۳

Marfat.com

اس عورت سے ہی اٹکا رہا، اور وہ عورت روانہ ہوگئی اور اپنے ساتھ گھر میں سے کوئی چیز نہیں لے گئی، جب وہ دوکان سے آیا تو وہ اس کو نہ ملی۔ ایک شخص نے پوچھا کہ اس عورت کا مقصد کیا تھا، تو امام ابوالوفاء رحمہ اللہ نے کہا کہ غالباً اس عورت نے حلالہ کی یہ صورت نکالی تھی، اس وجہ سے کہ اس کے شوہر نے اس کو تین طلاقیں دی تھیں، تو اس حیلے سے اب وہ اپنے پہلے شوہر کے لئے حلال ہوگئی۔ ❶

لسانِ نبوت سے حضرت اُم عمارہ کی شجاعت و بہادری کا تذکرہ

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک دفعہ مالِ غنیمت میں بہت قیمتی کپڑے مدینہ منورہ میں موصول ہوئے۔ ان میں ایک دوپٹہ بے حد قیمتی اور خوبصورت تھا۔ مال غنیمت تقسیم ہونے لگا تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حاضرین مجلس سے پوچھا کہ اس دوپٹے کا سب سے بڑھ کر حق دار کون ہے؟ کچھ لوگوں نے رائے دی کہ آپ یہ دوپٹا اپنے فرزند ''حضرت عبداللہ'' کی بیوی کو دے دیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ دیر سوچتے رہے اور پھر فرمایا:

ابعثوا به إلى من هو أحق به منها، إلى أمّ عمارة فإني سمعت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يقول: ما التفتّ يمينا ولا شمالا يوم أحد إلا رأيتها تقاتل دوني.

اس دوپٹے کی سب سے زیادہ حقدار ام عمارہ ہیں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا: میں نے احد کے دن مسلسل ام عمارہ کو اپنے دائیں، بائیں اور سامنے لڑتے ہوئے دیکھا ہے۔

یہ کہہ کر آپ نے وہ دوپٹہ حضرت ام عمارہ کے پاس بھیج دیا، جو مدینہ منورہ کے ایک مکان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یادوں کو اپنے دل میں بسائے اپنے زندگی کا آخری

❶ كتاب الأذكياء: الباب الثاني والثلاثون، ص ۲۳۰، ۲۳۱

Marfat.com

زمانہ گزار رہی تھیں۔ ان کی کتابِ حیات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت اور راہ حق میں اپنی جان، اولاد اور مال قربان کر دینے کے جذبے کے ابواب اتنے روشن تھے کہ فاروق اعظم سمیت تمام صحابہ کرام ان کا حد درجہ احترام کرتے تھے، اور انہیں خاتونِ اُحد کہہ کر یاد کرتے تھے۔ ❶

رومیوں کے خلاف جنگ میں حضرت اُم حکیم کی شجاعت و بہادری

حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت ام حکیم بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے روم کے خلاف جنگِ اجنادین میں ان کے شوہر عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد نکاح کیا، جب رخصتی کا ارادہ کیا تو ام حکیم رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: اگر آپ رخصتی اس وقت تک ملتوی کر دیں جب تک اللہ تعالیٰ دشمنوں کو شکست سے دوچار نہ کر دے۔

تو انہوں نے فرمایا: میرا دل کہتا ہے کہ میں مارا جاؤں گا۔ یہ سن کر وہ رخصتی کے لئے تیار ہو گئیں، جس مقام پر ان کی رخصتی ہوئی بعد میں وہ مقام ''قنطرہ ام حکیم'' کے نام سے مشہور ہوا، جب صبح ہوئی تو ولیمہ کیا گیا، ابھی کھانے سے فارغ بھی نہ ہوئے تھے کہ دشمن نے حملہ کر دیا اور جنگ شروع ہو گئی۔ اس معرکے میں حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے، اور ان کے شہادت کے بعد اُم حکیم نے اپنی کمر کسی اور لڑائی کے لئے تیار ہو گئیں، جب کہ ان کے کپڑوں سے ابھی عطر کی خوشبو آ رہی تھی، نہر کے قریب خون ریز جنگ ہوئی۔ ام حکیم رضی اللہ عنہا نے اس خیمہ کی وزنی لکڑی نکالی جس میں ان کی شادی ہوئی تھی، اور اس کے ذریعے سات دشمنوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ شہادت کے بعد اس بہادر خاتون سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا تھا۔ ❷

❶ المغازی للواقدي: ص ۲۷۱ / سبل الهدى والرشاد: أبواب المغازى، الباب الثالث عشر فى غزوة أحد، ج۴ ص ۲۰۲ ❷ الروض الأنف: ذكر الأسباب الموجبة المسير إلى مكة وذكر فتح مكة، ج۷ ص ۲۴۳

Marfat.com

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کی اہلیہ کا جذبہ اطاعت

بانی دار العلوم دیوبند قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کو دیوبند کے کسی رئیس نے اپنی بیٹی نکاح میں دے دی، جب خلوت میں اپنی دلہن کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ وہ سونے کے زیورات سے اَٹی ہوئی ہے، آپ نئی نویلی دلہن پر توجہ کئے بغیر اسی کمرہ میں اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوئے اور نماز پڑھتے رہے، فارغ ہوئے تو بیوی کے قریب آکر اسے یوں تقریر کی:

دیکھو تم ایک امیر، رئیس کی صاحبزادی ہو اور میں فقیر وغریب اور ایک مسکین انسان ہوں، نکاح کے بعد اب تمہارا اور میرا ایک ساتھ جینا ہو گیا ہے، ہمارا مستقبل ایک دوسرے سے وابستہ ہے مگر یہ نبھاؤ بظاہر مشکل ہوگا کہ تو امیر ہے اور امیر کی بیٹی ہے، میں فقیر ہوں اور فقر کو پسند کرتا ہوں، ہمارا گزارا تب بہتر ہو سکے گا جب دونوں ایک ہو جائیں، یا میں امیر بن جاؤں یا تو فقر اختیار کر لے، جہاں تک میری امارت اور دنیا پسندی کا تعلق ہے، وہ تو ناممکن ہے البتہ آپ کو فقر ومسکنت کی راہ اختیار کرنا آسان ہے، اب آپ جونسی راہ اختیار کریں گی مستقبل کے لحاظ سے ہمارے تعلق کا اس پر نتیجہ مرتب ہوگا۔

بیوی نے ان کی تقریر سن کر بڑی خوشی سے کہہ دیا کہ میں فقر وغربت کی راہ اختیار کرتی ہوں اور میرے سارے زیورات آپ کی ملکیت ہیں، اور آپ کو اختیار ہے جہاں چاہیں استعمال کریں۔

حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تو فقر، زہد اور ورع وتقوی کا پہاڑ تھے، اسی وقت بغیر کسی تاخیر کے اپنی دلہن سے تمام زیورات اتار لئے اور صبح بلقان کی جنگ میں مسلمانوں کی اعانت ونصرت کے لئے چندہ میں جمع کر دیئے۔ [1]

حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کی عادت شب کو سوتے وقت دودھ کے استعمال

[1] سوانح قاسمی: ج ۱ ص ۵۰۸

Marfat.com

کی تھی، گائے کا دودھ استعمال کرتے تھے، شب کی غذا اکثر یہ ہی ہوتی تھی، جب حضرت مولانا عشاء سے فارغ ہوکر گھر تشریف لائے تو آپ کی اہلیہ محترمہ دودھ کا پیالہ لے کر پہنچ جاتی، حضرت کی اہلیہ محترمہ فرماتی ہیں قاعدہ یہ تھا کہ میرا انتظار اگر کرتے تو یہ علامت خوش دلی کی ہوتی اور اگر انتظار کئے بغیر نوافل میں مشغول ہو گئے تو یہ علامت ناگواری کی ہوتی تھی، کبھی کبھی ایسا ہوتا کہ حضرت نے نوافل میں پوری شب گزاری اور میں بھی پوری شب پیالہ لئے کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔ ❶

حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کی اہلیہ کی عبادت وذکر

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند اپنی دادی حضرت نانوتوی کی اہلیہ محترمہ کے متعلق فرماتے ہیں اذان کی ''حی علی الصلوۃ'' پر کام کو چھوڑ کر اس طرح اٹھ جاتی تھیں کہ گویا اس کام سے کبھی کوئی واسطہ ہی نہ تھا، بالکل ہر چیز سے بے گانہ بن جاتیں، بعد نماز صبح سر پر اور منہ پر اپنا دوپٹہ ڈال کر ہلکی ضرب سے ذکر کیا کرتی تھی، آندھی، بارش ہو، سردی ہو گرمی ہو، اس میں بال برابر فرق نہیں آتا تھا۔ ❷

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا ہجرت کا دردناک واقعہ

حضرت ام سلمہ اور ابو سلمہ کا اسلام میں بڑا اہم اور دردناک ماضی ہے، یہ دونوں سابقین اولین میں سے تھے۔ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے پہلے دس افراد میں شامل تھے، پھر مدینے کی طرف ہجرت کی اس دوران ایک دردناک واقعہ پیش آیا، جب یہ مدینے کی طرف رواں دواں تھے یہ قصہ انہی کی زبانی سنتے ہیں۔ فرماتی ہیں:

جب ابو سلمہ نے مدینے جانے کا فیصلہ کرلیا تو اپنے اونٹ پر سامان سفر لادا مجھے اور میرے بیٹے کو سوار کیا اور خود اونٹ کی مہار پکڑ کر چل پڑے، جب انہیں بنو مغیرہ نے جاتے دیکھا تو کہا تو صرف اپنے نفس کا مالک ہے یہ لڑکی تو ہمارے قبیلے کی ہے ہم تجھے ایسے ہی نہ

❶ سوانح قاسمی: ج ۱ ص ۵۱۸ ❷ سوانح قاسمی: ج ۱ ص ۵۱۹

Marfat.com

چھوڑیں گے کہ تو جہاں چاہے چلا جائے۔ انہوں نے اونٹ کی مہار ان سے چھین لی اور مجھے پکڑ لیا، یہ دیکھ کر بنوالاسد (ابوسلمہ کا قبیلہ) مشتعل ہو گیا اور وہ ہمارے بیٹے کی طرف بڑھے اور کہا تم اگر اس سے اس کی بیوی چھین رہے ہو تو ہم بیٹا نہیں دیں گے، تو انہوں نے میرے شوہر سے بچہ چھین لیا اور اپنے ساتھ لے گئے۔ میرے شوہر اکیلے ہی مدینے چل پڑے اور وہاں پہنچ گئے، بنومغیرہ نے مجھے قید کر لیا، اور میرے بیٹے، شوہر اور مجھ میں جدائی کر دی۔ میں روزانہ دن میں نکل کر پتھریلی زمین میں بیٹھ کر روتی حتی کہ تقریباً ایک سال گذر گیا۔

حتی کہ ایک مرتبہ میرے پاس سے میرے چچا کے قبیلے کا ایک آدمی گذرا اس کو مجھ پر رحم آ گیا، اس نے بنومغیرہ کو خوب سنائیں اور کہا اس مسکینہ کو خواہ مخواہ تم لوگوں نے اس کے شوہر اور بچے سے جدا کر دیا ہے، اور وہ ان کے پیچھے پڑ گیا تو بالآخر بنومغیرہ نے کہا ہمیں کوئی اعتراض نہیں یہ جہاں چاہے چلی جائے۔ اور پھر بنوالاسد نے بھی میرا بیٹا واپس کر دیا۔

اس طرح ام سلمہ نے ہجرت کی، راستے میں انہیں ''عثمان بن طلحہ'' مل گئے جنہوں نے بخیر و عافیت انہیں مدینے تک پہنچا دیا، یہ پہلی خاتون تھیں جو ہودج میں سوار مدینے پہنچیں۔ [1]

تاریخ اسلام کی سب سے پہلی شہید خاتون

حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا، ان کے خاوند یاسر اور بیٹا عمار قریش کے ظلم و ستم کا بار بار نشانہ بنے۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بازار سے گذر ہوا دیکھا کہ قریش ان تینوں پر ظلم ڈھا رہے ہیں، ایسی دردناک سزا دے رہے ہیں جس سے دیکھنے والے کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں، لیکن بے بسی کا یہ عالم ہے کہ انہیں دشمن کے چنگل سے نہیں چھڑا سکتے۔ آپ نے انہیں دلاسہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

صبرا آل یاسر موعدکم الجنة.

''اے آل یاسر! صبر کرو تمہارا ٹھکانہ جنت ہے۔''

[1] السیرة النبویة لابن کثیر: باب بدء الهجرة من مکة إلی المدینة، ج۲ ص۲۱۵، ۲۱۶

Marfat.com

ابوجہل نے حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو دردناک سزا دی، لیکن ان کے پایہ استقلال میں کوئی لغزش نہیں آئی، وہ چٹان کی طرح مضبوط رہیں، ابوجہل نے ہر چند انہیں کہا کہ تم اس دین سے کنارہ کشی اختیار کرلو، لیکن انہوں نے ابوجہل کی بات ماننے سے صاف انکار کر دیا، اس کمبخت انسان نے حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کی شرمگاہ پر نہایت شدت سے نیزہ مارا جس سے آپ کی شہادت ہوگئی۔ اس طرح انہیں تاریخ اسلام کی پہلی شہید خاتون ہونے کا اعزاز حاصل ہوا، یہ واقعہ ہجرت سے سات سال پہلے کا ہے۔

حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کے خاوند یاسر بھی دشمنوں کی اذیت ناک سزاؤں کی تاب نہ لاتے ہوئے اللہ کو پیارے ہوگئے، میاں بیوی کی شہادت کے بعد رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بیٹے عمار سے بہت پیار کرتے تھے، اسے ابن سمیہ کے نام سے شفقت بھرے انداز میں بلایا کرتے تھے، اس خاندان کا اکثر و بیشتر بہت عمدہ انداز میں تذکرہ کیا کرتے تھے۔ ①

تختہ دار پر چڑھنے سے چند لمحے قبل بیٹے کا اپنی ماں کو پیغام

ایک بہت بڑے ڈاکو کو جرائم کے باعث تختہ دار پر چڑھنے سے چند لمحات قبل کہا گیا کوئی وصیت ہو تو بیان کر؟ اس نے کہا:

میری والدہ کو کہہ دینا کہ تیری وجہ سے آج تیرا بیٹا پھانسی پر لٹک رہا ہے۔

لوگوں نے حیرانی سے دریافت کیا کہ جرم کا ارتکاب خود کیا ہے الزام والدہ کے سر کیوں تھوپ رہا ہے؟ ڈاکو نے کہا:

① أسد الغابة في معرفة الصحابة: ترجمة: سمية أم عمار بن ياسر، ج۷ ص ۱۵۲، رقم الترجمة: ۷۰۲۱/ الإصابة في تمييز الصحابة: ترجمة: سمية بن ضباط، ج۸ ص ۱۸۹، ۱۹۰

Marfat.com

مجھ سے جرائم سرزد ہونے میں میری والدہ کا بہت بڑا دخل ہے، میرے بچپن کے زمانہ میں میرے والد نے نہانے کے لئے قمیص اتاری میں نے ان کی جیب سے چپکے سے پانچ روپے نکال لئے، میری والدہ نے میری اس حرکت کو دیکھ لیا لیکن میری اس غلط کاری پر بجائے تنبیہ کرنے کے ہنس پڑی۔ میں نے اس جرم کو فخر محسوس کیا اور دو قدم آگے بڑھ کر دوسروں کی جیبیں صاف کرنے کا عادی ہو گیا، یہاں تک کہ چوری قتل و غارت گری کا ارتکاب کر کے اس سزا کا مستحق ٹھہرا۔

اگر شروع ہی سے میری والدہ میری غلط حرکت پر مجھے ٹوک دیتی تو میں یقیناً اگلا اقدام کرنے کی جرأت نہ کرتا۔

اب ہر ماں غور کرے کہ اپنے بچوں کو سنوارنے اور بگڑانے میں ماں کا کتنا دخل ہے، اس لئے ہر ماں کو چاہئے کہ بچپن میں ہی اپنی اولاد کو غلط کاموں سے منع کرے، اور بری صحبت سے اس کی حفاظت کرے۔

حضرت جوہرہ نہایت عابدہ اور شب بیدار خاتون

حکیم بن جعفر رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک خاتون جن کا نام جوہرہ تھا، اپنے وقت کی بڑی عبادت گزار و شب بیدار خاتون تھیں، انہی کے بارے میں ان کے شوہر ابو عبداللہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے ایک رات خواب دیکھا کہ ایک خوبصورت جگہ چند خیمے لگے ہوئے ہیں، انہوں نے دریافت کیا کہ یہ خیمے کن لوگوں کے لئے ہیں؟ ان سے کہا گیا یہ خیمے راتوں کو تلاوتِ قرآن پاک میں مصروف رہنے والوں کے لئے ہیں، ابو عبداللہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد جوہرہ رات میں کبھی نہیں سوئی ہیں۔ ان کے زہد اور دنیا سے بے رغبتی کا یہ عالم تھا کہ اپنے اور زمین کے درمیان کسی چیز کو حائل نہ رکھتی تھیں، ان کے شوہر ایک گدا بچھا کر بیٹھتے تھے، تو ان سے فرماتیں کہ اس پر نہ بیٹھا کرو کیا تم نے یہ حدیث نہیں پڑھی:

زمین کہتی ہے کہ آج تم ہمارے اور اپنے درمیان پردے حائل کر رہے ہو حالانکہ کل تم

Marfat.com

ہمارے ہی پیٹ کے اندر ہو گے۔ ❶

کیا آپ اللہ اور اُس کے رسول کا قرب چاہتی ہیں

کیا آپ چاہتی ہیں کہ اللہ تعالی کا قرب حاصل کریں؟

تو سنئے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ. ❷

بندہ اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہوتا ہے، پس (سجدے) میں دعا کی کثرت کیجئے۔

کیا آپ ایک حج کا ثواب حاصل کرنا چاہتی ہیں؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَعُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي. ❸

رمضان میں عمرہ کرنا ایک حج یا میری معیت میں حج کے ثواب کے برابر ہے۔

کیا آپ جنت میں گھر بنوانا چاہتی ہیں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلّٰهِ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ. ❹

جس نے اللہ کی رضا کے لئے مسجد بنائی اللہ اس کے لئے اسی کے مثل جنت میں گھر بنائیں گے۔

---

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات بغداد، ترجمة: جوهرة العابدة البراثية، ج ۱ ص ۵۷۵ ❷ صحيح مسلم: كتاب الصلاة، باب ما يقال في الركوع والسجود، ج ۱ ص ۳۵۰، رقم الحديث: ۴۸۲ ❸ صحيح مسلم: كتاب الحج، باب فضل العمرة في رمضان، ج ۲ ص ۹۱۷، رقم الحديث: ۱۲۵۶ ❹ صحيح مسلم: كتاب المساجد، باب فضل بناء المساجد والحث عليها، ج ۱ ص ۳۷۸، رقم الحديث: ۵۳۳

Marfat.com

کیا آپ چاہتی ہیں کہ آپ کی دُعائیں قبول کی جائیں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ. ❶

اذان واقامت کے درمیان مانگی گئی دعا لوٹائی نہیں جاتی۔

کیا آپ چاہتی ہیں کہ آپ کو سارا سال روزہ رکھنے کا ثواب ملے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صَوْمُ ثَلَاثَةٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ، صَوْمُ الدَّهْرِ. ❷

ہر مہینے تین دن روزہ رکھنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا گویا پورا سال روزے رکھنا ہے۔

کیا آپ جنت میں حضور کی رفاقت اختیار کرنا چاہتی ہیں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى. ❸

میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہونگے اور آپ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کا اشارہ دیا (یعنی جتنے یہ دونوں قریب ہیں اس طرح ہوں گے۔)

غیر محرم نگاہ پڑتے ہی گرنے سے ہاتھ ٹوٹ گیا

ایک مرتبہ حضرت رابعہ بصری رحمہا اللہ کہیں جا رہی تھیں کہ کسی نامحرم کو اپنے سامنے دیکھ کر اتنے زور سے خوفِ خدا سے گریں کہ ہاتھ ٹوٹ گیا۔ اسی وقت آپ نے سر بسجود ہو کر

❶ سنن أبي داود: كتاب الصلاة، باب ما جاء في الدعاء بين الأذان والإقامة، ج ۱ ص ۱۴۴، رقم الحديث: ۵۲۱ ❷ صحيح مسلم: كتاب الصيام، باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر، ج ۲ ص ۸۱۸، رقم الحديث: ۱۱۶۲ ❸ صحيح البخاري: كتاب الطلاق، باب اللعان، ج ۷ ص ۵۳، رقم الحديث: ۵۳۰۴

Marfat.com

عرض کیا کہ اے میرے مالک! خوفِ خدا سے میرا ہاتھ ٹوٹ چکا ہے مجھے کوئی ملال نہیں میں تیری رضا چاہتی ہوں۔

چنانچہ غیب سے آواز آئی:

''اے رابعہ! غمگین نہ ہو عنقریب تجھے اپنے صبر وشکر اور حیاء وخوفِ خدا کی وجہ سے وہ مرتبہ حاصل ہوگا کہ مقرب ملائکہ بھی تجھ پر رشک کریں گے۔''

یہ سن کر آپ خوشی سے باغ باغ ہوگئیں۔ ❶

ایک خاتون کا جہاد کے لئے بطورِ رسی اپنے بال پیش کرنا

عبید اللہ بن خالق رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہارون رشید کے زمانہ میں رومیوں نے حملہ کر دیا، اور مسلمان عورت کو قید کر لیا، تو لوگوں نے منصور بن عمار سے کہا کہ آپ لوگوں کو رومیوں کے خلاف آمادہ کیجئے، چنانچہ ایک روز لوگوں کے مجمع میں تقریر کر رہے تھے، تو ان کو ایک بند لفافہ لا کر دیا گیا، جب لفافہ کھولا گیا تو اس میں ایک خط اس مضمون کا تھا:

''میں ایک پردہ نشین خاتون ہوں، رومیوں نے جو کچھ مسلمان عورتوں کے ساتھ کیا ہے اس کی بھی اطلاع ہے۔ میں اور تو کچھ نہیں کر سکتی ہوں لیکن اپنے سر کے بال آپ کی خدمت میں پیش کر رہی ہوں، شاید کوئی غازی اپنا گھوڑا باندھنے کے کام میں لے آئے، اور اسی وجہ سے اللہ رب العزت میری مغفرت فرمائے۔''

عبداللہ کا کہنا ہے کہ جس وقت یہ خط پڑھا جا رہا تھا پورا مجمع زار وقطار رو رہا تھا۔ ❷

شبِ زفاف جنت اور جہنم کی فکر میں گزار دی

صلہ بن اشیم رحمہ اللہ نے حضرت معاذہ عدویہ رحمہا اللہ علیہ سے شادی کی۔ یہ دونوں اونچے درجے کے بزرگ تھے۔ ان کے بھتیجے نے ان کو غسل کے لئے حمام بھیجا۔ جب غسل

❶ تذکرۃ الاولیاء: حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کے حالات ومناقب: ص ۵۶

❷ صفۃ الصفوۃ: ذکر المصطفیات من عابدات الرقۃ، ج ۲ ص ۳۶۳

Marfat.com

سے فارغ ہوئے تو ان کو ان کی بیوی کے پاس بھیج دیا گیا۔ جو ایک خوشبودار پاک صاف جگہ بیٹھی ہوئی تھی، یہ دونوں رات بھر نماز پڑھتے رہے۔ جب صبح ہوئی تو ان کے بھتیجے نے صلہ بن اشیم رحمہ اللہ سے پوچھا کہ آپ کی رات کیسی گزری؟

انہوں نے جواب دیا:

تم نے مجھے کل شام ایسی جگہ داخل کر دیا جو مجھے جہنم کی یاد دلاتی رہی یعنی حمام، اس کے بعد تم نے مجھے ایسی جگہ داخل کیا جو مجھے جنت کی یاد دلاتی رہی یعنی بیوی۔ تو میں رات بھر جنت اور دوزخ کی فکر میں رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ ❶

مالک بن دینار کی گفتگو سے ایک خوبصورت کنیز اور اُس کے مالک کی زندگی پلٹ گئی

مالک بن دینار رحمہ اللہ ایک روز بصرہ کی گلیوں میں پھر رہے تھے کہ ایک کنیز کو ایک جاہ وجلال اور چشم وخدم کے ساتھ جاتے دیکھا، آپ نے اسے آواز دے کر پوچھا کہ کیا تیرا مالک تجھے بیچتا ہے؟

اس نے کہا: شیخ کیا کہتے ہو ذرا پھر سے کہو!

تو مالک رحمہ اللہ نے کہا: تیرا مالک تجھے بیچتا ہے یا نہیں؟

اس نے کہا: بالفرض اگر فروخت بھی کرے تو کیا تجھ جیسا مفلس خرید لے گا؟

انہوں نے کہا: ہاں تو کیا چیز ہے میں تو تجھ سے بھی اچھی خرید سکتا ہوں۔

وہ سن کر ہنس پڑی اور خادموں کو حکم دیا کہ اس شخص کو ہمارے ساتھ گھر تک لے آؤ، خادم لے آیا۔

وہ اپنے مالک کے پاس گئی اور اس سے سارا قصہ بیان کیا، وہ سن کر بے اختیار ہنسا کہ

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفين أهل البصرة من التابعين، ترجمة: صلة بن أشيم المذوي، ج ۲ ص ۱۲۹

Marfat.com

ایسے درویش کو ہم بھی دیکھیں۔

یہ کہہ کر مالک بن دینار رحمہ اللہ کو اپنے پاس بلایا، دیکھتے ہی اس کے قلب پر ایسا رعب سا چھا گیا کہ پوچھنے لگا آپ کیا چاہتے ہیں؟

کہا یہ کنیز میرے ہاتھ بیچ دو، اس نے کہا آپ اس کی کیا قیمت دے سکتے ہیں، فرمایا اس کی قیمت ہی کیا ہے، میرے نزدیک تو اس کی قیمت کھجور کی دو بیکار گھٹلیاں ہیں، یہ سن کر سب ہنس پڑے اور پوچھنے لگے کہ یہ قیمت آپ نے کیوں تجویز فرمائی، کہا اس میں بہت عیب ہیں، عیب دار شی کی قیمت ایسی ہی ہوا کرتی ہے۔

جب اس نے عیبوں کی تفصیل پوچھی تو بولے:

سنو جب یہ عطر نہیں لگاتی تو اس سے بدبو آنے لگتی ہے۔

منہ صاف نہ کرے تو منہ گندا ہو جاتا ہے۔

اگر تیل نہ لگائے اور کنگھی نہ کرے تو سر میں جوئیں پڑ جاتی ہیں۔

اور جو اس کی عمر زیادہ ہوگئی تو بوڑھی ہو کر کام کی بھی نہ رہے گی۔

حیض اسے آتا ہے، پیشاب پاخانہ یہ کرتی ہے۔

طرح طرح کی نجاستوں سے یہ آلودہ ہے۔

ہر قسم کی کدورتیں اور رنج وغم اسے پیش آتے رہتے ہیں۔

یہ تو ظاہری عیب ہیں، اب باطنی عیب سنو:

خود غرض اتنی ہے کہ تم سے جو محبت ہے وہ غرض کے ساتھ ہے، یہ وفا کرنے والی نہیں اور اس کی دوستی سچی دوستی نہیں، تمہارے بعد تمہارے جانشین سے ایسی ہی مل جائے گی جیسا کہ اب تم سے ملی ہوئی ہے اس لئے اس کا اعتبار نہیں۔ اور میرے پاس اس سے کم قیمت کی ایک کنیز ہے کہ اس کے لئے میری ایک کوڑی بھی صرف نہیں ہوئی اور وہ سب باتوں میں اس سے فائق ہے۔

Marfat.com

کافور، زعفران، مشک اور نور سے اس کی پیدائش ہے۔

اگر کسی کھارے پانی میں اس کا دہن ڈال دیا جائے تو وہ شیریں اور خوش ذائقہ ہو جائے۔

اور جو مردے کو اپنا کلام سنا دے تو وہ بھی بول اٹھے۔

اور جو اس کی ایک کلائی سورج کے سامنے ظاہر ہو جائے تو سورج شرمندہ ہو جائے۔

اور جو تاریکی میں ظاہر ہو تو اُجالا ہو جائے۔

جو وہ پوشاک وزیور سے آراستہ ہو کر دنیا میں آجائے تو تمام جہان معطر و مزین ہو جائے۔

مشک اور زعفران کے باغوں اور یاقوت و مرجان کی شاخوں میں اس نے پرورش پائی ہے۔

طرح طرح کے آرام میں رہی اور تسنیم کے پانی سے غذا دی گئی ہے۔

اپنے عہد کی پوری ہے دوستی نباہنے والی ہے۔

اب تم بتاؤ کہ ان میں سے کون سی خریدنے کی لائق ہے۔ کہا کہ جس کی آپ نے مدح وثناء کی ہے یہی مستحق خریدنے اور طلب کرنے کی ہے۔

شیخ نے فرمایا پھر اس کی قیمت تو ہر وقت ہر شخص کے پاس موجود ہے اس میں کچھ بھی صرف نہیں ہوتا، پوچھا کہ جناب فرمایئے اس کی قیمت کیا ہے، شیخ نے فرمایا:

اس کی قیمت یہ ہے کہ رات بھر ایک گھڑی کے لئے جملہ اُمور سے فارغ ہو جاؤ اور نہایت اخلاص کے ساتھ دو رکعت پڑھو۔

اس کی قیمت یہ ہے کہ کھانا جب تمہارے سامنے رکھا جائے تو اس وقت کسی بھوکے کو خالص اللہ کی رضا کے لئے دے دیا کرو۔

اور اس کی قیمت یہ ہے کہ راستے میں اگر کانٹا، پتھر یا تکلیف دہ چیز ہو تو اُسے راستے سے ہٹا دو۔

اس کی قیمت یہ ہے کہ اپنی عمر کو تنگدستی اور فقر و فاقہ اور بقدرِ ضرورت سامان پر اکتفاء

Marfat.com

کرنے میں گزار دو۔

اس مکار دنیا سے اپنے فکر کو بالکل الگ کر دو اور حرص سے بر کنار ہو کر قناعت کی دولت کو لو۔

پھر اس کا یہ ثمرہ ہوگا کہ کل تم بالکل چین سے ہو جاؤ گے اور جنت میں جو آرام و راحت کا مخزن ہے عیش اڑاؤ گے۔ اس شخص نے سن کر کہا اے کنیز! سنتی ہے شیخ کیا فرماتے ہیں، سچ ہے یا جھوٹ، کنیز نے کہا سچ کہتے ہیں اور خیر خواہی کی بات ارشاد فرماتے ہیں، کہا اگر یہی بات ہے تو میں نے تجھے اللہ کے واسطے آزاد کیا اور فلاں فلاں جائداد تجھے دی اور غلاموں سے کہا کہ تم کو بھی آزاد کیا اور فلاں فلاں زمین تمہارے نام کر دی، یہ گھر تمام مال اللہ کی راہ میں دیا۔

درازے پر ایک موٹے کپڑے کا پردہ لٹک رہا تھا اس کو لیا اور عارضی لباس بنا کر اسے پہن لیا، اس کنیز نے یہ حال دیکھ کر کہا تمہارے بعد میرا کون ہے، اس نے بھی اپنا لباس پھینک دیا اور ایک موٹا کپڑا پہن لیا اور وہ بھی اس کے ساتھ ہو گئی، مالک بن دینار رحمہ اللہ نے یہ حال دیکھ کر ان کے لئے دعائے خیر فرمائی اور خیر باد کہہ کر رخصت ہوئے۔ ادھر یہ دونوں اللہ کی عبادت میں مصروف ہو گئے اور عبادت ہی میں جان دے دی۔ [1]

حضرت بحینہ بنت حارث کی درد بھری مخلصانہ دعوت سے یہودی عورت مسلمان ہو گئی

حضرت بحینہ رضی اللہ عنہا کا شمار عظیم المرتبت صحابیات میں ہوتا ہے۔ بے حد عبادت گزار تھیں، نماز مسجد نبوی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں پڑھتی تھیں۔ قرآنِ کریم کی تلاوت کثرت سے کرنا اور نفلی روزے رکھنا ان کے معمولات میں شامل تھا۔

[1] التوابین لابن القدامة : ذکر التوابین من ملوک هذه الأمة، توبة ملوک البصرة والجاریة، ص ۹۳، ۹۴ / الروض الریاحین: الحکایة الخامسة العشرة، ص ۵۷

Marfat.com

غیبت سے پرہیز کرتیں، حتی کہ کسی ایسی مجلس میں بھی شرکت نہ فرماتیں جس میں کسی کی غیبت ہونے کا امکان ہو، گفتگو کرنے میں بے حد احتیاط سے کام لیتیں۔

حضرت نحسینہ رضی اللہ عنہا خدمتِ خلق کے جذبے سے بھی سرشار تھیں، فرماتی تھیں کہ کسی مسلمان کا کام آنا بہت بڑی عبادت ہے، آپ کو دوسروں کے کام آنے کا بہت شوق تھا، ایک مرتبہ عبادت میں مصروف تھیں کہ ایک عورت آئی اور اپنی کسی ضرورت کا ان سے تذکرہ کیا، حضرت نحسینہ رضی اللہ عنہا فوراً اٹھیں اور اس عورت کے کام میں اس کا ہاتھ بٹایا۔ اسی طرح ایک مرتبہ مسجد نبوی جارہی تھی، ایک مکان سے بچے کے رونے کی آواز آرہی تھی، فوراً اس مکان میں گئیں اور بچے کی ماں سے کہا کہ تم بچے کو سنبھالو میں تمہارے گھر کا کام کرتی ہوں۔

حضرت نحسینہ رضی اللہ عنہا کی اسلام سے محبت کا یہ عالم تھا کہ اس کے بارے میں کوئی غلط بات سننا گوارا نہیں کرتی تھیں۔

ایک مرتبہ مدینہ منورہ کی کسی گلی میں ایک یہودی عورت کھڑی تھی، اتفاق سے حضرت نحسینہ رضی اللہ عنہا کا وہاں سے گزر ہوا، اس یہودی عورت نے جب حضرت نحسینہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو اسلام کے بارے میں نازیبا کلمات کہے، یہ سننا تھا کہ آپ کو شدید غصہ آیا اور چہرہ سرخ ہوگیا اور اس یہودی عورت سے یوں مخاطب ہوئیں:

تمہارے پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام تو سچے اور اولوالعزم نبی تھے، لیکن تم لوگوں نے اپنے مذہب میں اپنے نبی کے بعد بگاڑ پیدا کرلیا، تم لوگ تحریف کے مرتکب ہوئے اور اپنے مذہب کے احکامات کو بدل ڈالا، حرام کو حلال کرلیا اور حلال کو حرام سے بدل دیا۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی بھی کی اور پیغمبر کے حکم کی خلاف ورزی بھی، اگر تم لوگ صداقت پسند ہوتے تو اپنے مذہب کے احکامات کو ہرگز نہ بگاڑتے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد

Marfat.com

پچھلے تمام مذاہب کے ماننے والوں کے لئے یہ لازمی اور ضروری ہے کہ آپ پر ایمان لائیں اور قرآنِ کریم کو اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب تسلیم کریں، اہلِ کتاب میں سے جو سمجھدار اور اصحاب بصیرت لوگ ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لا چکے ہیں، ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ہاں دوہرا اجر ملے گا۔ ایک اپنے پیغمبر کو ماننے کا اور دوسرا اجر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا۔ حضرت بحسینہ رضی اللہ عنہا نے ساری گفتگو اس قدر درد کے ساتھ اور مخلصانہ انداز سے فرمائی کہ وہ یہودی عورت خاموش ہوگئی اور کسی گہری سوچ میں ڈوب گئی، کچھ دیر کے بعد وہ اپنے گھر چلی گئی لیکن وہ تھوڑی دیر کے بعد واپس حضرت بحسینہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہوگئی۔

حضرت بحسینہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے براہِ راست احادیث سنیں اور انہیں روایت بھی کیا۔ حضرت بحسینہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سننے کی غرض سے آپ کی خدمت میں تشریف لے جایا کرتی تھیں۔ ❶

اہلیہ مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ کی محبت وخدمت

زلیخا بیگم کا گویا کہ ہر سانس اور ہر لمحہ مولانا آزاد کے لئے وقف تھا ان کی مرضی کے بغیر کوئی کام نہ کرتی تھیں، حمیدہ سلطان کہتی ہیں کہ ایک صبح کو ہم زلیخا بیگم کی ملاقات کو گئے تو بیگم آزاد کی نرگسی آنکھوں میں سرخ ڈورے دیکھ کر والدہ نے ان سے مسکرا کر کہا کہ کیا رات بھر جاگی ہو کہ آنکھیں گلابی ہو رہی ہیں، وہ ہنس کر بولیں آپ کی تو عادت ہے ہی بنانے کی آج کل مولانا قرآن پاک کی تفسیر لکھ رہے ہیں، رات کو دو بجے کے بعد اٹھ بیٹھتے ہیں جتنی دیر وہ لکھتے ہیں میں پنکھا جھلتی ہوں موسم بہت گرم ہے باہر بھی حبس رہتا ہے، بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ جاگیں محنت کریں اور میں آرام سے سوئی رہوں۔

❶ أسد الغابة: ترجمة: بحينة بنت الحارث، ج۷ ص۳۴، رقم: ۶۷۶۵/ الطبقات الكبرى: ج۸ ص۱۸۲

Marfat.com

محبت محبت تو کہتے ہیں لیکن　　محبت نہیں جس میں شدت نہیں

ایک اور جگہ پر حمیدہ سلطان تحریر کرتی ہیں کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ مولانا آزاد کے گھر گئی، زلیخا بیگم کو اطلاع دی گئی مگر آنے میں انہوں نے تاخیر کی، جب کچھ دیر کے لئے وہ آئیں تو معذرت کرتے ہوئے زلیخا بیگم نے یوں کہا:

معاف کیجئے بہن آپ کو اتنی دیر میرا انتظار کرنا پڑا میں مولانا کو کھانا کھلا رہی تھی، بہت تھوڑا اور سادہ کھانا کھاتے ہیں، دو چمچے ابلے ہوئے چاول، تھوڑی سی دال سبزی اور گوشت اور دہی، چوں کہ صبح سویرے اٹھ جاتے ہیں اس لئے دوپہر کے کھانے کے بعد بارہ بجے سے پہلے لیٹ جاتے ہیں پھر دو بجے غسل کر کے نماز پڑھتے ہیں، اس کے بعد کاموں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور ملنے والوں کا تانتا رات تک لگا رہتا ہے۔

فدا ہوں آپ کی کس کس ادا پر　　ادائیں ہیں لاکھوں اور دل بے تاب ایک [1]

زلیخا کی اپنے شوہر مولانا ابوالکلام آزاد کے ساتھ وفاداری

زلیخا بیگم نازک اندام حسین خاتون جن کا بچپن بہت ہی آرام وراحت سے گزرا مگر جب وہ مولانا آزاد کی بیوی بنیں اسی وقت سے ان پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹے مگر وہ ناقابلِ تسخیر عزم واستقلال کا پہاڑ بن گئیں۔

حد اس پر یہ کہ انتہائی تنگ دستی اور ساتھ میں عموماً شوہر کی جدائی بھی رہتی تھی ان سب پر زلیخا بیگم نے استقلال، ثابت قدمی، استقامت اور صبر کا وہ مظاہرہ کیا جس کی مثال تلاش کرنا مشکل ہوگی۔

بقول ایک سوانح لکھنے والے کہ تاج دلہن نے خون جگر دے کر اپنے سرتاج کو سرتاج ہند بنا دیا، عموماً جدائی رہتی اور جب کبھی وصال میسر آتا تو اس وقت بھی یہ وفادار بیوی مسکراتی ہوئی استقبال کرتی اور ہر ممکن اپنے شوہر کو آرام پہنچانے کی کوشش کرتی، تاکہ تھکا

[1] بیس بڑی خواتین: ص ۲۱۵، ۲۱۶

Marfat.com

ماندہ دماغ جس کو سیاسی گتھیاں سلجھانی تھیں اور مذہبی وادبی کام کرنا تھا گھر کی خوش گوار فضاء میں آرام پا کر اس میں جوش آجائے۔ ❶

ایک ذہین خاتون کا جھوٹی خبر بتلا کر اپنی سوکن کو طلاق دلوانا

ایک شخص اپنی ثروت ودولت کے ساتھ اہواز میں رہتا تھا، اس کی ایک بیوی بھی تھی، ایک دن وہ بصرہ گیا تو وہاں ایک دوسری عورت سے بھی نکاح کرلیا، جس کا اہواز والی پہلی بیوی کو علم نہ تھا، اس نے اپنا یہ معمول بنالیا کہ سال میں ایک دو دفعہ اس دوسری بیوی کے پاس بصرہ جاتا تھا، اور اس بصرہ والی بیوی کا چچا اس شخص سے خط وکتابت کیا کرتا تھا۔ اتفاقاً ایسا ہوا کہ بصرہ والی بیوی کے چچا کا خط اہواز والی بیوی کے ہاتھ لگ گیا جس سے اُسے حقیقت کا علم ہوگیا، تو اس نے تدبیر کی کہ اپنے ایک رشتہ دار سے جو بصرہ میں تھا اس مضمون کا خط لکھوا کر شوہر کے نام بھجوایا کہ آپ کی بیوی کا انتقال ہوگیا ہے فوراً آؤ، جب یہ خط اہواز میں اس کو ملا تو اس نے پڑھ کر سفر کی تیاری شروع کردی، پھر اہواز والی بیوی نے کہا میں دیکھتی ہوں کہ آپ کا دل کہیں اور لگا ہوا ہے، اور میرا خیال ہے کہ بصرہ میں کوئی اور بیوی آپ کی موجود ہے تو اس نے کہا معاذ اللہ! عورت نے کہا میں اتنا کہنے سے مطمئن نہیں ہو سکتی بغیر اس قسم کے کہ آپ یہ قسم کھائیں کہ میرے سوا جو بھی آپ کی بیوی ہو غائب ہو یا حاضر ہو اس کو طلاق ہو، تو اس نے یہ سمجھتے ہوئے کہ اس کا انتقال ہو ہی گیا ہے یہ قسم کھالی۔ پھر اس کی اہواز والی بیوی نے کہا اب آپ کو سفر کی ضرورت نہیں رہی اب وہ عورت آپ سے الگ ہوچکی ہے اور وہ زندہ ہے۔ ❷

خادمہ کی ذہانت کی وجہ سے آقا قتل سے بچ گیا

مامون رشید ایک مرتبہ اپنے ایک مصاحب عبداللہ بن طاہر سے ناراض ہوگیا اور ایک

❶ بیس بڑی خواتین: ص ۲۱۵ ❷ کتاب الأذکیاء: الباب الحادی والثلاثون، ص ۲۲۱

Marfat.com

خفیہ مجلس میں کچھ لوگوں سے اِسے قتل کرانے کا منصوبہ بنایا۔ اتفاق سے اس مجلس میں عبداللہ بن طاہر کا ایک خیر خواہ دوست موجود تھا، اس نے فوراً عبداللہ کے نام ایک رقعہ لکھا جس پر صرف یہ عبارت تحریر تھی:

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم یا موسی.

یہ واقعہ جب عبداللہ بن طاہر کے پاس پہنچا تو وہ سخت حیران ہوا۔ دیر تک اس خط کو الٹ پلٹ کر دیکھتا رہا مگر کچھ سمجھ نہ آیا کہ اس کا مطلب کیا ہے؟ خادمہ برابر میں کھڑی تھی۔ جب کافی دیر گزر گئی تو وہ بولی:

''اس کا مطلب میری سمجھ میں آ گیا؟''

عبداللہ نے پوچھا: ''وہ کیا؟''

خادمہ نے کہا: ''لکھنے والے نے قرآن کریم کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا ہے:

یٰمُوْسٰی اِنَّ الْمَلَاَ یَاْتَمِرُوْنَ بِکَ لِیَقْتُلُوْکَ اِنِّیْ لَکَ مِنَ النّٰصِحِیْنَ.

(القصص: ۲۰)

''اے موسیٰ! سردار تمہیں قتل کرنے کا مشورہ کر رہے ہیں، اس لئے یہاں سے نکل جاؤ، میں تمہارے خیر خواہ میں سے ہوں۔'' عبداللہ اس وقت مامون کے دربار میں جانے کا ارادہ کر رہے تھا مگر اب اس نے ارادہ منسوخ کر دیا اور اس طرح اس کی جان بچ گئی۔ [1]

ربیع بنت نضر کا اپنے بیٹے حارثہ کی وفات پر صبر

ام حارثہ ربیع بنت نضر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اپنے بیٹے کے بارے میں جو غزوہ بدر میں شہید ہو گئے تھے، مجھے حارثہ کے بارے میں بتلایئے اگر جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور ثواب کی نیت کروں اور اگر اس کے علاوہ کوئی بات ہے تو میں اس کے لئے خوب دُعا کروں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام حارثہ! وہ تو جنت میں ہے، آپ کا بیٹا

[1] حیاۃ الحیوان: باب الباء، البعیر، تذنیب، ج ۱ ص ۱۹۹

Marfat.com

صرف جنت میں ہی نہیں بلکہ جنت کے سب سے اعلیٰ مقام جنت الفردوس میں ہے۔ ❶

حضرت معاذہ کا وفات کے وقت رونا اور مسکرانا

حضرت معاذہ رحمہا اللہ اپنے شوہر کی وفات کے بعد بیس سال تک زندہ رہیں، وہ ہر دن اللہ تعالیٰ کی لقاء کے لئے تیار رہتیں اور امید کرتی کہ شاید اللہ تعالیٰ انہیں ان کے شوہر اور بیٹے کے ساتھ اپنی رحمت میں جمع کر دے، جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو وہ روئیں اور پھر ہنس پڑیں، ان کو کہا گیا کہ کس بات پر روئیں اور کس بات پر ہنسیں؟ انہوں نے جواب میں کہا:

میرا رونا جو تم نے دیکھا اس لئے تھا کہ مجھے روزوں، نمازوں اور ذکر سے جدائی کا خیال آ گیا تھا، اور میرا مسکرانا اور ہنسنا اس لئے تھا کہ میں نے ابوالصہباء کو دیکھا کہ وہ گھر کے صحن میں آ گئے ہیں، ان پر دو سبز جبے ہیں اور ایک مجمع کے ساتھ ہیں، خدا کی قسم! میں نے دنیا میں ان جیسی شکلوں کے لوگ نہیں دیکھے اور میں نہیں سمجھتی کہ میں اب اور کوئی فرض نماز پا سکوں گی۔

وہی ہوا، معاذہ نماز کا وقت داخل ہونے سے پہلے وفات پا گئیں، ان کی وفات ۸۳ھ میں ہوئی۔ ❷

خلیفہ وقت کی اہلیہ کا گھریلو کام کاج خود کرنا

ایک عورت عراق سے عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے ہاں آئی، جب وہ ان کے دروازے پر پہنچی تو لوگوں سے پوچھا کہ امیر المؤمنین کے دروازے پر دربان ہیں؟ لوگوں نے کہا نہیں، وہ عورت اندر گئی، فاطمہ اپنے گھر میں بیٹھی ہوئی روئی دھن رہی تھیں، اس نے

❶ سنن الترمذی: أبواب تفسیر القرآن، باب: ومن سورة المؤمنون، ج۵ ص۳۲۷، رقم الحدیث: ۳۱۷۴ ❷ سیر أعلام النبلاء: ترجمة: معاذة بنت عبد الله العدویة، ج۴ ص۵۰۹/ مصارع العشاق: ج۱ ص۲۰۹

Marfat.com

سلام کیا، فاطمہ بنت عبدالملک نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ داخل ہو جاؤ۔

جب وہ عورت بیٹھ گئی تو اس نے اپنی نظریں اٹھائیں تو گھر میں کوئی قیمتی یا متوجہ کرنے والی چیز نہیں تھی، وہ حیران ہو کر کہنے لگی کہ میں تو یہاں اپنا گھر بنوانے آئی تھی اور یہ اتنا خراب گھر ہے، اتنے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز گھر میں آئے اور گھر کے کونے میں بنے کنوئیں پر جا کر ڈول سے پانی نکالنے اور مٹی کے گارے میں ڈالنے لگے، وہ فاطمہ کی طرف دیکھے جا رہے تھے، تو وہ عورت کہنے لگی کہ تم اس مزدور سے پردہ کرلو، میں دیکھ رہی ہوں کہ یہ مسلسل تمہاری طرف دیکھے جا رہا ہے، فاطمہ نے کہا یہ مزدور نہیں بلکہ امیر المؤمنین ہیں، پھر حضرت عمر آئے اور اس عورت کی ضرورت کو پورا کیا، وہ دعائیں دیتی ہوئی لوٹی اور ان کی بیوی فاطمہ پر تعجب کرنے لگی کہ وہ کپڑا اپنے ہاتھ سے بنا رہی ہے حالانکہ وہ دنیا کی آسائشوں میں سے جو چاہے حاصل کر سکتی ہے۔ [1]

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی دونوں بیویوں کا ایک دن انتقال

حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی دو بیویاں تھیں، ان میں سے جس کی باری کا دن ہوتا اس دن دوسری کے گھر سے وضو نہ کرتے، پھر دونوں بیویاں حضرت معاذ کے ساتھ ملک شام گئیں اور وہاں دونوں اکٹھی بیمار ہوئیں، اور اللہ کی شان دونوں کا ایک ہی دن میں انتقال ہوا، لوگ اس دن بہت مشغول تھے، اس لئے دونوں کو ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے دونوں میں قرعہ ڈالا کہ کس کو قبر میں پہلے رکھا جائے۔

حضرت یحییٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی دو بیویاں تھیں جب ایک کے پاس ہوتے تو دوسری کے ہاں سے پانی بھی نہ پیتے۔

عن يحيى بن سعيد أن معاذ بن جبل كانت له امرأتان، فإذا كان يوم

[1] سيرة عمر بن عبد العزيز لابن عبد الحكم: ص ١٦٩

Marfat.com

إحداهما لم يتوضأ من بيت الأخرى، ثم توفيتا فى السقم الذى أصابهما بالشام والناس فى شغل، فدفنتا فى حفرة فأسهم بينهما أيتهما تقدّم فى القبر وعنده أيضًا من طريق مالك عن يحيى قال كان تحت معاذ بن جبل إمرأتان، فإذا كان عند إحداهما لم يشرب من بيت الأخرى الماء. ❶

ایک پاکدامنہ عورت پر الزام تراشی کا انجام

حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ کے حالات لکھتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: سترہ سال کی عمر میں آپ نے مجلس افادہ تعلیم کی ابتداء فرمائی تھی، لوگ یہ نقل کرتے ہیں، کہ اسی زمانہ میں مدینہ کی ایک نیک بی بی کی وفات ہوئی، جب غسل دینے والی عورت نے اس کو غسل دیا تو اس نیک بخت مردہ عورت کی شرمگاہ پر ہاتھ رکھ کر یہ کہا کہ یہ فرج کس قدر زنا کار تھی، فوراً اس کا ہاتھ فرج پر ایسا چسپاں ہوا کہ اس کے جدا کرنے کی سب نے کوشش وتدبیر کی مگر فرج سے اس کا ہاتھ جدا نہ ہوا۔ انجام کار اس مشکل کو علماء اور فقہاء کی خدمت میں پیش کر کے اس کا علاج دریافت کیا، سب کے سب اس سے عاجز ہوئے لیکن امام مالک رحمہ اللہ نے اس راز کی حقیقت کو اپنے ذہن رسا اور کامل فہم سے دریافت کر کے یہ فرمایا کہ اس غسل دینے والی کو حد قذف (یعنی جو سزا شریعت نے زنا کی تہمت لگانے والے کے لئے مقرر فرمائی ہے لگائی جائے) آپ کے ارشاد کے مطابق اس کو اسی (۸۰) درے لگائے گئے تو ہاتھ فرج سے فوراً جدا ہو گیا، سب کے دلوں میں امام مالک رحمہ اللہ کی امامت وریاست اسی دن سے راسخ طور سے جاگزیں ہوگئی۔ ❷

بہن سے قطع تعلق کی بناء پر عذاب میں گرفتار

ایک مال دار شخص حج کرنے گیا وہاں پر اس نے ایک مشہور زمانہ دیانت دار اور امانت

❶ حياة الصحابة: ورع معاذ وابن عباس رضى الله عنهما، ج۳ص ۴۰۹

❷ بستان المحدثین مترجم: ص ۱۵

Marfat.com

دار آدمی کے پاس عرفہ سے واپسی تک کے لئے ہزار دینار رکھوائے، اس کے بعد وہ وقوف عرفہ کے لئے چلا گیا، جب واپس آیا تو امانت دار شخص کا انتقال ہو چکا تھا، اس نے اس امانت دار شخص کی اولاد سے اپنے دیناروں کا پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں تو اس کا کوئی علم نہیں۔ اس نے مکہ مکرمہ کے بڑے بڑے علمائے کاملین سے رجوع کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نصف شب کو زم زم کے پاس جاؤ اور اس امانت دار شخص کا نام لے کر پکارو، اگر وہ نیک اور جنتی لوگوں میں سے ہوا تو پہلی پکار پر ہی جواب دے گا۔

اس شخص نے زم زم کے کنارے پر کھڑے ہو کر اس کو آواز دی مگر کوئی جواب نہیں آیا، وہ علماء کے پاس واپس آیا اور جواب نہ آنے کی خبر دی تو انہوں نے کہا ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' ہمیں تو خطرہ محسوس ہو رہا ہے کہ وہ امانت دار جہنم میں نہ چلا گیا ہو، آپ یمن چلے جاؤ وہاں ایک کنواں ہے جسے چاہِ برہوت کے نام سے لوگ جانتے ہیں، کہا جاتا ہے کہ یہ کنواں جہنم کے منہ پر واقع ہے، وہاں جا کر رات کو اس امانت دار کا نام لے کر آواز دو۔ وہاں پر ضرور جواب مل جائے گا، وہ شخص یمن چلا گیا لوگوں سے پوچھ پوچھ کر ''چاہِ برہوت'' تک پہنچا، رات کو امانت دار کا نام لے کر آواز دی تو اس نے جواب دیا، اس شخص نے کہا کہ میری اشرفیاں کہاں ہے؟ امانت دار نے کہا میں نے انھیں اپنے گھر کی فلاں جگہ پر زمین میں دفنا رکھا ہے کیوں کہ میں نے اپنی اولاد کو امانت دار نہ سمجھا۔ لہٰذا تم جاؤ اس جگہ کو کھودو، تمھیں تمہاری اشرفیاں مل جائیں گی:

فَقَالَ لَهُ مَا الَّذِی أَنْزَلَکَ هاهُنَا وَقَدْ کُنْتَ یُظَنُّ بِکَ الْخَیْرُ؟ قَالَ کَانَ لِی أُخْتٌ فَقِیرَةٌ هَجَرْتُها وَکُنْتُ لا أَحْنُو عَلَیْهَا فَعَاقَبَنِی اللّٰهُ تَعَالَی بِسَبَبِها. [1]

اس شخص نے کہا یہ تو بتاؤ کہ تم یہاں جہنمیوں کی جگہ کیسے پہنچے؟ جب کہ لوگوں کا گمان تمہارے نیک اور جنتی ہونے کا تھا، امانت دار نے کہا میری ایک تنگ دست اور غریب بہن

[1] الزواجر عن اقتراف الکبائر: الثالثة بعد الثلاثمائة: قطع الرحم، ج ۲ ص ۱۳۰

Marfat.com

تھی میں نے اس سے قطع تعلق کئے رکھا تھا، اس پر کبھی رحم نہیں کھایا نہ کبھی صلہ رحمی کا خیال کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی سزا میں مجھے اس جگہ جہنمیوں کے درمیان پہنچا دیا۔

محبتِ الٰہی کے سبب اللہ تعالیٰ نے ڈوبا ہوا بچہ زندہ نکال دیا

ایک نیک صالحہ خاتون حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کی مرید تھیں، اس عورت کا چھوٹا سا بچہ قرآن مجید کی تعلیم کے لئے استاد کی خدمت میں جاتا تھا، ایک دن استاد نے بچے کو کسی کام کے لئے دریائے دجلہ پر بھیجا وہ بچہ جو پانی میں اترا تو ڈوب گیا۔ بچے کا استاد ڈر کے مارے حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ساری سرگزشت آپ کو سنائی، وہاں حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ بھی تشریف رکھتے تھے، کہنے لگے کہ اچھا چلو بچے کی ماں کو صبر دلائیں، سب کے سب بچے کی ماں کے پاس آئے اور اشارات وکنایات میں صبر کی ہدایت کرنے لگے، وہ خاتون حیران ہو کر پوچھنے لگی کہ آج خیر تو ہے خلافِ عادت یہ کیا ارشاد ہو رہا ہے، اور صبر کی ہدایت سے اس وقت کیا مراد ہے، پھر حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کو کہنا ہی پڑا کہ آج امر الٰہی تمہارا بچہ دریا میں ڈوب گیا اس لئے تمہیں صبر کرنا لازم ہے، اس خاتون نے کہا حضرت ایسا واقعہ نہیں ہوا، اچھا مجھے لے چلو ذرا وہ جگہ میں دیکھ لوں کہ جہاں میرا بچہ ڈوبا ہے، سب لوگ اس عورت کو ساتھ لے گئے اور جس جگہ وہ بچہ ڈوب گیا تھا وہاں لے جا کر کھڑا کیا اور اشارے سے بتایا کہ یہاں تمہارا بچہ ڈوبا ہوا ہے، اس خاتون نے محبت کے جوش میں آ کر اپنے بچے کا نام لے کر پکارا، بچے نے پانی کی تہہ میں سے ماں کو جواب دیا، وہ عورت جھٹ پانی کے اندر کود پڑی اور خدا کے فضل سے بچے کو زندہ سلامت باہر نکال لائی۔ حضرت سری رحمہ اللہ نے حیرت سے حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کی طرف ظاہر میں دیکھا، باطن میں پوچھا کہ یہ کیا بات ہے فرمایا ''ھذا من صدقھا مع اللّٰہ'' یہ اس خاتون کی محبت الٰہی کی صداقت کا نتیجہ ہے ''فاذکرونی اذکرکم'' تم میری الفت محبت کو اپنے

Marfat.com

دل میں زندہ سلامت رکھو، میں تمہارے پیار و محبت کی شے کو دریا کی تہہ میں زندہ سلامت رکھوں گا۔ [1]

ایک خاتون کا چالیس سال تک قرآنی آیات سے گفتگو کرنا

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حج کو گیا، سفر کے دوران راستے میں مجھے ایک بڑھیا بیٹھی ہوئی ملی جس نے اُون کی قمیص پہنی ہوئی تھی اور اُون ہی کی اوڑھنی اوڑھے ہوئے تھی، میں نے اسے سلام کیا تو اس نے جواب میں کہا:

سَلٰمٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ.

میں نے پوچھا: اللہ تم پر رحم کرے یہاں کیا کر رہی ہو؟ کہنے لگی:

وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلاَ هَادِيَ لَهٗ.

جسے اللہ گمراہ کر دے اس کا کوئی رہنما نہیں ہوتا۔

میں سمجھ گیا کہ وہ راستہ بھول گئی ہے، اس لئے میں نے پوچھا: کہاں جانا چاہتی ہو؟ کہنے لگی:

سُبْحٰنَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى.

پاک وہ ذات جو اپنے بندے کو رات کے وقت مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا۔

میں سمجھ گیا کہ وہ حج ادا کر چکی ہے اور بیت المقدس جانا چاہتی ہے، میں نے پوچھا: کب سے یہاں بیٹھی ہو؟

کہنے لگی:

ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا.

پوری تین راتیں۔

میں نے کہا: تمہارے پاس کچھ کھانا وغیرہ نظر نہیں آ رہا کھاتی کیا ہو؟۔

[1] روض الرياحين في حكايات الصالحين: الحكاية الرابعة والخمسون، ص ۹۴

Marfat.com

جواب دیا:

هُوَ يُطْعِمُنِیْ وَ يَسْقِيْنِ.

وہ اللہ مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

میں نے پوچھا: وضو کس چیز سے کرتی ہو؟۔

کہنے لگی:

فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْداً طَيِّباً.

پاک مٹی سے تیمّم کرلو۔

میں نے کہا: میرے پاس کچھ کھانا ہے اگر چاہو تو آپ کو دے دوں؟

جواب میں اس نے کہا:

اَتِمُّوْا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ.

رات تک روزوں کو پورا کرو۔

میں نے کہا: یہ رمضان کا مہینہ تو نہیں ہے۔

بولی:

وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ.

اور جو بھلائی کے ساتھ نفلی عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ قدردان اور جاننے والا ہے۔

میں نے کہا: سفر کی حالت میں تو فرض روزہ نہ رکھنا بھی جائز ہے۔

کہنے لگی:

وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ.

اگر تمہیں ثواب کا علم ہو تو روزہ رکھنا زیادہ بہتر ہے۔

میں نے کہا: تم میری طرح کیوں بات نہیں کرتیں۔

جواب ملا:

Marfat.com

مَایَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ.

انسان جو بات بھی بولتا ہے اس کے لئے ایک نگہبان فرشتہ مقرر ہے۔

میں نے پوچھا: تم کون سے قبیلے سے ہو؟

کہنے لگی:

لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِهٖ عِلْمٌ.

جس بات کا تمہیں علم نہیں اس کے پیچھے مت پڑو۔

میں نے کہا: معاف کرنا مجھ سے غلطی ہوئی۔

بولی:

لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَکُمْ.

آج تم پر کوئی ملامت نہیں اللہ تمہیں معاف کرے۔

میں نے کہا: اگر چاہو تو میری اونٹنی پر سوار ہو جاؤ اور اپنے قافلے سے جا ملو؟

کہنے لگی:

وَ مَاتَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْهُ اللّٰهُ.

تم جو بھلائی بھی کرو اللہ اسے جانتا ہے۔

میں نے یہ سن کر اپنی اونٹنی کو بٹھا لیا مگر سوار ہونے سے پہلے وہ بولی:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ.

مؤمنوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔

میں نے اپنی نگاہیں نیچی کر لیں اور اس سے کہا: سوار ہو جاؤ، لیکن جب وہ سوار ہونے لگی تو اچانک اونٹنی بدک گئی اور اس جدوجہد میں اس کے کپڑے پھٹ گئے۔ اس پر وہ بولی:

مَا اَصَابَکُمْ مِنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ.

تمہیں جو کوئی مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اعمال کے سبب ہوتی ہے۔

Marfat.com

میں نے کہا: ذرا ٹھہرو میں اونٹنی کو باندھ دُوں، پھر سوار ہونا۔

وہ بولی:

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ.

ہم نے اس مسئلے کا حل سلیمان کو سمجھا دیا۔

میں نے اونٹنی کو باندھا اور اس سے کہا: اب سوار ہو جاؤ، وہ سوار ہو گئی اور یہ آیت پڑھی:

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ.

پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے لئے مسخر کر دیا اور ہم اس کو قابو کرنے والے نہیں تھے اور بلاشبہ ہم سب اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

میں نے اونٹنی کی مہار پکڑی اور چل پڑا میں بہت تیز تیز دوڑا جا رہا تھا اور ساتھ ہی زور زور سے چیخ کر اونٹنی کو ہنکا بھی رہا تھا یہ دیکھ کر وہ بولی:

وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِکَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ.

اپنے چلنے میں اعتدال سے کام لو اور اپنی آواز پست رکھو۔

اب میں آہستہ آہستہ چلنے لگا اور کچھ اشعار ترنم سے پڑھنے شروع کئے، اس پر اس نے کہا:

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ.

قرآن میں سے جتنا حصہ پڑھ سکو وہ پڑھو۔

میں نے کہا: تمہیں اللہ کی طرف سے بڑی نیکیوں سے نوازا گیا ہے۔

بولی:

وَ مَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ.

صرف عقل والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد میں نے اس سے پوچھا: تمہارا کوئی شوہر ہے؟

بولی:

Marfat.com

لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَلَکُمْ تَسُؤْکُمْ.

ایسی چیزوں کے بارے میں مت پوچھو جو اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔

میں خاموش ہو گیا اور جب تک قافلہ نہیں ملا میں نے اس سے کوئی بات نہیں کی، قافلہ سامنے آ گیا تو میں نے اس سے کہا: یہ قافلہ سامنے آ گیا ہے، اس میں تمہارا کون ہے؟

کہنے لگی:

اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا.

مال اور بیٹے دنیوی زندگی کی زینت ہیں۔

میں سمجھ گیا کہ قافلے میں اس کے بیٹے موجود ہیں۔ میں نے پوچھا: قافلے میں ان کا کام کیا ہے؟

بولی:

وَ عَلٰمٰتٍ وَّ بِالنَّجْمِ هُمْ یَهْتَدُوْنَ.

علامتیں ہیں اور ستارے ہی سے وہ راستہ معلوم کرتے ہیں۔

میں سمجھ گیا کہ اس کے بیٹے قافلے کے رہبر ہیں، چنانچہ میں اسے لے کر خیمے کے پاس پہنچ گیا اور پوچھا: یہ خیمے آ گئے ہیں اب بتاؤ تمہارا (بیٹا) کون ہے؟

کہنے لگی:

وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلاً، وَ کَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسیٰ تَکْلِیْمًا، یَا یَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّةٍ.

یہ سن کر میں نے آواز دی: یا ابراہیم! یا موسیٰ! یا یحییٰ!۔

تھوڑی سی دیر میں چند نوجوان جو چاند کی طرح خوبصورت تھے، میرے سامنے آ کھڑے ہوئے۔

جب ہم سب اطمینان سے بیٹھ گئے تو اس عورت نے اپنے بیٹوں سے کہا:

Marfat.com

فَابْعَثُوْآ اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِنْهُ.

اب اپنے میں سے کسی کو یہ روپیہ دے کر شہر کی طرف بھیجو، پھر وہ تحقیق کرے کہ کون سا کھانا زیادہ پاکیزہ ہے، سو اس میں سے تمہارے واسطے کچھ کھانا لے آئے۔

یہ سن کر ان میں سے ایک لڑکا گیا اور کچھ کھانا خرید لایا، وہ کھانا میرے سامنے رکھا گیا تو عورت نے کہا:

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْئًا بِمَا اَسْلَفْتُمْ فِى الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ.

خوشگواری کے ساتھ کھاؤ پیو، بہ سبب ان اعمال کے جو تم نے پچھلے دنوں میں کئے ہیں۔

اب مجھ سے نہ رہا گیا میں نے لڑکوں سے کہا: تمہارا کھانا مجھ پر حرام ہے جب تک تم مجھے اس عورت کی حقیقت نہ بتلاؤ۔

لڑکوں نے بتایا: مُنْذُ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً لَمْ تَتَكَلَّمْ إِلَّا بِالْقُرْآنِ.

ہماری والدہ کی چالیس سال سے یہی کیفیت ہے، چالیس سال سے اس نے قرآنی آیات کے سوا کوئی جملہ نہیں بولا اور یہ پابندی اس نے اپنے اوپر اس لئے لگائی ہے کہ کہیں زبان سے کوئی ناجائز یا نامناسب بات نہ نکل جائے جو اللہ کی ناراضگی کا سبب بنے۔

میں نے کہا:

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ. (۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابیات کے ساتھ خوش طبعی

نبی کریم نے اس مزاح کے علمی نمونے بھی اس طرح قائم کر کے دکھلا دیے جس طرح اور عبادات و عادات کے نمونے دکھلائے اور ایسے نمونے جن میں ظرافت و خوش طبعی انتہائی

(۱) المستطرف فی کل فن مستظرف: ص ۶۳، ۶۴ / أبجد العلوم للصدیق القنوجی، ج ۱ ص ۳۴۶، ۳۴۷

Marfat.com

مگر واقعات کے مطابق اصول شرعیہ کے اندر اور حدود کے دائرہ میں معتدل جس سے آدمی ہنسے بھی اور علم بھی حاصل کرے۔

مذاق کی تفریح بھی ہو اور حکمت سے مالا مال بھی ہو، خوش طبعی اور سنجیدگی کی آمیزش کے حکیمانہ مرقعے۔ مثلاً آپ نے ایک بڑھیا کو مخاطب کر کے فرمایا کہ:

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوْزٌ

جنت میں کوئی بڑھیا داخل نہ ہوگی۔

بڑھیا بے چاری بہت حیران ہوئی۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا واقعی بڑھیاں جنت میں نہ جائیں گی؟ فرمایا: ہاں بڑھیاں جنت میں داخل نہ ہوں گی، اور آپ مسکرا رہے ہیں اور وہ متعجبانہ حیرانی میں فکر مند ہو رہی ہے، آخر جب اس کی حیرانی پریشانی کی حدود میں آنے لگی تو فرمایا: کیا تو نے قرآن میں نہیں پڑھا:

اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَاءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا.

ہم نے ان عورتوں کو خاص طور پر بنایا ہے اور ہم نے ایسا بنایا کہ وہ کنواریاں ہیں۔

یعنی جنت میں داخل ہوتے وقت وہ بڑھیاں نہیں رہیں گی بلکہ انہیں نوجوان اور باکرہ بنا دیا جائے گا (یہ اس تفسیر پر ہے کہ اس سے حوریں مراد نہ لی جائیں)۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوزٌ، فَبَكَتْ عَجُوزٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ أَخْبِرُوهَا أَنَّهَا لَيْسَتْ يَوْمَئِذٍ عَجُوزٌ إِنَّهَا يَوْمَئِذٍ شَابَّةٌ، إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً. (۱)

ایک انصاری عورت خدمتِ نبوی میں حاضر تھی، آپ نے اس سے فرمایا کہ جلدی سے اپنے خاوند کے پاس جاؤ اس کی آنکھوں میں سفیدی ہے، وہ ایک دم گھبرائی ہوئی خاوند کے پاس پہنچی اس نے کہا تجھے کس مصیبت نے گھیرا جو گھبرائی ہوئی دوڑتی آ رہی ہے؟ اس

(۱) البعث والنشور للبيهقي، باب ما جاء في صفة حور العين والولدان: ص ۲۱۷

Marfat.com

نے کہا مجھے ابھی نبی کریم نے خبر دی ہے کہ تمھاری آنکھوں میں سفیدی ہے، اس نے کہا ٹھیک ہے مگر سیاہی بھی تو ہے، تب اسے اندازہ ہوا کہ یہ مزاح تھا اور ہنس کر خوش ہوئی اور فخر محسوس کیا کہ اللہ کے رسول مجھ سے ایسے بے تکلف ہوئے کہ میرے ساتھ مذاق فرمایا۔ مگر سبحان اللہ مذاق کیا تھا حقیقت سے لبریز تھا، جس میں ایک بات بھی خلافِ واقعہ نہ تھی، نفس میں نشاط آوری مزید برآں تھی:

وجاء ت امرأة فقالت یا رسول اللّٰہ ان زوجی مریض وھو یدعوک فقال لعل زوجک الذی فی عینه بیاض فرجعت وفتحت عین زوجھا فقال مالک فقالت أخبرنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم أن فی عینک بیاضا فقال وھل أحد إلا وفی عینه بیاض. ❶

میں ایسی چیز کا کھانا پسند نہیں کرتی جو اللہ کے ذکر سے غافل ہو

ابوالعباس بن مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں یمن میں تھا، میں نے دیکھا کہ ایک شکاری ساحل پر مچھلیاں پکڑ رہا ہے اور اس کی ایک جانب اس کی بیٹی بیٹھی ہوئی ہے۔ وہ مچھلیاں پکڑ کر اپنے تھیلے میں ڈالتا تو وہ لڑکی مچھلیوں کو پانی میں پھینک دیتی۔ جب اس شخص نے کافی دیر کے بعد دیکھا کہ کتنی مچھلیاں پکڑی جا چکی ہیں تو اسے کچھ بھی نظر نہیں آیا۔ اس نے کہا پیاری بیٹی! مچھلیاں کہاں گئیں؟ اس نے کہا:

فقالت یا أبت سمعتک تروی عن رسول اللّٰہ أنه قال لا تقع سمکة فی شبکة إلا غفلت عن ذکر اللّٰہ فلم أحب أن آکل شیئا غفل عن ذکر اللّٰہ فبکی الرجل ورمی بالصنارة. ❷

والد صاحب میں نے آپ سے ہی سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی

❶ تاریخ الخمیس في أحوال أنفس النفیس، ذکر مزاحه، ج ۱ ص ۲۱۱

❷ حیاة الحیوان: السمک، ج ۲ ص ۴۱

Marfat.com

مچھلی جال میں نہیں پھنستی مگر یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل ہو جائے۔ میں اس بات کو پسند نہیں کرتی کہ میں ایسی چیز کو کھاؤں جو اللہ کے ذکر سے غافل ہو۔ پس وہ شخص رو پڑا اور اس نے جال پھینک دیا۔

ایک خاتون کا حسن اسلوب میں اپنے شوہر کی شکایت اور حضرت کعب کا فیصلہ

ایک عورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہا: امیر المؤمنین! میرا شوہر دن میں روزے رکھتا اور رات کو نمازیں پڑھتا ہے، مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ وہ اللہ کی فرماں برداری کرے اور میں اس سے کوئی شکوہ شکایت کروں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تیرا شوہر تو بہت ہی اچھا ہے، وہ خاتون بار بار اپنی بات دہراتی رہی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنا جواب دہراتے رہے، دریں اثناء حضرت کعب الاسدی رضی اللہ عنہ بولے: امیر المؤمنین! یہ عورت اپنی شوہر کی شکایت کر رہی ہے کہ وہ بستر میں اس سے دور رہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے شوہر کو میرے پاس لاؤ، شوہر کو پیش کیا گیا، اس سے آپ نے فرمایا: آپ کی بیوی آپ کے متعلق شکایت کر رہی ہے، اس نے کہا: کیا کھانے پینے کے متعلق؟ آپ نے فرمایا: نہیں اتنے میں عورت بولی:

يَا أَيُّهَا الْقَاضِيْ الْحَكِيْمُ أُرْشِدُهْ أَلْهٰى خَلِيْلِيْ عَنْ فِرَاشِيْ مَسْجِدُهْ
زَهَّدَهُ فِيْ مَضْجَعِيْ تَعَبُّدُهْ وَلَسْتُ فِيْ أَمْرِ النِّسَاءِ أَحْمَدُهْ

اے دانا فیصلہ کرنے والے! میں آپ کی رہنمائی کرتی ہوں، میرے شوہر کو اس کے سجدوں نے بستر سے غافل کر دیا۔ عبادت کے شوق نے اسے میرے پہلو میں سونے سے دور پھینکا ہے اور میں عورتوں کے معاملات میں اس کی تعریف نہیں کرتی (مطلب یہ کہ ویسے یہ بہت اچھے ہیں لیکن عورتوں کے حقوق ادا نہیں کرتے)

شوہر نے جواب دیا:

Marfat.com

زَهَدْتُّ فِيْ فِرَاشِهَا وَفِيْ الْحَجَلْ إِنِّيْ امْرُؤٌ أَذْهَلَنِيْ مَا قَدْ نَزَلْ

فِيْ سُوْرَةِ النَّمْلِ وَ فِيْ السَّبْعِ الطِّوَلْ وَفِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَخْوِيْفٌ جَلَلْ

میں نے اس کے بستر اور عورتوں سے اعراض کیا، میں ایک ایسا انسان ہوں جسے وحی خداوند نے سب کچھ بھلا دیا۔ یعنی جو وحی سورۂ نمل اور سات لمبی سورتوں (بقرہ، آل عمران، نساء، المائدہ، الانعام، الاعراف، الانفال) میں اتری ہے اور اللہ کی کتاب میں (انسان کو) بہت ڈرایا گیا ہے۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے اپنا فیصلہ سنایا:

إِنَّ لَهَا عَلَيْكَ حَقًّا يَا رَجُلْ تُصِيْبُهَا فِيْ أَرْبَعٍ لِمَنْ عَقَلْ

فَأَعْطِهَا ذَاكَ وَدَعْ عَنْكَ الْعِلَلْ.

اے جوان! تجھ پر عورت کا حق ہے، اگر عقل ہے تو ہر چار دن میں ایک دن اس کے پاس جایا کرو۔ لہٰذا باتیں بنانا چھوڑو، اسے اس کا حق دو۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے چار عورتوں سے شادی کرنے کی اجازت دی ہے، پس تین دن تین راتیں تیری ہیں (ان میں جتنی چاہو عبادت کرو) ایک دن ایک رات اس کا حق ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَا أَدْرِيْ مِنْ أَيُّكُمْ أَعْجَبُ، أَمِنْ كَلَامِهَا أَمْ مِنْ حُكْمِكَ بَيْنَهُمَا، إِذْهَبْ فَقَدْ وَلَّيْتُكَ. [1]

مجھے نہیں معلوم تمہاری کون سی بات زیادہ تعجب خیز اور حیران کن ہے، عورت کی بات سمجھنا یا ان کے درمیان آپ کا فیصلہ فرمانا؟ جاؤ میں نے تمہیں (یعنی کعب الاسدی کو) والی (حاکم و گورنر) بنایا۔

[1] الأذكياء لابن الجوزي: ص ۲۰۸، ۲۰۹

Marfat.com

شیطان کی ماں نے مجھے شکست دی

علامہ فخر الدین رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ایک واعظ سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنی مجلس وعظ میں یہ بیان کیا کہ بندہ جب صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے پاس ستر (۷۰) شیطان آتے ہیں اور اس کے ہاتھ پاؤں اور دل سے چمٹ کر اسے صدقہ کرنے سے روکتے ہیں، مجلس وعظ میں سے ایک صاحب یہ سن کر بولے کہ میں ان ستر (۷۰) شیطانوں سے لڑونگا، چنانچہ وہ صاحب مسجد سے چلے اور اپنے گھر آئے، دامن کو گندم سے بھرا اور صدقہ کرنے کے ارادے سے نکلے ان صاحب کی بیوی (نے دیکھا تو) کود کر آئی اور میاں سے لڑنے جھگڑنے لگی، حتی کہ ان کے دامن سے ساری گندم نکال ڈالی، وہ صاحب خائب وخاسر ہو کر دوبارہ مسجد چلے آئے، واعظ نے پوچھا میاں کیا کر کے آئے؟ بولے ستر (۷۰) شیطانوں کو تو میں نے شکست دے دی تھی، لیکن کیا کرتا ان کی ماں آ پہنچی اور اس نے مجھے شکست دے دی:

حکی عن بعض المذکرین أنه قال فی مجلسه إن الرجل إذا أراد أن یتصدق فإنه یأتیه سبعون شیطانا فیتعلقون بیدیه ورجلیه وقلبه ویمنعونه من الصدقة، فلما سمع بعض القوم ذلک فقال إنی أقاتل هؤلاء السبعین، وخرج من المسجد وأتی المنزل وملأ ذیله من الحنطة وأراد أن یخرج ویتصدق به فوثبت زوجته وجعلت تنازعه وتحاربه حتی أخرجت ذلک من ذیله، فرجع الرجل خائبا إلی المسجد فقال المذکر ماذا عملت؟ فقال هزمت السبعین فجاء ت أمهم فهزمتنی. (۱)

(۱) التفسیر الکبیر، الباب الثالث فی لطائف المستنبطة من قولنا أعوذ باللّٰه من الشیطن الرجیم، ج ۱ ص ۹۴

Marfat.com

مریم بنت نورالدین علامہ سخاوی رحمہ اللہ کی استانی

نویں صدی ہجری کی ایک ممتاز خاتون ام ہانی مریم بنت نورالدین ہیں، ان کا گھر علم وفن، شعروادب کا گہوارہ تھا اور متعدد افراد اس خاندان کے محدثین شمار ہوتے ہیں، ان کے نانا قاضی فخرالدین رحمہ اللہ نے ان کی تربیت کی تھی، سب سے پہلے انہوں نے قرآن پاک حفظ کیا پھر فقہ وادب میں مہارت حاصل کی، پھر ان کے نانا ان کو مکہ مکرمہ لے گئے جہاں شیوخ حدیث سے ان کو حدیث کا سبق دلایا، مصر وحجاز کے بیشتر ممتاز محدثین سے استفادہ کیا، صحاح ستہ کی تمام کتب انہوں نے محدثین سے سنی تھیں، پھر مسند درس پر فائز ہوئیں۔ علامہ سخاوی رحمہ اللہ جیسا بلند پایہ امام حدیث ان کا شاگرد ہے۔ [1]

حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کے گھرانے کا نقشہ

مولانا محمد منظور نعمانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ۱۹۴۶ء کے اواخر میں، میں نے ارادہ کیا کہ اپنی مرحومہ اہلیہ کو لے کر سہارنپور کا سفر کروں، مجھے معلوم تھا کہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کی اہلیہ مکرمہ اور صاحبزادیاں پوری شرعی پابندیوں کے ساتھ زندگی گزارتی ہیں اور دینی حیثیت سے اس گھرانے کی زندگی ایک مثالی زندگی ہے، میں نے چاہا کہ اہلیہ کا چند روز حضرت شیخ کے گھر پر قیام رہے تاکہ وہ صحیح دینی زندگی کا نقشہ آنکھوں سے دیکھیں اور اللہ تعالیٰ توفیق دے تو اس سے فائدہ اٹھائیں، میں نے حضرت شیخ کو خط لکھ کر اجازت طلب کی، حضرت کی طرف سے اجازت آنے پر یہ سفر ہوا، چند روز اہلیہ کا قیام حضرت کے یہاں رہا، آنکھوں نے جو دیکھا اور بعد میں مجھے بتلایا اس میں چند باتیں جو یاد رہ گئی ہیں، درج ذیل ہیں:

۱..... کوئی عزیز قریب بھی زنان خانے میں نہیں آتے۔

[1] خدمت حدیث میں خواتین کا حصہ: ص ۷۶

Marfat.com

۲.....کوئی داماد اگر اپنی اہلیہ سے کوئی ضروری بات کرنا چاہتے ہیں تو دروازہ ہی پر ان کو بلا کر بات کر لیتے ہیں۔

۳.....غیر معمولی تعجب کے ساتھ انہوں نے ذکر کیا کہ جو کھانا ہم اپنے گھر گھنٹوں میں پکاتے ہیں، وہ حضرت شیخ کے یہاں منٹوں میں تیار ہوتا ہے، اس سلسلہ میں انہوں نے ذکر کیا کہ ایک دن جب کھانے کے وقت میں صرف آدھ گھنٹہ باقی تھا، حضرت شیخ نے بالا خانے کے اپنے کمرے سے اطلاع دی کہ فلاں مہمان آگئے ہیں، ان کے لئے کچھ اہتمام کرلو تو صرف آدھ گھنٹہ میں یا اس سے بھی کم وقت میں صاحبزادیوں نے پلاؤ تیار کرلیا اور ایک دو طرح کے سالن بھی، میں حیرت سے دیکھتی رہی، وہ پتیلی چولہے پر رکھتی تھیں اور جو کچھ پکانا ہوتا تھا اس میں ڈال دیتی تھیں، تھوڑی دیر کے بعد اتار لیتی تھیں اور کھانا تیار ہوتا تھا۔ [1]

مہمان کی آمد ہوتے ہی نہایت کم وقت میں کھانا تیار

اس سلسلہ میں حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ اپنی آپ بیتی میں ایک دلچسپ قصہ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی، حضرت علامہ ابراہیم بلیاوی اور دیگر دس بارہ آدمی اچانک کچے گھر میں آگئے، میں نے بچیوں سے پوچھا کچھ کھانے کو ہے؟ انہوں نے کہا نہ روٹی کا ٹکڑا اور نہ سالن ہے، میں جلدی باہر گیا، قصاب سے قیمہ خرید کر گھر پہنچا تو دونوں چولہوں میں آگ جل چکی تھی، ایک پر توا رکھا تھا ایک پر مصالحہ بھن رہا تھا، میں نے ان سے کہا جلدی کر کے کھانا تیار کرو اور میں نے باہر آکر شور مچایا کہ بھائی کسی نے دستر خوان نہیں بچھایا، ارے بھائی دستر خوان بچھاؤ، ہاتھ دھلاؤ، حضرت مدنی سمجھے کہ کھانا تیار کر رکھا ہوگا، سب کے ہاتھ دھلائے اور ترتیب سے بیٹھنے اور دستر خوان بچھانے میں دو تین منٹ لگ گئے، میں اندر گیا، دس بارہ روٹیاں تیار ہو چکی تھیں

[1] تحدیث نعمت: ص ۲۹۴

Marfat.com

اور قیمہ بھی تیار ہو چکا تھا، میں اطمینان سے تین رکابیوں میں قیمہ لایا اور تین جگہ روٹیاں رکھیں، ایک دم حضرت کو خیال ہوا کہ پہلے کا کچھ نہیں، ابھی ہی پکایا ہے، حضرت کو تعجب نہیں ہوا کہ بارہا ان کا سابقہ پڑ چکا تھا لیکن علامہ ابراہیم بلیاوی مرحوم جو فن معقول کے مشہور امام تھے، فرمانے لگے کیا آپ کو ہمارے آنے کا پہلے سے علم تھا یا آپ کو کشف ہو گیا، میں نے کہا جناب! آپ کے یہاں بیٹھنے کے بعد گوشت قصاب کے یہاں سے خریدا گیا ہے، فرمانے لگے یہ بات عقل میں نہیں آتی، میں نے کہا ہر بات معقول نہیں ہوتی، کچھ عقول سے بالاتر بھی ہوتی ہے، حضرت مدنی نے علامہ سے فرمایا مناظرہ نہ کرو، جلدی سے کھالو دیر ہو رہی ہے، ان کے یہاں تو یہ قصے چلتے رہتے ہیں، حضرت فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ حضرت مدنی قدس سرہ کے دروازے میں مصافحے کے وقت سے گیارہویں منٹ پر دستر خوان بچھ گیا تھا۔ ❶

حضرت اُم سلیم کا حفاظت کے لئے اپنے پاس خنجر رکھنا

أُمَّ سُلَيْمٍ كَانَتْ مَعَ أَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَمَعَهَا خِنْجَرٌ فَقَالَ لَهَا أَبُو طَلْحَةَ: مَا هَذَا يَا أُمَّ سُلَيْمٍ؟ قَالَتِ: اتَّخَذْتُهُ إِنْ دَنَا مِنِّي بَعْضُ الْمُشْرِكِينَ بَعَجْتُهُ بِهِ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَا تَسْمَعُ مَا تَقُولُ أُمُّ سُلَيْمٍ؟ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ كَفَى. ❷

غزوۂ حنین کے موقع پر حضرت ابوطلحہ نے اپنی اہلیہ ام سلیم کو دیکھا کہ ایک خنجر لئے کھڑی ہیں، حضرت ابوطلحہ نے پوچھا: ام سلیم یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ خنجر ہے اور میں نے اس لئے تھام رکھا ہے کہ کسی مشرک نے میرے قریب آنے کی کوشش کی تو یہ اس کے پیٹ میں اتار دوں گی۔ حضرت ابوطلحہ نے خوش ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان

❶ آپ بیتی: ج۲ ص۳۲۹ ❷ حلية الأولياء: النساء الصحابيات، ترجمة: أم سليم، ج ۲ ص ۶۰ / دلائل النبوة للبيهقي: أبواب فتح مكة، باب قصة أم سليم، ج۵ ص ۱۵۰

Marfat.com

کے مجاہدانہ عزم کا ذکر کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُم سلیم (اب تمہیں اس کی ضرورت نہیں ہوگی) یقیناً اللہ تعالیٰ کافی ہوگیا ہے۔

ایک ذہین لڑکی کا بظاہر جہالت پر مبنی سوالات کی درست تاویلات بتلانا

ایک شخص ''شن'' نامی عرب کے بڑے دانشوروں میں سے تھا۔ اس نے قسم کھائی تھی کہ میں سفر میں ہی اپنا وقت گزارتا رہوں گا یہاں تک کہ مجھے کوئی عورت اپنے جیسی ملے اور میں اس سے نکاح کرلوں۔ مطلب یہ کہ جب تک میں کسی عقلمند عورت سے نکاح نہ کرلوں گا اس وقت تک میں سفر میں رہوں گا۔

ایک مرتبہ وہ سفر میں تھا کہ اس کی ملاقات ایک ایسے شخص سے ہوئی جو اسی بستی میں جا رہا تھا۔ جہاں پہنچنے کا ''شن'' نے ارادہ کیا تھا، تو یہ اس کا ساتھی ہوگیا۔ جب یہ دونوں روانہ ہوئے تو اس نے 'شن' سے کہا تم مجھے اٹھا کر لے چلو گے یا میں تمہیں اٹھاؤں، تو اس کے ساتھی نے کہا۔ ''جاہل آدمی'' ایک سوار دوسرے سوار کو کیسے اُٹھا سکتا ہے؟ پھر دونوں چل رہے تھے تو انہوں نے ایک کھیت کو دیکھا، جو پکا ہوا کھڑا تھا۔ تو ''شن'' نے کہا کیا تم کو اس بات کی خبر ہے کہ یہ کھیت کھایا جاچکا ہے یا نہیں؟ اس نے کہا اے جاہل! کیا تو دیکھتا نہیں کہ یہ کھڑا ہے۔ پھر دونوں کا گذر ایک جنازہ پر ہوا تو ''شن'' نے کہا تمہیں خبر ہے کہ صاحب جنازہ زندہ ہے یا مردہ؟ اس نے کہا میں نے تجھ سے زیادہ جاہل کوئی نہیں دیکھا۔ کیا تیرا یہ خیال ہے کہ لوگ زندہ ہی کو دفن کرنے جارہے ہیں۔ پھر وہ شخص 'شن' کو اپنے گھر لے گیا اور اس شخص کی ایک بیٹی تھی جس کا نام طبقہ تھا۔ اس شخص نے اپنی بیٹی کو 'شن' کا سارا قصہ سنایا اور کہا یہ بڑا جاہل آدمی ہے، طبقہ نے اپنے باپ سے یہ سارا قصہ سن کر کہا اے میرے والد! وہ تو بڑا دانا آدمی ہے۔ اس کا یہ قول کہ تم مجھے اٹھاؤ گے یا میں تمہیں اٹھاؤں؟ اس خیال سے تھا کہ تم مجھے کوئی بات سناؤ گے یا میں تمہیں سناؤں، تاکہ ہم اپنا راستہ تفریح کے ساتھ پورا کر لیں۔ اور اس کا یہ کہنا کہ یہ کھیت کھایا جاچکا ہے یا نہیں، اس کا مقصد یہ دریافت کرنا تھا کہ

Marfat.com

کھیت والوں نے اسے فروخت کر کے اس کی قیمت خرچ کر لی یا نہیں۔ اور میت کے بارے میں اس کا پوچھنا کہ یہ زندہ ہے یا مردہ؟ اس سے اس کا مقصد یہ تھا کہ آیا اس نے اپنے پیچھے کوئی ایسا چھوڑا بھی ہے جو اس کے نام کو زندہ رکھ سکے یا نہیں؟

یہ شخص اپنی بیٹی سے یہ باتیں سن کر 'شن' کے پاس آیا۔ اور اپنی بیٹی کی تمام باتیں اس کو سنائیں۔ تو ''شن'' نے اِسی کو نکاح کا پیغام دیا اور اس کے ساتھ اس کا نکاح ہو گیا۔ ❶

حضرت ام سنان کی غزوات میں شرکت اور زخمیوں کا علاج

حضرت ام سنان رضی اللہ عنہا نے جہاد اور جنگ میں بڑا پر اثر کردار ادا کیا، کیونکہ عورت کے معاملات کو خوب اچھی طرح جانتی تھی۔ اس نے مجاہدین کی صفوں میں زخمیوں کو پانی پلانے اور بیماروں کا علاج معالجہ کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔ علاوہ ازیں اسے گھڑ سواری اور لڑائی اور داؤ پیچ کے میدان میں بھی کافی تجربہ حاصل تھا۔ اس سلسلے میں حضرت ام سنان بیان کرتی ہیں:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی طرف روانگی کا ارادہ کیا میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں آپ کے ساتھ روانہ ہونگی، بیمار اور زخمیوں کا علاج کروں گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اُخْرُجِیْ عَلٰی بَرَکَةِ اللّٰهِ فَإِنَّ لَکِ صَوَاحِبُ قَدْ کَلَّمْنَنِی وَأَذِنْتُ لَهُنَّ مِنْ قَوْمِکِ وَمِنْ غَیْرِهِمْ، فَإِنْ شِئْتِ فَمَعَ قَوْمِکِ وَإِنْ شِئْتِ فَمَعَنَا قُلْتُ: مَعَکَ، قَالَ: فَکُوْنِیْ مَعَ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَتِی.

اللہ کی برکت سے نکلو، تیری چند سہیلیوں نے مجھ سے بات کی تھی، میں نے ان کو اجازت دے دی، کچھ ان میں تیری قوم اور قبیلے کی تھیں اور کچھ دوسرے قبیلے کی، اگر تو چاہے تو اپنی قوم کے ساتھ چلی جا اور اگر چاہے تو ہمارے ساتھ چل، میں نے عرض کی میں

❶ کتاب الأذکیاء: الباب الحادی والثلاثون، ص ۲۲۰

Marfat.com

تو آپ کے ساتھ روانہ ہوں گی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اہلیہ ام سلمہ کے ساتھ ہو جاؤ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز زرہ پہن کر رجیع کی جانب روانہ ہوتے اور شام کو ہمارے پاس واپس آتے، سات روز اسی طرح گذرے آخر اللہ تعالی نے النطاۃ قلعہ فتح کرنے کی توفیق عطا کی، جب وہ فتح ہو گیا تو شق نامی قلعے کا رخ کیا۔

جب خیبر فتح ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں مال غنیمت تقسیم کیا، آپ نے مجھے سرخ ریشم کی چادر، چاندنی کا زیور عطا کیا، یمنی چادر اور حمائل تانبے کی ہنڈیا عنایت کی۔ آپ کے چند صحابہ زخمی تھے، میں ان کا علاج ایک ایسی دوا سے کرتی تھی جو میرے خاندان میں معروف تھی۔ ❶

ایک پاکدامن خاتون کے سبب قحط سالی ختم ہونے کا واقعہ

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ کے مکتوبات میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ دہلی میں قحط پڑا، بارش نہیں ہو رہی تھی، دریاؤں اور نہروں کا پانی خشک تھا، حتی کہ درخت بھی خشک ہو گئے تھے، لوگ پریشان تھے کہ فصلیں نہیں ہو رہیں۔ قحط سالی کی وجہ سے چرند پرند بھی پریشان ہو گئے۔ سب عوام، علماء اور صلحاء بھی شہر سے باہر آ گئے، سب نے نماز استسقاء پڑھی اور دعا مانگی مگر پھر بھی بارش کے آثار ظاہر نہ ہوئے۔ اسی اثناء میں ایک نوجوان اپنی والدہ کو لے کر قریبی راستے سے گزر رہا تھا، اس نے لوگوں کو اکٹھا دیکھا تو قریب آیا اور سواری سے اتر کر پوچھا کہ لوگ یہاں کیوں جمع ہیں؟ لوگوں نے کہا قحط سالی ہے، رحمت کی بارش مانگ رہے ہیں مگر بارش کے آثار ظاہر نہیں ہو رہے۔ وہ کہنے لگا بہت اچھا، وہ نوجوان گیا اور اپنی والدہ کی چادر کا کونہ پکڑ کر اس نے چند الفاظ کہے۔ اس نوجون کے وہ الفاظ کہنے ہی تھے کہ آسمان پر بادل چھا گئے اور خوب بارش برسنا شروع ہو گئی۔ علماء، صلحاء اور دوسرے لوگ حیران ہوئے

❶ المغازي للواقدي: غزوة خيبر، ج ۲ ص ۶۸۵، ۶۸۶

Marfat.com

اتنے لوگوں نے توبہ کی مگر رحمت کی بارش نہ برسی، اس نوجوان سے پوچھا کہ اے نوجوان! ہمیں بھی ذرا بتا کہ تیرے وہ کون سے الفاظ تھے جنہوں نے رحمت کو کھینچ لیا۔ تو وہ کہنے لگا میں اس ماں کا بیٹا ہوں جو تقیہ، فقیہ اور پاک صاف زندگی گزار چکی ہے۔ میں نے جا کر اس کے چادر کا کونہ پکڑا اور کہا: اے رب کریم! میری وہ ماں ہے جس نے پاکدامنی کی زندگی گزاری ہے۔ آپ کو اس کی پاک دامنی کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ رحمت کی بارش برسا دیں۔ اللہ تعالی نے فوراً رحمت کی بارش برسا دی۔ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا غم آخرت اور عبادت

قاسم بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب صبح ہوتی میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو سلام کرتا، یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے تھے۔ ایک دن میں سلام کرنے کی غرض سے گیا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نوافل پڑھ رہی تھیں اور یہ آیت پڑھ رہی تھیں "فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ" اللہ تعالی نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں عذاب سے بچایا۔ دُعا کر رہی تھیں اور مسلسل رو رہی تھیں اور بار بار اس کو دھرا رہی تھیں، میں ٹھہر گیا اور کھڑے کھڑے تھک گیا، پھر میں اپنی ایک ضرورت کے تحت بازار چلا گیا، واپس آیا تو آپ ابھی تک کھڑی نوافل پڑھ رہی تھیں اور آنسو بہہ رہے تھے۔ ❷

حضرت صفیہ کا اپنے بھائی حضرت حمزہ کی شہادت پر صبر و تحمل

جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا آئیں تا کہ اپنے بھائی کو دیکھیں، زبیر بن عوام ان سے ملے اور کہا کہ اے امی! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صفیہ سے کہہ دو کہ لوٹ جائے، کہنے لگیں:

وَقَدْ بَلَغَنِي أَنْ قَدْ مُثِّلَ بِأَخِي وَذٰلِكَ فِي اللّٰهِ، فَمَا أَرْضَانَا بِمَا كَانَ

❶ خواتین اسلام کے کارنامے: ص ۲۱۲

❷ إحياء علوم الدين: كتاب المراقبة والمحاسبة، المقام الأول، ج ۴ ص ۴۱۲

Marfat.com

مِنْ ذٰلِکَ، لَأَحْتَسِبَنَّ وَلَأَصْبِرَنَّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ. ❶

مجھے معلوم ہو چکا ہے کہ حمزہ شہید ہو گیا اور اس کا مثلہ کیا جا چکا ہے، اور یہ اللہ کی راہ میں ہے پس ہم اللہ کے معاملے میں راضی ہیں، ہم صبر کریں گے اور ثواب کی اُمید رکھیں گے، زبیر آئے اور آ کر ساری بات عرض کر دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آنے دو، وہ آئیں اور نہایت صبر و تحمل کے ساتھ اپنے بھائی کے لئے دُعا کی، پھر آپ نے حکم دیا کہ دفن کر دو۔

محبت کرنے والی اہلیہ کا انتقال کے بعد خود اپنے شوہر کو غسل و کفن دینا

ابوبکر محمد بن حسین آجری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر ملی کہ عبداللہ بن فرج رحمہ اللہ جب فوت ہو گئے تو ان کی بیوی نے ان کے بھائیوں کو انتقال کی خبر نہیں دی، اور وہ اس کی بیماری کی وجہ سے دروازہ پر بیٹھے انتظار کر رہے تھے، جب وہ فوت ہو گئے تو اُن کی اہلیہ نے مسنون طریقے کے مطابق غسل دیا، پھر خاوند کو خود ہی کفن پہنایا، پھر چارپائی پر رکھ کر اوپر چادر ڈال دی پھر خاوند کے بھائیوں کو بلایا اور کہا میں اِسے غسل اور کفن دے چکی ہوں اب آپ لوگ اِس کی نمازِ جنازہ پڑھ کر انہیں نہایت اطمینان کے ساتھ دفنا دیں۔

اِس خاتون کو اپنے شوہر کے ساتھ نہایت محبت تھی، نیز خاوند کی اپنے بھائیوں کے ساتھ رنجش تھی تو اس خاتون نے نہایت صبر و تحمل کے ساتھ اپنے شوہر کو آخری غسل اور لباس اپنے ہاتھوں سے پہنایا۔ ❷

بی بی دارمیۃ الحجونیہ کی حضرت امیر معاویہ کے ساتھ گفتگو

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے عہد خلافت میں ایک مرتبہ حج کے لئے مکہ معظّمہ گئے۔ وہاں انہوں نے اہلِ مکہ سے بنو کنانہ کی ایک خاتون دارمیہ کا حال دریافت کیا، جو

❶ سیرة ابن هشام: غزوة أحد، صفية وحزنها على حمزة، ج۲ ص۹۷ ❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات بغداد، امرأة عبد الله بن الفرج، ج۱ ص۵۷۷

Marfat.com

جیحون میں رہتی تھیں اور دارمیۃ الحجونیہ کے نام سے مشہور تھیں۔ لوگوں نے جواب دیا کہ وہ زندہ سلامت موجود ہیں۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو بلایا۔ جب وہ خدمت میں حاضر ہوئیں تو انہوں نے فرمایا:

''اے حام کی بیٹی! جانتی ہو کہ تم کو کیوں بلایا گیا''؟

دارمیہ نے جواب دیا۔ ''میرا حام سے کوئی واسطہ نہیں، باقی رہی یہ بات کہ آپ نے مجھے کیوں بلایا تو غیب کا علم اللہ ہی کو ہے۔''

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ''میں نے یہ پوچھنے کے لئے بلایا ہے کہ تو نے علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ کیوں دیا اور مجھ سے کیوں دشمنی رکھی؟

دارمیہ: ''کیا آپ مجھے اس سوال کے جواب سے معاف نہ رکھیں گے؟''

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ: ''نہیں تمہیں سوال کا جواب دینا ہوگا۔''

دارمیہ: آپ اصرار کرتے ہیں تو میں بتائے دیتی ہوں:

فإنی أحببت علیًا علی عدله فی الرعیة وقسمه بالسویّة وحبّه المساکین وإعظامه لأهل الدین.

میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس لئے دوست رکھتی ہوں کہ وہ رعیت سے انصاف کرتے تھے۔ سب کو استحقاق کے مطابق حقوق دیتے تھے۔ مسکینوں سے محبت اور دینداروں کی عزت کرتے تھے۔

آپ کی اس لئے مخالف تھی کہ (میری دانست کے مطابق) آپ اپنے سے افضل کے ساتھ لڑے اور جس کے آپ مستحق نہ تھے اس حق کے طالب ہوئے۔ آپ نے خونریزی کرائی۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ: ''کیا تو نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کلام بھی سنا؟''

نعم واللّٰه، فکان یجلو القلوب من العمی کما یجلو الزیت صدأ الطّست.

Marfat.com

دارمیہ: کیوں نہیں، اللہ کی قسم! جب وہ بولتے تھے تو دل کی گمراہی ایسے دور ہو جاتی تھی جیسے برتن کا زنگ زیتون کے تیل سے۔

اسی طرح کئی سوال و جواب ہوئے۔ آخر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اے دارمیہ! تیری کوئی حاجت ہو تو بیان کر، میں تیری کھری کھری باتوں سے بہت خوش ہوا ہوں۔''

دارمیہ: ''مجھے سو سرخ اونٹنیاں عنایت کیجئے جن کے ساتھ ان کے نر اور چرواہے بھی ہوں۔''

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ: ''ان کو کیا کرو گی؟''

دارمیہ: ''بچوں کو ان کا دودھ پلاؤں گی اور بڑوں کو حیاء دلاؤں گی۔ ان کی وجہ سے قبائل میں شرافت کا درجہ پاؤں گی اور ان میں امن قائم کروں گی۔''

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ: ''اگر میں تیری یہ حاجت پوری کر دوں تو پھر تیرے دل میں میرے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے برابر جگہ ہو گی یا نہیں؟''

دارمیہ: ''آپ کے لئے بھی کچھ کم جگہ نہ ہو گی۔''

اس پر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے دو شعر پڑھے جن کا مطلب یہ تھا کہ اگر میں تیرے ساتھ علم کا برتاؤ نہ کروں تو پھر کون ہے میرے بعد جس سے امید کی جائے۔ یہ اونٹنیاں تجھ کو مبارک ہوں اور یاد رکھ اس شخص کو جو عداوت کے جواب میں حسن سلوک کرتا ہے۔

پھر وہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو دعائیں دیتی ہوئی رخصت ہوئیں۔ [1]

عشقِ الٰہی میں حکیمہ نے تڑپ کر جان دیدی

سلمہ بن خالد مخزومی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہاں ایک عورت رہتی تھی جس کا نام حکیمہ تھا۔ جب وہ بیت اللہ کے کھلے ہوئے دروازے کی طرف دیکھتی تو چیخ مارتی، تو اس

[1] العقد الفرید: قصة درامية الحجونية مع معاوية رضى الله عنه، ج ۱ ص ۳۵۲، ۳۵۳

Marfat.com

عورت کی طرح چیخ مارتی جس کا بچہ گم ہوا ہو، اور وہ مسلسل چیخ مارتی رہتی تھی یہاں تک کہ بیہوش ہو جاتی، اور اپنی ضروری حاجتوں کے علاوہ مسجد سے جدا نہیں ہوتی تھی۔ سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک دن میں نے بیت اللہ کا دروازہ کھولا اور وہ خاتون اپنی ضرورت سے کہیں باہر گئی ہوئی تھی، جب آئیں تو ایک عورت جوان کی مجلس کی تھی بتایا کہ آج تیرے رب کا دروازہ کھلا ہے، میں نے کہا اگر تو طواف کرنے والوں کو دیکھتی اور دروازہ کھلا ہے اور وہ منتظر ہوتے ہیں رحمت کے یہ ساری باتیں دیکھتی تو تیری آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں۔ سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں پھر حکیمہ رحمہا اللہ نے ایک چیخ ماری اور تڑپتی رہی یہاں تک کہ فوت ہوگئی۔ ❶

حضرت سارہ کی عزت وناموس کی غیبی حفاظت

حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت سارہ کو ساتھ لے کر نکلے، راستے میں ایک بستی آئی، اس بستی میں ایک ظالم بادشاہ تھا، کسی نے بادشاہ کو بتایا کہ ابراہیم علیہ السلام ایک ایسی عورت کے ساتھ یہاں آئے ہیں جو تمام عورتوں سے زیادہ خوبصورت ہے، چنانچہ بادشاہ نے ابراہیم علیہ السلام کو بلایا اور ان سے پوچھا: یہ عورت آپ کے ساتھ کون ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: یہ میری بہن ہے، پھر ابراہیم علیہ السلام سارہ کے پاس آئے اور اُن سے فرمایا: (دیکھنا) مجھے جھوٹا نہ بنا دینا، میں نے ان کو بتایا ہے کہ تم میری بہن ہو۔ بادشاہ نے حضرت سارہ کو بلایا اور اُن کے سامنے کھڑا ہوا، حضرت سارہ نے وضو کیا اور نماز پڑھی اور یہ دعا کی، اے اللہ! بے شک میں تجھ پر اور تیرے پیغمبر پر ایمان لائی ہوں، اور اپنے خاوند کے ماسوا سے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھا ہے، آپ اس کافر کو مجھ پر مسلط نہ کیجئے، بادشاہ نے (برے ارادہ سے) جو اپنا ہاتھ بڑھایا تو اس کا ہاتھ بری طرح پکڑا گیا (شل ہوگیا) حضرت سارہ نے پھر دعا کی: اے اللہ! اگر یہ مر گیا تو لوگ کہیں گے کہ اسی نے اس کو قتل کیا ہے، چنانچہ

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات مكة، ترجمة: حكيمة المكية، ج ۱ ص ۴۴۷

Marfat.com

ہاتھ کھل گیا (ٹھیک ہوگیا) وہ بادشاہ دوبارہ ان کے سامنے کھڑا ہوا، حضرت سارہ نے دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھی پھر یہ دعا کی: اے اللہ! بے شک میں آپ پر اور آپ کی پیغمبر پر ایمان رکھتی ہوں اور میں نے اپنے شوہر کے سوا سب سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ہے آپ اس کافر کو مجھ پر مسلّط نہ کیجئے، بادشاہ نے جب ہاتھ بڑھایا تو ہاتھ بہت بری طرح پکڑا گیا، حضرت سارہ نے پھر دعا کی: اے اللہ! اگر یہ مرجائے گا تو یہی کہا جائے گا کہ اسی نے اس کو قتل کیا ہے، چنانچہ اس کا ہاتھ کھل گیا، یہ معاملہ دو تین بار پیش آیا، پھر بادشاہ کہنے لگا: خدا کی قسم! تم لوگوں نے تو میرے پاس ایک شیطان کو بھیج دیا، جاؤ اس کو ابراہیم کے پاس لے جاؤ، اور ان کے حوالے کردو، اور اس نے حضرت سارہ کے اکرام میں ایک باندی دینے کا حکم دیا۔ ❶

اپنی عزت وآبرو کی حفاظت کے لئے صحابیہ کا حضور سے دُعا کی درخواست

حضرت عطاء بن رباح رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا، کیا میں تجھے ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے عرض کیا ضرور دکھایئے۔ فرمایا: وہ سامنے کھڑی ہوئی حبشی عورت۔ اس نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے، جس کے باعث بسا اوقات میرا ستر کھل جاتا ہے، آپ اللہ تعالی سے میرے لئے دعا فرمادیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ تَعَالَى أَنْ يُعَافِيَكِ.

اگر تو چاہے تو صبر کر، اس کے بدلے میں اللہ تعالی تجھے جنت عطا فرمائے گا، اور اگر تو

❶ صحيح البخاري: كتاب أحاديث الأنبياء، باب قول الله تعالى: واتخذ الله ابراهيم خليلا، ج۴ ص ۱۴۰، رقم الحديث: ۳۳۵۸

Marfat.com

چاہے تو میں اللہ تعالیٰ سے تیرے لئے عافیت وتندرستی کی دعا کروں۔

اس عورت نے عرض کی، میں ان شاء اللہ صبر کروں گی، لیکن آپ یہ دعا ضرور فرما دیجئے کہ اس حالت میں میرا ستر ظاہر نہ ہوا کرے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے حفاظت ستر کی دعا فرمائی۔ ❶

ایک جرأت مند بوڑھی عورت کا بادشاہ کی سواری روک کر اپنا مقدمہ پیش کرنا

سلطان ملک شاہ ایک مرتبہ اصفہان کے جنگل میں شکار کھیل رہا تھا، کسی گاؤں میں قیام ہوا، وہاں ایک غریب بیوہ کی گائے تھی جس کے دودھ سے تین بچوں کی پرورش ہوتی تھی۔ بادشاہی کارندوں نے اس گائے کو ذبح کر کے خوب کباب بنائے، غریب بڑھیا کو خبر ہوئی تو بدحواس ہوگئی۔ بادشاہی کارندوں کا مقابلہ تھا کوئی دادوفریاد سننے کو تیار نہ تھا، پھر تھیں بھی ایک لاوارث اور غریب عورت۔ ساری رات اس نے پریشانی میں کاٹی۔ صبح ہوئی تو دل میں خیال آیا کہ کوئی نہیں سنتا تو نہ سہی کیا بادشاہ بھی نہ سنے گا، جس کو خدا نے ظالموں سے نجات دینے کے لئے اتنی بڑی سلطنت دی ہے۔ بادشاہ تک پہنچنے کی کوشش کی مگر ناکام رہی۔ معلوم ہوا بادشاہ فلاں راستے سے شکار کو نکلے گا، چنانچہ زندرود (اصفہان کی مشہور نہر) کے پل پر جا کھڑی ہوئی، جب سلطان پل پر آیا تو بڑھیا نے ہمت وجرأت سے کام لے کر کہا:

''اے الپ ارسلان کے بیٹے! میرا انصاف اس نہر کے پل پر کرے گا یا پلِ صراط پر جو جگہ پسند ہو انتخاب کر لے۔''

بادشاہ کے ہمراہی یہ بے باکی دیکھ کر حیرت زدہ ہو گئے۔ بادشاہ گھوڑے سے اتر پڑا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس عجیب وغریب اور حیرت انگیز سوال کا اس پر خاص اثر ہوا

❶ صحيح البخاري: كتاب المرضى، باب فضل من يصرع من الريح، ج۷ ص۱۱۶، رقم الحديث: ۵۶۵۲

Marfat.com

ہے۔ بڑھیا سے کہا:

''پل صراط کی طاقت نہیں میں اسی جگہ فیصلہ کرنا چاہتا ہوں کہو کیا کہتی ہو۔''

بڑھیا نے اپنا سارا قصہ بیان کیا۔ بادشاہ نے لشکریوں کی اس نالائق حرکت پر افسوس ظاہر کیا اور ایک گائے کے عوض میں اس کو ستر گائیں دلائیں اور مالا مال کر دیا۔ اور جب اس بڑھیا نے کہا: تمہارے عدل وانصاف سے میں خوش ہوں اور میرا خدا اور رسول خوش ہے۔ تو گھوڑے پر سوار ہوا۔ ❶

حضرت رابعہ بصریہ کے پختہ ایمان وتوکل کے سبب مردہ خچر زندہ ہو گیا

حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ نے ایک بار حج کا ارادہ کیا۔ جنگل کا رخ کیا، ایک خچر پر سامانِ سفر لادا، جب جنگل کے درمیان پہنچیں خچر مر گیا۔ قافلہ والوں نے کہا آپ کا سامان ہم اٹھا لیتے ہیں، آپ نے فرمایا: تم اپنا راستہ لو، میں تمہارے بھروسے پر نہیں آئی۔ قافلے والے چلے گئے اور آپ جنگل میں تنہا رہ گئیں۔ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں آپ نے مناجات شروع کی الٰہی غریب مسکین عورت کے ساتھ بادشاہ ایسا ہی کرتے ہیں۔ تو نے اپنے گھر آنے کی دعوت دی اور میرے خچر کو راستے میں مار دیا اور مجھے یہاں جنگل میں تنہا چھوڑ دیا۔ ابھی مناجات پوری نہیں ہوئی تھی کہ خچر اُٹھ کھڑا ہوا۔ آپ نے اپنا سامان سفر اس پر لادا اور مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئیں۔ راوی کہتا ہے کہ پھر اسی خچر کو دیکھا کہ فروخت کیا جا رہا تھا۔ ❷

حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ علیہ کی نیک صالحہ متوکلہ اہلیہ

حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ علیہ ایک مرتبہ کہیں سفر میں جانے لگے، تو اپنی بیوی سے فرمایا کہ میں چار مہینے تک باہر رہوں گا۔ تمہارے واسطے کس قدر خرچ مہیا کر جاؤں؟ انہوں نے

❶ ندائے منبر ومحراب: مسلمان کے حقوق، ج ۲ ص ۲۵۳، ۲۵۴

❷ تذکرۃ الاولیاء: حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کے حالات ومناقب، ص ۵۷

Marfat.com

جواب دیا کہ جس قدر آپ کو میری زندگی منظور ہے، حضرت نے فرمایا کہ تمہاری زندگی میرے ہاتھ میں تو نہیں۔ بیوی صاحبہ نے جواب دیا تو میری روزی بھی آپ کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ حضرت حاتم جب چلے گئے تو ایک بڑھیا نے حضرت کی بیوی سے پوچھا کہ حاتم آپ کے واسطے کتنی روزی چھوڑ گئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضرت حاتم تو خود ہی روزی کھانے والے تھے جو کھانے والا تھا وہ چلا گیا۔ جو دینے والا ہے وہ یہیں ہے۔ ❶

حضرت سعید بن مسیّب کا اپنی بیٹی کے لئے ولی عہد کے رشتے کو ٹھکرا کر ایک طالبِ علم سے نکاح کروانا

خلیفہ عبدالملک بن مروان کو اپنے صاحبزادے ولی عہد ولید بن عبدالملک جب سنِ شباب کو پہنچے تو ان کی شادی کی فکر ہوئی اور خلیفہ کی نظر سعید بن مسیّب رحمہ اللہ پر پڑی۔ سعید بن مسیّب رحمہ اللہ جلیل القدر تابعی تھے، مدینے میں ان کے علم و پرہیز گاری کا بڑا چرچا تھا، حدیث وفقہ کے امام تھے، ان کی ایک لڑکی تھی، حسن و جمال کا پیکر، قرآن وسنت کی حافظہ اور نہایت ہی سلیقہ شعار۔

چنانچہ خلیفہ عبدالملک نے اپنے صاحبزادے ولید کا پیغام حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کے یہاں بھیجا، حضرت بھلا کہاں منہ لگانے والے تھے۔ ان کی نگاہ میں دنیوی جاہ وجلال کی کیا قدر۔ حضرت نے صاف انکار کر دیا۔ خلیفہ کو خلافِ توقع یہ انکار سخت ناگوار گزرا اور اس نے طرح طرح سے حضرت پر دباؤ ڈالنا شروع کئے، جب اس سے بھی کام نہ چلا تو خلیفہ نے ان پر سختیاں شروع کیں، طرح طرح سے ان کو اذیتیں دینے لگے، لیکن سعید بن مسیّب رحمہ اللہ نے سب کچھ برداشت کیا لیکن رشتے پر ہرگز راضی نہ ہوئے، اور صاف صاف کہہ دیا دنیا بنانے کی خاطر اپنے جگر گوشے کی عاقبت ہرگز برباد نہیں کر سکتا، اور خلیفہ ہر طرح کی کوششیں کر کے آخر کار مایوس ہو گئے۔ حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ اپنے مکان

❶ تذکرۃ الاولیاء: حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ کے حالات ومناقب، ص ۲۲۲

Marfat.com

ہی پر حدیث کا درس دیتے تھے، اور تشنگانِ علم دور دور سے اپنی علمی پیاس بجھانے آتے، انہی طلبہ میں ایک نہایت غریب اور معمولی حیثیت کے شخص ابو وداعہ بھی تھے۔ یہ بڑی پابندی سے درس میں شریک ہوتے، اور بڑی توجہ سے حدیث کا علم سیکھتے۔ ان کی نیکی، تقوی اور شوقِ علم سے حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ بہت متاثر تھے۔ یہ دنیوی لحاظ سے معمولی حیثیت کے مالک تھے، لیکن دینی لحاظ سے خدا نے ان کو مالا مال کر رکھا تھا۔

ابو وداعہ پابندی سے درس میں آتے، ایک بار چند روز کے لئے غیر حاضر ہو گئے۔ سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کو فکر ہوئی کہ ابو وداعہ چند روز سے کیوں غائب ہیں۔ دریافتِ حال کے لئے ایک آدمی بھیجا، ابو وداعہ اسی وقت حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے، سلام کیا اور ادب سے حضرت کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھ گئے۔

حضرت سعید رحمہ اللہ: ابو وداعہ! تم کئی روز سے کہاں غائب ہو؟

ابو وداعہ: (غمگین آواز میں) حضرت! میری شریکِ حیات کا انتقال ہو گیا ہے، بچے چھوٹے چھوٹے ہیں، ان کی دیکھ بھال اور گھر کا کام کاج مجھے ہی کرنا پڑتا ہے، بڑی پریشانی ہے، اسی پریشانی میں آپ کے فیض سے بھی محروم رہا۔

حضرت سعید رحمہ اللہ: اچھا تمہاری شریکِ حیات کا انتقال ہو گیا ہے۔ تم نے مجھے اطلاع کیوں نہیں کی، میں تجہیز و تکفین میں شریک ہوتا۔

ابو وداعہ: حضرت! میں نے سوچا، آپ مصروف آدمی ہیں، مسجد اور گھر کے سوا کہیں جاتے بھی نہیں، آپ کو کیا زحمت دوں، اللہ کا شکر ہے سارے کام بخیر و خوبی انجام پا گئے۔ تھوڑی دیر میں جب سارے طالب علم رخصت ہونے لگے تو ابو وداعہ نے بھی اجازت چاہی، حضرت سعید رحمہ اللہ نے ان کو اپنے پاس بلایا، کچھ رقم دی اور ہدایت فرمائی کہ تم اس سے اپنا قرض ادا کرو۔ پھر پوچھا کہو: تم نے دوسری شادی کی فکر بھی کی یا نہیں؟

ابو وداعہ کا دل بھر آیا، آنکھوں سے آنسو چھلکنے لگے اور بولے: حضرت میں نے کئی

Marfat.com

ایک سے درخواست کی مگر کسی نے میرا پیغام قبول نہ کیا، میرے پاس جائیداد ہے نہ مال و دولت، میں ایک نادار فاقہ کش انسان ہوں۔

اللہ اکبر! لوگ تمہیں صرف اس لئے قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں کہ تم نادار اور مفلس ہو، خدا گواہ ہے تم معمولی آدمی نہیں ہو، تمہارے پاس دین کی دولت ہے، علم دین کا جذبہ ہے، اور حضرت سعید رحمہ اللہ نے ایک سرد آہ بھر کر خاموش ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد سر اٹھایا اور ابو وداعہ کے کندھے پر شفقت و محبت سے ہاتھ رکھتے ہوئے بولے، ابو وداعہ! تم تیار ہو، میں تمہیں اپنی فرزندی میں لینا چاہتا ہوں۔ ابو وداعہ کو اپنے کانوں پر یقین نہ آیا۔ وہ خلافِ امید یہ خوشخبری سن کر حیران ہو گئے اور ان کی سمجھ میں نہ آیا کہ کیا جواب دیں۔ حضرت نے پھر ابو وداعہ کو متوجہ کیا اور کہا بیٹے! بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے؟ حضرت اس سے بڑھ کر میری خوش نصیبی کیا ہوگی کہ آپ مجھے اپنی سرپرستی میں قبول فرمالیں، ابو وداعہ نے کہا۔

حضرت نے اسی وقت کچھ لوگوں کو بلوایا اور ان کی موجودگی میں چند درہم مہر پر ابو وداعہ سے اپنی پیاری لڑکی کا نکاح پڑھا دیا۔ اس لڑکی کا نکاح جس کے لئے انہوں نے شہزادہ ولید کا رشتہ ٹھکرا دیا تھا اور خلیفہ عبدالملک کے ظلم و ستم سہے لیکن کسی طرح تیار نہ ہوئے۔

نکاح مسنون ہو گیا، اور ابو وداعہ خوشی سے جھومتے ہوئے اپنے گھر پہنچے، گھر پہنچ کر خوشی خوشی اپنی ماں کو سارا واقعہ سنایا، ماں نے واقعہ سنا تو دیر تک خدا کا شکر ادا کرتی رہیں۔

اب ابو وداعہ کو فکر یہ تھی کہ وہ رخصتی کیلئے ضروری سامان کہاں سے مہیا کریں۔ ماں بھی فکرمند تھی اور بیٹا بھی۔ رمضان کے دن تھے، دونوں نے روزہ افطار کیا اور اسی فکر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

کون..... ابو وداعہ نے پوچھا۔

میں ہوں سعید۔

آواز تو جانی پہچانی تھی لیکن ابو وداعہ حیران کہ حضرت سعید یہاں کیسے، وہ تو اپنے گھر

Marfat.com

اور مسجد کے سوا کہیں جاتے ہی نہیں.....آخر یہاں وہ کیسے آ گئے! حیرت اور مسرت کے ساتھ دروازے پر پہنچے دیکھا کہ واقعی حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کھڑے مسکرا رہے ہیں، نظریں چار ہوئیں اور حضرت سعید رحمہ اللہ نے فوراً کہا، السلام علیکم۔

ابو وداعہ: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ! حضرت، آپ نے مجھے بلوالیا ہوتا۔ آپ نے کیوں زحمت فرمائی؟

حضرت: بیٹے کوئی حرج نہیں۔ میں نے سوچا کہ تمہاری بیوی موجود ہے، تو تم رات تنہا کیوں بسر کرو، تمہاری بیوی کو لے کر آیا ہوں، یہ کہا اور لڑکی کو اشارہ کر کے گھر کے اندر داخل کر دیا، اور ابو وداعہ سے رخصت لے کر اسی وقت واپس ہو گئے۔ ابو وداعہ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ وہ حیرانی وخوشی کے عالم میں ڈگمگاتے ہوئے قدموں کے ساتھ اپنی چاند سے بیوی کو لے کر ماں کے پاس پہنچے۔ ماں نے اسی وقت اپنے تمام پڑوسیوں میں خوشی کا اعلان کر دیا کہ مدینے کے امام حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ نے اپنی پیاری لڑکی کا نکاح میرے بیٹے ابو وداعہ کے ساتھ کر دیا ہے اور ابھی ابھی اس پیکر سیرت و جمال کو میرے گھر پہنچا گئے ہیں۔

ابو وداعہ کی ماں نے دلہن کو سنوارا، بیٹے کو مبارکباد دی۔ پڑوسیوں نے بھی مبارکباد دی، اور سب حیران تھے کہ آخر حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ جیسے عظیم شخص نے ابو وداعہ کو کیسے منتخب کر لیا۔

اور جب حضرت ابو وداعہ رحمہ اللہ کی ملاقات اس چاند سے ٹکڑے سے ہوئی تو دیکھا کہ اس کی رفیقہ حیات قرآن وسنت کی حافظہ، علم وتہذیب سے آراستہ ایک فرشتہ صفت حسن و جمال کی پیکر حور ہے، ابو وداعہ کا دل خوشی اور نور سے جگمگا اُٹھا۔ [1]

حضرت عباس کی اہلیہ ام الفضل کا ابولہب کا سر پھاڑ کر اُسے لہولہان کرنا

غزوۂ بدر میں قریش کی ذلت آمیز ہزیمت کی خبر مکہ معظمہ پہنچی تو وہاں گھر گھر صف ماتم

[1] حلیۃ الأولیاء: الطبقۃ الأولی من التابعین، ترجمۃ: سعید بن المسیب، ج۲ ص۱۶۷، ۱۶۸

Marfat.com

بچھ گئی۔ بد بخت ابولہب کی حالت تو دیکھی نہ جاتی تھی، فرطِ الم نے اس کو اتنا نڈھال کر دیا کہ چلتے ہوئے اس کے قدم لڑکھڑاتے تھے۔ اسی حالت میں وہ لڑائی کے حالت دریافت کرنے کے لئے گھسٹتا گھسٹتا اپنے بھائی عباس بن عبد المطلب کے گھر پہنچا، جو مشرکین کے ساتھ مسلمانوں سے لڑنے گئے تھے اور لڑائی میں شکست کھانے کے بعد مسلمانوں کے قیدی بن چکے تھے۔ وہ حضرت عباس کے گھر جا کر ان کے غلام ابو رافع کے قریب بیٹھ گیا، جو تیر سازی میں مصروف تھے۔ اتنے میں کسی نے کہا، وہ ابوسفیان بن حارث (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عم زاد بھائی اور ابولہب کے بھتیجے جو ابھی مشرف بہ اسلام نہیں ہوئے تھے) بدر سے ابھی ابھی واپس آئے ہیں ان سے لڑائی کے حالات معلوم کرنے چاہئیں، ابولہب نے انہیں آواز دی ''بھتیجے ذرا یہاں میرے پاس آؤ'' وہ آئے تو ابولہب نے پوچھا ''برادرزادے! کہو وہاں کیا گزری؟ ابوسفیان کہنے لگے:

واللہ مسلمانوں کے سامنے ہماری بے بسی کا یہ عالم تھا جیسے مردہ غسل دینے والوں کے سامنے بے بس ہوتا ہے۔ انہوں نے جس کو چاہا تہ تیغ کر دیا اور جس کو چاہا اسیر بنا لیا۔ ایک عجیب نظارہ ہم نے یہ دیکھا کہ ابلق گھوڑوں پر سوار سفید پوش آدمیوں نے لڑائی میں بھرپور حصہ لیا، معلوم نہیں یہ کون تھے۔ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے فوراً کہا: وہ فرشتے تھے۔

فَرَفَعَ أَبُو لَهَبٍ يَدَهُ فَضَرَبَ بِهَا وَجْهِي ضَرْبَةً شَدِيدَةً فَضَرَبَ بِي الْأَرْضَ، ثُمَّ بَرَكَ عَلَيَّ يَضْرِبُنِي، وَكُنْتُ رَجُلًا ضَعِيفًا، فَقَامَتْ أُمُّ الْفَضْلِ إِلَى عَمُودٍ مِنْ عُمُدِ الْحُجْرَةِ، فَأَخَذَتْهُ فَضَرَبَتْهُ بِهِ ضَرْبَةً شَقَّتْ فِي رَأْسِهِ شَجَّةً مُنْكَرَةً، قَالَتْ: اسْتَضْعَفْتَهُ أَنْ غَابَ عَنْهُ سَيِّدُهُ، فَقَامَ مُوَلِّيًا ذَلِيلًا.

یہ سن کر ابولہب بھڑک اٹھا اور ابو رافع کے منہ پر ایک زور سے طمانچہ رسید کیا، ابو رافع بھی سنبھل کر اس سے گتھم گتھا ہو گئے لیکن کمزور تھے، ابولہب نے انہیں زمین پر دے مارا اور بے تحاشہ پیٹنا شروع کر دیا، قریب ہی ایک خاتون بیٹھی تھیں وہ اس منظر کی تاب نہ

Marfat.com

لاسکیں اور ایک موٹا سا ڈنڈا لے کر اس زور سے ابولہب کو مارا کہ اس کے سر سے خون کا فوارہ چھوٹ پڑا۔ پھر کڑک کر بولیں: ''بے حیاء اس کا آقا یہاں موجود نہیں ہے اور تو اس کو کمزور سمجھ کر مارتا ہے۔'' ابولہب کو اس خاتون کا مقابلہ کرنے کی ہمت نہ پڑی پس ذلیل و رسوا ہو کر وہاں سے چل دیا۔

یہ غیرت مند اور بہادر خاتون جنہوں نے ابولہب جیسے دشمنِ اسلام اور دشمن خدا کو ایسی رسوائی اور ذلت سے دوچار کیا، حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت لبابۃ بنت الحارث الکبری رضی اللہ عنہا تھیں۔ بعض روایتوں میں ہے کہ یہ واقعہ چاہ زمزم کی چار دیواری کے اندر پیش آیا جس کے قریب ہی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا مکان تھا۔

حضرت لبابۃ بنت حارث جو بالعموم اپنی کنیت ''اُم الفضل'' سے مشہور ہیں، نہایت جلیل القدر صحابیات میں شمار ہوتی ہیں، کبری ان کا لقب ہے، اس لئے اہل سیر نے ان کا نام لبابۃ الکبری بھی لکھا ہے، ان کا تعلق بنو ہلال سے تھا۔

حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا کی شادی عم رسول حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے ہوئی، اس نسبت سے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چچی تھیں۔ ان کی حقیقی بہن حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کو ام المومنین بننے کا شرف حاصل ہوا، اس نسبت سے ام الفضل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی بھی ہوئیں۔

حضرت ام الفضل کی ایک اخیافی بہن حضرت اسماء بنت عمیس کی شادی حضرت جعفر طیار بن ابی طالب (حضور کے عم زاد بھائی) سے ہوئی۔ ایک تیسری بہن سلمی کی شادی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے چچا حضرت حمزہ بن عبد المطلب سے ہوئی۔

خواتین میں سب سے پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا شرف حضرت خدیجۃ الکبری کو حاصل ہوا، ان کے بعد معتبر روایات کی رو سے حضرت ام الفضل لبابہ رضی اللہ عنہا کو اس نعمتِ عظمی کے حصول کا شرف حاصل ہوا، اس لحاظ سے وہ السابقون

Marfat.com

الاوّلوں میں نہایت ممتاز درجہ رکھتی ہیں۔ حضرت ام الفضل نے اپنے شوہر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے اعلانیہ قبول اسلام کے بعد مدینے کی طرف ہجرت کی، یہ ہجرت فتح مکہ سے کچھ پہلے ہوئی۔ ❶

اُم ہارون کا قیامت کے خوف سے بے ہوش ہو جانا

بی بی امّ ہارون نہایت عبادت گزار اور خدا رسیدہ تھیں، ہر وقت یادِ الٰہی میں مشغول رہتی تھیں اور ہمیشہ سوکھی روٹی پر گزارہ کرتی تھیں۔

رات کی تاریکی میں اپنے خالق و مالک کی عبادت کرنے میں انہیں خاص لطف حاصل ہوتا۔ جب صبح کی سفیدی نمودار ہوتی تو فرماتیں: ''ہائے دوری ہوگئی۔''

مطلب یہ کہ رات کی تنہائی میں اپنے خالق کی عبادت کرنے میں جو لطف حاصل ہوتا ہے وہ دن کے وقت نہیں ہوتا۔ رابعہ بصریہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں:

ما دهنت أم هارون رأسها منذ عشرين سنة فإذا كشفنا رؤوسنا كان شعرها أحسن من شعورنا.

بیس برس تک سر میں تیل نہ لگایا لیکن جب وہ بال کھولتی تھیں ان کے بال ہمارے بالوں سے زیادہ خوبصورت تھے۔

انہیں قیامت کا خوف ہر وقت دامن گیر رہتا، ایک دفعہ دنیا و مافیہا سے بے خبر چلی جارہی تھیں کہ کسی کی آواز کانوں میں پڑی ''اس کو پکڑ لو''

یہ سنتے ہی غش کھا کر گر پڑیں، لوگوں نے اٹھایا، جب ہوش میں آئیں تو فرمایا:

''میں نے سمجھا کہ قیامت آگئی اور میرے لئے حکم ہوا کہ اس عورت کو پکڑ لو، اسی لئے میں بیہوش ہوگئی۔'' ❷

❶ تذکارِ صحابیات: ص۲۳۸، ۲۳۹/ سیرة ابن هشام: غزوة بدر الكبرى، بلوغ مصائب قريش إلى مكة، ج ۱ ص ۶۴۷ ❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات الشام، ترجمة: أم هارون، ج ۲ ص ۴۳۳، ۴۳۴

Marfat.com

حضرت ابوبکر صدیق کی والدہ اُم الخیر کے قبولِ اسلام کا واقعہ

حضرت ام الخیر بنت صخر کا نام سلمی اور کنیت ام الخیر تھی۔ قریش کے خاندان بنو تیم سے تھیں، ان کی شادی اپنے ابن عم ابو قحافہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی، ان کے صلب سے ملتِ اسلامیہ کی وہ مایہ ناز ہستی پیدا ہوئی جن کو دنیا افضل الامت سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نام سے جانتی ہے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کے بعد حضرت ام الخیر رضی اللہ عنہا کچھ عرصے اپنے آبائی مذہب پر ہی قائم رہیں، ادھر سعادت مند فرزند جلیل نے اپنی زندگی تبلیغ حق کے لئے وقف کر دی، ان کا طرز عمل کفار کو ایک آنکھ نہ بھایا اور وہ ان کے درپے ہو گئے۔ ایک دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خانہ کعبہ تشریف لے گئے اور وہاں پر موجود مشرکین کو دعوتِ حق دی۔ مشرکین ان کی باتیں سن کر مشتعل ہو گئے، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیچھے دھکیل دیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر ٹوٹ پڑے، اتنا زدوکوب کیا کہ وہ بے ہوش ہو گئے۔ اسی اثناء میں بنو تیم کے کچھ لوگ وہاں پہنچ گئے، انہوں نے مشرکین کو ہٹایا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو گھر لے گئے، گھر پہنچ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ذرا ہوش آیا تو سب سے پہلے ان کی زبان سے یہ الفاظ نکلے ''رسول اللہ کا کیا حال ہے؟'' گھر والے جو ابھی شرف اسلام سے بہرہ ور نہیں ہوئے تھے ان کو ملامت کرنے لگے کہ اس حالت میں بھی آپ کو اپنے ساتھی کا خیال ہے اور اپنی کچھ پرواہ نہیں، لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ برابر یہی پوچھتے رہے کہ ''رسول اللہ کا کیا حال ہے مجھے ان کی خبر لا دو۔''

رات کو حضرت ام جمیل فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خبر گیری کے لئے آئیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کہاں ہیں، انہوں نے بتایا کہ آپ دار ارقم میں تشریف فرما ہیں، صدیق اکبر

Marfat.com

رضی اللہ عنہ نے ان سے درخواست کی کہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلو۔ رات گئے جب خبر گیری کرنے والے دوسرے سب لوگ چلے گئے تو حضرت ام الخیر اور حضرت ام جمیل رضی اللہ عنہما ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سہارا دے کر دار ارقم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق کی پیشانی کو بوسہ دیا اور ان کے لئے دُعائے خیر کی۔ اسی موقع پر انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی والدہ کے حق میں دعا کی درخواست کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً دستِ دعا پھیلائے:

وَادْعُ اللّٰهَ لَهَا عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَّسْتَنْقِذَهَا بِكَ مِنَ النَّارِ. قَالَ: فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَاهَا إِلَى اللّٰهِ فَأَسْلَمَتْ. ❶

آپ اِن کے لئے دُعا کریں، ذاتِ باری تعالیٰ سے اُمید ہے کہ وہ آپ کی دُعا سے انہیں جہنم سے محفوظ رکھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دُعا کی، اور انہیں دعوت الی اللہ دی، پس وہ مسلمان ہو گئیں۔

مجنون نے کہا عورتیں تین قسم کی ہوتی ہیں

بنی اسرائیل کے ایک شخص نے کہا میں شادی نہیں کروں گا جب تک کہ میں سو آدمیوں سے مشورہ نہ کرلوں، لہذا اس نے ننانوے آدمیوں سے تو مشورہ لے لیا اور ایک باقی رہ گیا، پھر اس نے عہد کیا کہ کل جو شخص سب سے پہلے مجھ سے ملے گا اُس سے مشورہ بھی لوں گا اور اس کی رائے کو حتمی قرار دے کر اس پر عمل پیرا ہو جاؤں گا۔

جب صبح روشن ہوئی اور یہ اپنے گھر سے نکلا تو سب سے پہلے ایک پاگل مجنون سے

❶ السيرة النبوية لابن كثير: ذكر عمره عليه الصلاة والسلام وقت بعثة وتاريخها، ج ۱ ص ۴۴۰، ۴۴۱/ سبل الهدى والرشاد: جماع أبواب بعض الأمور الكائنة بعد بعثته صلى الله عليه وسلم، الباب الخامس، ج ۲ ص ۳۱۹، ۳۲۰

Marfat.com

ملاقات ہوئی جو سوار جا رہا تھا، اس کو بڑا غم ہوا کہ اب کیسے اپنے وعدے کو پورا کرے اور اس سے خلاصی کا کوئی راستہ اس کو نہ سوجھا، لہذا آگے بڑھا اور مجنون کے قریب ہوا تو مجنون پہلے سے بول پڑا گھوڑے سے بچ کہیں تجھ کو مار ڈالے، پھر آدمی نے اس سے کہا اپنے گھوڑے کو روک لے میں تجھ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، پاگل نے گھوڑا روک لیا، آدمی نے کہا میں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ شادی کے سلسلے میں آج سب سے پہلے ملنے والے سے سوال کروں گا اور اسی کی بات پر عمل کروں گا، اور تو سب سے پہلے ملا ہے لہذا تو ہی مجھے مشورہ دے کہ کس طرح شادی کروں۔

مجنون نے کہا عورتیں تین طرح کی ہیں، ایک تیرے لئے نفع مند دوسری تیرے لئے نقصان دہ اور تیسری دونوں کے درمیان۔ پھر مجنون نے کہا گھوڑے سے بچ کہیں تجھ کو مارے، یہ کہہ کر جانے لگا، تو اس شخص نے کہا میں نے تو اس کا مطلب پوچھا ہی نہیں لہذا پھر آگے جا کر مجنون کو روک لیا اور کہا اپنے گھوڑے کو روک لے، مجنون نے روک لیا، تو آدمی نے کہا اپنے کلام کی تفسیر تو کر دے میں تو تیری بات سمجھا ہی نہیں، مجنون نے کہا:

بہر حال وہ عورت جو تیرے لئے نفع مند ہے وہ کنواری لڑکی ہے اس کا دل اور اس کی محبت تیرے لئے ہوگی اور وہ تیرے علاوہ کسی کو جانتی نہ ہوگی۔

اور وہ عورت جو تیرے لئے نقصان دہ ہے وہ عورت ہے جو غیر کنواری ہو، اور بچوں والی ہو وہ کھائے گی تو تیرا مال لیکن روئے گی پہلے شوہر پر۔

وہ عورت جو تیرے لئے نفع مند بھی ہو سکتی ہے اور نقصان دہ بھی، وہ عورت ہے جس کی پہلے کسی سے شادی تو ہوئی ہو لیکن اس کی کوئی اولاد نہ ہو، لہذا اگر تو اس کے لئے پہلے شوہر سے بہتر ثابت ہوا تو وہ تیرے لئے نفع مند، وگرنہ نقصان دہ۔

مجنون یہ کہہ کر جانے لگا تو پھر اس شخص نے اس کو روک لیا اور کہا واہ تیرا کلام تو دانشمندوں کا سا ہے لیکن افسوس تو نے حالت مجنونوں، پاگلوں جیسی بنا رکھی ہے، تو مجنون نے

Marfat.com

کہا بنی اسرائیل کا خیال مجھے جج بنانے کا تھا تو میں نے انکار کر دیا، انہوں نے اصرار کیا تو میں نے اپنے آپ کو مجنون بنالیا اور ان سے چھٹکارا پالیا۔ ❶

ملکہ بلقیس کی سلطنت و بادشاہت اور اُس کا قبولِ اسلام

یہ خاتون ایک تاجدار ملکہ تھیں، اللہ تعالی نے انہیں سوائے ایمان کے ہر چیز کی نعمت عطا کر دی تھی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالی نے حکومت عطا فرمائی، جنات اور پرندوں کو مسخر کیا اور ہوا ان کے حکم پر چلتی تھی، انہوں نے حکومت و سلطنت کو اللہ تعالی کے پیغام اور دعوت کا ذریعہ بنا رکھا تھا، انہوں نے کسی کافر بادشاہ کو نہ چھوڑا نہ کسی ظالم حکمران کو نہ کسی طاقتور بادشاہ کو مگر یہ کہ اللہ تعالی کے دین میں داخل ہونے کی دعوت دی، جس نے انکار کیا اس کے لئے تلوار کا فیصلہ ہوا۔

اس طرح دین دنیا کے سارے کونوں میں پھیل گیا مگر اس قوم اور ملک کے بارے میں نہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے سنا اور نہ انہیں پتہ چل سکا۔ ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان کا لشکر جس میں جنات چرند پرند سب شامل تھے چل رہے تھے، ان میں سے ہر ایک کے ذمہ کوئی نہ کوئی کام مقرر تھا۔

ھدھد کی ذمے داری پانی والی جگہ ڈھونڈنا تھا، اور اب پڑاؤ کے لئے حضرت سلیمان علیہ السلام کو جگہ کی ضرورت تھی مگر ھدھد غائب تھا۔ لہذا حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کے غائب ہونے کو جرم شمار کیا کیونکہ وہ اپنی ذمے داری سے غائب تھا، لہذا آپ علیہ السلام نے قسم کھائی کہ اگر وہ کوئی صحیح دلیل اور حجت کے ساتھ پیش نہ کر سکا تو اسے یا تو ذبح کر دیا جائے گا یا سزا دی جائے گی۔

ھدھد زیادہ دیر غائب نہیں رہا اور سر جھکائے اپنے آقا اور حکمران کی تعظیم بجالاتے ہوئے خدمت میں حاضر ہوا، حضرت سلیمان علیہ السلام سزا دینے سے پہلے غائب ہونے کی

❶ الحدائق الغناء في أخبار النساء: ص ۸۷

Marfat.com

وجہ دریافت فرمائی تو اس نے معتمد اور باخبر زبان سے کہا:

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ. (النمل: ۲۲)

میں ایسی بات معلوم کر آیا ہوں جو آپ کو معلوم نہ تھی اور میں آپ کے پاس قبیلہ سبا کی یقینی خبر لے کر آیا ہوں۔

یہ پرندہ اپنی تاخیر کی معقول وجہ اور ایک خبر لے کر آ گیا مگر وہ کیا خبر تھی جو یہ چھوٹا پرندہ لے آیا مگر ایک عظیم الشان نبی جو بڑی وسیع مملکت کے بادشاہ تھے معلوم نہ کر سکے۔

یہ پرندہ یمن میں سبا کی طرف گیا اور وہاں سورج کی عبادت کرنے والی ایک قوم کو دیکھا جن کی حکمران ایک عظیم الشان خاتون تھی جسے اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہر نعمت سے نوازا تھا اور اس کا ایک بڑا تخت بھی تھا۔ لہذا ھدھد نے یہ سب کچھ حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں گوش گذار کر دیا اور کہا:

اِنِّیْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ. (النمل: ۲۳، ۲۴)

میں نے ایک عورت کو دیکھا جو ان کی حکمران ہے اور اُسے ہر چیز ملی ہے اس کا ایک بہت بڑا تخت بھی ہے، میں نے اُسے اور اس کی قوم کو سورج کو سجدہ کرتے دیکھا بجائے اللہ تعالیٰ کے، اور شیطان نے ان کے اعمال ان کے لئے مزین کر دیئے ہیں اور انہیں سیدھے راستے سے روک دیا اور وہ ہدایت پر نہیں۔

یہ بڑی عجیب بات ہے کب اور کیسے شیطان نے ان کے سروں پر سوار ہو کر انہیں حق اور سیدھے راستے سے دور کر دیا ہے، اے اللہ کے نبی انہیں کیا ہوا؟

اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ

Marfat.com

مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. (النمل : ۲۵، ۲۶)

وہ کیوں اللہ کو سجدہ نہیں کرتے جو نکالتا ہے آسمانوں اور زمین میں اور وہ جانتا ہے جو کہ تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا مالک ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام اس عجیب بات سے گھبرا گئے مگر انہوں نے پرندے کی بات پر یقین نہ کیا بلکہ فرمایا کہ ہم تیری بات کی تحقیق کریں گے۔ اگر تیری بات صحیح اور سچ ہے تو میرا خط لے جا کر ان کو پہنچا دے پھر انتظار کر کہ وہ آپس میں کیا کہتے ہیں اور دور ہٹ کر دیکھ وہ کیا کرتے ہیں۔

لہذا یہ پرندہ قاصد بن کر اڑا، حسین قاصد اور بڑا معزز بھیجنے والا تھا، اور یہ دعوت اور کلمہ حق اللہ کے نبی کی جانب سے لئے جا رہا تھا۔

اور یہ ملکہ بلقیس کے مضبوط قلعے میں بنے ہوئے محافظوں میں گھرے ہوئے محل میں جا پہنچا اور اس کے بستر پر وہ خط ڈال دیا۔ ملکہ اپنی نیند سے بیدار ہوئی تو خط دیکھ کر گھبرا گئی کہ یہ خط اتنے حفاظتی انتظامات اور قلعہ بندی کے باوجود کیسے آ گیا اور اسے کون ڈال گیا اور اس کے خاص کمرے میں کیسے پہنچ گیا؟ یقیناً وہ کوئی طاقت اور قدرت والا شخص ہے۔

اس نے اپنے ملک کے وزراء اور اہلِ شوریٰ کو جمع کیا اور ان سے کہا:

قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ. (النمل: ۲۹، ۳۰، ۳۱)

اے سردارو! میرے پاس ایک معزز خط ڈالا گیا ہے کہ وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور اس میں یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تم لوگ میرے مقابلے میں تکبر نہ کرو اور میرے پاس مطیع ہو کر چلے آؤ۔

ملکہ خود ایک ذہین اور عقل مند خاتون تھی شوریٰ کے مشورے کے بغیر کوئی فیصلہ نہیں کرتی تھی:

Marfat.com

قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْٓ اَمْرِيْ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ. (النمل: ۳۲)

وہ کہنے لگی اے سردارو! مجھے میرے معاملے میں مشورہ دو میں کوئی فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم توثیق نہ کردو۔

تو اس کے سرداروں نے کہا ہم بہت طاقتور اور ذی حرب لوگ ہیں آپ کا جیسا حکم ہو۔ یہ ایسی عورت تھی جو ہر چیز کو تول پرکھ کر فیصلہ کرتی تھی۔ یہ عورت ان سب کی حاکم تھی اور ساری قوم اس کی مطیع وفرمانبردار تھی اور اس کی رائے پر فیصلہ کرتے تھے۔

جب ملکہ بلقیس نے دیکھا کہ اس کی قوم کے مرد لڑائی اور مدافعت پر آمادہ ہیں، تو اس نے انہیں روک دیا اور کہا صلح میں بہتری ہے اور درست عقل والے وہی فیصلہ کرتے ہیں جس میں خیر ہو اس لئے اس نے کہا:

قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ. (النمل: ۳۴)

بے شک بادشاہ جس بستی میں داخل ہوتے ہیں اسے اجاڑ دیتے ہیں اور اس کے معززین کو ذلیل کردیتے ہیں۔

جب بادشاہ ہماری بستی میں داخل ہوگا تو اس پر لشکر کشی کرے گا، کھلیان اجاڑ دے گا اور عزت داروں کو کمتر اور آزاد لوگوں کو غلام بنالے گا، لیکن میں چاہتی ہوں کہ سلیمان علیہ السلام کی طرف کچھ ہدیے بھیجوں اور اس میں خوبصورت لوگوں کو بہترین اشیاء کے ساتھ جو ہمارے ملک میں تیار ہوتی ہیں، اس کے بعد اس کی منزل، نہج اور دعوت کو پرکھوں گی، اگر اس نے ہدیے قبول کرلئے تو وہ دنیاوی بادشاہ ہے اور میں مال، دولت اور افراد کے اعتبار سے اس سے بالا ہوں گی اور اگر اس نے ہدیے واپس کردیئے تو یہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہوگا۔

Marfat.com

وَاِنِّیْ مُرْسِلَةٌ اِلَیْهِمْ بِهَدِیَّةٍ فَنٰظِرَةٌ بِمَ یَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ. (النمل: ۳۵)

اور میں ان کی طرف ہدیہ بھیجتی ہوں پھر دیکھوں گی بھیجے گئے لوگ کیا واپس لاتے ہیں۔

ھدھد یہ سارے مشورے اور ان کا فیصلہ سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پہنچ گیا، تو حضرت سلیمان نے جنات کو حکم دیا کہ ایک عجیب وغریب عمارت اور محل بناؤ جو آنکھوں کو خیرہ اور دلوں کو دہشت زدہ کردے۔

جب بلقیس کا وفد یہاں پہنچا تو ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کہ جو کچھ وہ دیکھ رہے ہیں حقیقت ہے یا خواب؟ اور پھر سلیمان علیہ السلام نے چمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ ان کے سامنے آکر انہیں خوش آمدید کہا۔ تو انہوں نے بلقیس کے بھیجے ہوئے تحفے انہیں پیش کئے مگر حضرت سلیمان نے انہیں یہ کہ کر واپس کر دیا کہ اپنے تحفے واپس لے جاؤ، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ مجھے دیا ہے وہ دنیا میں کسی کو نہیں دیا گیا۔

اے قاصد! یہ ہدیہ واپس لے جا اور میرا یہ جواب ہے کہ عنقریب تمہارے پاس ایسا لشکر آنے والا ہے جس کا سامنا نہ کر سکو گے اور ہم تمہیں سبا سے اور تمہارے ملک سے ذلیل کر کے نکال دیں گے اس لئے کہ تم اللہ کی عبادت سے تکبر کر رہے ہو، میں تم سے نہ مال طلب کرتا ہوں نہ اس کی حرص رکھتا ہوں، میں نے تمہارے پاس پیغام محض اس لئے بھیجا تھا کہ تم مسلمان ہو کر یہاں آؤ اور توحید والے دین کا اقرار کرو اور اللہ خالق سبحانہٗ کی عبادت کرو۔

قاصدین یہ پیغام لے کر بلقیس کے پاس پہنچے اس نے کہا کہ اب ہمارے پاس ان کی اطاعت کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں، ہم ان کی دعوت جلد قبول کر لیں گے قبل اس کے کہ وہ اور اس کا لشکر یہاں آدھمکے۔

ملکہ بلقیس خود حضرت سلیمان علیہ السلام کے دارالحکومت کی طرف نکل پڑی، جب حضرت سلیمان کو اس کی آمد کا علم ہوا تو انہوں نے جنات کو حکم دیا کہ میرے لئے بڑا مضبوط شیش محل بناؤ تاکہ ملکہ بلقیس کو اللہ کی عطا کا نظارہ کراؤں۔ پھر آپ نے جنات سے کہا کہ

Marfat.com

اس کے آنے سے پہلے اس کا تخت کون لے کر آئے گا، تو ایک عفریت جن نے کہا کہ میں آپ کی مجلس و دربار ختم ہونے سے پہلے لے آؤں گا اور ان میں سے ایک شخص نے جسے اللہ تعالیٰ نے علم، حکمت اور ایمان عطا کیا تھا، کہا کہ میں آپ کی پلک جھپکنے سے پہلے اُسے لے آؤں گا۔

یہ ''آصف بن برخیا'' تھے پلک جھپکتے ہی تخت موجود تھا، یہ دیکھ کر اللہ کے نبی اللہ کے حضور سر بسجود ہو گئے اور اس کے نعمتوں کا شکر ادا کیا۔

قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ لِیَبْلُوَنِیْ ءَ اَشْکُرُ اَمْ اَکْفُرُ. (النمل: ۴۰)

''کہا یہ سب میرے رب کا فضل ہے وہ مجھے آزماتا ہے کہ میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں۔''

حضرت سلیمان نے حکم دیا کہ تخت کی نشانیوں کو تبدیل کر دیا جائے تا کہ اس عورت کی ذہانت اور عقل کا امتحان لیا جا سکے۔ اس کے علاوہ حضرت سلیمان نے شیش محل بنوا کر اس کا فرش بھی شیشے کا بنوایا اور اس کے نیچے پانی ڈلوا کر اس میں مچھلیاں چھوڑ دیں تا کہ دیکھنے والے کو کسی بہتی نہر یا سمندر کا منظر معلوم ہو اور اس کا تخت محل میں بچھا دیا اور اس تمام تیاری سے مقصد یہ تھا اُسے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں دکھائی جائیں اور یہ کہ جیسی مملکت اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو عطا فرمائی ہے وہ بلقیس کو نہ ہی کسی اور کو دی گئی ہے۔

پھر امتحان کا وقت آ گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَلَمَّا جَآءَ تْ قِیْلَ اَهٰکَذَا عَرْشُکِ قَالَتْ کَاَنَّهٗ هُوَ. (النمل: ۴۲)

''جب وہ آ گئی تو سلیمان علیہ السلام نے کہا تیرا تخت اس طرح کا ہے اس نے جواب دیا'' گویا کہ یہ وہی ہے''

اس نے اپنی ذہانت کا ثبوت اس طرح دے دیا کہ اس نے تخت کے اپنا ہونے کو ناممکن جانا کیونکہ وہ اسے یمن کی سرزمین میں چھوڑ آئی تھی پھر وہ محل میں داخل ہوئی لیکن

Marfat.com

راستے میں سارا پانی نظر آیا تو اس نے تالاب سمجھ کر اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اونچا کرلیا تا کہ پانی میں سے گذر سکے، تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے اِسے فرمایا:

اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ. (النمل: ۴۴)

یہ سب شیشوں سے ڈھکا ہوا ہے۔

بس اسی وقت ملکہ کا دل ایمان سے معمور ہو گیا اور غفلت کے پردے ہٹ گئے، کہنے لگی کہ میرے رب میں تیری عبادت سے دور تھی اور کافی زمانے تیری رحمت سے گمراہ رہی، میں نے غیر کی عبادت کر کے اپنے آپ پر ظلم کیا اور اب میں گواہی دیتی ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں:

قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَ اَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. (النمل: ۴۴)

اس طرح یہ عظیم خاتون اللہ تعالیٰ کے دین میں اخلاص وانابت کے ساتھ داخل ہوگئی، یہ خاتون اپنی سیاست، انتظام ملک، شوریٰ اور حکمت میں بے مثال تھی، اللہ تعالیٰ نے ایک عقلمند عورت کے لئے اس کی مثال دی ہے تو یہ اپنی عقل اور رائے میں اپنی مثال آپ تھی۔ اسی عقل نے اُسے اللہ کے راستے کی طرف ہدایت دی اور توحید کا جھنڈا اس ملک پر بلند کروادیا۔

سمرقند کی ایک نوے سالہ بوڑھی خاتون کا ایمان کی سلامتی کی دُعا کرنا

اس عاجز (حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ) کو ۱۹۹۴ء میں سمرقند جانے کا موقع ملا تو جامع مسجد کلاں میں خطبہ جمعہ دیا۔ نماز جمعہ کے بعد چند نوجوان اس عاجز کے پاس آئے اور کہنے لگے، حضرت! آپ ہمارے گھر تشریف لے چلیں، ہماری والدہ آپ سے ملنا چاہتی ہیں۔ اس عاجز نے معذرت کردی کہ اتنے لوگ یہاں موجود ہیں، میں ان کو چھوڑ کر وہاں کیسے جاؤں۔ مفتی اعظم سمرقند اس عاجز کے ساتھ ہی کھڑے تھے۔ وہ کہنے لگے

Marfat.com

حضرت آپ ان کو انکار نہ کریں، میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا ان کے ہاں جانا ضروری ہے۔ میں نے کہا بہت اچھا چنانچہ ہم دوستوں سے ملاقات کر کے چل پڑے۔

راستے میں مفتی اعظم بتانے لگے کہ ان نوجوان لڑکوں کی والدہ ایک مجاہدہ اور پکی مومنہ ہے۔ جب کمیونزم کا انقلاب آیا تو اس وقت وہ بیس سال کی نوجوان لڑکی تھی، اس کے بعد اب ستر سال گذر چکے ہیں، اس طرح اس کی عمر نوے سال ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کمیونزم کے دور میں اتنا مضبوط ایمان دیا تھا کہ ادھر دہریت کا سیلاب آیا اور ادھر یہ نوجوان لڑکیوں کو دین پر جمے رہنے کی تبلیغ کرتی تھی۔ ان سے گھنٹوں بحث کرتی اور ان کو کلمہ پڑھا کر ایمان پر لے آتی۔ ہم پریشان ہوتے کہ اس نوجوان لڑکی کی جان بھی خطرے میں ہے اور یہ دہریے قسم کے فوجی اس کی عزت خراب کریں گے اور اُسے سولی پر لٹکا دیں گے۔ لہذا ہم اسے سمجھاتے، بیٹی! تو جوان العمر ہے، تیری عزت و آبرو اور جان کا معاملہ ہے، تو اتنا کھل کر لوگوں کو اسلام کی تبلیغ نہ کیا کر۔ مگر وہ کہتی کہ میری عزت و آبرو اور جان اسلام سے زیادہ قیمتی نہیں ہے۔ میری جان اللہ کے راستے میں قبول ہو گئی تو کیا فرق پڑ جائے گا۔ لہذا یہ عورتوں کو کھلے عام تبلیغ کرتی رہتی، حتیٰ کہ سینکڑوں کی تعداد میں عورتیں دہریت سے توبہ کر کے دوبارہ مسلمان ہو گئیں۔ ہمیں اس کا ہر وقت خطرہ رہتا، سب علماء پریشان تھے کہ پتہ نہیں اس لڑکی کا کیا بنے گا؟ پتہ نہیں کون سا دن ہو گا جب اسے سولی پر چڑھایا جائے گا اور اس کو سارے لوگوں کے سامنے بے لباس کر کے ذلیل و رسوا کیا جائے گا مگر یہ نہ گھبراتی یہ ان کو دین کی تبلیغ کرتی رہتی۔ حتیٰ کہ اس نے ستر سال تک دین کی تبلیغ کی اور یہ ہزاروں عورتوں کے ایمان لانے کا سبب بن گئی۔ اب وہ بیمار ہے، بوڑھی ہے اور چارپائی پر لگی ہوئی ہے۔ اس عورت کو آپ کے بارے میں کسی نے بتایا کہ پاکستان سے ایک عالم آئے ہیں۔ اس کا جی چاہا کہ وہ آپ سے گفتگو کرے، اس لئے میں نے کہا کہا آپ انکار نہ کریں۔ اس عاجز نے جب یہ سنا تو دل بہت خوش ہوا کہ جب وہ ایسی اللہ کی

Marfat.com

نیک بندی ہے تو ہم بھی ان سے دعا کروائیں گے۔

جب ہم ان کے گھر پہنچے تو دیکھا کہ صحن میں ان کی چارپائی پڑی ہوئی تھی اور وہ اس پر لیٹی ہوئی تھی۔ لڑکوں نے اس کے اوپر ایک پتلی سی چادر ڈال دی۔

ہم چارپائی سے تقریباً ایک میٹر دور جا کر کھڑے ہو گئے۔ اس عاجز نے جاتے ہی سلام کیا۔ سلام کرنے کے بعد عاجز نے عرض کیا، اماں! ہمارے لئے دعا مانگئے، ہم آپ کی دعائیں لینے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ جب اس عاجز نے عرض کیا تو اس نے اس چادر کے اندر ہی اپنے ہاتھ اٹھائے اور بوڑھی آواز میں سب سے پہلے یہ دعا مانگی ''خدایا! ایمان سلامت رکھنا'' یقین کیجئے کہ ہماری آنکھوں سے آنسو آ گئے۔ اس دن احساس ہوا کہ ایمان کتنی بڑی نعمت ہے کہ ستر سال تک ایمان پر محنت کرنے والی عورت اب بھی جب دعا مانگتی ہے تو پہلی بات کہتی ہے ''خدایا! ایمان سلامت رکھنا''۔ [1]

حضرت عمر کا اپنے بیٹے کے رشتے کے لئے ایک تقوی دار خاتون کا انتخاب

رعایا کی خبر گیری کیلئے رات کے پچھلے پہر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینے کی گلی سے گزر رہے تھے کہ ایک عورت کی آواز کان میں پڑی، جو اپنی بیٹی کو جگا کر کہہ رہی تھی بیٹی جلدی کرو صبح ہونے والی ہے، جلدی دودھ میں پانی ملاؤ، بیٹی نے جواب دیا امی امیر المؤمنین کا حکم ہے کہ دودھ میں پانی نہ ملایا جائے، لہذا میں دودھ میں ہرگز پانی نہ ملاؤں گی۔ ماں نے جھنجھلا کر کہا امیر المؤمنین کہاں دیکھنے آ رہے ہیں جلدی کرو۔

امی حضور! جس خدا کے حکم سے امیر المؤمنین نے حکم دیا ہے وہ خدا تو دیکھ رہا ہے، لہذا میں ہرگز امیر المؤمنین کے حکم کی خالف ورزی نہیں کروں گی۔ امیر المؤمنین کو اس لڑکی کی جرأت، سچائی، پارسائی، پرہیزگاری اور خوفِ خدا پر بڑی مسرت ہوئی۔ گھر واپس آئے، اور اپنے لڑکوں کو اکٹھا کیا اور فرمایا: تم میں سے کون ہے جو اس غریب بیوہ کی دیندار اور پرہیزگار

[1] خواتین اسلام کے کارنامے: ص ۲۱۷، ۲۱۸

Marfat.com

بیٹی کے ساتھ نکاح کرنے کے لئے تیار ہے؟ ہوسکتا ہے اللہ تعالی اس نیک لڑکی کے ذریعے ہمیں کوئی گوہر نایاب عطا فرمادے۔

آپ کے ایک فرزند حضرت عاصم فوراً تیار ہو گئے، عرض کی امیر المؤمنین میں حاضر ہوں۔ وہ فاروق اعظم جو امیر المؤمنین اور خلیفۃ المسلمین تھے، جن کے نام کی ہیبت سے روم اور ایران پر لرزہ طاری تھا، وہ بنفس نفیس بڑھیا کے خستہ حال مکان پر گئے، اپنے عاصم کا اس بڑھیا کی سعادت مند لڑکی کے ساتھ نکاح کا پیغام دیا۔ وہ غریب بیوہ حیران تھی کہ کہاں امیر المؤمنین اور کہاں جھونپڑے میں رہنے والی ایک غریب بیوہ! امیر المؤمنین کی سنجیدگی سے اسے یقین ہو گیا۔ عالم خوشی اور تحیر خیز مسرت کے ساتھ اس نے فوراً نکاح کا پیغام قبول کرلیا، اور اپنی بیٹی کو خلیفۃ المسلمین کے بیٹے کے عقد میں دیدیا۔ چند ماہ بعد اس صالحہ کے بطن سے ایک لڑکی تولد ہوئی جس کا نام اُم عاصم رکھا گیا۔ جوان ہونے پر ام عاصم کی شادی عبد العزیز بن مران سے ہوئی، اس ام عاصم کے بطن سے تاریخ کی وہ زندہ و جاوید، صاحبِ عزم اور بے حد مشہور شخصیت پیدا ہوئی جس کو دنیا حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے نام سے یاد کرتی ہے۔ اسلامی تاریخ میں جن کا نام آفتاب کی طرح روشن ہے۔ جن کے دورِ خلافت کو مؤرخین نے بالاتفاق خلافتِ راشدہ کا نمونہ قرار دیا ہے۔ یہ وہی عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ ہیں جو امت مسلمہ کے لئے اللہ کی بڑی نعمت تھے۔ [1]

ایک ماں کا اپنے نافرمان بیٹے کو اُس کے بچپن کی بے بسی یاد دلانا

ایک نوجوان نے ماں کا حکم ماننے سے انکار کردیا تو ماں کا دل بھر آیا اور اس کے جگر کو ایک آگ سی لگ گئی۔ جب اسے بار بار کہہ کر تھک گئی تو اس کے جذبہ محبت کو بیدار کرنے کے لئے اس کے سامنے گود پھیلا دی کہ بیٹے تو وہ وقت بھول گیا ہے جب تو رونے دھونے

[1] صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات المدينة، امرأة كانت في زمن عمر بن الخطاب، ج ۱ ص ۴۱۰

Marfat.com

والا ایک چھوٹا سا بچہ تھا اور تیرے رونے کی وجہ سے میری راتوں کی نیندیں حرام ہو جایا کرتی تھیں۔ جب تو جھولے میں پڑا ہوتا تھا تو تیرے بازو اتنے کمزور تھے کہ اپنے اوپر سے مکھی بھی نہیں اُڑا سکتا تھا، مکھی کی وجہ سے چلانے لگ جایا کرتا تھا، آج تو بڑا طاقتور سالار بنا پھرتا ہے، تو تجھے اپنا وہ زمانہ بھلانا نہیں چاہئے ایک زمانہ تجھ پر ایسا بھی آئے گا کہ مر کر پھر مٹی میں مل جائے گا اور ایسا لاچار ہوگا کہ چیونٹیاں تیرے جسم کو کھائیں گی تو ہٹا نہیں سکے گا، جب قبر کے کیڑے تیرا دماغ چاٹ جائیں گے تو تیری آنکھیں بھی اس طرح روشن نہیں رہ سکیں گی۔ اگر تیرے دل میں کسی اندھے کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کے لئے ممنونیت اور احسان مندی پیدا ہوئی ہے تو تو انسان ہے ورنہ جیسا وہ اندھا ہے ویسا تو، وہ راستہ نہیں دیکھ سکتا اور تو اپنے محسن کو نہیں پہچان سکتا۔

جب تک دنیا میں رات کے اندھیرے ہیں میں نہیں سوؤں گی

بحرین میں ایک عورت تھی جس کو منیفہ بنت ابی طارق کہا جاتا تھا، جب رات چھانے لگتی تھی تو کہتی تھیں:

بخ بخ یا نفس قد جاء سرور المؤمن، فتحزم وتلبس وتقوم إلى محرابها فكأنها الجذع القائم حتى تصبح فإذا أصبحت وأمكنت الصلاة فإنما هي في صلاة حتى ينادى بالعصر، فإذا صلت العصر هجعت إلى غروب الشمس هذا دأبها، قيل لها: لو جعلت هذه النومة في الليل كان أهدأ لبدنك، فقالت: لا والله لا أنام في ظلمة الليل ما دمت في الدنيا. (1)

شاباش اے نفس! مؤمن کا سرور آ گیا ہے، پھر اپنی کمر کس لیتیں اور کپڑے پہن کر جائے نماز پر جا کھڑی ہوتیں، اس طرح گویا ایک تنا جو گاڑ دیا گیا یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔

(1) صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البحرين، ترجمة: منيفة بنت أبي طارق، ج ۲ ص ۲۷۹

Marfat.com

پھر جس قدر ممکن ہوتا نماز میں مشغول ہو جاتیں۔ یہاں تک کہ عصر کی اذان ہو جاتی۔ عصر کی نماز پڑھتی تھیں سورج غروب ہونے تک لیٹ جاتیں، ان کو کہا گیا ہے کہ اگر آپ رات کو کچھ نیند کر لیا کریں تو آپ کے بدن کے لئے فائدہ مند ثابت ہوگا، انہوں نے کہا اللہ کی قسم! جب تک میں دنیا میں ہوں رات کے اندھیرے میں نہیں سوؤں گی۔

ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا کثرت سے اذکار کرنا

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کی زندگی زہد وقناعت اور عبادت وریاضت سے عبارت تھی، جب رب العالمین کی بارگاہ میں ہاتھ اُٹھتے تو ان پر ایک خاص کیف طاری ہو جاتا اور وہ گردوپیش بلکہ اپنے آپ سے بھی بے نیاز ہو جاتیں، ایک دن صبح اپنے مصلے پر بیٹھی اذکار و مناجات میں مشغول تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گزرے دیکھتے ہوئے چلے گئے، دوپہر کے قریب آئے تب بھی ان کو اسی حالت میں پایا۔ ❶

قاضی شریح رحمہ اللہ کی نہایت فرمانبردار اور مزاج شناس اہلیہ

قاضی شریح رحمہ اللہ نے ایک بار امام شعبی رحمہ اللہ سے ملاقات کی۔ امام شعبی نے ان سے اپنے گھر کے احوال دریافت کئے۔ قاضی شریح نے کہا: بیس سال کا عرصہ ہوا کہ میں نے اپنی اہلیہ سے کوئی ناگوار چیز سرزد ہوتے نہیں دیکھی۔ امام شعبی نے کہا وہ کیسے؟ قاضی شریح نے کہا پہلی رات جب میں اپنی بیوی کے پاس آیا، تو میں اُس کے حسن وجمال کو دیکھ کر تعجب میں پڑ گیا، میں نے اپنے دل میں سوچا کیوں نہ میں وضو کر کے دو رکعت شکرانے کی نماز پڑھ لوں۔ جب میں نے سلام پھیرا تو دیکھا میری اہلیہ میری طرح نماز پڑھ رہی ہے اور میرے سلام پر اس نے بھی سلام پھیرا۔ جب دوست احباب رخصت ہو گئے تو میں اس کی طرف بڑھا اور اسے ہاتھ لگانا چاہا، اس نے کہا، ابوامیہ ٹھہرو! تم جہاں ہو

❶ صحیح مسلم: کتاب الذکر والدعاء، باب التسبیح أول النهار وعند النوم، ج ۴ ص ۲۰۹۰، رقم الحدیث: ۲۷۲۶

Marfat.com

وہیں رہو، پھر کہا:

میں ایک انجانی عورت ہوں، تمہاری عادتیں نہیں جانتی اس لئے مجھے بتا دو تم کیا چاہتے ہو تا کہ میں وہ کروں اور جو ناپسند ہو اس کو چھوڑ دوں۔ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے اس نے کہا دیکھو! تمہارے گھرانے میں ایسی عورتیں تھیں جن سے تمہارا نکاح ہو سکتا تھا، اسی طرح میرے گھرانے میں بھی ایسے مرد تھے جن سے میرا نکاح ہو جاتا، لیکن جب اللہ تعالی کسی کام کا فیصلہ فرما دیتا ہے تو وہ ہو کر رہتا ہے، اب میں تمہارے ماتحت ہوں۔ اسی لئے اللہ تعالی نے میرے بارے میں جیسا حکم دیا اس کے مطابق عمل کرو۔ یعنی دستور کے مطابق رکھو، یا دستور کے مطابق چھوڑ دو۔

میں نے اپنی بات تم سے کہہ دی اب اپنے اوپر تمہارے لئے اللہ سے مغفرت طلب کرتی ہوں۔

قاضی شریح کہتے ہیں: اے شعبی! اللہ کی قسم! اس نے مجھے بھی اس موقع پر ایک مختصر تقریر کرنے پر مجبور کر دیا۔ میں نے کہا:

تم نے ایسی بات کہی کہ اگر اس پر ثابت قدم رہو تو وہی تمہارا نصیب اور حصہ ہوگا، اور اگر تم نے چھوڑ دیا تو تم پر حجت بنے گی۔ سنو! میں فلاں فلاں چیز پسند کرتا ہوں، اور فلاں فلاں چیز سے نفرت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ جو تم اچھی چیز دیکھو بلا جھجک میرے سامنے پیش کر دو اور جو بری چیز دیکھو اُسے دور کر دو۔

اس کے بعد اس نے کہا: اگر میں میکے جانا چاہوں گی تو اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ میں نے کہا: میں اتنا چاہتا ہوں کہ سسرال والے مجھ سے کبیدہ خاطر نہ ہوں۔ پھر اس نے کہا کون کون سے پڑوسی آپ کو پسند ہیں؟ تا کہ میں ان کے پاس جا سکوں اور کون سے ناپسند ہیں تا کہ میں ان سے اعراض کروں، میں نے بتایا کہ فلاں لوگ اچھے ہیں اور فلاں قوم کے لوگ اچھے نہیں ہیں۔

Marfat.com

قاضی شریح کہتے ہیں اس کے بعد میں نے اس کے ساتھ نہایت خوشگوار رات گزاری اور ایک سال میرا اس کے ساتھ ایسا گزرا کہ میں نے اس کے اندر کوئی خرابی نہیں دیکھی۔ سال بھر بعد جب میں مسجد سے لوٹا تو دیکھا کہ ایک عورت گھر میں بیٹھی ہوئی ہے، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ اس نے بتایا یہ تمہاری بیوی کی ماں (یعنی تمہاری ساس) ہے۔ اس کے بعد میری ساس میری طرف متوجہ ہوئی اور کہا تم نے اپنی بیوی کو کیسا پایا؟ میں نے کہا یہ بہترین بیوی ہے۔ اس نے کہا ابوامیہ! عورت بری نہیں ہوتی، ہاں دو حالتیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔ ایک جب کہ اُس کا بچہ پیدا ہو جائے۔ دوسرے جب شوہر کے یہاں سے اُسے حصہ مل جائے۔ اللہ کی قسم! آدمی اپنے گھر میں اس عورت سے زیادہ بری کوئی چیز نہیں چھوڑتا جو جھوٹی مخالفت کرنے والی ہو۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے عورتوں کو آداب سکھاؤ اور تہذیب وشائستگی کا سبق پڑھاؤ:

فاقمت معها عشرين سنة ما غضبت عليها يوما ولا ليلة إلا يوما وكنت لها ظالما. [1]

اس کے بعد میری بیوی بیس سال میرے ساتھ رہی اور ایک مرتبہ کے علاوہ میں نے کبھی اس پر غصہ نہیں کیا، اسوقت بھی وہ مظلوم تھی ظلم میں نے کیا تھا۔ بس عورت کو اسی طرح رہنا چاہئے۔

ہارون الرشید کی اہلیہ ملکہ زبیدہ کے کارہائے نمایاں

ام جعفر زبیدہ زوجہ خلیفہ ہارون رشید کا نام امۃ العزیز ہے، اس کے دادا خلیفہ ابوجعفر منصور نے بچپن میں اس کو زبیدہ کے نام سے یاد کیا اور یہی مشہور ہوا۔ اس کے یہاں ایک سو باندیاں قرآن کی حافظہ تھیں، ہر ایک روزانہ قرآن کا ایک عشر بطور وظیفہ پڑھتی تھیں، اور ان

[1] تاريخ مدينة دمشق: ترجمة: شريح بن الحارث بن قيس بن الجهم، ج۲۳ ص ۵۱، ۵۲/ مختصر تاريخ دمشق: ترجمة: شريح بن الحارث بن قيس، ج۱۰ ص ۳۰۲

Marfat.com

کی تلاوت سے زبیدہ کا محل گونجتا رہتا تھا۔اس کے بہت سے نمایاں کارہائے خیر ہیں، جن میں نہر زبیدہ کے آثار آج بھی موجود ہیں۔اس نے حنین سے ایک چشمہ پہاڑوں کو کاٹ کاٹ کر مکہ مکرمہ تک جاری کیا اور وادی نعمان سے دوسرا چشمہ عرفات تک جاری کیا، اس کے وکیل نے کہا کہ اس کام میں خرچہ بہت زیادہ ہے، تو اس نے کہا کہ تم اس کام کو کرو اگرچہ پہاڑ توڑنے میں ہر ہتوڑے پر ایک دینار خرچ ہو۔ایک اندازہ کے مطابق نہر زبیدہ کے اجراء پر ستر لاکھ دینار خرچ ہوئے، اور جب آخر میں وکیل نے اس کے خرچ کا حساب و کتاب زبیدہ کے سامنے کیا تو اس نے کہا:

''ترکنا الحساب لیوم الحساب'' (ہم نے یوم حساب پر اس حساب کو چھوڑ رکھا ہے)

اس زمانے سے آج تک اس نہر کی بار بار اُمراء وسلاطین نے صفائی و مرمت کرائی ہے، اس میں ہندوستان کے مسلمانوں کو بھی یوں شرف حاصل ہوا ہے کہ گزشتہ صدی میں مکہ مکرمہ میں مقیم مسلمانانِ ہند نے اس کی مرمت کے لئے انجمن بنائی اور ہندوستان کے امراء واعیان کو بھی اس میں شریک کیا۔

اس کے بعد زبیدہ خاتون نے مکہ مکرمہ میں پانچ حوض بنوائے، وہاں کے خادم یاسر کو وضو خانے بنوانے کا حکم دیا، ان کارہائے کے علاوہ اس خدا ترس خاتون نے اور بہت سے رفاہ عام کے کام انجام دیئے ہیں۔ ❶

خاتون نے کہا نہ تم عابد ہو نہ عارف ہو نہ عاشق ہو

بعض صالحین سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں منی سے عرفات کو جا رہا تھا تو مجھ سے ایک لڑکی نے ملاقات کی جو ایک اونی ٹاٹ پہنے اور ایک اونی چادر اوڑھے ہوئے

❶ مرأة الجنان وعبرة اليقظان: سنة خمس عشرة ومأتين، ج۲ ص۴۸/ الوافي بالوفيات: ترجمة: زبيدة زوجة الرشيد، ج۱۴ ص۱۱۹، ۱۲۰

Marfat.com

تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک جائے نماز اور ایک عصا تھا اور اس کے چہرے پر عبادت واطاعت کا نور تھا، اور وہ بہت تیز چال سے چل رہی تھی، اللہ اللہ کہتی جاتی تھی۔ میں نے جی میں کہا کہ یہ لڑکی مدعیہ معلوم ہوتی ہے، اپنے اللہ والی ہونے کا اظہار کر رہی ہے۔ اس نے کہا ''وَيَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ''یعنی جو بات تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو اللہ تعالی سب کو جانتا ہے۔ میں سمجھ گیا کہ یہ عورت ولی اللہ ہے۔ میں نے کہا اے لڑکی! میں بالکل تیرے ساتھ مشغول ہوں، اس نے کہا میں بھی تیرے لئے حاضر ہوں، لیکن میرے پیچھے مجھ سے بھی زیادہ حسین عورت آ رہی ہے، میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو کوئی نہ تھا۔ اس نے فوراً چلّا کر کہا اے مدعی اے کذاب! احباب کا احباب کے ساتھ ایسا فعل تو نہیں ہوتا، پہلے تو تو نے خدا رب الارباب سے بدگمانی کی۔ اگر تو اس کے پاس سچ مچ آتا اور اُسے اچھی طرح پہچان لیتا تو وہ تجھے اپنے دروازے پر کھڑا کرتا۔ ہم نے جب تمہیں دور سے دیکھا تو ہم نے سمجھا کہ تم عابد ہو، جب قریب ہوئے تو ہم نے جانا کہ تم عارف ہو، جب ہم سے بات چیت کی تو ہم نے جانا کہ تم عاشق مزاج ہو۔ اگر اس کی عبادت کرنے والا ہوتا تو اُسے چھوڑ کر غیر کی جانب مشغول نہ ہوتا۔ اگر اس کا عارف ہوتا تو اسے چھوڑ کر ہماری طرف رجوع نہ کرتا۔ اگر ہم پر عاشق ہوتا تو ہمیں چھوڑ کر غیر کی طرف رخ نہ کرتا، پھر جلدی سے میرے پاس سے بھاگی اور کہتی جاتی تھی کہ اللہ کے سوائے کوئی نہیں ہے۔ یہاں تک کہ میری نظر سے غائب ہوگئی۔ [1]

اللہ کی محبت میں ملنے والی جنت کو عظیم نعمت قرار دینے والی خاتون

حضرت عبید اللہ بن عمر بن عبید معمری رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے میرے دادا نے خبر دی کہ میں نے فتح موصلی سے سنا، اس نے کہا کہ میں نے ایک عبادت گزار خاتون سے سنا:

[1] الروض الرياحين في حكايات الصالحين: الحكاية الثامنة والسبعون بعد الأربع مائة، ص ۳۸۰، ۳۸۱

Marfat.com

إلهی وسیدی ومولای لو أنک عذبتنی بعذابک کله لکان ما فاتنی من قربک أعظم عندی من العذاب، ولو نعمتنی بنعیم أهل الجنة کلهم کانت لذة حبک فی قلبی أکثر. ❶

اے میرے اللہ اے میرے سردار! اگر آپ تمام عذاب مجھے اس بات کے بدلے میں دیں کہ میں نے آپ کی قربت کو ضائع کر دیا تو میری غلطی تمام عذابوں سے بڑی ہے، اور اگر آپ جنت کی تمام نعمتیں دیں تو جو جنت میرے دل میں آپ کی محبت میں ملی وہ ان تمام نعمتوں سے بڑی ہے۔

والد کی کتاب کی عمدہ شرح لکھنے پر فقیہ بیٹی کا نکاح کرنا

شیخ علاؤالدین سمرقندی رحمہ اللہ نے ایک کتاب ''تحفة الفقهاء'' لکھی۔ اس کتاب کی شرح ان کے شاگرد رشید امام ابوبکر بن مسعود کاسانی رحمہ اللہ نے لکھی۔ جس کا نام ''بدائع الصنائع'' ہے۔ بقول علامہ شامی رحمہ اللہ کے یہ کتاب فقہ میں بے نظیر ہے۔ جب شرح مکمل کر چکے تو اپنے استاذ محترم کی خدمت میں پیش کی، وہ شرح کو دیکھ کر بے حد خوش ہوئے، اور اپنی لخت جگر مسماۃ فاطمہ کا نکاح ان سے کر دیا۔ یہ وہی خاتون ہیں کہ بادشاہوں نے ان کے نکاح کے لئے پیغام دیا تھا، لیکن شیخ نے ان کی پیشکش کو ٹھکرا دیا تھا۔ اس خاتون کو فقہ وافتاء میں اس قدر مہارت تھی کہ فتوی نویسی بھی کیا کرتی تھیں۔ چنانچہ جب لوگ دینی مسائل کے جوابات ان کے گھر سے لکھوا کر لے جاتے تو بعض اوقات یہ ہوتا کہ جواب کا کچھ حصہ خاتون کا لکھا ہوا ہوتا اور کچھ حصہ ان کے والد کا اور کچھ حصہ اس کے خاوند کا:

بدائع الصنائع تفقه علی علاء الدین محمد بن أحمد بن أبی أحمد السمرقندی وتزوج ابنته فاطمة الفقیهة من أجل أنه شرح کتاب التحفة

❶ صفة الصفوة: ذکر المصطفیات من عابدات الموصل، ج۲ ص۳۵۸

Marfat.com

للسمرقندی هذا وسماه البدائع فجعله مهر ابنته فقال فقهاء العصر شرح تحفته وزوَّج ابنته. ❶

اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وُسعتِ علم

علمی حیثیت سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو نہ صرف دوسری عورتوں اور دوسری امہات المؤمنین پر بلکہ کبار صحابہ کے علاوہ حضراتِ صحابہ پر فوقیت حاصل تھی، حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ قَطُّ، فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا.

اصحابِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی ایسی مشکل بات پیش نہیں آئی جس کو ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا ہو اور ان کے پاس اس کے متعلق کچھ معلومات نہ ملی ہو۔

ہشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ما رأيت أحدا من الناس أعلم بالقرآن ولا بفريضة ولا بحلال وحرام ولا بشعر ولا بحديث العرب ولا النسب من عائشة رضى الله عنها.

میں نے قرآن کریم، فرائض، حلال وحرام، شاعری، عرب کی تاریخ اور انساب کا عالم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔

امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَوْ جُمِعَ عِلْمُ عَائِشَةَ إِلَى عِلْمِ جَمِيْعِ النِّسَاءِ لَكَانَ عِلْمُ عَائِشَةَ أَفْضَلَ. ❷

اگر تمام عورتوں کا علم ایک جگہ جمع کیا جائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا علم وسیع تر ہوگا۔

❶ تاج التراجم في طبقات الحنيفة: في ذكر من اشتهر بالكنية، ج ۲ ص ۱۳۶

❷ تذكرة الحفاظ: ترجمة: أم المؤمنين عائشة بنت أبي بكر الصديق، ج ۱ ص ۲۵

Marfat.com

حضرت صفیہ کا اسلام کی خاطر اپنے بیٹے کی سخت تربیت کرنا

حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح حارث بن امیہ سے ہوا جس سے ایک لڑکا پیدا ہوا، اس کے انتقال کے بعد عوام بن خویلد قریشی الاسدی کے عقد نکاح میں آئیں، جو ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بھائی تھے۔ حواری رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ انہی سے پیدا ہوئے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ابھی کمسن ہی تھے کہ سایۂ پدری سے محروم ہو گئے۔ اس وقت حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بالکل جوان تھیں، لیکن اس کے بعد انہوں نے ساری زندگی بیوگی کے عالم میں کاٹ دی۔ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور لوگوں کو حق کی طرف دعوت دی تو حضرت صفیہ بھی اسلام لے آئیں۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی تربیت نہایت عمدہ طریقے سے کی، ان کی خواہش تھی کہ ان کا فرزند بڑا ہو کر ایک نڈر بہادر سپاہی بنے۔ چنانچہ وہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے سخت محنت و مشقت کا کام لیتیں اور وقتاً فوقتاً زجر و توبیخ اور زدکوب سے بھی گریز نہ کرتیں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے چچا نوفل بن خویلد ایک دن بھتیجے کو ماں کے ہاتھوں پٹتے دیکھ کر بے تاب ہو گئے اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو سختی سے ڈانٹا کہ اس طرح تو تم بچے کو مار ڈالو گی۔ نوفل نے بنو ہاشم اور اپنے قبیلے کے بعض دوسرے لوگوں سے بھی کہا کہ وہ صفیہ کو بچے پر سختی کرنے سے روکیں۔ جب ان کی سخت گیری کا چرچا عام ہوا تو انہوں نے لوگوں کے سامنے کہا:

من قال إنّی أبغضه فقد كذب وإنّما أضربه لكی يلب ويهزم الجيش ويأتی بالسّلب.

''جس نے یہ کہا کہ میں اس (زبیر) سے بغض رکھتی ہوں تو اس نے غلط کہا، میں اس کو اس لئے پیٹتی ہوں کہ عقلمند ہو، اور فوج کو شکست دے اور مال غنیمت حاصل کرے۔''

Marfat.com

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو لڑکپن میں ایک جوان اور قوی آدمی سے مقابلہ پیش آ گیا۔ انہوں نے ایسی ضرب لگائی کہ اس کا ہاتھ ٹوٹ گیا۔ لوگوں نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے شکایت کی تو انہوں نے معذرت کرنے کے بجائے لوگوں سے سوال کیا: ''تم نے زبیر کو کیسا پایا بہادر یا بزدل؟''

غرض ماں کی تربیت کا یہ اثر ہوا کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بڑے ہو کر ایک نڈر، شجاع اور ضیغم شجاعت بنے۔ مبداء فیض نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو یوں بھی فطرتِ سعید سے نوازا تھا، ماں کی تربیت نے ان کی خوبیوں کو اور بھی چمکا دیا اور ان کے دل میں اسلام اور داعی اسلام کی محبت کوٹ کوٹ کر بھر دی۔ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی دلیرانہ شیفتگی کا عجیب عالم تھا، بعثت کے ابتدائی زمانے میں ایک دن جب یہ افواہ سنی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیب دشمناں مشرکین نے گرفتار کر لیا ہے یا شہید کر دیا ہے تو ایسے بے قرار ہوئے کہ آؤ دیکھا نہ تاؤ تلوار سونت کر برق رفتاری سے آستانۂ نبوی پر پہنچے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں بخیریت موجود پایا تو جان میں جان آئی اور چہرہ فرطِ مسرت سے گلنار ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شمشیر برہنہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ''زبیر یہ کیا ہے؟''

عرض کیا: ''یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں نے سنا تھا کہ آپ کو دشمنوں نے گرفتار کر لیا ہے یا شاید آپ شہید کر دیئے گئے ہیں۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے فرمایا:

فما أردت أن تصنع قال أردت والله أن أستعرض أهل مكة قال فدعى له النبى بخير. [1]

[1] تاريخ مدينة دمشق: ترجمة: الزبير بن العوام بن خويلد، ج۱۸ ص ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱/ الإصابة في تمييز الصحابة: ترجمة: الزبير بن العوام، ج۲ ص ۴۵۸

Marfat.com

اگر واقعی ایسا ہو جاتا تو تم کیا کرتے؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بے ساختہ عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! میں اہل مکہ سے لڑ مرتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن کے لئے خیر و برکت کی دُعا کی۔

گونگی لونڈی کا عجیب خواب نیز حضور کی اتباع اور سورہ فاتحہ کی فضیلت

وہب بن منبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ایک گونگی لونڈی خریدی، اتفاق سے کچھ عرصے بعد وہ بالکل صاف بولنے لگی۔ جب میں نے اس کا سبب پوچھا تو کہنے لگی میں نے رات کو خواب دیکھا کہ تمام دنیا آگ کا ایک انگارہ بن گئی، جس میں سے ہو کر جنت کا راستہ جاتا تھا، اتنے میں دیکھتی ہوں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس راستے سے گزر رہے ہیں اور آپ کے پیچھے پیچھے یہودی چلے جا رہے ہیں، جب آپ تھوڑی دور پہنچے تو پیچھے مڑ کر یہودیوں کو دیکھا اور فرمایا میں نے تم سے کب کہا تھا کہ تم یہودی ہو جاؤ؟ یہ سن کر وہ سب دائیں بائیں گر پڑے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے اور آپ کے پیچھے نصاریٰ کا غول تھا، آپ نے بھی اس موقع پر پہنچ کر پیچھے مڑ کر فرمایا میں نے تمہیں کب حکم کیا تھا کہ تم نصرانی بن جاؤ؟ یہ بھی اسی طرح دائیں بائیں گر پڑے۔ اس کے بعد سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے ساتھ آپ کی امت بھی تھی۔ آپ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا:

أمرتكم أن تؤمنوا بربكم فآمنتم فلا تخافوا ولا تحزنوا وأبشروا بالجنة التي كنتم توعدون فمروا خلفه حتى دخلوا الجنة.

میں نے حکم کیا تھا کہ تم خدا پر ایمان لاؤ سو تم نے میرے حکم کی تعمیل کی اور ایمان لے آئے۔ اب تم کچھ خوف نہ کرو بلکہ جنت میں پہنچ کر خوشیاں مناؤ جس کا دنیا میں تم سے وعدہ کیا گیا تھا، چنانچہ یہ لوگ آپ کے پیچھے پیچھے گزر گئے یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو گئے۔ لیکن میں دو عورتوں کے ساتھ دوزخ کے کنارے پر کھڑی باقی رہ گئی، اتنے میں

Marfat.com

دوزخ کے داروغہ کو خدا کا حکم پہنچا کہ دونوں عورتوں سے دریافت کرو کہ کبھی انہوں نے قرآن بھی پڑھا تھا۔ایک فرشتے نے ان سے پوچھا تو دونوں نے کہا ہم نے سورہ فاتحہ پڑھی ہے۔حکم ہوا تم دونوں جنت میں چلی جاؤ۔پس میں یہ منظر دیکھ کر جاگ اٹھی تو میری زبان صاف صاف بولتی تھی۔اب میں ٹھیک ہوں میرے آقا مجھے بھی سورہ فاتحہ پڑھا دیجئے۔ ❶

حضرت شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا کی دینی حمیت

غزوۂ خیبر کے کچھ عرصے بعد کا ذکر ہے کہ ایک دن ایک باوقار خاتون بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں، اور اپنی کچھ ضروریات بیان کر کے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ نقدی یا اناج وغیرہ کی صورت میں انہیں کچھ عطا فرمایا جائے۔ اتفاق سے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی چیز موجود نہیں تھی۔اسلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معذرت فرمائی لیکن وہ خاتون اصرار کرتی رہیں کہ ان کی درخواست کو شرفِ پذیرائی بخشا جائے۔اتنے میں اذان کی آواز آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے مسجد تشریف لے گئے، وہ خاتون بھی اُٹھ کر قریب ہی اپنی بیٹی کے گھر چلی گئیں جو جلیل القدر صحابی حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھی۔وہاں انہوں نے دیکھا کہ ان کے داماد حضرت شرجیل رضی اللہ عنہ تہبند باندھے گھر میں ہی بیٹھے تھے اور نماز کے لئے مسجد نہیں گئے۔یہ خاتون داماد کو گھر میں بیٹھا دیکھ کر نہایت سخت اور غضب ناک لہجے میں انہیں ملامت کرنا شروع کر دی کہ نماز کا وقت ہو گیا اور تو گھر ہی میں ہے۔حضرت شرجیل رضی اللہ عنہ نے کہا خالہ جان مجھے ملامت نہ کیجئے۔بات یہ ہے کہ میرے پاس ایک ہی قمیص تھی جس پر میں نے پیوند لگا رکھا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے مجھ سے عاریتاً مانگ لیا ہے، میں نہیں چاہتا کہ ننگے بدن مسجد جاؤں اور جب لوگ مجھ سے اس کا سبب پوچھیں تو میں ان کو کیا

❶ نزهة المجالس ومنتخب النفائس: ذكر إبراهيم وموسى وعيسى والخضر وإلياس عليهم السلام، ج ۲ ص ۱۸۳

Marfat.com

بتاؤں کہ میری قمیص آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عاریتاً لے لی ہے۔ وہ خاتون داماد کی بات سن کر سکتے میں آ گئیں اور کہنے لگیں میرے ماں باپ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان مجھے کیا معلوم تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آج کل یہ حال ہے۔ میں نے اپنی درخواست پر اصرار کر کے خواہ مخواہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دی۔

یہ خاتون جن کو شریعت کا اس قدر پاس تھا کہ نماز کے وقت اپنے داماد کو گھر میں بیٹھے دیکھ کر غضب ناک ہو گئیں اور پھر بے خبری کے عالم میں بارگاہ رسالت میں اپنی بات پر بے جا اصرار نے جنہیں سخت پریشان کیا، حضرت شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ ❶

تنگ دستی کے باوجود قناعت واستغناء کے ساتھ زندگی گزارنے والی خاتون

حضرت قاسم بن معن رحمہ اللہ کے پاس ایک عورت آئی اور بولی: میں فلاں کی بیوی ہوں، میں اُس وقت تک آپ کے پاس نہیں آئی جب تک مجھے یہ خدشہ نہ ہوا کہ میرے حالات اتنے تنگ نہ ہو جائیں کہ میں آپ کے پاس آنے پر مجبور ہو جاؤں۔ یہ سن کر قاسم رحمہ اللہ نے اپنے چند ساتھیوں سے کہا: کیا اس مال و دولت میں سے کچھ بچا ہے؟ تو کسی نے کہا دو سو درہم بچے ہیں، انہوں نے وہ درہم اس عورت کو دینے کا حکم دیا اور وہ عورت وہ درہم لے کر چلی گئی۔ اس کے جانے کے بعد قاسم رحمہ اللہ نے اپنے آدمی سے کہا کہ جب بھی میرے پاس کچھ آئے تو مجھ سے اس عورت کا ذکر ضرور کرنا، چنانچہ جب ان کے پاس کہیں سے مال آیا تو انہوں نے اسے لوگوں میں بانٹ دیا، اسی وقت انہیں اس عورت کا خیال آ گیا، تو انہوں نے باقی بچ جانے والے سات سو درہم لے کر خادم سے کہا: یہ پیسے اس عورت کے پاس لے جاؤ اور اس کا پتہ اس کے گھر کے پیچھے واقع مسجد سے معلوم کر لینا۔

خادم نے ایسا ہی کیا تو اسے اس عورت اور اس کی بیٹیوں کی عفت کے بارے میں بتایا

❶ المعجم الكبير للطبراني: باب الشين، شفاء بنت عبد الله بن هاشم، ج۲۴ ص۳۱۳، رقم الحديث: ۷۸۹

Marfat.com

گیا، وہ ان کے گھر پہنچا اور بتایا کہ میں قاسم بن معن رحمہ اللہ کا خادم ہوں، تو اس نے کہا: قاسم اور اس کے خادم کو میں مرحبا کہتی ہوں، آپ کس لئے آئے ہیں؟ اس نے بتایا کہ سات سو درہم ہیں جو قاسم رحمہ اللہ نے آپ کے لئے بھجوائے ہیں۔

تو وہ بولی کہ انہیں میرا اسلام کہنا اور کہنا کہ وہ جو پہلے ہم نے آپ سے دو سو درہم لئے تھے اس سے ہم نے کپڑے بنائے اور بیچنے شروع کر دیئے ہیں، جس سے ہمارا بہت اچھا گزارہ ہو رہا ہے اور اب ہمیں مزید کسی امداد کی ضرورت نہیں رہی۔ لہذا اب ہمیں یہ رقم نہیں چاہئے، کسی اور ضرورت مند کو دے دیں۔

وہ خادم واپس قاسم رحمہ اللہ کے پاس آیا اور اسے سب کچھ بتا دیا، تو انہوں نے کہا:

ویحک ألا سیبتها فی باب الدار؟ وقال بیده هکذا. ثم حول وجهه إلی القبلة وقال: اللّٰهم إن بلوتنی بخلف فاجعله هکذا.

تم نے وہ پیسے اس کے گھر کے دروازے پر ہی کیوں نہ چھوڑ دیئے؟ اور پھر اپنا منہ قبلہ کی طرف کرتے ہوئے فرمایا: یا اللہ اگر آپ نے مجھے اولاد عطا فرمائی تو اُسے ایسے ہی بنانا۔

کیا خوب قناعت اور تسلیم و رضا ہے۔ اور عفیف و پاکدامن عورت کا کیا خوب برتاؤ کہ وہ عطیات اور صدقات پر تکیہ کر کے نہیں بیٹھی بلکہ محنت کی اور کام کر کے کچھ پیدا کر کے دکھایا۔ اور ایک ہنرمند خاندان کی تشکیل کی جو اپنی دستکاری سے اپنا بوجھ خود اٹھانے کے قابل ہو۔ ❶

حضرت عبداللہ بن جعفر رحمہ اللہ کی اپنی بیٹی کو نصیحت

اے بیٹی! شوہر کے ساتھ اس کی بات ماننے میں حیاء و شرم سے کام نہ لے اس لئے کہ یہ طلاق کی چابی ہے، اور باہمی ترش روی اور سختی سے بچ اس لئے کہ اس سے کینہ و بغض

❶ صفة الصفوة: ذکر المصطفیات من العابدات اللواتي لم یعرفن باسم ولا مکان، ج ۲ ص ۵۳۰

Marfat.com

وجود میں آتا ہے۔ زیب وزینت سے آراستہ رہا کر اور خوشبو کی مہک تیرے بدن سے پھوٹتی رہے، اور یاد رکھ زینت میں سب سے مزین چیز سرمہ ہے اور بہترین خوشبو وصفائی پانی ہے یعنی غسل کرنا۔ ❶

حضرت عبداللہ بن زبیر کی اہلیہ نے شوہر کے ساتھ وفاداری میں اپنے دانت توڑ دیئے

خولہ بنت منظور بن زیاد فزاری یہ خاتون حضرت حسین بن علی بن ابی طالب کے نکاح میں تھیں اور اس کی بہن حضرت عبداللہ بن زبیر کے ہاں تھی، اور یہ لوگوں میں سب سے خوبصورت دانتوں والی تھی اور سب سے کامل حسن والی تھی، تو جب عبدالملک بن مروان کو یہ بات معلوم ہوئی تو اس نے ان کے شوہر حضرت عبداللہ بن زبیر کو شہید کروادیا پھر اس لڑکی کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا:

فكرهت أن تتزوّجه و هو قاتل زوجها، فأخذت فهرا و كسّرت به أسنانها.

تو اس نے ناپسند کیا کہ اپنے شوہر کے قاتل سے شادی کرے، تو اس نے پتھر لیا اور اپنے دانتوں کو توڑ دیا۔

پھر عبدالملک خلیفہ وقت کا قاصد آیا اور ان کو نکاح کا پیغام دیا تو اس کو بلایا تا کہ چہرہ دیکھ لے اور کہا مجھے کوئی حق نہیں کہ میں امیر المؤمنین سے اعراض کروں لیکن اُن کو ہماری یہ حالت بتلا دیں کہ میں نے اپنے دانت توڑ دیئے ہیں، جب قاصد نے عبدالملک کو یہ بات بتلائی، تو عبدالملک نے کہا واللہ ان دانتوں کی وجہ سے تو پیغام بھیجا تھا اب کوئی حاجت نہیں ہے۔ ❷

❶ البيان والتبيين للجاحظ: باب في الخطب، ج ۲ ص ۶۲

❷ أخبار النساء: باب ما جاء في وفاء النساء، ص ۱۳۳

Marfat.com

حسنِ کلام سے متاثر ہو کر باندی کو خرید لیا

خلیفہ ہارون الرشید کے سامنے ایک لونڈی پیش کی گئی تا کہ اس کو خرید لے، تو ہارون الرشید نے سوچ بچار کی پھر کہا اگر اس کے چہرے پر چھائیاں نہ ہوتیں اور اس کا سکڑ نا نہ ہوتا تو خرید لیتا، جب لڑکی نے امیر المؤمنین کی بات سنی تو جلدی میں کہا امیر المؤمنین میری بات سنیں:

مَا سَلِمَ الظَّبْیُ عَلَی حُسْنِهٖ کَلَّا وَلَا الْبَدْرُ الَّذِیْ یُوْصَفُ
اَلظَّبْیُ فِیْهِ خَنَسٌ بَیِّنٌ وَالْبَدْرُ فِیْهِ کُلَفٌ یُعْرَفُ

ہرنی بھی اپنے حسن پر ہرگز محفوظ نہ رہ سکی اور نہ چودھویں کا چاند جس کی تعریف کی جاتی ہے۔ ہرن اس میں بھی سکڑا پن اور لاغری ظاہر ہے، اور چودھویں کے چاند میں بھی چھائیاں مشہور و معروف ہیں۔

تو ہارون الرشید اس کی فصاحت، عمدہ کلامی سے خوش ہو گیا اور اس کے خریدنے کا حکم کر دیا۔ ❶

حضرت عثمان کی فرمانبردار اہلیہ نائلہ بنت فرافصہ

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بیوی تماضر نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو عرض کیا کہ آپ کو میرے چچا کی بیٹی میں کوئی رغبت ہے؟ جو کنواری، خوبصورت، کامل بناوٹ والی، اچھے چہرے والی اور عمدہ رائے کی مالک ہے، کیا آپ اس سے شادی کرنا پسند فرمائیں گے؟ فرمایا جی ہاں تو تماضر نے نائلہ بنت فرافصہ کلبی کا ذکر کیا اور پھر شادی ہو گئی، پہلے یہ نائلہ نصرانیہ تھیں تو ان کو ان کے شہر کلب سے لایا گیا، جب یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں تو حضرت نے پوچھا کیا آپ میرے بڑھاپے کو

❶ المستطرف في كل فن مستظرف: الباب السابع، الفصل الرابع، ص ٦٥

Marfat.com

پسند کریں گی، تو عرض کیا اے امیر المؤمنین اللہ کی قسم! میں ان خواتین میں سے ہوں جو بوڑھوں کو زیادہ پسند کرتی ہیں۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بڑھاپے کی سرحد کو پار کئے ہوئے ہوں اور اب شیخ ہوں، تو نائلہ نے عرض کیا آپ نے اپنا شباب (جوانی) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ختم کر دی جو عمر میں بہترین بات ہے (لہذا کوئی پرواہ نہیں ہے) پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تو میرے پاس اٹھ کر آئے گی یا میں اٹھ کر آؤں (دونوں جدا جدا چارپائی پر تشریف فرما تھے) تو نائلہ نے عرض کیا میں نے آپ کی طرف یہاں تک دور دراز سے سفر کیا تو یہاں سے کیوں نہ اٹھ کر آسکتی ہوں؟ اور پھر اٹھ کر چلی آئی۔ (۱)

بیت اللہ کے طواف کے دوران ایک خاتون کی دُعا

وہیب بن ورد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم کھڑے تھے کہ ایک عورت بیت اللہ کا طواف کرنے کے لئے آئی اور اس نے یوں مناجات کی:

یا رب ذهبت اللذات وبقيت التبعات، يا رب سبحانك، وعزتك إنك لأرحم الراحمين، يا رب مالك عقوبة إلا النار.

اے رب! لذتیں ختم ہوگئیں، پریشانیاں باقی رہ گئیں، اے رب! آپ کی ذات پاک ہے، آپ کی عزت کی قسم! آپ بہت ہی رحم کرنے والے ہیں۔ اے اللہ! آپ جہنم کے علاوہ اور کوئی سزا نہیں دیتے۔ ایک اور عورت جو اس کے ساتھ تھی کہنے لگی اے بہن! آج آپ اللہ کے گھر آئی ہیں، اس نے جواب دیا کہ میں اپنے قدموں کو طواف کے لائق نہیں سمجھتی ہوں، یہ اس لائق کہاں ہیں کہ اللہ کے گھر کو روندیں، مجھے پتہ ہے کہ یہ کہاں سے کہاں چل کر آئے ہیں۔ (۲)

(۱) العقد الفريد: كتاب النساء وصفاتهن، زواج عثمان من نائلة، ج۷ ص۹۸

(۲) صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات رنين في الطواف، ج۲ ص۵۱۶

Marfat.com

روزوں اور عبادت کی کثرت سے زجلہ عابدہ کی ہیئت تبدیل ہوگئی

عباد بن عباد ابو عتبہ خواص رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم زجلہ عابدہ کے پاس گئے:

وكانت قد صامت حتى اسودت، وبكت حتى عمشت، وصلت حتى أقعدت، وكانت صلاتها قاعدة فسلمنا عليها ثم ذكرناها شيئا من العفو، أردنا أن نهون عليها الأمر هناك فشهقت ثم قالت: علمي بنفسي قرح فؤادي وكلم قلبي. والله لوددت أن الله لم يخلقني ولم أك شيئا مذكورا ثم أقبلت على صلاتها وتركناها فخرجنا من عندها. ❶

اس نے اتنے روزے رکھے کہ کالی سیاہ ہوگئی، اتنی روئی کہ آنکھیں چندھیا گئیں تھیں، نماز اتنی پڑھی کہ ٹانگوں نے کام کرنا چھوڑ دیا اب بیٹھ کے نماز پڑھتی تھی، ہم گئے جا کر ہم نے سلام کیا اور ہم نے اللہ کی معافی کا ذکر کیا، ہمارا ارادہ تھا کہ کچھ اپنے اوپر نرمی کرے، اس نے چیخ ماری اور کہا میں اپنے جگر کے زخم کو جانتی ہوں، اور اپنے دل کی تکلیف کو بھی، اللہ کی قسم! مجھے یہ پسند ہے کہ کاش اللہ مجھے پیدا نہ کرتا اور میں کچھ بھی نہ ہوتی، دوبارہ نماز شروع کر دی ہم نے اس کو چھوڑ دیا اور چلے آئے۔

حضرت رابعہ بصریہ ساری رات نوافل پڑھتی تھیں

حضرت رابعہ عدویہ رحمہا اللہ کی خادمہ عبدہ بنت ابی شوال تھیں، کہتی ہیں رابعہ عدویہ ساری رات نفل پڑھتی تھیں، جب صبح صادق نمودار ہوتی تو معمولی سا لیٹ جاتیں، جب روشنی ہو جاتی تو جلدی جلدی اٹھ کھڑی ہوتیں، گھبرائی ہوئی ہوتیں اپنے آپ کو کہتی تھیں کب تک سوتی رہو گی، کب جاگو گی، سستی نہ کرو، زندگی مختصر ہے۔ ❷

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة: ترجمة: زجلة العابدة مولاة معاوية، ج ۲ ص ۲۵۲ ❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، ترجمة: رابعة العدوية، ج ۲ ص ۲۲۴

Marfat.com

حضرت ریحانہ کا خوفِ خدا کے سبب راتوں کو قیام

ابوالقاسم بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے صالح مری سے سنا کہتے تھے کہ میں نے ریحانہ مجنونہ کو دیکھا، میں نے اس کو سلام کیا، اس نے مجھے کہا صالح مری سن پھر اس نے کچھ اشعار پڑھے:

بِوَجْهِکَ لَا تُعَذِّبْنِیْ فَإِنِّیْ أُؤَمِّلُ أَنْ أَفُوْزَ بِخَیْرِ دَارٍ
وَأَنْتَ مُجَاوِرُ الْأَبْرَارِ فِیْهَا وَلَوْلَا أَنْتَ مَا طَابَ الْمَزَارُ

اپنی عزت وعظمت کے طفیل مجھے عذاب نہ دے کیونکہ مجھے تو آپ سے اچھے گھر کی اُمید ہے۔ تو تو نیک لوگوں کو پسند کرتا ہے اگر تیری شفقت وعنایت نہ ہو تو زیارت کا کیا لطف۔

ربیع کہتے ہیں کہ میں نے، محمد بن منکدر نے اور ثابت بنانی رحمہم اللہ نے ریحانہ مجنونہ کے پاس ابلہ شہر میں ایک رات گزاری، رات کے ابتدائی حصے میں کھڑی ہوئی اور کہا:

قَامَ الْمُحِبُّ إِلَی الْمُؤَمِّلِ قُوْمَةً کَادَ الْفُؤَادُ مِنَ السُّرُوْرِ یَطِیْرُ

عاشق نے اپنے محبوب کے سامنے قیام کیا قریب تھا کہ خوشی سے دل اُڑ جائے۔

پس جب آدھی رات گزر گئی میں نے سنا وہ کہہ رہی تھی: اس سے انس نہ لے جس کی نظر تجھے وحشت زدہ کردے، پھر تو اندھیرے میں ذکر سے رک جائے گا، کوشش کر تدبیر اختیار کر غمگین رات میں، تو بہادری، عزت اور شرافت کا پیالہ پلائی گی، پھر کھڑی ہوگئی:

واحرباه واسلباه. فقلت: مم ذا؟ فقالت: ذهب الظلام بأنسه وبألفه لیت الظلام بأنسه یتجدد. [1]

اور پکارا ہائے جنگ، ہائے ہتھیار، میں نے کہا یہ کیا؟ کہنے لگی: اندھیرا اس کی محبت اور انس کی وجہ سے ختم ہوگیا، کاش کہ اندھیرا اس کی محبت کی وجہ سے دوبارہ آجائے۔

[1] صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات الأبلة، ترجمة: ريحانة، ج ۲ ص ۲۶۶

Marfat.com

بادشاہِ کابل کی اہلیہ کا لقمہ حرام سے اجتناب اور شہزادے کو باوضو دودھ پلانا

کابل کے بادشاہوں میں امیر دوست محمود خاں بہت دیندار بادشاہ گزرے ہیں، امیر امام اللہ خاں مرحوم کے باپ امیر حبیب اللہ خان تھے، اور حبیب اللہ خان کے باپ امیر عبدالرحمٰن تھے، ان کے باپ دوست محمد خان ہیں، ان کا زمانہ تھا ان کے زمانے میں کسی دوسرے بادشاہ نے افغانستان کے اوپر حملہ کیا اور فوج لے کر چڑھ دوڑا، امیر صاحب کو اس سے صدمہ بھی ہوا اور دکھ بھی کہ ایک بادشاہ نے میری سلطنت پر حملہ کر دیا، ممکن ہے کہ بادشاہت بھی ختم ہو اور آنے والا ملک کو برباد کر دے، اسی فکر میں شاہی محل میں اندر تشریف لائے، ان کی بیگم کھڑی ہوئی تھیں، بیگم سے کہا کہ آج ایسی خبر آئی ہے کہ کسی بادشاہ نے حملہ کیا ہے، میں نے اپنے شہزادے کو فوج دے کر بھیج دیا ہے تاکہ وہ جا کر دشمن کا مقابلہ کرے، بیگم نے کہا ٹھیک کیا اور گھبرائیے مت اللہ آپ کی مدد کرے گا، غرض اپنے شہزادے کو فوج دے کر بھیج دیا کہ وہ دشمن کا مقابلہ کرے اور اس کو ملک میں نہ آنے دے اور اسے دور دھکیل دے، شہزادہ فوج لے کر چلا گیا۔

دوسرے دن امیر صاحب گھر میں آئے چہرے پر غم کا اثر تھا، بیگم سے کہا کہ آج ایک بڑے صدمے کی خبر آئی ہے اور وہ یہ کہ میرا شہزادہ ہار گیا، اس نے شکست کھائی اور دشمن ملک کے اندر چڑھا ہوا آرہا ہے، اور میرا بیٹا شکست کھا کر واپس بھاگا ہوا آرہا ہے، مجھے اس کا بڑا صدمہ ہے، ملک بھی جارہا ہے اور یہ بات بھی پیش آگئی، بیگم نے کہا یہ بالکل جھوٹی خبر ہے اور آپ اس کا بالکل یقین نہ کریں، اس نے کہا جھوٹی خبر نہیں ہے یہ تو سرکاری پرچہ نویس نے اطلاع دی ہے، محکمہ سی آئی ڈی کی اطلاع ہے، اس نے کہا: آپ کا محکمہ بھی جھوٹا ہے اور سی آئی ڈی بھی آپ کی جھوٹی ہے یہ غلط خبر ہے ایسا نہیں ہوسکتا، اب امیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ سلطنت کی باضابطہ اطلاع، یہ گھر میں بیٹھ کر کہہ رہی ہیں کہ جھوٹی خبر ہے، اس نے کہا کہ نہیں یہ باضابطہ بھی بالکل جھوٹ ہے، امیر نے کہا اس عورت سے بیٹھ کر کون جھک جھک

Marfat.com

کرے، وہی مرغے کی ایک ٹانگ، نہ کوئی حجت، میں دلائل بیان کر رہا ہوں کہ محکمہ کی اطلاع اور ضابطہ کی خبر، اس نے کہا سب جھوٹے، اب اس سے کون بحث کرے، جیسے قرآن کریم فرمایا گیا ہے:

اَوَمَنْ یُّنَشَّؤُا فِی الْحِلْیَةِ وَهُوَ فِی الْخِصَامِ غَیْرُ مُبِیْنٍ. (الزخرف: ۱۸)

فرمایا کہ عورت میں کچھ عقل کی کمی ہوتی ہے، جب بحث ہوتی ہے تو وہی مرغ کی ٹانگ ہانکتی رہتی ہے، اس کی وجہ یہ بچپن سے زیوروں کی جھنکار میں پرورش پاتی ہے، جب ابتداء ہی سے رات دن سونا چاندی دل میں گھس گیا تو علم اور کمال کہاں سے گھسے گا، ایک چیز گھس سکتی ہے یا سونا گھس جائے یا علم، ذرا دودھ پینا چھوٹا تو اس کے کان میں سوراخ کر دیا تا کہ اس میں سونے کی بالی پڑ جائے، اور ذرا بڑی ہوئی تو ناک میں سوراخ کر دیا اس میں بھی سونا ڈال دیا، اور اگر زیادہ ہو تو گلے میں سونے کا طوق ڈال دیا، ہاتھوں میں سونے کی ہتھکڑیاں ڈال دیں اور پیروں میں سونے کی بیڑیاں ڈال دیں، غرض سونا چاندی کی قیدی اور واقعی اگر عورتوں سے یوں کہا جائے کہ تمہارے سارے بدن میں کیلیں ٹھونکی جائیں گی مگر وہ سونے کی ہوں گی، فوراً راضی ہو جائیں گی، جلدی کرو ٹھونک دو، مگر کیل سونے چاندی کی ہونی چاہئے، اس درجہ سونے اور چاندی کی محبت میں گرفتار ہیں کہ بدن چھدوانے کو تیار ہیں، مگر سونا اور چاندی ہو، جب اس درجہ پر بات ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے جو قرآن نے فرمایا: ''اَوَمَنْ یُّنَشَّؤُا فِی الْحِلْیَةِ وَهُوَ فِی الْخِصَامِ غَیْرُ مُبِیْنٍ'' وہ جو سونے اور چاندی میں نشو نما پاتی ہیں اس کا نتیجہ یہ ہے کہ علمی قوت نہیں پیدا ہوتی۔ جب خاوند سے بحث ہوتی ہے تو وہ تو حجتیں پیش کرتا ہے اور یہ وہی مرغ کی ایک ٹانگ ہانکتی ہے کہ نہیں یوں ہوگا، تو امیر صاحب نے دیکھ کر کہا میں حجت بیان کر رہا ہوں اور سرکاری خبریں دے رہا ہوں، یہ کہتی ہیں سب غلط ہیں، اب اس عورت سے کون بحث کرے، محل سرائے سے واپس چلے آئے، دوسرے دن بڑے خوش خوش آئے اور کہا

Marfat.com

مبارک ہو، جوتم نے کہا وہ بات سچ نکلی، خبر یہ آئی ہے کہ میرا شہزادہ فتح پا گیا اس نے دشمن کو بھگا دیا اور وہ کامیابی کے ساتھ واپس آ رہا ہے۔

بیگم نے کہا الحمد للہ! اللہ تعالی کا شکر ہے اس نے میری بات اونچی کی اور میری بات سچی کر دکھائی، امیر نے کہا آخر تمہیں کیسے معلوم ہوا تھا جوتم نے کل یہ حکم لگا دیا کہ میرا محکمہ بھی جھوٹا، سی آئی ڈی اور پولیس بھی جھوٹی، تو تمہیں کوئی الہام ہوا تھا؟

اس نے کہا کہ مجھے الہام سے کیا تعلق؟ اول تو میں عورت ذات، پھر ایک بادشاہ کے تخت پر بیٹھنے والی، یہ بزرگوں کا کام ہے کہ انہیں الہام ہو، بھلا مجھے الہام سے کیا تعلق؟ میں ایک معمولی عورت، انہوں نے کہا کہ آخر تم نے اس قوت سے کس طرح کہہ دیا کہ سب بات غلط ہے اور واقعہ بھی وہی ہوا کہ وہ غلط ہی ثابت ہوئی، اس نے کہا کہ اس کا ایک راز ہے جس کو میں نے اب تک کسی کے سامنے نہیں کھولا اور نہ ہی اسے کھولنا چاہتی ہوں، امیر نے کہا وہ کیسا راز ہے؟ اب امیر صاحب سر ہو گئے کہ آخر ایسا کون سا راز ہے جو خاوند سے بھی چھپا رہ جائے، اس نے کہا صاحب ایسی بات ہے کہ میں کہنا نہیں چاہتی، مثل مشہور ہے کہ جس چیز سے روکا جائے اس کی حرص اور زیادہ بڑھتی ہے کہ آخر اس میں کیا ہوگا؟ تو امیر صاحب نے کہا کہ اب تو بتانا پڑے گا، جب بہت زیادہ سر ہو گئے تو اس نے کہا کہ آج تک میں نے یہ راز چھپایا اب کھولے دیتی ہوں، وہ راز یہ ہے کہ مجھے اس کا کیوں یقین تھا کہ شہزادہ فتح پا کے آئے گا یا قتل ہوگا، مگر شکست نہیں کھا سکتا، دشمن کو پیٹھ دکھا کے نہیں آ سکتا، یہ میرا یقین کس بناء پر تھا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب یہ میرے پیٹ میں تھا تو میں نے اپنے اللہ سے یہ عہد کیا تھا کہ اس نو مہینے میں ایک مشتبہ لقمہ بھی اپنے پیٹ میں نہیں ڈالوں گی، رزقِ حلال کی کمائی میرے پیٹ میں جائے گی، اس لئے کہ ناپاک کمائی سے خون بھی ناپاک پیدا ہوتا ہے، اور ناپاک خون سے اخلاق بھی گندے اور ناپاک پیدا ہوتے ہیں، تو میں نے عہد کیا اور نو مہینے اسے پورا کیا، لقمہ حرام تو دور کی بات میں نے کوئی مشتبہ لقمہ بھی

Marfat.com

پیٹ میں جانے نہیں دیا، خالص حلال کمائی سے پیٹ کو بھرا، ایک تو میں نے یہ عہد رکھا، اس کو لازم رکھا اور اس پر عمل کیا۔

دوسری بات میں نے یہ کی کہ جب یہ پیدا ہوگیا تو ہزاروں دودھ پلانے والی ملازمائیں تھیں، میں نے اس کو انہیں نہیں دیا، اپنا دودھ پلایا، دودھ پلانے کا طریقہ یہ تھا کہ جب یہ روتا میں پہلے وضو کرتی، دو رکعت نفل پڑھتی، اس کے بعد دودھ پلاتی، دعائیں بھی مانگتی، تو ادھر تو اندر پاک غذا پھر اللہ کی طرف توجہ، غرض دودھ بھی پاک، اس سے پیدا ہونے والا خون بھی پاک اور پاک غذا پھر اللہ کی طرف توجہ، غرض دودھ بھی پاک، اس سے پیدا ہونے والا خون بھی پاک اور پاک خون سے پیدا ہونے والے اخلاق بھی پاک، اس لئے اس کے اندر بداخلاقی نہیں پیدا ہوسکتی، پشت دکھلا کر آنا اور بزدلی کرنا یہ کمینے اخلاق میں سے ہے، شجاعت اور بہادری یہ پاکیزہ اخلاق میں سے ہے، جب اس کا خون پاک تھا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ یہ بزدل بنتا، یہ ممکن تھا کہ یہ قتل ہو جاتا، شہید ہو جاتا، مگر یہ ممکن نہیں تھا کہ یہ پشت کے اوپر زخم کھا کر واپس آتا اور بزدلی دکھلاتا، جب اس خون میں ناپاکی نہیں تھی تو اس کے افعال میں ناپاکی کہاں سے آئے گی، یہ وجہ تھی جس کی بناء پر میں نے یہ دعوی کر دیا تھا کہ یہ ناممکن ہے کہ وہ شکست کھا کر آئے، ہاں آپ اگر یہ کہتے کہ شہید ہوگیا، میں یقین کر لیتی کہ وہ قتل ہوگیا، اس بناء پر میں نے یہ دعوی کیا تھا، آج میں نے راز کھولا۔

آپ اندازہ کریں کہ امیر دوست محمود خان کی بیوی ایک اقلیم کی ملکہ ہیں، ہزاروں فوجیں اور سپاہ، حشم وخدم اس کے سامنے ہیں اور وہ جب تختِ سلطنت پر بیٹھ کر اتنی متقی بن سکتی ہے تو ہماری بہو بیٹیاں معمولی گھرانوں میں رہ کر کیوں نہیں متقی بن سکتیں۔ [1]

ایک بڑھیا کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت ومحبت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ رات کو حفاظتی گشت فرما رہے تھے کہ ایک گھر میں

[1] خطبات حکیم الاسلام: فضیلت النساء، ج ۲ ص ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴

Marfat.com

سے چراغ کی روشنی محسوس ہوئی، اور ایک بڑھیا کی آواز کان میں پڑی جو اُون کو دھنتی ہوئی اشعار پڑھ رہی تھی، جن کا ترجمہ یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نیکوں کا درود پہنچے اور پاک صاف لوگوں کی طرف سے جو برگزیدہ ہوں ان کا درود پہنچے۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راتوں کو عبادت کرنے والے تھے اور اخیر راتوں کو رونے والے تھے۔ کاش مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ میں اور میرا محبوب کبھی اکٹھے ہو سکتے ہیں یا نہیں اس لئے کہ موت مختلف حالتوں میں آتی ہے نہ معلوم میری موت کس حالت میں آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مرنے کے بعد ملنا ہو سکے یا نہ ہو سکے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ان اشعار کو سن کر رونے لگ گئے۔ ❶

حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کی قبر میں ثابت قدمی

حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ وفات کے بعد کسی کو خواب میں ملیں، پوچھا اماں! آگے کیا بنا؟ کہنے لگیں میرے پاس منکر نکیر آئے اور کہنے لگے: تیرا رب کون ہے؟ میں نے ان کو جواب دیا کہ اللہ رب العزت سے جا کر کہو، اے اللہ! تیری اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوق ہے اور تو مجھ بڑھیا کو نہیں بھولا، میرا تو تیرے سوا کوئی ہے ہی نہیں بھلا میں تجھے کیسے بھول جاؤں گی۔ ❷

حضرت اسماء کی حجاج کے سامنے دلیرانہ گفتگو اور بیٹے کی شہادت کا ایمان افروز واقعہ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی شہادت تاریخ کا ایک دردناک باب ہے، اس موقع پر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے جس حق پرستی، بے خوفی، صبر و رضا اور جرأتِ ایمانی کا

❶ الشفاء بتعريف حقوق المصطفى: القسم الثاني، الباب الثاني، فصل فيما روي عن السلف والأئمة من محبتهم للنبي صلى الله عليه وسلم وشوقهم له، ج ۲ ص ۲۱

❷ تذکرۃ الاولیاء: حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کے حالات ومناقب، ص ۷۱

Marfat.com

ثبوت دیا وہ ان کی کتابِ زندگی کا ایک تابناک ورق ہے، ۳۰ھ یا ۳۱ھ سے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا شوہر کی علیحدگی کے بعد مستقل طور پر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس رہتی تھیں، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ان کی بے حد تعظیم اور خدمت کرتے تھے اور اپنی شہادت ۷۳ھ تک انہوں نے مسلسل اپنی ضعیف العمر ماں کی اطاعت اور رضا جوئی کو اپنی زندگی کا شعار بنائے رکھا، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بھی اپنے سعادت مند فرزند کے لئے ہر وقت دعا گو رہتی تھیں، یہ انہی کی تربیت کا اثر تھا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ علم وفضل، زہد واتقا، حق گوئی، شجاعت اور بے خوفی کا ایک مثالی پیکر بنے، امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرح انہوں نے بھی مرتے دم تک یزید کی بیعت نہ کی اور پھر اس کی موت کے بعد بھی اس کے جانشینوں کے مقابلے میں ڈٹے رہے۔ ۶۶ ہجری میں عراق اور حجاز وغیرہ کے لوگوں نے انہیں متفقہ طور پر اپنا خلیفہ منتخب کیا، ۷۳ ہجری تک انہوں نے مکہ معظمہ میں اپنا علمِ خلافت بلند رکھا، ان چھ سالوں میں انہیں بیک وقت دو محاذوں پر لڑنا پڑا، ایک طرف مختار بن ابی عبید ثقفی کی زبردست جماعت تھی اور دوسری طرف بنو اُمیہ کی قاہر قوت، وہ بڑے عزم اور حوصلہ کے ساتھ ان دونوں محاذوں پر لڑتے رہے، جب عبدالملک بن مروان مسندِ حکومت پر بیٹھا تو اس نے تہیہ کرلیا کہ وہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت کو ختم کر کے رہے گا، اس مقصد کے لئے اس نے اپنے ایک آزمودہ کار جرنیل حجاج بن یوسف ثقفی کو مقرر کیا۔

حجاج بن یوسف نے ایک زبردست فوج کے ساتھ یکم ذی الحجہ ۷۲ ہجری کو مکہ معظمہ کا محاصرہ کرلیا، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بے مثال استقامت دکھائی اور چھ ماہ تک اموی فوج کو مکہ معظمہ پر قابض نہ ہونے دیا، حجاج نے محاصرے میں اتنی سختی برتی کہ مکہ میں اناج کا ایک دانہ بھی نہیں پہنچ سکتا تھا، اس نے بیت اللہ کی عزت وحرمت کو بھی بالائے طاق رکھ دیا اور جبلِ ابوقبیس پر منجنیق نصب کر کے اس سے کعبۃ اللہ پر لگاتار پتھر برسائے،

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پتھروں کی بارش میں بھی اس انہماک سے نماز پڑھتے تھے کہ کبوتر ان کے کندھوں اور سر پر آ آ کر بیٹھ جاتے تھے، محاصرے کی شدت اور خوراک کی قلت سے تنگ آ کر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے اکثر ساتھی ان کا ساتھ چھوڑ کر حجاج بن یوسف سے جا ملے، حتی کہ ان کے فرزندوں نے بھی بے وفائی کی اور حجاج کے پاس جا کر امان کے طالب ہوئے، لیکن اس بہتر سال کے بوڑھے شیر نے بنوامیہ کے اقتدار کو تسلیم نہ کرنے کا حلف اٹھا رکھا تھا، اثنائے محاصرہ میں ایک دن حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی مزاج پرسی کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، وہ کچھ علیل تھیں، گفتگو کے دوران میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے منہ سے نکل گیا، اماں جان! موت میں بڑی راحت ہے، بولیں شاید تم کو میرے مرنے کی آرزو ہے (کہ ضعیف العمری کے دکھوں سے نجات پاؤں) لیکن بیٹے میں تمہارا انجام دیکھ کر مرنا چاہتی ہوں تا کہ اگر تمہیں شہادت نصیب ہو تو اپنے ہاتھوں سے تمہارا کفن دفن کروں اور اگر تم فتح پاؤ تو میرا دل ٹھنڈا ہو، اس واقعہ کے دس دن بعد جب گنتی کے صرف چند ساتھی رہ گئے تو وہ آخری بار حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اماں جان! میرے ساتھیوں نے بے وفائی کی ہے اب سوائے چند جاں نثاروں کے کوئی بھی میرا ساتھ دینے پر آمادہ نہیں، آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر ہتھیار ڈال دوں تو ہو سکتا ہے کہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو امان مل جائے۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: اے میرے فرزند! اگر تم حق پر ہو تو مردوں کی طرح لڑ کر رتبۂ شہادت پر فائزہ ہو جاؤ اور کسی قسم کی ذلت برداشت نہ کرو، اور اگر تمہاری یہ جنگ دنیا طلبی کے لئے تھی تو تم سے بُرا کوئی شخص نہیں جس نے اپنی عاقبت بھی خراب کی اور دوسروں کو بھی ہلاکت میں ڈالا۔

ایک اور روایت میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے یہ الفاظ منسوب ہیں:

یا بنی، لا تقبلن منهم خطة تخاف فيها على نفسك الذل مخافة

Marfat.com

القتل، فواللّٰہ لضربة بسیف فی عز خیر من ضربة بسوط فی ذل.

بیٹا! قتل کے خوف سے ہرگز کوئی ایسی شرط قبول نہ کرنا جس میں تم کو ذلت برداشت کرنی پڑے، خدا کی قسم! عزت کے ساتھ تلوار کھا کر مرجانا اس سے بہتر ہے کہ ذلت کے ساتھ کوڑے کی مار برداشت کی جائے۔

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اماں جان میں حق وصداقت کے لئے لڑا اور حق وصداقت کے لئے ساتھیوں کو لڑایا اب آپ سے رخصت ہونے آیا ہوں۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بیٹا اگر تم حق پر ہو تو حالات کی ناموافقت اور ساتھیوں کی بے وفائی کے سبب دشمنوں سے دب جانا شریفوں اور دینداروں کا شیوہ نہیں۔

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اماں جان! میں موت سے نہیں ڈرتا، صرف یہ خیال ہے کہ میری موت کے بعد دشمن میری لاش کا مُثلہ کریں گے اور صلیب پر لٹکائیں گے جس سے آپ کو رنج ہوگا۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی جلیل القدر بیٹی نے فرمایا: بیٹے! جب بکری ذبح کر ڈالی جائے تو پھر اس کی کھال کھینچی جائے یا اس کے جسم کے ٹکڑے کئے جائیں، اسے کیا پروا؟ تم اللہ پر بھروسا کر کے اپنا کام کئے جاؤ، راہِ حق میں تلواروں سے غلامی کی ذلت کبھی قبول نہ کرنا۔

اپنی عظیم ماں کے حوصلہ افزاء کلمات سن کر ابن زبیر رضی اللہ عنہ پر رقت طاری ہوگئی اور فرطِ محبت وعقیدت سے انہوں نے اپنی والدہ کا سر چوم لیا۔ پھر عرض کیا: اماں جان! میرا بھی یہی ارادہ تھا کہ راہِ حق میں مردانہ وار لڑ کر جان دے دوں لیکن آپ سے مشورہ کرنا ضروری سمجھا تاکہ میرے مرنے کے بعد آپ رنج وغم نہ کریں، الحمد للہ کہ میں نے آپ کو اپنے سے بڑھ کر ثابت قدم پایا۔ آپ کی باتوں نے میرا ایمان تازہ کر دیا ہے، آج میں ضرور قتل ہو جاؤں گا مجھے یقین ہے کہ میرے قتل کے بعد بھی آپ صبر وشکر سے کام لیں گی، خدا کی قسم! میں سچ عرض کرتا ہوں کہ آج تک میں نے جو کچھ کیا وہ سب حق کو سربلند کرنے

Marfat.com

کے لئے تھا، میں نے کبھی برائی کو پسند نہیں کیا، کسی مسلمان پر ظلم نہیں کیا، کبھی بدعہدی نہیں کی، کبھی امانت میں خیانت نہیں کی، اپنے عُمال کا کڑا محاسبہ کیا اور اپنی حدودِ خلافت میں جہاں تک بن پڑا عدل جاری کیا، لوگوں سے خدا اور رسول کے احکام کی تعمیل کرائی اور اعمالِ بد سے انہیں روکا، بخدا میں دین کے آگے دنیا کو ہیچ سمجھتا ہوں، اللہ کی رضا کے سوا مجھے کوئی شے مطلوب نہیں۔

پھر آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور کہا: الٰہی! میں نے یہ باتیں فخر کی راہ سے نہیں کہیں بلکہ صرف اپنی والدہ محترمہ کی تسکین اور اطمینان کے لئے کہی ہیں۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے انہیں دعا دی اور فرمایا: بیٹے تم اللہ کی راہ میں جان دو، میں ان شاء اللہ صابر و شاکر رہوں گی، اب آگے آؤ تاکہ آخری بار تمہیں پیار کرلوں۔ حضرت عبداللہ آگے بڑھے، ضعیف العمر ماں نے اپنے لختِ جگر کو گلے لگایا اور ان کا منہ سر چوما، اس وقت حضرت عبداللہ نے زرہ پہن رکھی تھی، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا ہاتھ ان کی زرہ پر پڑا تو پوچھا بیٹے یہ تمہارے جسم پر کیا ہے؟ عرض کیا زرہ ہے تاکہ دشمن کے حربوں سے بچاؤ ہو۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بیٹے اللہ کی راہ میں شہید ہونے کے لئے نکلتے ہو اور ان عارضی چیزوں کا سہارا لیتے ہو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسی وقت زرہ اتار پھینکی، سر پر سفید رومال باندھ لیا اور ماں سے کہا: اماں جان اب میرے جسم پر معمولی لباس ہے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بیٹا اب میں خوش ہوں، جاؤ اللہ کے راستے میں لڑو اور اس کے ہاں اسی لباس میں جاؤ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے تلوار سونت لی اور رجز پڑھتے ہوئے دشمن کی صفوں میں گھس گئے، کافی دیر تک دادِ شجاعت دیتے رہے آخر زخموں سے چُور چُور ہو کر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا یہ اولوالعزم نواسہ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا لختِ جگر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔

Marfat.com

ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر سن کر حجاج بن یوسف کو بڑی مسرت ہوئی اور اس نے حکم دیا کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی لاش کو مقامِ حجون میں سولی پر لٹکا دیا جائے، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو حجاج کی اس حرکت کا علم ہوا تو انہوں نے پیغام بھیجا کہ خدا تجھے غارت کرے، تو نے میرے لختِ جگر کی لاش کو دار پر کیوں لٹکایا؟ حجاج نے جواب میں کہلا بھیجا: میں لوگوں کو ابنِ زبیر کے انجام سے عبرت دلانا چاہتا ہوں۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے اسے پھر پیغام بھیجا کہ میرے بچے کی لاش میرے حوالے کر دو تا کہ میں اس کی تجہیز و تکفین کر سکوں۔ سنگ دل حجاج نے صاف انکار کر دیا۔

ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے ایک دو دن بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا مقامِ حجون سے گزر ہوا، ان کی لاش سولی پر لٹکتے دیکھ کر سخت رنجیدہ ہوئے اور اس کے نیچے کھڑے ہو کر فرمایا:

اے ابوخبیب! السلام علیک، میں نے تم کو اس (سیاست) میں پڑنے سے منع کیا تھا، تم نمازیں پڑھاتے تھے، روزے رکھتے تھے اور صلہ رحمی کرتے تھے۔

شہادت کے تیسرے دن حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ایک کنیز کے سہارے مقامِ حجون تشریف لے گئیں، اتفاق سے اس وقت حجاج بھی وہاں گشت کر رہا تھا، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو لوگوں نے حجاج کی موجودگی کی اطلاع دی تو انہوں نے فرمایا:

کیا اس سوار کے اترنے کا وقت ابھی نہیں آیا؟

حجاج نے کہا: وہ ملحد تھا اس کی یہی سزا تھی۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا تڑپ اٹھیں، فرمایا:

خدا کی قسم وہ ملحد نہ تھا، بلکہ نماز گزار، روزہ دار اور متقی تھا۔

حجاج نے جھلا کر کہا: بڑھیا یہاں سے چلی جاؤ، تمہاری عقل سٹھیا گئی ہے۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے بڑی بے باکی سے جواب دیا:

Marfat.com

میری عقل نہیں سٹھیا گئی، خدا کی قسم! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ بنو ثقیف میں ایک کذاب اور ایک ظالم (سفاک) پیدا ہوگا، سو کذاب (یعنی مختار بن ابوعبید ثقفی) کو تو ہم نے دیکھ لیا اور ظالم (سفاک) تو ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جب حجاج نے سنا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی لاش کے نیچے کھڑے ہو کر ان کی تعریف کی ہے تو اس نے لاش کو اتروا کر یہودیوں کے قبرستان میں پھینکوا دیا اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو بلا بھیجا، انہوں نے اس کے پاس جانے سے انکار کر دیا، حجاج نے کہلا بھیجا کہ میرے حکم کی تعمیل کرو ورنہ چوٹی پکڑ کر گھسٹواؤں گا۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے جواب میں کہلا بھیجا: خدا کی قسم! اس وقت تک نہ آؤں گی جب تک تو چوٹی پکڑ کر نہ گھسٹوائے گا۔

حجاج اب مجبور ہو کر خود حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچا اور دلآزارانہ لہجے میں کہنے لگا: اے ذات النطاقین! سچ کہنا خدا کے دشمن کا انجام کیسا ہوا؟

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

ہاں تو نے میرے فرزند کی دنیا خراب کی لیکن اس نے تیری آخرت برباد کر دی ہے، میں نے سنا ہے تو میرے بیٹے کو طنزاً ابن ذات النطاقین کہتا تھا تو خدا کی قسم! میں ذات النطاقین ہوں، میں نے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا توشہ دان اپنے نطاق سے باندھا تھا، لیکن میں نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ بنی ثقیف میں ایک کذاب اور ایک سفاک ہوگا، کذاب کو ہم نے دیکھ لیا، سفاک کا دیکھنا باقی تھا، سو وہ تو ہے۔

حجاج حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی بے باکانہ گفتگو سن کر سکتے میں آ گیا اور کان دبا کر وہاں سے چل دیا۔

Marfat.com

ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ ایک عینی شاہد کا بیان ہے کہ میں سب سے پہلا شخص تھا جس نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی لاش ان کے حوالے کئے جانے کی بشارت دی، انہوں نے مجھے حکم دیا کہ اسے غسل دو، لاش کا جوڑ جوڑ الگ ہو چکا تھا، ہم ایک ایک حصۂ بدن کو غسل دے کر کفن میں لپیٹتے جاتے تھے، جب سارے اعضاء کا غسل ہو گیا تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے اپنے لختِ جگر کے لئے دعائے مغفرت کی، پھر ہم نے جنازہ پڑھ کر ابنِ زبیر رضی اللہ عنہ کو مقام حجون میں سپردِ خاک کر دیا، اس سے پہلے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ الٰہی مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا جب تک میں اپنے فرزند کا جُثہ کفنا دفنا کر مطمئن نہ ہو جاؤں۔

اس واقعہ کے سات دن (یا بعض روایتوں کے مطابق بیس دن یا سو دن) کے بعد حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا بھی انتقال ہو گیا، وفات کے وقت ان کی عمر سو برس کے لگ بھگ تھی لیکن سارے دانت سلامت تھے اور ہوش وحواس بالکل درست تھے۔ ❶

مالک بن دینار رحمہ اللہ کی سعدون مجنون اور ان کی ہمشیرہ سے ملاقات

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ بصرہ کے جنگل میں جا رہا تھا، میں نے حضرت سعدون کو جو سعدون مجنون کے نام سے مشہور تھے، ان کو اور ان کی ہمشیرہ کو دیکھا، میں نے ان سے پوچھا کیا حال ہے؟ کہنے لگے ایسے شخص کا کیا حال پوچھتے ہو جو صبح شام ہر وقت ایک طویل سفر کے لئے تیار بیٹھا ہو اور سفر کے لئے توشہ کسی قسم کا بھی ساتھ نہ ہو، نہ کوئی سفر کا سامان سواری وغیرہ اس کے پاس ہو، اور اس کو ایسے مولا کے پاس جانا ہو جو نہایت عادل بڑا کریم ہے اور وہ لوگوں کے درمیان اس وقت فیصلہ کر دے گا، یہ کہہ

❶ تذکارِ صحابیات: ص ۱۹۷ تا ۲۰۵/ أسد الغابة: ترجمة: عبد الله بن الزبير بن العوام، ج ۳ ص ۲۴۱ تا ۲۴۵/ وفيات الأعيان: ترجمة: عبد الله بن الزبير، ج ۳ ص ۷۱، ۷۲/ الإصابة: ج ۴ ص ۷۸ تا ۸۲

Marfat.com

کہ وہ بہت زیادہ رونے لگے، میں نے پوچھا کہ رونے کی کیا بات ہے؟ کہنے لگے کہ میں نہ تو دنیا کے چھوٹنے پر رو رہا ہوں نہ موت سے گھبرا کر رو رہا ہوں، بلکہ اپنی عمر کے اس دن پر رو رہا ہوں جو کسی نیک عمل سے خالی رہ گیا ہو، خدا کی قسم! مجھے اپنے سامانِ سفر کی کمی رُلا رہی ہے، سفر بہت طویل اور بڑی مشقت کا ہے، بہت سی گھاٹیاں اس سفر میں پیش آتی ہیں اور میرے پاس سفر کا کوئی بھی سامان موجود نہیں ہے اور اس سفر کے سب مصائب برداشت کرنے کے بعد یہ بھی پتہ نہیں کہ جنت میں جاؤں گا یا جہنم میں ڈال دیا جاؤں گا، میں نے ان سے یہ حکمت کی باتیں سن کر کہا کہ لوگ آپ کو مجنون کہتے ہیں آپ تو بڑی اچھی باتیں کرتے ہیں، کہنے لگے کہ تم بھی دنیا داروں کے کہنے سے دھوکہ میں پڑ گئے، مجھے جنون نہیں ہے، میرے آقا کی محبت میرے دل میں، میرے جگر میں، میرے گوشت پوست میں، میری ہڈیوں میں گھس گئی ہے، اس کے عشق میں، میں حیران و پریشان رہتا ہوں (اس کی وجہ سے دنیا کے پاگل مجھے مجنون کہتے ہیں) میں نے پوچھا کہ آپ لوگوں سے بھاگتے ہیں (جنگل میں پڑے رہتے ہیں) اس پر انہوں نے دو شعر پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے کہ آدمیوں سے ہمیشہ دور رہ اور اللہ جل شانہ کی ہمنشینی ہر وقت اختیار کر، تو آدمیوں کا جس حالت میں دل چاہے تجربہ کر لے تو ہر حالت میں ان کو بچھو پائے گا کہ تکلیف پہنچانے کے سوا ان کا کوئی کام نہ ہوگا۔ ❶

ایک خاتون کا قرآن پر عبور اُس کی آزادی کا سبب بن گیا

حضرت علی بن حسین (المعروف زین العابدین رحمہ اللہ) کی ایک کنیز آپ کو وضو کرا رہی تھی، اچانک پانی کا برتن اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ کے چہرے پر گرا، جس سے آپ کا چہرہ زخمی ہو گیا اور کپڑے بھی گیلے ہو گئے، کنیز سہم گئی، مگر تھی عقلمند اس نے فوراً یہ آیت پڑھی "وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ" (میرے نیک بندے غصے کو پی

❶ فضائل صدقات: ص ۷۶۰، ۷۶۱

Marfat.com

جاتے ہیں) یہ سنتے ہی خاندانِ نبوت کے اس بزرگ کا سارا غصہ ٹھنڈا ہو گیا اور بالکل خاموش ہو گئے۔ کنیز نے آیت کا دوسرا جملہ ''وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ'' (اور لوگوں سے درگذر کرتے ہیں) بھی پڑھ دیا۔ آپ نے فرمایا میں نے تجھے دل سے معاف کیا۔ کنیز بھی بہت ہوشیار تھی اس نے آیت کا تیسرا جملہ ''وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ'' (اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے) حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ نے یہ سن کر کنیز سے کہا جا میں نے تجھے آزاد کیا۔ ❶

دو بیٹوں کی شہادت پر حضرت زینب بنت اُم سلمہ کا صبر و تحمل

حضرت زینب بنت ام سلمہ مشکلات و مصائب کو صبر و تحمل اور خندہ پیشانی سے برداشت کرنے میں بڑے بلند مرتبے پر فائز تھیں، حسن بصری رحمہ اللہ کے اس بیان سے ان کے مقام کا پتہ چلتا ہے جو انہوں نے حرہ کے واقعے کے بارے میں ذکر کیا۔ فرماتے ہیں:

حرہ کے دن اہل مدینہ کو قتل کیا گیا، مقتولین میں حضرت زینب کے دو بیٹے بھی تھے، جب دونوں کی لاشیں ان کے سامنے لا کر رکھی گئیں، تو انہوں نے ''إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ'' پڑھتے ہوئے اور اپنے بیٹوں کے لاشوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: اللہ کی قسم! تمہارا یہ انجام میرے لئے بلاشبہ بہت بڑی مصیبت ہے۔ پھر ایک بیٹے کی لاش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا میرے اس بیٹے کا غم تو مجھے کبھی نہیں بھولے گا، اس بیچارے کا کیا قصور تھا، یہ تو گھر سے نکلا ہی نہیں تھا کم بختوں نے گھر میں گھس کر اس مظلوم کو قتل کر دیا۔ حضرت زینب کے صبر و تحمل کا اندازہ اس واقعے سے لگائیں کہ ایک ہی دن دونوں جوان بیٹوں کی شہادت ہو گئی، اپنے ایک بیٹے کے بارے میں کہا مجھے امید ہے کہ میرا اللہ اسے جنت میں جگہ عطا کرے گا۔ اور یہ میرا دوسرا بیٹا اس کی طرف کا اشارہ کرتے ہوئے

❶ شعب الإيمان: حسن الخلق، فصل في ترک الغضب وفي كظم الغيظ، ج ۱۰ ص ۵۴۵، رقم: ۷۹۶۴

Marfat.com

کہا اس نے تو دشمن سے پنجہ آزمائی کی تھی میں نہیں جانتی کہ کیا ہوا، یہ مصیبت میرے لیے بہت بڑی ہے۔

حضرت زینب کے صبر وتحمل کا اندازہ اس واقعے سے لگائیں کہ ایک ہی دونوں جوان بیٹوں کی شہادت ہوگئی۔ ❶

حضرت نفیسہ کی عبادت وریاضت اور رونے کی حالت میں انتقال

حضرت نفیسہ بنت حسن کا شمار دوسری صدی ہجری کی سرآمدِ روزگار عالمات وعارفات میں ہوتا ہے، وہ حضرت حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابی طالب کی صاحبزادی اور حضرت اسحاق بن جعفر صادق بن محمد بن باقر بن علی زین العابدین بن حسین بن علی کی اہلیہ تھیں، ۱۴۵ھ بروایتِ دیگر ۱۳۴ھ میں پیدا ہوئیں، اہل بیت کے تقوی شعار گھرانے میں پلی بڑھیں اور جملہ محاسن اخلاق کا پیکر جمیل بن گئیں، سب سے پہلے قرآن پاک حفظ کیا، پھر تفسیر، حدیث اور دوسرے علوم دینیہ میں کمال حاصل کیا، اس کے بعد اپنا بیشتر وقت عبادت وریاضت میں گزارنے لگیں۔

سن بلوغت کو پہنچیں تو ان کی شادی اپنے ابن عم اسحاق بن جعفر صادق سے ہوگئی، وہ بھی نہایت عابد وزاہد نوجوان تھے، انہوں نے مدت تک مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ میں قیام کیا اس دوران میں بے شمار تشنگانِ علم نے ان کی جوئے علم سے اپنی پیاس بجھائی اور وہ ''نفیسة العلم والمعرفة'' کے لقب سے مشہور ہوگئیں، چند سال کے بعد وہ اپنے شوہر کے ساتھ مدینہ منورہ سے مصر چلی گئیں اور وہیں مستقل اقامت اختیار کرلی، مصر جا کر ان کی عبادت وریاضت میں اور اضافہ ہوگیا، کہا جاتا ہے کہ وہ صائم الدہر اور قائم اللیل تھیں، خشیت الٰہی سے ہر وقت لرزاں وترساں رہتی تھیں، زبان اکثر توبہ استغفار میں مشغول رہتی تھی، نماز تہجد کا

❶ تاریخ الإسلام: سنة ثلاث وستين، قصة الحرة، ج۵ ص ۲۵

Marfat.com

خاص التزام تھا، زندگی میں تیس مرتبہ حج بیت اللہ کا شرف حاصل کیا، حج کے موقع پر مسجد حرام میں داخل ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتیں تو تلبیہ کے وقت زار و قطار روتی جاتیں، پھر غلافِ کعبہ کے ساتھ لپٹ کر خوب روتیں اور نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ یہ دعا مانگتیں:

الٰہی! تو ہی میرا آقا و مولیٰ ہے، میں ناچیز بندی تیری رضا چاہتی ہوں، تو مجھے ایسا کر دے کہ میں تیری رضا پر راضی ہوں۔

حضرت امام شافعی سیدہ نفیسہ کے ہم عصر تھے، وہ اکثر ان کی خدمت میں حاضر ہوتے اور مختلف علمی مسائل پر گفتگو کرتے۔ ایک روایت یہ بھی کہ امام موصوف نے علم حدیث میں سیدہ نفیسہ سے استفاضہ کیا، دونوں ایک دوسرے کے مرتبہ شناس اور قدر دان تھے، امام شافعی نے ۲۰۴ھ میں اپنی وفات سے پہلے وصیت کی کہ میرا جنازہ سیدہ نفیسہ کے گھر کے سامنے سے گزارا جائے، چنانچہ جب ان کا جنازہ سیدہ کے گھر کے سامنے پہنچا تو انہوں نے گھر کے اندر ان کی نمازِ جنازہ پڑھی۔

حضرت نفیسہ سے بہت سی کرامات منسوب ہیں، کہا جاتا ہے کہ ان کے علم و فضل، زہد و اتقاء اور کرامات کی وجہ سے اہل عصر ان کے بہت معتقد تھے، اور آج تک ان کی عقیدت کا یہی عالم ہے۔ ۲۰۸ھ میں حضرت نفیسہ نے وفات پائی تو ان کے شوہر نے ارادہ کیا کہ سیدہ کی میت مدینہ لے جا کر دفن کریں لیکن اہل مصر رو رو کر ہلکان ہو گئے، بار بار حضرت اسحاق سے التجائیں کرتے تھے کہ سیدہ کی میت کو مصر سے نہ لے جائیں، آخر انہوں نے ان کی درخواست قبول کر لی اور سیدہ نفیسہ کی آخری آرامگاہ قاہر کے قریب بنائی گئی۔ ان کا مزار ''مشہد نفیسہ'' کے نام سے مشہور ہے، اس پر سیدہ نفیسہ کے عقیدت مندوں کا ہجوم رہتا ہے۔

حضرت نفیسہ کی وفات کا واقعہ بھی بڑا ایمان افروز ہے، کہا جاتا ہے کہ وہ رمضان المبارک کے مہینے میں قرآن پاک کی تلاوت کر رہی تھیں کہ اچانک ضعف غالب ہوا اور نبض ڈوبنے لگی، سب نے اصرار کیا کہ روزہ توڑ ڈالیں لیکن انہوں نے فرمایا تیس سال سے میری

Marfat.com

یہ آرزو تھی کہ میں روزے کی حالت میں اپنے خالق کے حضور جاؤں، اب یہ آرزو پوری ہونے کو ہے تو روزہ کیوں توڑوں، یہ فرما کر قرآن کریم کی آیات پڑھتے پڑھتے جان جاں آفریں کے سپرد کردی۔ ❶

نہایت شب بیدار اور عبادت گذار خاتون

یحیی بن بسطام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے چند دوستوں کے ہمراہ عفیرہ کے پاس آیا، اس نے اتنی عبادت کی اور اتنی روئی کہ نابینا ہو چکی تھی، ہمارے کسی ساتھی نے اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے سے کہا آنکھوں والے پر نابینا ہونا کیسا مشکل ہے، یہ بات عفیرہ نے بھی سن لی اور کہا اے اللہ کے بندے! خدا کی قسم! دل کا اندھا ہونا آنکھوں کے اندھا ہونے سے زیادہ سخت ہے، خدا کی قسم! میرا دل چاہتا ہے اللہ میرا ہر جوڑ (عضو) لے لے لیکن اپنی محبت مجھے عطا کردے۔

روح بن سلمہ وراق رحمہ اللہ نے عفیرہ کو کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ تو رات کو نہیں سوتی؟ رو پڑی اور کہا:

ربما اشتهيت أن أنام فلا أقدر عليه، وكيف ينام أو كيف يقدر على النوم، من لا ينام عنه حافظاه ليلاً ولا نهاراً؟ قال: فأبكتني والله، وقلت في نفسي: أراني في شيء وأراك في شيء. ❷

بہت مرتبہ میں نے چاہا کہ سو جاؤں میں نہ سو سکی، اور کس طرح وہ بندہ سو سکتا ہے جس کا محافظ نہ دن کو سوتا ہے اور نہ ہی رات کو سوتا ہے، روح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس نے مجھے بھی رلا دیا، میں نے اپنے دل میں کہا میرا خیال اور ہے اور اس کا خیال اور ہے۔

❶ تاریخ اسلام کی چار سو باکمال خواتین: ص ۱۲۲، ۱۲۳/ وفيات الأعيان: ترجمة: السلطان صلاح الدين، ج ۷ ص ۱۴۶، ۱۴۷ ❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، ترجمة: عفيرة العابدة، ج ۲ ص ۲۴۷

Marfat.com

نہایت حسین وجمیل حور کی قیمت

شیخ عبدالواحد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک رات کا واقعہ ہے کہ مجھے نیند آئی اور معمولی وِردووَظائف بھی چوٹ گئے، خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نہایت خوب صورت حسین لڑکی ہے کہ اس سے زیادہ میں نے کسی کو حسین نہ دیکھا، سبز ریشمی کپڑے پہنے ہوئے ہے، اس کے پاؤں میں دو جوتیاں ہیں کہ وہ تسبیح کر رہی ہیں اور اس کے تسمے تقدیس، وہ مجھ کو کہتی ہے ابن زید! میری طلب میں کوشش کر کیونکہ میں تیری طلب میں ہوں، پھر اس نے یہ شعر پڑھا:

مَنْ یَّشْتَرِیْ وَمَنْ یَّکُنْ سُکْنَی　　یَا مَنْ فِیْ رِبْحِهٖ مِنَ الْغَبَنِ

جو مجھے خریدے اور جو میرے دل کا چین وآرام بنے وہ اپنی تجارت کے نفع میں خسارہ سے مامون رہے گا۔

میں نے پوچھا پھر تیری قیمت کیا ہے؟ اس نے یہ شعر پڑھا:

مَحَبَّةُ اللّٰهِ ثُمَّ طَاعَتُهٗ　　وَطُوْلُ فِکْرٍ یُشَابُ بِالْحُزْنِ

میری قیمت اللہ کی محبت اور محبت کے ساتھ اس کی اطاعت، اور میری قیمت ایسی طویل فکر ہے جو غم کے ساتھ ہو۔

میں نے کہا اے لڑکی! تیرا مالک کون ہے تو اس نے جواب دیا:

لَمَالِکُ لَا یَرُدُّ لِیْ ثَمَنًا　　مَنْ خَاطَبَ قَدْ أَتَاهُ بِالثَّمَنِ

البتہ میرا مالک وہ ہے کہ اگر کوئی میری خواہش کرنے والا اس کے پاس میری قیمت لائے تو وہ اس قیمت کو رد نہیں کرتا بلکہ قبول کر لیتا ہے۔

شیخ عبدالواحد یہ خواب دیکھ کر جاگ اُٹھے اور اس کے بعد سے قسم کھالی کہ رات کو کبھی نہ سوؤں گا، ان بزرگ کا یہ حال تھا کہ انہوں نے صبح کی نماز چالیس برس تک عشاء کے وضو

Marfat.com

سے پڑھی۔ ❶

حضرت عمر کی ہمشیرہ فاطمہ بنت خطاب کی استقامت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی سخت طبیعت اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حد درجہ دشمنی میں بہت مشہور و معروف تھے، ایک مرتبہ اپنی تلوار لے کر نکلے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا پکا عزم کر لیا، راستے میں نعیم بن عبد اللہ ملے، انہوں نے پوچھا اے عمر! کہاں کا ارادہ ہے؟ کہا میرا محمد کو قتل کرنے کا ارادہ ہے، انہوں نے کہا تو بنی ہاشم اور بنی زہرہ سے مطمئن ہو گیا ہے جو تو محمد کو قتل کرنے چلا ہے؟ عمر نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ تو بھی ضرور بد دین ہو گیا ہے اور اپنے پہلے دین کو چھوڑ دیا ہے، نعیم نے کہا اے عمر! کیا میں تجھے تعجب انگیز بات نہ بتلاؤں، وہ یہ کہ تیری بہن اور بہنوئی مسلمان ہو گئے ہیں اور تیرے دین کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔

حضرت عمر غضبناک حالت میں لوٹ پڑے اور دونوں کے پاس آئے، دونوں کے پاس قاری قرآن خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے قرآن پاک پڑھا رہے تھے جو سورہ ''طٰہٰ'' تھی، اور کسی چیز پر لکھی ہوئی تھی، جب انہوں نے عمر کی آہٹ سنی تو دونوں میاں بیوی نے خباب کو گھر میں چھپا دیا۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے صحیفہ قرآن بھی چھپا لیا لیکن حضرت عمر گھر کے قریب آتے ہوئے تلاوت کی آواز سن چکے تھے جو حضرت خباب کر رہے تھے، جب عمر اندر آئے تو پوچھا یہ کیسی آواز تھی جو میں نے سنی؟ دونوں نے ان کے سامنے کہا سوائے گفتگو کے اور ہم کچھ نہیں کر رہے تھے۔ عمر نے کہا شاید تم بد دین ہو گئے، مجھے خبر ملی ہے کہ تم دونوں محمد کے دین پر ہو گئے ہو۔

حضرت عمر کو ان کے بہنوئی حضرت سعید نے فرمایا اے عمر! اگر دینِ حق تیرے دین کے علاوہ ہو تو پھر آپ کا کیا خیال ہے؟ حضرت عمر سے جواب نہ بن پڑا، اپنے بہنوئی پر کود

❶ صفة الصفوة: الطبقة الرابعة، ترجمة: عبد الواحد بن زيد، ج ۲ ص ۱۹۲ / روض الرياحين: الحكاية السادسة، ص ۵۲

Marfat.com

پڑے اور خوب مارا پیٹا، حضرت فاطمہ آپ کی بہن چھڑانے کو کھڑی ہوئیں اور حضرت عمر کو اپنے شوہر کے اوپر سے ہٹایا تو اپنی بہن حضرت فاطمہ کو بھی منہ پر ایسا طمانچہ مارا کہ چہرے سے خون بہہ پڑا، آخر کار حضرت فاطمہ بھی کہہ اٹھی اے عمر! اگر حق تیرے دین کے علاوہ ہوا تو ہم وہی قبول کریں گے، لہذا میں پڑھتی ہوں ''أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا رسول الله'' جب عمر نے اپنی بہن کے چہرے پر خون بہتا ہوا دیکھا تو نادم و پشیمان ہو گئے، دل میں حق کا طوفان اٹھ پڑا اور کہا اچھا وہ کتاب لاؤ جو تم پڑھ رہے تھے۔

چونکہ حضرت عمر لکھے پڑھے تھے اس لئے کتاب منگوائی، حضرت فاطمہ نے فرمایا جب کہ ان کو ان کے اسلام کی امید کی کرن پھوٹتی نظر آ گئی تھی، فرمایا کہ آپ ناپاک ہیں اور اس کو پاکیزہ لوگوں کے سواء کوئی اور نہیں چھو سکتا، لہذا کھڑے ہوں پہلے غسل فرمالیں۔ سبحان اللہ! حضرت عمر کھڑے ہو گئے اور غسل فرمالیا، پھر وہ قرآن پاک لے کر پڑھنا شروع کیا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ..... طٰهٰ مَا اَنْزَلْنَا..... اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ.

سورت کی ابتدائی آیات تلاوت کی، آخری لکھے ہوئے حصے کا معنی ہے:

بے شک میں اللہ ہوں، نہیں ہے کوئی معبود سوائے میرے، لہذا میری ہی عبادت کرو اور نماز قائم کرو میری یاد کے لئے۔

تو یہاں تک پڑھا تھا کہ دل کی ویراں بستی سرسبز و شاداب ہونے لگی اور کہہ اٹھے: کس قدر اچھا اور باعزت کلام ہے، مجھے محمد کے پاس لے چلو، پھر ان عمدہ لمحات میں حضرت خباب اپنی خفیہ جگہ سے نکل پڑے، تیزی سے حضرت عمر کی طرف آئے اور فرمایا اے عمر! خوشخبری ہو آپ کو، مجھے لگ رہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جمعرات والی دعا تمہارے حق میں قبول ہوئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی تھی:

اے اللہ! اسلام کو باعزت بنا عمر بن خطاب کے ذریعے یا عمرو بن ہشام کے ذریعے۔

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابھی صفا پر ارقم کے گھر ہوں گے لہذا حضرت عمر ارقم کے گھر کے لئے صفا پہاڑی کی طرف چل پڑے، وہاں جا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے اور اپنے اسلام کا اعلان کر دیا، یہ سننا تھا کہ مسلمانوں نے زور سے نعرہ تکبیر اللہ اکبر بلند کیا کہ مکہ کے در و دیوار ہلتے محسوس ہوئے، حضرت عمر کے اسلام نے مشرکین میں ذلت و رسوائی کی بڑی دراڑ پیدا کر دی اور مسلمانوں میں عزت و شرف اور خوشی کی لہریں دوڑ پڑیں۔ ❶

حکیم محمد سعید شہید رحمہ اللہ کی والدہ محترمہ

ادارہ ''ہمدرد'' کے بانی حکیم محمد سعید شہید اپنی والدہ محترمہ کے متعلق فرماتے ہیں: میں نے جب سے ہوش کی آنکھیں کھولیں، میں نے اپنی والدہ محترمہ کو نماز ترک کرتے نہیں دیکھا، صبح جب میں بیدار ہوتا تو وہ جائے نماز پر ہوتیں اور رات کو جب میں سونے لیٹتا تو وہ ہنوز جائے نماز پر ہوتی تھیں، نماز کی وہ خود بھی پابند تھیں اور مجھے بھی وہ نماز کا پابند رکھتی تھیں، ان کو خوش اور مطمئن رکھنے کی صورت صرف یہی تھی کہ ہم نماز اور روزہ کے پابند ہوں، ان کی ہدایت تھی اور وہ سختی سے اس پر عمل کراتی تھی کہ صبح جب آنکھ کھلے تو ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کلمہ زبان سے ادا ہونا چاہئے۔

حکیم محمد سعید کی والدہ محترمہ رابعہ بیگم کا تعلیم کے بارے میں ایک معین اصول تھا اور اس اصول سے انہوں نے اپنے بیٹے بیٹیوں کے بارے میں کوئی انحراف نہیں کیا، محترمہ رابعہ بیگم (جو اپنے والدین کی چوتھی اولاد تھیں) کی قطعی رائے تھی اور اس پر انہوں نے عمل کیا کہ مسلمان بچوں کی ابتدائی تعلیم قرآن اور صرف قرآن کی تعلیم ہونی چاہئے، قرآن پاک کے بعد ہی کسی دوسری کتاب کو ہاتھ لگایا جا سکتا ہے، ان کی پانچوں اولادیں محترمہ

❶ سیرة ابن هشام: إسلام عمر بن الخطاب، ج ۱ ص ۳۴۳، ۳۴۴/ أسد الغابة: ترجمة: عمر بن الخطاب بن نفيل، ج ۴ ص ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹

Marfat.com

حمیدہ بیگم، محترم حکیم سعید، عبدالحمید، محترمہ محمودی بیگم، میاں عبدالوحید اور حکیم محمد سعید قرآن کی تعلیم سے سرفراز ہیں، خاندان ہمدرد فی الواقع خاندان حفاظ ہے، اس خاندان کا ہر فرد حافظ قرآن ہے۔

محترمہ رابعہ ہمدرد ایک کثیر جائیداد کی مالک تھیں مگر اس جائیداد کے کرائے کو انہوں نے ذاتی مقاصد کے لئے استعمال نہیں کیا، اس کرائے سے وہ تعلیمی اور تبلیغی امدادیں بکثرت دیا کرتی تھیں، انہوں نے دہلی میں ایک بڑی خوبصورت مسجد (مسجد رابعہ) تعمیر کرائی اور مسجد حوض قاضی کی بڑی اعانت کر کے مدرسہ تعلیم القرآن کی بنیاد رکھی۔ ❶

حضرت رابعہ بصریہ کا دن و رات میں ایک ہزار نوافل پڑھنا

رابعہ بصریہ دن رات چوبیس گھنٹے میں ایک ہزار رکعتیں پڑھا کرتی تھیں، اور یہ فرمایا کرتی تھیں کہ خدا کی قسم! اتنی نماز پڑھنے سے میری غرض ثواب حاصل کرنا نہیں بلکہ یہ چند رکعتیں اس لئے پڑھ لیتی ہوں تا کہ حضور قیامت کے دن دوسرے انبیاء کرام کے سامنے یہ فرما کر سرخرو ہوں کہ دیکھو میری امت کی ایک ادنیٰ سی عورت کی یہ عبادت تھی۔ ❷

والدہ کی نافرمانی کے سبب قبر سے گدھے کی آواز کا آنا

ابوقزاعہ رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ہم بعض چشموں سے جو ہمارے بصرہ کے راستے میں پڑتے تھے، گزرے تو گدھے کی آواز سنی، ہم نے لوگوں سے پوچھا، یہ گدھے کی آواز کہاں سے آرہی ہے؟ اور کس کی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ایک شخص ہمارے قریب رہا کرتا تھا، جب اس کی ماں اس سے بات کرتی تو وہ اسے کہہ دیا کرتا تھا کیوں گدھی کی طرح چیختی ہے؟ اس کے مرنے کے بعد اس کی قبر سے روزانہ گدھے کی سی آواز آتی ہے:

عَنْ أَبِي قَزَعَةَ، مَرَرْنَا فِي بَعْضِ الْمِيَاهِ الَّتِي بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَصْرَةِ،

❶ ماں از واصل عثمانی: ص ۹۳، ۹۴

❷ الکواکب الدریة فی تراجم السادة الصوفیة للمناوی: ج ۱ ص ۲۸۶

Marfat.com

فَسَمِعْنَا نَهِيقَ حِمَارٍ، فَقُلْنَا لَهُمْ مَا هَذَا النَّهِيقُ؟ قَالُوا هَذَا رَجُلٌ كَانَ عِنْدَنَا، كَانَتْ أُمُّهُ تُكَلِّمُهُ بِشَيْءٍ، فَيَقُولُ لَهَا انْهَقِي نَهِيقَكِ، وَكَانَتْ أُمُّهُ تَقُولُ جَعَلَكَ اللّٰهُ حِمَارًا، فَلَمَّا مَاتَ سُمِعَ هَذَا النَّهِيقُ عِنْدَ قَبْرِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ. ❶

حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں کسی ضرورت سے کہیں جارہا تھا، اچانک راستے میں ایک گدھا دیکھا جو زمین سے اپنی گردن نکال کر میرے سامنے ڈھینچوں ڈھینچوں کی آواز نکال کر دوبارہ زمین کے اندر چلا گیا۔ میں اپنے ضروری کام کی جگہ پہنچا تو انہوں نے کہا: کیا ہوا؟ آپ کے چہرے کا رنگ کیوں بدلا ہوا ہے؟

میں نے ان کو راستے کا واقعہ بتایا تو انہوں نے کہا کیا آپ کو اس واقعہ کا علم ہے؟ میں نے کہا نہیں:

قَالُوا ذَاكَ غُلَامٌ مِنَ الْحَيِّ، وَتِلْكَ أُمُّهُ فِي ذَلِكَ الْخِبَاءِ، وَكَانَتْ إِذَا أَمَرَتْهُ بِشَيْءٍ شَتَمَهَا وَقَالَ مَا أَنْتِ إِلَّا حِمَارٌ، ثُمَّ نَهَقَ فِي وَجْهِهَا وَقَالَ هَا هَا هَا، فَمَاتَ يَوْمَ مَاتَ فَدَفَنَّاهُ فِي تِلْكَ الْحَفِيرَةِ، فَمَا مِنْ يَوْمٍ إِلَّا وَهُوَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ فِي الْوَقْتِ الَّذِي دَفَنَّاهُ فِيهِ فَيَنْهَقُ إِلَى نَاحِيَةِ الْخِبَاءِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يَدْخُلُ. ❷

انہوں نے کہا دراصل یہ اس محلے کا لڑکا تھا، اس کی ماں یہاں سے قریب ہی ایک خیمہ میں رہتی ہے۔ زندگی میں جب اس کی ماں اس کو کسی بات کی فرمائش کرتی تو وہ اس کو گالی دیتا اور کہتا تم سوائے گدھی کے کچھ نہیں ہو، یہ کہہ کر اس (ماں) کے منہ پر جا کر تین مرتبہ رینگتا اور پھر زوردار قہقہہ لگاتا، مرنے کے بعد جب سے ہم نے اس کو دفنایا، روزانہ اس (دفن کے) وقت اپنا سر باہر نکال کر اپنے خیمے کی جانب رخ کر کے تین مرتبہ اس طرح رینگتا ہے، اس کے بعد قبر میں چلا جاتا ہے۔

❶ من عاش بعد الموت: ص ۲۷
❷ من عاش بعد الموت: ص ۲۸

Marfat.com

شدید قحط کے زمانے میں ایک خاتون کی پاک دامنی

بنی اسرائیل میں ایک آدمی کسی گناہ کو نہ چھوڑتا تھا، ایک مرتبہ بنی اسرائیل میں اس کے خاندان والے قحط کا شکار ہو گئے، انہوں نے اپنی باندی کو اس کے پاس بھیجا کہ وہ اس سے کچھ مانگ کر لائے، اس نے کہا جب تک تو میرے ساتھ بے آبرو نہ ہو میں کچھ نہ دوں گا۔ لڑکی سن کر واپس چلی گئی، جب قحط مزید شدید ہوا تو وہ دوبارہ اس کے پاس آئی، اس نے پھر وہی بات کی، لیکن لڑکی نے انکار کیا اور واپس چلی گئی، جب قحط بہت زیادہ پھیل گیا تو ان لوگوں نے دوبارہ اسے اس آدمی کے پاس بھیجا، اس نے پھر اسی بات کا اظہار کیا، اس مرتبہ لڑکی نے بھی رضامندی ظاہر کر دی، لیکن جب اس آدمی نے اس سے خلوت اختیار کی تو وہ لڑکی کانپنے لگی، اس نے پوچھا تجھے کیا ہوا؟ کہنے لگی میں اللہ رب العالمین سے ڈر رہی ہوں، کیوں کہ میں نے پہلے کبھی ایسا کام نہیں کیا، اس آدمی نے کہا تو اللہ سے ڈر رہی ہے جبکہ تو نے یہ گناہ کبھی نہیں کیا (اور میرے دل میں اس قدر ڈر نہیں) حالاں کہ میں یہ گناہ کرتا ہوں، میں اللہ سے وعدہ کرتا ہوں دوبارہ میں کوئی گناہ نہ کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ کے سبب وقت کے نبی کی طرف وحی فرمائی کہ فلاں اہل جنت میں سے لکھ دیا گیا ہے۔ [1]

خلیفہ معتصم باللہ کا ایک نیک صالحہ خاتون کی مدد کے لئے لشکر لے کر پہنچنا

عموریہ کو ابناء اسلام نے ''معتصم باللہ'' عباسی خلیفہ کے دور میں فتح کیا، اس فتح کا ایک بہت عجیب حیرت انگیز قصہ ہے، جسے کتب تواریخ نے محفوظ کیا اور اب تک نقل ہوتا چلا آرہا ہے۔

اس قصے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اسلام اور اس کی روحانی اولادوں کی غیرت و حمیت کیا ہے، اور خلیفہ معتصم باللہ نے کس طرح ایک نیک صالحہ مسلمان عورت کے قصے اور

[1] روضة المحبين ونزهة المشتاقين: الباب السابع والعشرون، ص ۴۵۳

Marfat.com

معتصم کو پکارنے کا سنا تو فوراً اس کی آواز پر لبیک کہا، اور اس مسلمان مظلوم عورت کے حقوق کا دفاع کیا۔

ایک شخص خلیفہ کے سامنے آیا اور اس نے کہا، اے امیر المؤمنین! میں ''عموریہ'' میں تھا وہاں ایک باندی ہے جو نیک سیرت ہے، اُسے ایک شخص نے تھپڑ مارا تو اس نے ''وامعتصماہ'' کہا، تو اس نے کہا معتصم کیا کر سکتا ہے، کیا وہ ابھی ابلق گھوڑے پر سوار تیری مدد کو آئے گا؟ اس نے اسے اور مارا، معتصم نے پوچھا یہ عموریہ کس طرف ہے؟ اس نے سمت کی جانب اشارہ کر کے بتا دیا۔

معتصم نے اپنا چہرہ اس طرف کیا اور کہا اے لڑکی! میں حاضر ہوں معتصم تیری پکار کے جواب میں حاضر ہے۔ پھر اس نے بارہ سو گھڑ سواروں کا لشکر تیار کیا اور سب گھوڑے ابلق تھے (ابلق اس گھوڑے کو کہتے ہیں جس میں سفیدی اور سیاہی ملی ہو) اس نے عموریہ پہنچ کر اس کا محاصرہ کر لیا، جب محاصرہ طویل ہو گیا تو کسی نجومی نے کہا کہ تم اسے انگور اور انجیر نچوڑے جانے کے زمانے میں فتح کر سکو گے، یہ سن کر وہ بہت غمگین ہوا۔

ایک رات وہ اپنے لشکر میں چکر لگا رہا تھا تو وہ لوہار کے خیمے کے پاس سے گزرا، لوہار کے سامنے ایک بدصورت سا غلام کھڑا تھا، اس کے ہاتھ میں لوہے کی ڈھال تھی وہ اس سے کسی چیز پر ضرب لگا رہا تھا، اس نے ضرب لگائی اور کہا یہ معتصم کے سر پر ہے، تو لوہار بولا ہمیں اس بات سے معاف کر تجھے معتصم سے کیا تکلیف ہے؟ اس نے کہا کہ اس کے پاس کوئی تدبیر نہیں اتنے دن ہو گئے وہ اس شہر میں داخل نہ ہو سکا، اگر وہ مجھے کمانڈر بنا دے تو کل وہ اسی شہر میں رات گزارے گا۔

معتصم اس کی بات سن کر بڑا حیران ہوا، اس نے بعض لوگوں کو اسے بلانے بھیج دیا، جب وہ آیا تو معتصم نے اس سے کہا کہ مجھے تمہارے بارے میں جو بات پہنچی ہے وہ تم نے کیوں کہی! تو اس غلام نے کہا جو بات آپ تک پہنچی ہے وہ سچ ہے، اگر آپ مجھے کمانڈر بنا

Marfat.com

دیں تو مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح عطا فرمائے گا، اس پر معتصم نے اس کو کمانڈر بنا دیا اور لشکر کی کمان اس کے ہاتھ میں دے دی۔

اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرما دی، معتصم شہر میں داخل ہو گیا اور نجومیوں کی بات غلط ثابت ہوئی۔ پھر اس نے اس آدمی کو بلایا جس نے لڑکی کے بارے میں بتایا تھا، اُسے کہا مجھے اس جگہ لے چل جہاں تو نے اُسے دیکھا تھا، وہ آدمی اُسے لے گیا اور اس لڑکی کو نکال کر سامنے لے آیا۔ معتصم نے اس لڑکی سے پوچھا اے لڑکی معتصم تیری مدد کو آیا کہ نہیں؟ پھر معتصم نے کہا جس وقت سے میں نے تیری فریاد سنی تھی، اُس وقت سے بے چین تھا، آج الحمدللہ، اللہ کی نصرت آ گئی۔ ❶

غامدیہ خاتون کو گناہ سے سچی توبہ پر جنت کا انعام

غامدیہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے آپ کو گناہ سے پاک کرنے کے لئے حاضر ہوئی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو واپس بھیج دیا لیکن اگلے دن وہ پھر چلی آئی اور عرض کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اسی طرح واپس کرنا چاہتے ہیں جیسا کہ ماعز رضی اللہ عنہ کو واپس کرنا چاہا تھا۔ خدا کی قسم! میں حاملہ ہو چکی (یعنی نشانی موجود ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی جلدی نہ کر یہاں تک کہ وضع حمل ہو جائے۔

اگلی دفعہ جب وہ آئیں تو ہاتھ میں بچہ اٹھا رکھا تھا اور وہی درخواست کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر واپس بھیج دیا کہ ابھی دودھ پلا، مدتِ رضاعت پوری ہونے پر وہ پھر دربار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں، اب بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا بھی تھا۔ عرض کیا

❶ الكامل في التاريخ: سنة ثلاث وعشرين ومأتين، ج٦ ص٣٨/ سمط النجم العوالي في أنباء الأوائل والتوالي، خلافة المعتصم، ج٣ ص٤٥١

Marfat.com

اے اللہ کے نبی! میں اس کا دودھ چھڑا چکی اور اب یہ کھانا کھالیتا ہے، یہ سن کر ان سے بچہ لے کر ایک مسلمان کو دیدیا گیا، چنانچہ ایک گڑھا ان کے سینے تک کھودا گیا اور لوگوں کو حکم دیا گیا کہ انہیں رجم کردیں۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر ایک پتھر جوان کے سر پر مارا تو کچھ خون کے قطرے اچھل کر ان کے چہرے پر پڑے، اس پر انہوں نے خاتون کو برا بھلا کہہ دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا:

مَهْلًا يَا خَالِدُ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ.

اے خالد! ذرا ٹھہر جا، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ وہ ایسی توبہ کر چکی ہے کہ اگر ایسی توبہ صاحب مکس (ٹیکس وصول کرنے والا) کرے تو اس کی بھی ضرور بخشش ہو جائے، پھر ان کی نماز جنازہ ادا ہوئی اور دفن کی گئیں۔ ❶

زہر کے سبب ناخن گرنے پر ایک عابدہ خاتون کا مسکرانا

امام ابوعبداللہ مصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے فتح موصلی سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ میں ایک عبادت گزار عورت کے پاس سے گزرا اس کا نام موافقہ تھا، اس کو سانپ نے ڈس لیا اور اس کے انگوٹھے کے ناخن گر گئے، وہ ہنس پڑی اس سے کہا گیا:

يا موافقة! يسقط إبهامك وتضحكين؟ فقالت: إن حلاوة ثوابه أزالت عن قلبي مرارة وجعه. ❷

اے موافقہ! تیرے انگوٹھے کے ناخن گر گئے اور تو ہنس رہی ہے، وہ کہنے لگی ثواب کی حلاوت نے میرے دل سے تکلیف کی تلخی کو ختم کردیا۔

❶ صحيح مسلم: كتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنى، ج ٣ ص ١٣٢٣، رقم الحديث: ١٦٩٥

❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات الموصل، موافقة، ج ٢ ص ٣٥٩

Marfat.com

ازواجِ مطہرات کی خوش طبعی کے دوران بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عدل

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا ایک ساتھ برابر بیٹھے ہوئے تھے، اس وقت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حریرہ (ایک قسم کا حلوا) بنایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لے کر آئیں، تو حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو بھی دعوت دی، مگر انہوں نے انکار کر دیا، تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا:

آپ حریرہ کھالیں اگر نہیں کھائیں گی تو میں آپ کے ہونٹوں پر لگا دوں گی۔

مگر حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اب بھی نہ کھایا، تب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے واقعی تھوڑا سا حریرہ اپنی انگلی پر لے کر ان کے ہونٹوں پر لگا دیا۔

اس وقت حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے شکایت کے انداز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم اپنا بدلہ لے لو''

اتنا سنتے ہی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وہاں سے جانے لگیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھ کر انہیں پکڑ لیا اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنی انگلی سے ان کے ہونٹوں پر حریرہ لگا دیا، گویا کہ اپنا بدلہ لے لیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خوش طبعی میں بھی انصاف کا دامن چھوٹنے نہیں دیا کرتے تھے اور اس میں ہمیں بہت خوشی ہوتی تھی۔ [1]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دُعا سے خاتون کا قبر سے زندہ ہو کر نکلنا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مردے کو زندہ کرنے کا پہلا واقعہ اس طرح ہوا کہ آپ

[1] سبل الهدى والرشاد: أبواب صفاته المعنوية، الباب الثاني والعشرون، ج۷ ص ۱۱۴/ السيرة الحلبية: باب يذكر فيه صفته صلى الله عليه وسلم الباطنة، ج۳ ص ۴۷۲

Marfat.com

ایک دن کہیں سے گزر رہے تھے دیکھا کہ ایک عورت قبر کے پاس بیٹھی رو رہی ہے۔

آپ نے پوچھا: اے اللہ کی بندی! کیوں رو رہی ہے؟

اس نے کہا: میری ایک بیٹی تھی اس کے علاوہ اور کوئی اولاد نہیں اس کا انتقال ہوا ہے یہ اس کی قبر ہے، میں نے قسم کھائی ہے کہ اس وقت تک میں یہیں پڑی رہوں گی جب تک میں بھی اس سے جا نہ ملوں، یا اللہ اسے زندہ کر دے تا کہ میں اسے ایک بار دیکھ لوں۔

آپ نے فرمایا: کیا تم اسے زندہ حالت میں ایک بار دیکھ کر صبر کر لو گی اور گھر واپس چلی جاؤ گی؟

اس نے کہا: جی ہاں!

آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اس کے بعد قبر کے پاس کھڑے ہو کر آواز دی:

اس پر قبر میں ارتعاش پیدا ہوا، دوبارہ ندا دی تو قبر کھل گئی لیکن اس سے باہر کوئی نہ نکلا۔

تیسری بار آواز دی تو ایک عورت سر سے مٹی جھاڑتی ہوئی قبر سے نکلی:

فَقَالَ لَهَا عِيسَى مَا بَطَّأَ بِكِ عَنِّي؟ فَقَالَتْ لَمَّا جَاءَ تْنِي الصَّيْحَةُ الْأُولَى بَعَثَ اللّٰهُ لِي مَلَكًا فَرَكَّبَ خَلْقِي، ثُمَّ جَاءَ تْنِي الصَّيْحَةُ الثَّانِيَةُ، فَرَجَعَ إِلَيَّ رُوحِي، ثُمَّ جَاءَ تْنِي الصَّيْحَةُ الثَّالِثَةُ، فَخِفْتُ أَنَّهَا صَيْحَةُ الْقِيَامَةِ، فَشَابَ رَأْسِي وَحَاجِبَايَ وَأَشْفَارُ عَيْنِي مِنْ مَخَافَةِ الْقِيَامَةِ.

آپ نے فرمایا کہ تم نے قبر سے باہر آنے میں اتنی دیر کیوں لگائی، تو اس نے کہا پہلی ندا پر اللہ نے ایک فرشتہ بھیجا اس نے میرے اعضاء جوڑ دیے، دوسری ندا پر میرے جسم میں روح لوٹا دی گئی، تیسری بار جب آواز آئی تو میں سمجھی کہ یہ قیامت کی آواز (صور اسرافیل) ہے، چنانچہ دہشت کے مارے میرے سر کے بال بھنویں اور پلکیں سب سفید ہو گئیں۔

اس کے بعد عورت اپنی روتی پیٹتی والدہ کی طرف متوجہ ہوئی اور کہا کہ ماں! آپ نے مجھے دو مرتبہ موت کی شدت سہنے پر مجبور کیوں کیا؟ امی جان صبر کیجیے، ثواب کی نیت رکھئے

Marfat.com

مجھے دنیا کی ضرورت نہیں۔

اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا: اے روح اللہ! اے کلمۃ اللہ! میرے رب سے دعا کریں کہ وہ مجھے دوبارہ آخرت میں بلالے اور موت کی سختی میرے لئے آسان کردے۔

چنانچہ آپ نے دعا کی اور وہ دوبارہ لاش بن کر قبر کے اندر گر گئی، آپ نے اس پر قبر بنادی۔ ❶

قرآن کریم کی تلاوت کا ایصالِ ثواب نور کے برتنوں میں

ایک عورت کا انتقال ہوگیا اسے اس کی ایک جاننے والی عورت نے خواب میں دیکھا کہ اس کے تخت کے نیچے ایک نور کا برتن ڈھکا رکھا ہے، اس عورت نے دریافت کیا کہ اس میں کیا ہے؟ کہا اس میں میرے شوہر کا ہدیہ ہے جسے کل رات اس نے میرے واسطے روانہ کیا ہے، جب بیدار ہوئی تو اس نے اس عورت کے خاوند سے قصہ بیان کیا، خاوند نے کہا میں نے کل شب کچھ قرآن پڑھ کے اس کی روح کو ثواب بخشا تھا۔ ❷

نئی نویلی دلہن اور شب بھر عبادت

حضرت ابوعبداللہ بن شجاع صوفی رحمہ اللہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں اپنے سیاحت کے زمانہ میں مصر میں قیام پذیر تھا، وہاں مجھے نکاح کی ضرورت ہوئی میں نے اپنے دوستوں سے ذکر کیا، ان لوگوں نے کہا یہاں ایک عورت صوفیہ ہے اس کی لڑکی قریب البلوغ ہے، چنانچہ میں نے اس کو نکاح کا پیغام دیا اور اس کے ساتھ میرا نکاح ہوا، جب میں اس کے پاس داخل ہوا تو وہ قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر نماز ادا کر رہی تھی، مجھے شرم آئی کہ

❶ البداية والنهاية: قصة عيسى بن مريم، بيان شجرة طوبى ما هى، ج ۲ ص ۴۸۲

❷ روض الرياحين في حكايات الصالحين: الحكاية الثامنة والخمسون بعد لمائة، ص ۱۷۷

Marfat.com

ایسی کم سن لڑکی تو نماز پڑھے اور میں نہ پڑھوں، میں نے بھی قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر نماز پڑھنا شروع کی اور جتنا مجھ سے ہو سکا ادا کیا، اس کے بعد میری آنکھ لگ گئی اور میں اپنے مصلے پر لیٹ گیا اور وہ بھی اپنے مصلے پر سو گئی۔ دوسرے دن بھی یہ واقعہ پیش آیا، جب بہت دنوں تک یہی حالت رہی تو ایک دن میں نے اس سے کہا اے لڑکی ہمارے اس اجتماع کا کوئی مقصود بھی ہے؟ اس نے جواب دیا میں اپنے مولا کی خدمت میں ہوں، لیکن جس کا مجھ پر حق ہے اسے میں منع بھی نہیں کرتی، مجھے اس کی باتوں سے شرم آئی اور اسی گزشتہ طریقہ میں ایک مہینہ گزارا، پھر میرا قصد سفر کا ہوا میں نے کہا اے بیوی اس نے کہا لبیک، میں نے کہا میرا سفر کا ارادہ ہے، کہنے لگی تم عافیت کے ساتھ رہو اور خدا تم کو مکروہات سے سلامت رکھے اور مقصود عطا کرے، جب میں دروازہ تک پہنچا تو وہ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی اے میرے سردار! ہمارے درمیان دنیا میں ایک عہد تھا جو پورا نہ ہو سکا، ممکن ہے ان شاء اللہ جنت میں پورا ہوگا، پھر کہا میں تمہیں اللہ کی سپرد کرتی ہوں وہی سب سے بہتر امانت دار ہے، چنانچہ اس سے الوداع ہو کر چلا گیا، پھر دو سال کے بعد میں نے اس کی حالت دریافت کی تو معلوم ہوا کہ وہ پہلے سے زیادہ عبادت و ریاضت میں مشغول ہے۔ [1]

مسلمان خاتون کی دعا کے سبب بھارتی درندوں سے عزت و جان کی حفاظت

کرنل محمد نواز سیال ۱۹۶۵ء کی جنگ کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں:

۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کی شام جب جنگ عروج پر تھی، سرحدی گاؤں ہڈیارہ کے تین چار آدمی اور ایک بوڑھی عورت میرے ہیڈ کوارٹر میں آئے، یہ سب ہڈیارہ کے بے شمار باشندوں کے ساتھ گاؤں میں محصور ہو گئے تھے اور دشمن کے سپاہی ان کے ساتھ ہر طرح کا ناروا سلوک کر رہے تھے، انہوں نے سنایا کہ ۹ ستمبر کی شام سورج غروب ہونے سے ذرا پہلے بھارتی

[1] روض الرياحين في حكايات الصالحين: الحكاية الثامنة والثلاثون بعد الثلاث مائة، ص ۲۸۲

Marfat.com

افسروں اور سپاہیوں نے بہت سے مردوں، عورتوں اور نوجوان لڑکیوں کو پکڑ عیدگاہ کے قریبی میدان میں اکٹھا کرلیا، مردوں کے ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے تھے، بھارتی افسروں نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ نوجوان لڑکیوں کو سرحد پار لے چلو اور عورتوں کو ان کے مردوں کے سامنے بے آبرو کرو، مرد ہاتھ پیٹھ پیچھے بندھے ہونے کی وجہ سے بے بس تھے، بھارتی سپاہی عورتوں اور لڑکیوں کی طرف بڑھے، کئی عورتیں سجدے میں گر پڑیں اور رو رو کر گڑگڑانے لگیں:

یا خدا! تجھے زینب اور فاطمہ کی آبرو کا واسطہ، مسلمان بیٹیوں کی عزت بچا، یا اللہ! اپنے قرآن کے نام پر اسلام کی بیٹیوں کی آبرو کو اپنی حفاظت میں لے لے۔

بے بس عورتوں اور لڑکیوں کی فریادیں عرش کے کنگرے ہلا رہی تھیں، اچانک ان کے قریب دھماکے ہوئے اور زمین نے شعلے اگلے اور تین چار بھارتی افسر اور سپاہی جو ذرا پرے کھڑے تھے لہولہان ہو کر تڑپنے لگے، ایک آدھ منٹ بعد ایسے ہی دھماکے اور شعلے پھر اٹھے اور بھارتیوں کا ایک ٹرک جلنے لگا اور چند اور بھارتی شدید زخمی ہو کر تڑپنے لگے، عیدگاہ کا میدان گرد و غبار اور دھواں دھار میں روپوش ہو گیا، بھارتی بھگدڑ میں چلانے لگے، حملہ ہو رہا ہے، پاکستانی توپ خانہ فائر کر رہا ہے، بھاگو دوڑو، بھارتی درندے عورتوں اور لڑکیوں کو چھوڑ کر بھاگ اٹھے۔

کرامت یہ ہوئی کہ دھماکے اور شعلے ان کا تعاقب کرتے رہے اور انہیں نہ صرف بھگا دیا بلکہ ان میں سے کئی ایک ہلاک اور زخمی ہو گئے، عورتوں نے مردوں کے ہاتھ کھول دیئے۔ انہوں گولہ باری کی سیاہ گھٹا نے دشمن سے اوجھل کرلیا تھا، پھر رات کی تاریکی نے انہیں اپنی حفاظت میں لے لیا اور وہ بڑی ہی دشواری سے پاکستانی مورچوں میں پہنچ گئے۔

یہ دھماکے اور شعلے میری توپوں کی گولہ باری کے تھے، میں نے یہ گولہ باری اس لئے نہیں کرائی تھی کہ دشمن نے وہاں ہماری باعصمت بیٹیوں کو نرغے میں لے رکھا تھا، میرا توپ

Marfat.com

خانہ وہاں سے چار پانچ میل دور بی آر بی کے لاہور والے کنارے سے بھی دور لاہور کی طرف تھا، میرے پاس صرف نقشہ تھا، میں نے یہ گولہ باری اس خیال سے کرائی تھی کہ دشمن ابھی ہڈیارہ نالہ عبور نہیں کر سکا تھا، میں نے سوچا کہ ہوسکتا ہے وہ اس جگہ اپنے دستے اور ساز وسامان جمع کر رہا ہو، چنانچہ میں نے جنگی سوجھ بوجھ کے تحت اپنی چند ایک توپوں کو ریفرنس اور فائر آرڈر دے کر لوگوں کی ایک باڑ فائر کرادی تا کہ دشمن کی جمعیت اگر وہاں ہے تو بکھر جائے، میں نے یہ گولہ باری اللہ کے توکل پر کرائی تھی جو عین اسی جگہ جا پڑی جہاں میری قوم کی بے بس بیٹیاں کفار کی درندگی کا شکار ہونے والی تھیں، فوراً میں نے دوسری باڑ آگے فائر کرائی، تیسری اس سے بھی آگے اور چوتھی اس سے بھی آگے، میرا مقصد یہ تھا کہ دشمن کے سارے علاقے (جسے ہم فوجی زبان میں گہرائی کہتے ہیں) کو زد میں لے لوں، یہ تھے وہ دھماکے اور شعلے جو بھاگتے ہوئے دشمن کا تعاقب کر رہے تھے، یہ ایک کرامت تھی جو خدائے ذوالجلال نے میرے ہاتھ سے رونما کرائی، یہ کیوں نہ رونما ہوتا، عورتوں اور لڑکیوں نے خدائے بزرگ و برتر کو قرآن کے نام پر پکارا تھا۔ ❶

بنی اسرائیل کی پاک دامن خاتون کے حق میں وحی کا نزول

بنی اسرائیل کی ایک عورت دو یہودی عالموں کے پاس کسی مقدمہ کے سلسلہ میں آئی تو وہ دونوں اس پر عاشق ہو گئے، لیکن دونوں میں سے ہر ایک اپنے عشق کو دوسرے سے چھپاتا رہا، انہیں معلوم ہوا کہ وہ ایک باغ میں غسل کرتی ہے، لہٰذا وہ دونوں وہاں پہنچے اور دیوار پھلانگ کر اندر داخل ہو گئے، جب اس نے ان دونوں کو دیکھا تو خود کو پانی میں چھپالیا، وہ کہنے لگے کہ اگر تو نے ہماری خواہش پوری نہ کی تو ہم تیرے بدکار ہونے کی گواہی دیں گے، عورت نے انکار کر دیا جس پر ان دونوں نے اس کے خلاف گواہی دے دی، جب اس کو حد لگانے کے لئے لایا گیا تو حضرت دانیال علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی، جس میں ان کی

❶ قرآن مجید کے حیرت انگیز واقعات: ص ۱۵۴

Marfat.com

تکذیب کی گئی، چنانچہ وحی کے ذریعے سے معلوم ہوگیا کہ ان دونوں نے جھوٹی گواہی دی تھی:

أن امرأة من بني إسرائيل يقال لها ميسونة خاصمت إلى حبرين من بني إسرائيل فعلقاها قال وكان كل واحد منهما يكتم صاحبه ما يجد منها فأخبرا أنها في حائط تغتسل قال فجاءا فتسورا عليها الحائط فلما رأتهما دخلت غمرا من الماء فوارت نفسها فقالا لها إنک إن لم تفعلي غدونا فشهدنا عليک بالزور فأبت فشهدا عليها فلما قربت ليقام عليها الحد نزل الوحي على دانيال بتكذيبهما فهذا بعض فتنة العشق. ❶

حضرت جویریہ کے عقدِ نکاح سے ان کے خاندان کے تمام قیدی آزاد کردیئے گئے

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا والد (حارث) رئیسِ عرب تھا۔ حضرت جویریہ جب گرفتار ہوئیں تو حارث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا کہ میری بیٹی کنیز نہیں بن سکتی، میری شان اس سے بالاتر ہے، میں اپنے قبیلے کا سردار ہوں اور رئیسِ عرب ہوں آپ اس کو آزاد کردیں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ خود جویریہ کی مرضی پہ چھوڑ دیا جائے، حارث نے جا کر جویریہ سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تیری مرضی پر رکھا ہے، دیکھنا مجھ کو رسوا نہ کرنا، انہوں نے کہا ''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنا پسند کرتی ہوں۔'' چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کرلیا۔

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عقدِ نکاح میں آئیں تو ان کے خاندان کے سو سے زائد افراد جو جنگ کے دوران قیدی بنائے گئے تھے، جب صحابہ کو عقدِ نکاح کی خبر ہوئی تو سب نے فرمایا: جس خاندان میں آپ نے عقدِ زوجیت کر لیا ہے ہم ان کے مردوں کو غلام اور ان کی عورتوں کو کنیزیں نہیں بنائیں گے، چنانچہ حضرت

❶ روضة المحبين ونزهة المشتاقين: الباب الخامس عشر، ص ۱۹۶

Marfat.com

جویریہ کی برکت سے ان کے خاندان کے سو سے زائد افراد آزاد کر دئے گئے۔ ❶

ایک نوعمر لڑکی کے عشقِ الٰہی پر مشتمل اشعار سن کر جنید بغدادی رحمہ اللہ کا بے ہوش ہو جانا

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ تنہا حج کو گیا اور مکہ مکرمہ میں کچھ قیام کیا، میری عادت تھی کہ جب رات کا اندھیرا زیادہ ہو جاتا تو میں طواف کیا کرتا، ایک مرتبہ میں نے ایک نوعمر لڑکی کو دیکھا کہ وہ طواف کر رہی ہے اور یہ اشعار پڑھ رہی تھی:

أَبِى الْحُبُّ أَن يَّخْفَى وَكَمْ قَدْ كَتَمْتُهُ ... فَأَصْبَحَ عَنِيْدٌ قَدْ أَنَاخَ وَطَنَبَا

إِذَا اشْتَدَّ شَوْقِيْ هَامَ قَلْبِيْ بِذِكْرِهِ ... وَإِنْ رُمْتُ قُرْبًا مِنْ حَبِيْبِيْ تَقَرَّبَا

وَيَبْدُوْ فَأَفْنَى ثُمَّ أَحْيَا بِهِ لَهُ ... وَيُسْعِدُنِيْ حَتَّى أَلَذُّ وَأَطْرَبَا

میں نے اپنے عشق کو کتنا چھپایا مگر اب وہ کسی طرح مخفی نہیں رہتا، اب تو اس نے کھلم کھلا میرے پاس ڈیرہ ڈال دیا۔

جب معشوق کے شوق کا مجھ پر غلبہ ہوتا ہے تو میرا دل اس کے ذکر سے پھڑکنے لگتا ہے اور اگر میں اپنے محبوب سے قربت چاہتی ہوں تو وہ فوراً مجھ سے تقرب کرتا ہے۔

اور جب وہ ظاہر ہوتا ہے تو میں اس میں فنا ہو جاتی ہوں، اور پھر اسی کے لئے اسی کی بدولت زندہ ہو جاتی ہوں، اور وہ میری حاجت روائی کرتا ہے حتی کہ میں خوب لذت پاتی ہوں اور مزے میں آجاتی ہوں۔

حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے اس سے کہا اے لڑکی! تو اللہ سے نہیں ڈرتی ایسی بابرکت جگہ ایسے شعر پڑھتی ہے، وہ میری طرف متوجہ ہوئی اور کہنے لگی اے جنید:

لَوْلَا التُّقَى لَمْ تَرَنِيْ ... أَهْجَرَ طِيْبَ الْوَسْنِ

❶ سيرة ابن إسحاق: تزويج جويرية بنت الحارث، ج ۱ ص ۲۶۳ / دلائل النبوة للبيهقي: باب غزوة بنى المصطلق، ج ۴ ص ۵۰

Marfat.com

إِنَّ التُّقَى شَرَّدَنِىْ كَمَا تَرَى عَنْ وَطَنِىْ
أَفِرُّ مِنْ وَجَدِىْ بِهِ فَحُبُّهُ هَيَّمَنِىْ

اگر اللہ کا ڈر نہ ہوتا تو تو مجھے نہ دیکھتا کہ میں میٹھی نیند کو چھوڑے پھرتی ہوں، تو تو دیکھ ہی رہا ہے کہ اللہ کے خوف ہی نے مجھے میرے وطن سے دھکیلا اور بھگایا ہے۔ اسی کا عشق میرے ساتھ لگا ہوا ہے جس کی وجہ سے میں بھاگی پھر رہی ہوں، اور اسی کی محبت نے مجھے حیران و پریشان کر رکھا ہے۔

اس کے بعد اس نے پوچھا کہ جنید تم اللہ کا طواف کرتے ہو یا بیت اللہ کا طواف کرتے ہو؟ میں نے جواب دیا کہ بیت اللہ شریف کا طواف کرتا ہوں، تو اس نے اپنا منہ آسمان کی طرف کیا اور کہنے لگی سبحان اللہ! آپ کی بھی کیا مشیت ہے جو مخلوق خود پتھر جیسی ہے وہ پتھر کا طواف کرتی ہے، اس کے بعد اس نے تین شعر اور پڑھے:

يَطُوْفُوْنَ بِالْأَحْجَارِ يَبْغُوْنَ قُرْبَةً إِلَيْكَ وَهُمْ أَقْسَى قُلُوْباً مِنَ الصَّخَرِ
وَتَأَهَّلُوْا فَلَمْ يَدْرُوْا مِنَ التِّيْهِ مَنْ هُمْ وَخَلُّوْا مَحَلَّ الْقُرْبِ فِىْ بَاطِنِ الْفِكْرِ
فَلَوْ أَخْلَصُوْا فِى الْوُدِّ غَابَتْ صِفَاتُهُمْ وَقَامَتْ صِفَاتُ الْوُدِّ لِلْحَقِّ بِالذِّكْرِ

جن کا مطلب یہ ہے کہ لوگ پتھروں کا طواف کر کے آپ کا قرب ڈھونڈتے ہیں، ان لوگوں کے دل خود بھی پتھروں سے زیادہ سخت ہیں، اور حیرانی میں حیران و پریشان پھر رہے ہیں اور اپنے خیال میں تقرب کے محل میں اترے ہوئے ہیں۔ اگر یہ لوگ اپنے عشق میں سچے ہوتے تو ان کی صفات اپنی تو غائب ہو جاتیں اور اللہ کی محبت کی صفات ان میں پیدا ہو جاتیں۔

حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اس کی اس گفتگو سے غش کھا کر گر گیا، جب مجھے غشی سے افاقہ ہوا تو وہ لڑکی جا چکی تھی۔ ❶

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفين من العباد الذين لم يعرف لهم مستقر وإنما لقوا في أماكن، ومن عقلاء المجانين الذين لقوا في الطواف، ج ۲ ص ۵۱۹

Marfat.com

ایک عابد کے خوفِ خدا کے سبب بنی اسرائیل کی حسین عورت کا توبہ کرنا

حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک فاحشہ عورت تھی، جو نہایت حسین وجمیل تھی، جب تک سو دینار نہ لے لیتی کسی کو اپنے پاس نہ آنے دیتی۔ اُسے ایک عابد نے دیکھا اور اس کا عاشق ہو گیا اور محنت مزدوری کر کے سو دینار جمع کئے، پھر اس عورت کے پاس آیا اور کہا تیرے حسن نے مجھے فریفتہ کر دیا، میں نے محنت مزدوری کر کے سو دینار جمع کر لئے ہیں، اس نے کہا لے آؤ۔

وہ شخص اس کے یہاں پہنچا اس کا ایک سونے کا تخت تھا جس پر وہ بیٹھا کرتی تھی، اسے بھی اس نے اپنے پاس بلایا، جب عابد آمادہ ہوا اور اس کے پاس جا بیٹھا، تو اچانک اُسے اللہ کے سامنے قیامت کے دن کھڑا ہونا یاد آ گیا، اور فوراً اس کے بدن میں رعشہ پڑ گیا اور کہا مجھے جانے دو سو دینار تیرے ہی ہیں۔

اس نے کہا تجھے کیا ہو گیا؟ تو نے تو کہا تھا میں تجھے پسند آ گئی، اور تو نے محنت مزدوری کر کے دینار جمع کئے، جب مجھ پر قادر ہوا تو یہ حرکت کی۔

عابد نے کہا مجھ پر اللہ کا خوف طاری ہو گیا اور اللہ تعالی کے سامنے جانے کا اندیشہ غالب آ گیا، میرے دل میں تیری عداوت پیدا ہو گئی، اب تو میرے نزدیک مخلوق میں سب سے زیادہ مبغوض ہے۔

اس نے کہا اگر تو سچا ہے تو میرا شوہر بھی تیرے سوا کوئی نہیں ہو سکتا۔

اس نے کہا مجھے نکل جانے دو، اس عورت نے کہا مجھ سے نکاح کرنے کا وعدہ کر جاؤ، کہا عنقریب ہو جائے گا، پھر سر پر چادر ڈالی اور اپنے شہر کو چلا گیا۔

وہ عورت بھی توبہ کر کے اس کے پیچھے شہر کو روانہ ہوئی، اس شہر میں پہنچ کر لوگوں سے عابد کا حال دریافت کیا، لوگوں نے اُسے بتایا۔

Marfat.com

اس عورت کو ملکہ کہتے تھے، عابد سے بھی کسی نے کہا کہ تمہیں ملکہ تلاش کرتی پھرتی ہے، انہوں نے جب اسے دیکھا تو ایک چیخ ماری اور جاں بحق تسلیم کی۔ وہ عورت نا امید ہوگئی، پھر اس نے کہا یہ تو مر ہی گئے ان کا کوئی رشتہ دار بھی ہے؟ لوگوں نے کہا اس کا بھائی بھی فقیر آدمی ہے، کہنے لگی اس کے بھائی سے محبت کی وجہ سے اس فقیر سے نکاح کروں گی، چنانچہ اس سے نکاح کیا جس سے سات لڑکے پیدا ہوئے اور سب کے سب نہایت نیک صالح متقی تھے۔ ❶

بیگم حسرت موہانی کی جرأت وغیرت

سیدہ نشاط النساء بیگم آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی ممبر تھیں، یاد رہے کہ حسرت موہانی بھی اس کمیٹی کے ممبر تھے، اس کمیٹی کا سالانہ اجلاس ۱۳۴۴ھ بمطابق ۱۹۲۵ء کو کانپور میں ہو رہا تھا جس کی صدارت مسز سروجنی نیڈو کی کر رہی تھیں۔

اس اجلاس میں بیگم نشاط النساء اپنے شوہر حسرت موہانی کے ساتھ شریک ہو رہی تھیں، ساتھ میں مزدوروں اور کسانوں کی ایک بڑی جماعت تھی، جب بیگم نشاط النساء ان مزدوروں، کسانوں کے ساتھ پنڈال میں داخل ہونے لگیں تو پنڈت جواہر لعل نہرو نے اپنے رضا کاروں کے ساتھ ان کسانوں اور مزدوروں کو پنڈال میں داخل ہونے سے روکا جس کے نتیجہ میں درجنوں افراد زخمی بھی ہوئے، پنڈت نہرو اس وقت بڑے جوش میں تھے، غیر اختیاری طور پر پنڈت نہرو کا ہاتھ سیدہ نشاط النساء کو لگ گیا، اس پر وہ بہت ناراض ہوئیں اور پھر انہوں نے بڑے زور سے پنڈت نہرو کے منہ پر طمانچہ مار دیا اور بولیں بے غیرت شرم نہیں آتی، مجھے ہاتھ لگاتا ہے، فوراً پنڈت نہرو نے ہاتھ جوڑ کر کہا آپ میری ماں ہیں، مجھے اور ماریئے اور سزا دیجئے، بھول ہوگئی ماں جی معاف کر دیں۔ ❷

❶ روض الرياحين في حكايات الصالحين: الحكاية الرابعة والخمسون بعد الثلاث مائة، ص ۲۹۱ ❷ تاریخ اسلام کی چار سو باکمال خواتین: ص ۶۳۵

Marfat.com

قاضی شریح کے سامنے ایک دادی اور ماں کا مقدمہ اشعار کی صورت میں

اجلح فرماتے ہیں میں قاضی شریح کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک بچے کی ماں اور نانی اس کے بارے میں لڑتی ہوئی آئیں، ہر ایک کا دعویٰ تھا کہ وہ اس بچے کی حق دار ہے، چنانچہ اس بچے کی نانی نے کہا:

أَبَـــا أُمَيَّةَ أَتَيْـــنَـــاکَ ... وَأَنْـتَ الْـمَـرْءُ نَـأْتِيـهِ
أَتَـــاکَ ابْـــنٌ وَأُمَّـــاهُ ... وَكِـلْتَـــانَـــا تُـفَـدِّيْـهِ
فَـلَـوْ كُـنْـتِ تَـأَيَّـمْـتِ ... لَـمَـا نَـازَعْتُكِ فِيـهِ
تَـــزَوَّجْـــتِ فَهَـــاتِيـــهِ ... وَلَا يَـذْهَـبْ بِكِ التِّيـهُ
أَلَا يَـــا أَيُّهَـــا الْـقَـاضِـي ... فَهَـذِهِ قِـصَّتِـي فِيـهِ

ہم تمہارے پاس آئے ہیں اور تم ایسے شخص ہو جس کے پاس ہم آتے ہیں۔ ایک بچہ اور اس کی دو مائیں تمہارے پاس آئی ہیں اور ہم میں سے ہر ایک اس پر فدا ہے، اگر تو بیوہ ہی رہتی تو میں تجھ سے جھگڑا نہیں کرتی، تو نے شادی کر لی ہے اس لئے اسے مجھ کو دے دے اور تجھے حیرانی نہ لی جائے۔ اے قاضی یہ قصہ ہے میرا اس بچے کے بارے میں۔

بچے کی والدہ نے کہا:

أَلَا أَيُّهَـــا الْـقَـــاضِـــي ... قَـدْ قَـالَـتْ لَکَ الْـجَـدَّهْ
قَـــوْلًا فَـــاسْتَـمِـعْ مِـنِّـي ... وَلَا تَـنْـظُـرْنَـنِـي رَدَّهْ
تُـعَـزِّي الـنَّـفْـسَ عَنِ ابْـنِ ... وَكَبِـدِي حَـمَـلَـتْ كَبِـدَهْ
فَـلَـمَّـا صَـارَ فِـي حِـجْـرِي ... يَتِيـمًـا ضَـائِعًـا وَحْـدَهْ
تَـــزَوَّجْـــتُ رَجَـــاءَ الْـخَيْـرِ ... مَـنْ يَـكْـفِـنِـي فَـقْـدَهْ
وَمَـــنْ يُـظْهِـرْ لِـيَ الْـوُدَّ ... وَمَـنْ يُـحْسِـنْ لِـي رِفْـدَهْ

اے قاضی نانی نے ایک بات کہی اب تو مجھ سے سن اور اس کو لوٹانے میں میرا انتظار

Marfat.com

مت کر، میرا دل میرے بچے کے بارے میں میرے جگر کو تسلی دیتا ہے، میں نے اس کے جگر کو اٹھایا جب وہ میری گود میں آیا تو اکیلا تنہا یتیم بے سہارا تھا۔ میں نے خیر کی امید پر نکاح کیا ہے جو اس کی جدائی پر کفایت کرے گا اور جو میرے لئے محبت ظاہر کرے گا اور جو میرے لئے اچھا تحفہ ہدیہ لائے گا۔

قاضی شریح رحمہ اللہ نے کہا:

قَدْ سَمِعَ الْقَاضِی مَا قُلْتُمَا وَعَلَی الْقَاضِی جَهْدٌ إِنْ عَقِلْ
قَالَ لِلْجَدَّةِ بِینِی بِالصَّبِیِّ وَخُذِی اِبْنَکِ مِنْ ذَاتِ الْعِلَلْ
إِنَّهَا لَوْ صَبَرَتْ کَانَ لَهَا قَبْلَ دَعْوَاهَا یَبْغِیهَا الْبَدَلْ ❶

قاضی نے تم دونوں کی بات سن لی اور قاضی پر کوشش لازم ہے اگر اُسے عقل ہو، اس نے نانی کو کہا کہ بچہ کے ساتھ جدا ہو جا اور اپنے بیٹے کو لے لے علتوں والی عورت سے، کیوں کہ اگر یہ صبر کرتی تو یہ اسے ہی ملتا اس کے اس دعوے سے پہلے جو اسے بدل چاہتا ہے۔ اس طرح انہوں نے فیصلہ نانی کے حق میں کر دیا۔

مولانا محمد علی جوہر کی والدہ بی اماں کی بیت اللہ میں دعا اور جذبہ جہاد

مولانا محمد علی جوہری کی والدہ بی اماں حج کے لئے تشریف لے گئیں تو بیت اللہ کے غلاف کو تھام کر بی اماں نے دعا کی، اے میرے پرودگار! تو نے محض اپنے فضل سے ان بچوں کی پرورش کروائی، میں اس قابل نہ تھی، اب اتنی دعا ہے کہ ان کو سچا مسلمان بنا دے، اور ساتھ ساتھ یہ دعا بھی کی کہ میں لاوارث بیوہ عورت ہوں، تیری شان کے مطابق کوئی نذرانہ میرے پاس نہیں ہے، یہ دو یتیم بچے حاضر ہیں، اے اللہ! شوکت و محمد کو اسلام کے لئے قبول فرما لے۔

فرماتیں تھیں کہ اللہ تعالی نے ان دونوں بھائیوں کو اپنی راہ میں لگا لیا ہے، مولانا

❶ حلیة الأولیاء: ترجمة: شریح بن الحارث، ج۴ص ۱۳۴

Marfat.com

عبدالرحمٰن ندوی کی نگرانی خلیفہ مجاز حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی فرماتے تھے کہ تحریک آزادی کے دو سپوت مولانا شوکت علی اور مولانا محمد علی سے آج ہر کوئی واقف ہے لیکن حریت کے ان علمبرداروں نے جس آغوش میں آنکھ کھولی اور پروان چڑھے، جن کی بے پناہ محبت، توجہ وتربیت نے ان دونوں بھائیوں کو افق عالم پر چمکایا، آج ان سے کم لوگ واقف ہیں، بی اماں مرحومہ بڑی خوش قسمت ماؤں میں سے ہیں کہ انہیں علی برادران جیسے چشم و چراغ ملے۔ ❶

اُم المؤمنین حضرت خدیجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب منصبِ نبوت پر فائز ہوئے تو سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ہی ایمان قبول کیا نہ شک نہ تردّد، نہ توقف نہ انتظار، صرف ایمان ہی قبول نہ کیا، دعوتِ ایمان کی اشاعت میں اپنی ساری دولت بھی وقف کر دی، شعب ابی طالب کی تین سالہ سخت ترین آزمائش میں وہ ساتھ رہیں، پائے استقامت میں ذرہ بھر لغزش نہ آئی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے لئے آسمان سے اللہ کا سلام لائے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب دن بھر مشرکین کی جھڑکیاں اور گالیاں سن کر دل شکستہ گھر تشریف لاتے تو تسلی اور تشفی کا سامان وہی کرتی تھیں، ان کی وفات سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر صدمہ ہوا کہ ان کی جدائی کے سال کا نام ہی ''عام الحزن'' (غم کا سال) رکھ دیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھرپور جوانی انہی کے ساتھ گزاری اور جب تک وہ زندہ رہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی دوسری خاتون کو شرفِ زوجیت نہیں بخشا۔ ❷

والدہ کی طرف سے روٹی صدقہ کرنے پر بیٹے کی دشمنوں سے حفاظت

خلیفہ المقتدر باللہ کے وزیر ابوالحسن بن فرات نے ایک مرتبہ ابوجعفر بن بسطام سے کہا

❶ بیس بڑی خواتین: ص ۱۵۲ ❷ السيرة الحلبية: باب ذكر وفاة عمه أبي طالب وزوجته صلى الله عليه وسلم خديجة، ج ۱ ص ۴۹۰

Marfat.com

کہ یہ تمہاری روٹی کا کیا قصہ ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ اس واقعہ یہ ہے کہ میری والدہ نہایت نیک سن رسیدہ عورت تھیں، میری پیدائش کے وقت ہی سے اس کی عادت ہوگئی تھی کہ میں جس بستر میں سوتا تھا ہر رات اس کے نیچے ایک روٹی رکھ دیا کرتی تھی اور صبح میری طرف سے روٹی کو صدقہ کر دیا کرتی تھی، اور میں بھی اب تک ایسا ہی کر رہا ہوں۔ یہ سن کر وزیر ابن الفرات نے کہا میں تم سے بدظن تھا اور گرفتار کرنا چاہتا تھا، تین رات سے مسلسل خواب دیکھتا تھا کہ تم سے جنگ کر رہا ہوں تا کہ گرفتار کروں، مگر تمہارے ہاتھ میں ڈھال کی مانند روٹی رہتی تھی، جس سے میرا تیر تم کو نہ لگتا تھا۔ جاؤ اب تم مامون ہو۔ [1]

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی کی والدہ ماجدہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ اپنی والدہ صاحبہ کے بارے میں لکھتے ہیں: والدہ ماجدہ (رحمہا اللہ تعالیٰ) حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ سے بیعت تھیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں عبادت کا ذوق عطا فرمایا تھا، جب تک بیماریوں نے انہیں بستر سے لگا نہیں دیا، اس وقت تک روزانہ تلاوت، مناجات، مقبول اذکار و تسبیحات اور نوافل کا معمول کبھی قضاء نہیں ہوا، وہ صبح کو تڑکے سے نصف شب تک بغیر کسی وقفے کے گھر کے کاموں، اولاد کی دیکھ بھال، حضرت والد صاحب کی ضروریات کی انجام دہی، ضعیف ساس کی خدمت اور دوسرے حقوق کی ادائیگی میں مشغول رہتی تھیں اور رات گئے تک فرصت وآرام کا ان کی زندگی میں کوئی خانہ نہیں تھا، لیکن ان تمام مصروفیات کے باوجود ان کے معمولات میں فرق نہیں آتا تھا، اللہ تعالیٰ نے انہیں دو مرتبہ حج اور ایک مرتبہ عمرے کی سعادت سے نوازا اور وہاں انہوں نے بڑی للّٰہیت کا مظاہرہ کیا، آخر عمر میں بھی انہوں نے عمرے کے لئے کچھ رقم جمع کی ہوئی تھی کہ ذرا بیماریوں سے مہلت ملے تو ایک مرتبہ پھر اس سعادت سے سرفراز ہوں لیکن پھر موقع نہ مل سکا۔

[1] البر والصلة لابن الجوزي: الباب السابع والأربعون، ص ۲۲۴

Marfat.com

عمر کے آخری تیرہ سال والدہ صاحبہ نے تقریباً مسلسل صاحب فراش رہ کر گزارے، ان ایام میں بھی ان کی عبادت کے معمولات جاری رہے البتہ فالج کے حملے کے بعد بالکل معذور ہوگئیں تو شاید مکلّف بھی نہ رہی ہوں لیکن صوم وصلوۃ کا فدیہ ادا فرماتی رہیں اور اب کچھ عرصہ سے نماز کے وقت قبلہ رو ہو کر بیٹھ جاتی تھیں، جتنا کچھ پڑھ سکیں پڑھ لیتی تھیں۔

دوشنبہ ۲۰ رجب کو پیاس کی شدت کی وجہ سے پانی بہت سا پیا گیا یہاں تک کہ پیٹ میں غیر معمولی نفخ ہوگیا، اسی اضطراب کی حالت میں عشاء کی اذان ہوگئی تو انہوں نے لیٹنے سے پہلے حسب معمول قبلہ رو ہونا چاہا اور قبلہ کی طرف مڑتی ہوئی اچانک بستر پر گر گئیں، برادر محترم محمد رضی صاحب نے جن کے گھر میں وہ اس وقت مقیم تھیں، اٹھانا چاہا تو اندازہ یہ ہوا کہ فالج کا دوبارہ حملہ ہوا ہے، اسی دوران متعدد بار قے آئی اور بولنے کی طاقت سلب ہوگئی، ابھی یہ عالم اضطراب جاری تھا کہ اچانک والدہ کے ہاتھ میں حرکت ہوئی، ایسا محسوس ہوا جیسے وہ تکیہ کے نیچے کچھ تلاش کرنا چاہتی ہیں، تکیے کے نیچے ان کی تسبیح رکھی رہتی تھی، احقر نے تسبیح ان کے ہاتھ میں دی تو معلوم ہوا کہ اسی کی تلاش تھی، زبان میں تو حرکت نہ رہی تھی لیکن ہاتھ سے انہوں نے جلدی جلدی تسبیح کو گھمایا اور اس طرح تسبیح پڑھتے پڑھتے بے ہوش ہوگئیں، عالم ہوش وحواس میں ان کے جسم کی آخری اختیاری حرکت نماز کے لئے اور ہاتھوں کی آخری حرکت تسبیح کے لئے تھی۔ [1]

بیٹے کے استحقاق سے متعلق خاتون کا گورنر کے سامنے دانش مندانہ گفتگو

امام ابوالأسود الدؤلی رحمہ اللہ کا اپنی بیوی سے بیٹے کے متعلق جھگڑا ہوا، ابوالأسود رحمہ اللہ نے بیوی سے بیٹا چھیننا چاہا، بیوی اسے زیاد جو بصرہ کے گورنر تھے اس کے پاس لے گئی، بیوی نے کہا:

أَصْلَحَ اللّٰهُ الْأَمِيْرَ، هٰذَا ابْنِيْ كَانَ بَطْنِيْ وِعَاءَهُ، وَحِجْرِيْ فِنَاءَهُ،

[1] نقوش رفتگاں: ص ۱۶۱

Marfat.com

وَثَـدْيِي سِقَاءَهُ، أَكْلَؤُهُ إِذَا نَامَ، وَأَحْفَظُهُ إِذَا قَامَ، فَلَمْ أَزَلْ بِذٰلِكَ سَبْعَةَ أَعْوَامٍ حَتّٰى إِذَا اسْتَوْفٰى فِصَالُهُ، وَكَمُلَتْ خِصَالُهُ، وَاسْتَوْكَعَتْ أَوْصَالُهُ، وَأَمَّلْتُ نَفْعَهُ، وَرَجَوْتُ دَفْعَهُ، أَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ مِنِّي كَرْهًا فَادِنِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ، فَقَدْ رَامَ قَهْرِي وَأَرَادَ قَسْرِي.

اللہ امیر کو سلامت رکھے، یہ میرا بچہ ہے، میرا پیٹ اس کے لئے برتن، میری گود اس کا صحن، میرے پستان اس کے لئے دودھ کے مشکیزے تھے، یہ سوتا تو میں اس کی نگہداشت کرتی، اٹھتا تو اس کی حفاظت کرتی۔ یونہی سات برس گزر گئے، دودھ چھڑانے کے بعد جب یہ اس عمر کو پہنچا کہ باپ اسے ساتھ لے کر چل سکے، اس کی عادات اچھی ہو گئیں، اس کے جوڑ مضبوط ہو گئے اور میں یہ اُمید لگا بیٹھی کہ اب یہ مجھے نفع پہنچائے گا اور میری مدافعت کرے گا ایسے وقت میں یہ باپ اسے مجھ سے زبردستی چھیننا چاہتا ہے، امیر! میری مدد کیجیے! یہ اپنا قہر برسانے اور جبر کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے۔

ابوالاسود الدؤلی رحمہ اللہ بولے:

أَصْلَحَكَ اللّٰهُ، هٰذَا إِبْنِي حَمَلْتُهُ قَبْلَ أَنْ تَحْمِلَهُ، وَوَضَعْتُهُ قَبْلَ أَنْ تَضَعَهُ، وَأَنَا أَقُومُ عَلَيْهِ فِي أَدَبِهِ، وَأَنْظُرُ فِي أَوَدِهِ، وَأَمْخَحُهُ عِلْمِي وَأُلْهِمُهُ حِلْمِي، حَتّٰى يَكْمُلَ عَقْلُهُ وَيَسْتَحْكِمَ فَتْلُهُ.

اللہ آپ کو سلامت رکھے، میں نے اپنے بچے کو (نطفہ کی شکل میں) اس کے اٹھانے سے پہلے (اپنی پشت میں) اٹھایا، اس کے جنم دینے سے پہلے اس کو (رحمِ مادر میں) جنم دیا، اور اب اسے ادب سکھلانے کا میں نے بیڑا اٹھایا ہے، اس کی ضروریات کو پورا کرتا ہوں، اسے علم سکھاتا اور حلم (بردباری) عطا کرتا ہوں، یہاں تک کہ اب اس کی عقل کامل ہو گئی اور نشاط (چستی اور پھرتی) اور قوت مستحکم ہو گئی۔

عورت نے جواباً کہا:

Marfat.com

صَدَقَ، أَصْلَحَکَ اللّٰهُ، حَمَلَهُ خِفًّا، وَحَمَلْتُهُ ثِقْلًا، وَوَضَعَهُ شَهْوَةً، وَوَضَعْتُهُ كَرْهًا.

ہاں! امیر المؤمنین! یہ سچ کہتا ہے (مگر میرے اور اس کے اٹھانے، میرے اور اس کے جنم دینے میں زمین وآسمان کا فرق ہے) اس نے اس وقت اٹھایا جب یہ (بشکل نطفہ) بالکل ہلکا پھلکا تھا اور جب میں نے اسے (اپنے پیٹ میں اس کے پورے وجود سمیت) اٹھایا تو اس وقت یہ بھاری تھا، اس نے اپنی شہوت پوری کرنے کے لئے (میرے رحم میں) اسے جنم دیا لیکن میں نے مجبور ہو کر (مشقت اور تکلیف کے ساتھ) اسے جنم دیا ہے۔

زیاد نے فریقین کی باتیں سن کر اپنا فیصلہ سنایا (شوہر سے کہا) بچہ ماں کے حوالے کردو، یہی اس کی زیادہ حق دار ہے، اور اپنی قافیہ بندی بند کردو۔ [1]

تین عقلمند باندیوں کا اپنے انتخاب پر قرآنی آیات سے استدلال

ہارون الرشید کو ایک مرتبہ ایک لونڈی کی ضرورت پیش آئی، اس نے اعلان کیا تو اس کی خدمت میں تین لونڈیاں حاضر ہوئیں، بادشاہ نے دیکھا تو کہا کہ ایک درکار ہے اور تم تین ہو، اچھا میں تم تینوں میں ایک کا انتخاب کرتا ہوں، تینوں لونڈیاں سامنے ایک صف میں کھڑی تھیں، بادشاہ جب انتخاب کے لئے اٹھا تو پہلی بولی:

وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ.

اور سبقت کرنے والے مہاجرین اور انصار میں سے، پہلی نے یہ آیت پڑھی یعنی آیت سے استینا دکر کے یہ اشارہ کیا کہ میں سب سے پہلے ہوں لہٰذا میرا انتخاب کیجیے۔

دوسری جو دونوں کے وسط میں کھڑی تھی بولی:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ.

اور اسی طرح بنایا ہے ہم نے تم کو درمیانی امت تا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ۔

[1] محاضرات الأدباء: أولى الأبوين بتفقد الولد، ج ۱ ص ۴۰۲

Marfat.com

تیسری جو سب سے آخر میں کھڑی تھی اس نے حسب ذیل آیت پڑھی:

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الْاُولٰى .

اور آخر بہتر ہے آپ کے لئے پہلے سے۔ ہارون الرشید تینوں پر بہت خوش ہوئے اور تینوں کو خرید لیا۔ ❶

بادشاہِ وقت کو حسنِ سلوک اور خوفِ آخرت کی ترغیب دینے والی جرأت مند خاتون

امۃ الحبیب امیر تیمور گورگان کی اہلیہ تھی۔ والد کا نام یزدانی تھا جو چوتھے عثمانی فرمانروا سلطان بایزید اوّل کی فوج کا ایک جرنیل تھا۔ امہ الحبیب ترکستان میں پیدا ہوئی، والد نے اس کو دوسرے علوم کے علاوہ شہسواری اور فنونِ سپہ گری سکھانے کا بھی خاص اہتمام کیا۔ چنانچہ جوان ہو کر وہ اپنے باپ کا دست و بازو بن گئی اور کئی فوجی مہموں میں اس کے ساتھ شریک ہوئی۔ ۸۰۴ھ میں امیر تیمور نے سلطنت عثمانیہ پر یلغار کی تو سلطان بایزید نے انگورہ کے مقام پر اس کا پر جوش مقابلہ کیا۔ ترک فوج میں یزدانی بھی اپنی بیٹی امۃ الحبیب کے ساتھ شامل تھا۔ ترک فوج کی جانبازی کے باوجود قسمت نے سلطان بایزید کا ساتھ نہ دیا اور اس نے شکست کھائی۔ امیر تیمور نے سلطان بایزید سمیت ترک فوج کے سینکڑوں سپاہیوں کو گرفتار کر لیا۔ امیر تیمور فطری طور پر بڑا سخت دل واقع ہوا تھا، اس نے سلطان بایزید کو لوہے کے ایک بڑے پنجرے میں محبوس کر دیا اور دوسرے تمام قیدیوں کے قتل کا حکم صادر کیا۔ ان قیدیوں میں امۃ الحبیب بھی شامل تھی، اس وقت اس نے مردانہ فوجی لباس پہن رکھا تھا۔ وہ کسی نہ کسی طریقے سے امیر تیمور کے سامنے پہنچ گئی اور اس کے سامنے ایک دل دہلانے والی تقریر کی، جس میں اس کو آخرت کا خوف دلایا اور اسیرانِ جنگ کے ساتھ نرم سلوک رکھنے کی

❶ كتاب الاذكياء لإبن الجوزي: ص ۲۲۴

Marfat.com

ترغیب دی۔ یہ تقریر کرنے کے بعد اس نے اپنا آہنی خود سر سے اتار کر زمین پر پٹخ دی اور امیر تیمور سے مخاطب ہو کر کہا:

''اے بادشاہ! میری طرف دیکھ میں ایک عورت ہوں اور موت سے بالکل نہیں ڈرتی، مجھے اور میری قوم کے سپاہیوں کو قتل کر کے تیرے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا۔ جس قوم میں مجھ جیسی عورتیں ہوں وہ کبھی نہیں مر سکتی۔''

امۃ الحبیب کی تقریر ایسی مؤثر تھی کہ امیر تیمور جیسے شخص کا دل بھی موم ہو گیا۔ اس نے امۃ الحبیب اور دوسرے ترک قیدیوں کو رہا کرنے کا حکم دیا (البتہ بایزید کو اس نے رہا نہ کیا) رہا ہونے والے قیدیوں میں امۃ الحبیب کا باپ بھی تھا۔ امیر تیمور نے اس سے امۃ الحبیب کا رشتہ مانگ لیا جو اس نے منظور کر لیا اور یوں وہ بادشاہ کی بیوی بن گئی۔ امیر تیمور نے اس کو حمیدہ بانو بیگم کا خطاب دیا۔ امۃ الخبیب سے شادی کے بعد امیر تیمور صرف تین سال زندہ رہا اور ۸۰۷ھ میں فوت ہو گیا۔ امۃ الحبیب کے بطن سے اس کی جو اولاد ہوئی وہ زندہ نہ بچی، بیوہ ہونے کے بعد اس کے سوتیلے بیٹے نے اس کو تنگ کرنا شروع کر دیا۔ آخر وہ سمرقند سے طفلس چلی گئی لیکن وہاں بھی حالات ناسازگار پائے۔ آخر اس نے قسطنطنیہ میں مستقل اقامت اختیار کر لی اور وہیں اکسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی۔ ❶

اُم حکیم کی دعوت پر اُن کے شوہر کا قبولِ اسلام اور حضور کی خوشی

ام حکیم اپنے خاوند عکرمہ کے مسلمان ہونے کا سبب بنی جو یمن کی طرف بھاگ گیا تھا، ام حکیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی، اس نے عکرمہ کے لئے امن کی ضمانت طلب کی جو آپ نے اُسے دے دی، پھر اس نے اسے تلاش کرنے کی اجازت طلب کی آپ نے اُسے اس کی اجازت بھی دے دی، وہ اس کی تلاش میں نکلی اور اسے یمن میں جا ملی، اس نے کہا: میرے چچازاد! میں تیرے پاس دنیا کے سب سے بہتر، سب سے نیک اور

❶ تاریخ اسلام کی چار سو باکمال خواتین: ص ۳۵۰، ۳۵۱

Marfat.com

سب سے اول درجے کے انسان کے ہاں سے آئی ہوں۔تو اپنی جان کو تباہ نہ کر اور میرے ساتھ چل، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیری جان کی امان طلب کی ہے۔

اس نے کہا تو نے یہ سب کچھ کر لیا ہے۔

اس نے کہا ہاں میں نے خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے امان دے دی ہے۔

تو وہ اس کے ساتھ واپس آ گیا، جب عکرمہ مکہ معظّمہ کے قریب آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے کہا۔

تمہارے پاس عکرمہ مؤمن مہاجر کی صورت میں آئے تو تم اس کے باپ کو گالی نہ دینا کیونکہ میت کو گالی دینے سے زندہ کو تکلیف ہوتی ہے، اور میت کو تو وہ گالی پہنچتی نہیں۔

راستے میں واپسی پر عکرمہ نے بیوی سے ازدواجی تعلقات قائم کرنے کا اظہار کیا تو اس نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ تم کافر ہو اور میں مؤمن۔

اس نے کہا اچھا معاملے کی یہ نوعیت ہے، یہ تو بڑی بات ہے۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھاگ کر اس کی طرف لپکے، عکرمہ کی آمد پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ خوشی ہوئی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے وہ آپ کے سامنے باادب کھڑا رہا اس کے ساتھ اس کی بیوی بھی نقاب اوڑھے کھڑی تھی۔

اس نے کہا اے محمد! اس نے مجھے بتایا ہے کہ آپ نے مجھے امان دے دی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں یہ سچ کہتی ہے تجھے امان ہے۔ عکرمہ نے برجستہ کہا:

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ

Marfat.com

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔

عکرمہ کا سر شرم سے جھک گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مانگئے جو کچھ مانگنا ہے، تا کہ میں تجھے دوں، عکرمہ نے کہا: آپ میرے لئے اللہ تعالی سے اس جرم عداوت کی معافی طلب کر دیں جو عداوت میں آپ سے کرتا رہا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دُعا مانگی:

اللَّهُمُ اغْفِرْ لِعِكْرِمَةَ كُلَّ عَدَاوَةٍ عَادَانِيْهَا، أَوْ مَوْكِبٍ أَوْضَعَ فِيهِ يُرِيدُ أَنْ يُصَدَّ عَنْ سَبِيلِكَ.

اے اللہ! عکرمہ سے ہر وہ عداوت بخش جو اس نے کی، اور ہر وہ جرم بخش جو اس نے تیرے راستے میں رکاوٹ بننے کے لئے کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بیوی کو پہلے نکاح کی بنیاد پر ہی اس کے لئے جائز قرار دے دیا:

وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَا أَدَعُ نَفَقَةً كُنْتُ أَنْفَقْتُهَا فِي الصَّدِّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا أَنْفَقْتُ ضِعْفَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَلَا قَاتَلْتُ قِتَالًا فِي الصَّدِّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا أَبْلَيْتُ ضِعْفَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

اس نے کہا یا رسول اللہ! جتنا اللہ کی راہ سے روکنے کی خاطر مال خرچ کرتا رہا اس سے دوگنا مال میں اللہ کی راہ میں خرچ کیا کروں گا۔ جتنا میں اللہ کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرنے کے لئے لڑائی کرتا تھا اب اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے دوگنا دشمن سے برسرپیکار ہوا کروں گا۔

عکرمہ اور اس کی بیوی اُم حکیم رضی اللہ عنہا نے اسلام کو خوب اپنایا اور وہ اسلامی واجبات کو ادا کرنے میں زندگی بھر پوری طرح دلچسپی لیتے رہے۔ [1]

[1] المستدرک علی الصحیحین: کتاب معرفة الصحابة، ذکر مناقب عکرمة بن أبي جهل، ج۳ ص ۲۷۰، رقم: ۵۰۵۷

Marfat.com

سیدہ نشاط النساء کا استغناء

حسرت موہانی معاشی پریشانی میں مبتلا ہی رہے اور کوئی دوسرا ساتھ بھی نہ تھا، صرف اکیلے ہی کمانے والے تھے، جب جیل وغیرہ چلے گئے تو وہ معاش کا سلسلہ بھی منقطع ہو گیا تھا، کئی موقعہ پر سخت حالات آئے مگر ان حالات پر سیدہ نشاط النساء نے صبر کا دامن نہ چھوڑا، جب ۱۹۲۳ء میں اہل پونا کو یہ بات معلوم ہوئی کہ ان پر مالی پریشانی ہے تو ان لوگوں نے مدد کرنے کی بہت کوششیں کیں مگر اس صابر عورت نے سب کی امداد کو ٹھکرا دیا۔ ❶

سیدہ خیر النساء کی رمضان المبارک میں تلاوت

ابتدا ہی سے خیر النساء (والدہ ماجدہ مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ) کو مذہبی لگاؤ تھا، اپنے شوق سے اپنے بھائی سید عبید اللہ سے قرآن پاک حفظ کرنا شروع کیا اور تین سال کی مدت میں قرآن پاک حفظ کر لیا، پھر رمضان میں مزے لے کر پوری رات میں ایک پارہ تراویح میں پڑھتی تھیں اور ساتھ میں عورتیں بھی شریک ہو جاتی تھیں، علی میاں کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں چھپ کر دیر تک والدہ صاحبہ کا قرآن کھڑا سنتا رہا، وہ تراویح پڑھا رہی تھیں اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آسمان سے بارش ہو رہی ہے، وہ لطف آج تک نہیں بھولتا۔ ❷

اُم ابان کا نکاح کے لئے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو ترجیح دینا

ام ابان بن عتبہ بن ربیعہ کے شوہر ابان بن سعید بن العاص بن امیہ تھے، جو جنگ اجنادین میں شہید ہو گئے۔ ان کے شوہر کو ان کے ساتھ صرف دو راتیں بسر کرنے کا موقع ملا اور پھر شہید ہو گئے۔

تو جب ان کی عدت پوری ہو گئی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کو نکاح کا پیغام بھیجا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ پوچھا گیا کس وجہ سے انکار کر دیا ہے؟ تو کہا ''وہ ترش رو

❶ تاریخ اسلام کی چار سو باکمال خواتین: ص ۶۳۶ ❷ بیس بڑی خواتین: ص ۲۵۴، ۲۵۵

Marfat.com

آتے ہیں، اسی طرح جاتے ہیں، ان کے دروازے بند رہتے ہیں اور ان کا مال بھی کم ہے''

پھر ان کو حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا تو ان کو بھی انکار فرمادیا۔ پوچھا کیوں؟ تو کہا کہ ''ان کا ایک ہاتھ عورت کی چوٹی میں اور دوسرا کوڑے میں رہتا ہے''۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو نکاح کا پیغام دیا تو بھی انکار کر دیا، پھر پوچھا گیا کیا وجہ ہے؟ تو کہا ''عورتوں کو ان سے صرف مباشرت ملتی ہے اور کچھ نہیں''۔

پھر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا تو کہا یہ میرے لئے صحیح شوہر بننے کے حقدار ہیں، پوچھا گیا وہ کیسے؟ فرمایا:

إنی عارفة بخلائقه إن دخل دخل ضحاكا وإن خرج خرج بساما إن سألت أعطى وإن سكت ابتدأ وإن عملت شكر وإن أذنبت غفر.

میں ان کے اخلاق سے باخبر ہوں، اگر آتے ہیں تو مسکراتے، اور جاتے ہیں تو مسکراتے ہوئے۔ اگر بیوی سوال کرے تو عطا کرتے ہیں اور اگر چپ رہیں تو وہ خود ہی ابتداء کرتے ہیں، اور اگر کام کریں تو شکر ادا کرتے ہیں اور اگر کوئی خطا سرزد ہو جائے تو اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ سہاگ رات گزار لی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ ''اے ابو محمد! اگر اجازت دیں تو میں ابان سے کچھ بات کرلوں؟''

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''بات کرلیں''۔

تو یہ گئے اور کہا: ''السلام علیک اے اپنی جان کو عزیز رکھنے والی۔''

تو ام ابان نے جواب دیا: ''وعلیک السلام''۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے ہم میں سے جس کو چاہا انکار کر دیا اور ابن بنت الخضرمی سے شادی کرلی۔

Marfat.com

توام ابان نے کہا: ''قسمت کا فیصلہ ہے۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ''بہر حال آپ (کا انتخاب عمدہ ہے کہ آپ) نے ہم میں سب سے خوبصورت اور سب سے سخی اور گھر والوں کے بارے میں سب سے بہتر سے شادی کی ہے۔ ❶

شوہر کی رضامندی کے مطابق زندگی گزارنا

عاصم بن عمر ایک دفعہ عمرے کے ارادے سے سفر میں نکلے، تو راستے میں قدیم نامی مقام میں ایک گھر کے سامنے آرام کے لئے ایک خیمہ نصب کیا، آپ بہت بھاری جسم والے انتہائی حسین تھے، گھر کی مالکن نے ان کے پاس پیغام بھجوایا کہ میرے شوہر بڑے غیرت مند شخص ہیں ہمارے گھر کے قریب سے بھی کوئی گزرتا نظر آئے تو بھی مجھے مارتے ہیں، اگر انہوں نے تمہیں یہاں دیکھ لیا تو مجھ پر مصیبت آجائے گی۔ لہذا خدا کے لئے میرے یہاں سے چلے جاؤ۔ تو انہوں نے جوابی پیغام بھیجا کہ میں یہاں صرف کچھ وقت آرام کر لینے کے لئے ہی رکا ہوں، عنقریب ہی یہاں سے کوچ کرنے والا ہوں، میری وجہ سے تمہارے شوہر کی طرف سے تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی، اس وقت میرے لئے یہاں سے جانا مشکل ہے۔

گھر کی مالکن نے دوبارہ یہی پیغام بھجوایا کہ وہ (عاصم) یہاں سے چلے جائیں۔ اس دوران ایک بڑھیا کو عاصم نے گھر سے نکلتے ہوئے دیکھا تو اس سے اس عورت (گھر کی مالکن) کے بارے میں دریافت کیا۔ بڑھیا نے بتایا کہ یہ خردیہ بنت اکتم ہے، اس کے شوہر ربیع بن احرم ہیں اس کا ایک چھوٹا بچہ بھی ہے جس کا نام باپ کے نام (ربیع) سے رکھا گیا

❶ تاریخ مدینة دمشق لابن العساکر: ترجمة: أم أبان بنت عتبة بن ربیعة بن عبد شمس، ج ۷۰ ص ۱۹۷، ۱۹۸ / مختصر تاریخ دمشق: ترجمة: أم أبان بنت عتبة بن ربیعة، ج ۲۸ ص ۱۳۳

Marfat.com

ہے اس کے بعد وہ بڑھیا چلی گئی۔ عاصم بن عمر کچھ اشعار پڑھنے لگے اس اثناء میں اس عورت (گھر کی مالکن) کا شوہر گھر میں داخل ہوا اور سکون سا محسوس ہوا۔ جب عاصم کے اشعار ختم ہوئے تو سنا کہ گھر سے آواز آرہی تھی، شوہر اس عورت کو مار رہا تھا۔

عاصم صبر و تحمل سے بیٹھے رہے، یہاں تک کہ گمان ہوا کہ شوہر کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو یہ ان کے گھر پہنچے اور شوہر کو آواز دی وہ باہر نکلے اور عاصم سے کہا: اللہ تمہارا بھلا کرے تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ تو عاصم نے اس کی بیوی کی پیغام رسانی کا واقعہ سنایا۔ اس نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان! تم تو میرے گھر کے اندر بھی ہوتے تب بھی تمہارے بارے میں کوئی بدگمانی یا شک نہیں ہوسکتا تھا۔ ❶

خواتین کی ذہانت وفطانت کے پندرہ دلچسپ واقعات

۱..... ایک دیہاتی نے اپنی بیوی سے پوچھا تمہاری دیگچی کہاں تک پہنچی (پک گئی یا نہیں)؟ جواب دیا اس کا خطیب تقریر کرنے کھڑا ہوگیا ہے (یعنی جوش مار رہی ہے)۔ ❷

۲..... عطار ماجن کے سامنے ایک باندی کھڑی ہوئی تو عطار نے کہا ''وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ'' یعنی جب وحشی جانور اکٹھے ہوجائیں گے۔ تو باندی نے جواب دیا ''وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَهٗ'' یعنی ہمارے لئے تو مثال دیتا ہے اور اپنی خلقت کو بھول گیا۔ ❸

۳..... ایک عورت قیس بن سعد بن عبادہ کے پاس آئی اور کہا میں آپ کو اپنے چوہوں کی کمی کی شکایت کرتی ہوں (یعنی گھر میں کھانا پانی نہیں ہے یہاں تک کہ مایوس ہوکر چوہے بھی وہاں سے چلے گئے ہیں)۔

قیس نے فرمایا کس قدر اچھا اشارۃً کلام کیا ہے، لہذا اس کے گھر کو گندم، گوشت اور

❶ آئینہ خواتین: ص ۳۳ ❷ الأذكياء لابن الجوزي: الباب الخامس عشر، ص ۹۳

❸ الأذكياء لابن الجوزي: الباب الخامس عشر، ص ۱۲۹

Marfat.com

گھی سے بھر دو۔

۴.....حجاج کے سامنے ایک خارجی فرقے کی عورت پیش کی گئی، تو حجاج نے اپنے اصحاب سے دریافت کیا کہ اس کا کیا کریں؟ کہا کہ اس کو جلدی قتل کروادیں، خارجیہ نے کہا اے حجاج! آپ کے ساتھی کے وزراء آپ کے وزراء سے بہتر تھے، حجاج نے پوچھا میرا ساتھی کون ہے؟ کہا فرعون کہ جب اس نے اپنے وزراء سے مشورہ لیا کہ موسیٰ علیہ السلام کا کیا کریں تو انہوں نے کہا تھا ''اَرْجِهْ وَاَخَاهُ'' اس کو اور اس کے بھائی کو مہلت دیجئے۔

۵.....ایک دوسری خارجیہ کو حجاج کے سامنے پیش کیا گیا تو حجاج اس کی طرف دیکھ کر باتیں کرتا رہا وہ اس کی طرف بالکل نہ دیکھتی بلکہ دوسری طرف منہ موڑ لیتی، کسی نے کہا تجھ سے امیر بات کر رہے ہیں اور تو اس کو نہیں دیکھ رہی، تو اس نے کہا:

إني لأستحي أن أنظر إلى من لا ينظر الله إليه.

مجھے شرم آتی ہے اس شخص کو دیکھنے سے جس کو اللہ بھی نہیں دیکھتا۔ (۱)

۶.....حضرت عبد اللہ بن زبیر حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے والد محترم مدینے گئے تو میرے والد نے تمام مال جو پانچ یا چھ ہزار درہم تھے ساتھ لے لئے۔ پھر بعد میں میرا دادا ابو قحافہ گھر آیا اور کہا میرا خیال ہے اللہ کی قسم! اس (ابو بکر) نے اپنی جان کے ساتھ اپنے مال سے بھی تم کو تکلیف و مشقت میں ڈال دیا ہے، میں نے کہا ہرگز نہیں، ابا جان وہ ہمارے لئے بہت مال چھوڑ گئے ہیں، اور پھر میں پتھر لے کر الماری کے کونے میں رکھ کر ان پر کپڑا ڈال دیا اور دادا کا ہاتھ ان پر رکھوا کر کہا یہ اتنا سارا مال ہمارے لئے چھوڑ گئے ہیں (آخری عمر میں نابینا ہونے کے سبب وہ سمجھے کہ یہ درہم ہیں) تو بابا نے کہا ہاں اگر یہ تمہارے لئے چھوڑ گئے ہیں تو پھر صحیح ہے، حالانکہ واللہ انہوں نے نہ ہمارے لئے تھوڑا چھوڑا تھا نہ زیادہ۔ (۲)

(۱) المستطرف في كل فن مستظرف: الباب الثالث والثلاثون، ص ٦٦

(۲) الأذكياء: الباب الحادى والثلاثون، ص ٢٠٩

Marfat.com

۷.....امام جاحظ کہتے ہیں کہ میں نے لشکر میں ایک بہت دراز قد خاتون دیکھی، ہم کھانا کھا رہے تھے تو میں از راہ مذاق اس کو کہا نیچے اتر آئی تا کہ آپ ہمارے ساتھ تناول کر لیں، تو اس نے کہا تو اوپر چڑھ تا کہ دنیا کو دیکھ سکے۔

۸.....امام جاحظ ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک خوبصورت عورت کو دیکھا، میں نے کہا تیرا نام کیا ہے؟ کہا مکہ، میں نے کہا کیا تو مجھ کو اجازت دیتی ہے کہ میں تیرے حجر اسود کو چوم لوں (یعنی تیرا بوسہ لوں) تو اس نے جواب دیا نہیں پہلے توشہ اور سواری ضروری ہے (یعنی حج کی شرط ہے کہ پہلے کفایت کرنے والا مال ہو اور سواری ہو تو وہ حاضر کر لو پھر دیکھ لیں گے)۔ ❶

۹.....ایک شخص کے سامنے دو باندیاں پیش کی گئیں ایک کنواری دوسری غیر کنواری، تو وہ کنواری کی طرف مائل ہو گیا، تو غیر کنواری نے کہا تو نے اس میں رغبت کیوں کی؟ اس کے اور میرے درمیان ایک دن ہی کا تو فرق ہے، تو کنواری نے کہا ''وَإِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّوْنَ'' اور بے شک ایک دن تیرے پروردگار کے نزدیک تمہارے شمار کے مطابق ہزار سال کا ہوگا۔ تو اس نے دونوں کو خرید لیا۔ ❷

۱۰.....امام ابوالوفاء بن عقیل رحمہ اللہ کے خط سے منقول ہے کہ کسی حنفی قاضی کا طریقہ تھا کہ جب اس کو گواہوں پر شک ہوتا تو ان کو جدا جدا کر دیتا، ایک معاملہ میں جس میں عورتوں کی گواہی ہوتی ہے ایک مرد اور دو عورتوں نے گواہی دینا چاہی، تو قاضی نے ان کو جدا کرنا چاہا، تو ایک عورت نے کہا آپ سے غلطی ہوگئی ہے؟ پوچھا کیسے؟ کہا اللہ کا فرمان ہے ''فَتُذَكِّرَ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى'' پس ان میں سے ایک دوسرے کو یاد دلائے۔ اور جب آپ علیحدہ کر دیں گے تو یہ مطلب کہاں حاصل ہوگا؟ تو قاضی اس سے رک گیا۔ ❸

❶الأذكياء: الباب الحادى والثلاثون، ص۲۱۷ ❷الأذكياء: الباب الحادى والثلاثون، ص۲۲۵ ❸الأذكياء: الباب الحادى والثلاثون، ص۲۲۴

Marfat.com

۱۱.....ایک بڑھیا کسی کے پاس آئی اور کہا ایک مرد کا رشتہ ہے جو لوہے سے لکھتا ہے اور شیشے سے مہر لگاتا ہے، تو وہ سننے والی راضی ہوگئی اور اس کے مقصود آدمی سے شادی کر لی، بعد میں پتہ چلا کہ وہ حجام (نائی) ہے اور وہ سمجھے تھے کہ یہ سنہار ہے یا حکومت کا کوئی افسر ہے جو مہریں لگاتا ہے۔

۱۲.....ایک دلالہ نے کہا کسی مرد کو لاؤ میرے پاس ایک عورت ہے گویا وہ نرگس ہے، اس نے شادی کر لی، دیکھا تو بدصورت بڑھیا ہے، مرد نے کہا (اس دلالہ کو) تو نے مجھے جھوٹ کہا اور دھوکہ دیا، اس نے کہا اللہ کی قسم! میں نے ایسا نہیں کیا میں نے اس کو صرف تشبیہ دی تھی نرگس کے ساتھ اس لئے کہ اس کے بال سفید اور چہرہ زرد اور پنڈلیاں سبز ہیں (اور یہ صفات نرگس کے پھول میں بھی ہوتی ہیں)۔

۱۳.....ایک عورت نے اپنی باندی کو ایک درہم دیا اور کہا ھریسہ (طاقت کا کشتہ) خرید لا، باندی گئی پھر واپس آئی تو کہا اے آقا! درہم تو مجھ سے گر گیا اور ضائع ہوگیا، آقا نے کہا اے غافل پورا منہ پھاڑ کر کہہ رہی ہے کہ درہم چلا گیا، تو باندی نے اپنے ہاتھ سے آدھا منہ بند کر لیا پھر آدھے منہ سے کہا اور اے مالکن پیالہ بھی ٹوٹ گیا ہے (جس میں ھریسہ لانا تھا)۔

۱۴.....ایک بوڑھی میت پر رو رہی تھی کسی نے پوچھا یہ میت تیرے رونے کی کیوں مستحق ہے؟ یعنی تجھ کو کس وجہ سے اس پر رونا آرہا ہے، کہا یہ ہمارا واحد ایسا پڑوسی تھا جس کو زکوۃ، صدقہ لینا جائز تھا اور یہ مر گیا (اب یہاں کوئی صدقہ وغیرہ لینے والا نہیں ہے) اور ہم میں سے ہر شخص پر زکوۃ واجب ہے۔

۱۵.....ایک آدمی نے ایک باندی خریدنے کا ارادہ کر لیا، تو باندی سے پوچھا تیری کیا قیمت مالکان نے لگائی ہے؟ کہا ''وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ'' یعنی (تیرے پروردگار کے لشکر کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا)۔ [1]

[1] الأذكياء: الباب الحادي والثلاثون، ص ۲۲۴، ۲۲۵

Marfat.com

اُم معبد رضی اللہ عنہا کی خشک تھنوں والی بکری دودھ سے بھر گئی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور رفیقِ سفر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ مدینے کی طرف ہجرت کے لئے تیار ہوئے، اور دونوں کے ساتھ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا غلام عامر بن فہیرہ برائے خدمت ساتھ ہو گیا اور یہ مہاجر قافلہ اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہو گیا۔ سواریاں ان کو لے کر چلنے لگیں کبھی تیز کبھی آہستہ اس طرح یہ جنگل کے غبار آلود صحراء میں بڑھتے چلے جا رہے تھے، جہاں کہیں سفر کی تھکان ان کو بوجھل کر دیتی تو کسی جگہ پڑاؤ ڈلا دیتے اور کچھ آرام کرتے، اور جو ان کے آس پاس دیہات میں لوگ ہوتے ان سے کھانا پانی حاصل کرتے، یہاں تک کہ یہ مختصر قافلہ اپنے راستے سے ہوتا ہوا اُم معبد خزاعیہ رضی اللہ عنہا کے پاس گذرا۔

ام معبد کا گھر قریب میں تھا، یہ سخی اور گاؤں والی عورت تھی، ان کے چہرے پر قوتِ صبر، محنت کے آثار ظاہر ہوتے تھے، اپنے خیمے کے آگے سخیوں کی طرح بیٹھ جاتیں اور جو بھی سامنے سے قافلہ والا یا کوئی مسافر گذرتا تو ان کو کھلاتی پلاتی، جب یہ قافلہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اُم معبد رضی اللہ عنہا کے پاس سے گذرا تو انہوں نے اس خاتون سے گوشت اور کھجور وغیرہ پوچھیں تا کہ خرید لیں لیکن (قسمت سے اس وقت) ان کے پاس کچھ نہ پایا اور یہ خاتون بڑے افسوس سے عذر پیش کرنے لگیں کہ اللہ کی قسم! ہمارے پاس کچھ بھی ہوتا تو ہم آپ حضرات کی مہمانی سے ہرگز کنارہ نہ کرتے، اور اُس وقت آپ کو کچھ سوال کرنے اور قیمت ادا کرنے کی بھی کوئی ضرورت پیش نہ آتی (اور یہ سال بڑا قحط والا تھا، دیہات بالکل بے آب وگیاہ تھے، سخت قحطوں میں اور عوام الناس بھی توشہ ختم ہونے کی وجہ سے بڑے قحط زدہ اور بھوکے تھے) اسی اثناء میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام معبد کے خیمے کے کونے میں بکری بندھی دیکھی، آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا یہ بکری دودھ نہیں دیتی اے ام معبد!

عرض کیا مشقت اور بیماری نے اس کو کمزور اور بوڑھا کر دیا ہے۔

Marfat.com

فرمایا: کیا یہ دودھ دیتی ہے؟

عرض کیا: اس کی بالکل طاقت نہیں رکھتی۔

فرمایا: کیا آپ مجھے اس سے دودھ دوہنے کی اجازت دیتی ہو؟

بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي نَعَمْ إِنْ رَأَيْتَ بِهَا حَلْبًا فَاحْلُبْهَا فَدَعَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ ضَرْعَهَا بِيَدِهِ وَسَمَّى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَدَعَا لَهَا فِي شَاتِهَا فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ فَدَعَا بِإِنَاءٍ يَرِيضُ الرَّهْطَ فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا حَتَّى عَلَاهُ الْبَهَاءُ ثُمَّ سَقَاهَا حَتَّى رَوِيَتْ وَسَقَى أَصْحَابَهُ حَتَّى رَوُوا ثُمَّ شَرِبَ آخِرُهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ❶

عرض کیا بیشک آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، اگر آپ اس میں دودھ دیکھتے ہیں تو دودھ نکال لیجئے، تو صاحبِ معجزات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھوں کے ساتھ اس کے تھنوں کو چھوا اور اللہ کا نام لیا اور دُعا کی۔ بکری تو کھل گئی (پچھلے قدم پھیلا لئے) اور دودھ سے بھر گئی، تو آپ نے ایک برتن منگوایا جو پوری جماعت کو سیر کر سکے، پھر اس میں دودھ نکالا یہاں تک اس کی جھاگ (کنارے تک) بلند ہوگئی، پھر آپ نے ام معبد کو دودھ پلایا یہاں تک کہ وہ سیر ہوگئی، پھر اپنے اصحاب کو پلایا یہاں تک کہ وہ بھی سیراب ہو گئے، پھر سب سے آخر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نوش فرمایا۔

ہر آنے والے دن اور رات کو آخری سمجھ کر عبادت کرنے والی خاتون

محمد بن فضیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے فرمایا حضرت معاذہ عدویہ رحمہا اللہ کا شمار اپنے وقت کی نامور عبادت گزار خواتین میں ہوتا تھا۔ جب دن کی روشنی

❶ دلائل النبوة لأبي نعيم الأصبهاني: الفصل السابع عشر، ج ۱ ص ۳۳۷، رقم: ۲۳۸/ دلائل النبوة للبيهقي: جماع أبواب صفة رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب حديث أم معبد في صفة رسول الله صلى الله عليه وسلم، ج ۱ ص ۲۷۷، ۲۷۸

Marfat.com

پوری دنیا کو منور کر دیتی تو یہ فرماتیں کہ یہی وہ دن ہے جس کا مجھ کو انتظار تھا اور یہی وہ دن ہے کہ میں جس میں دنیا سے سفر کروں گی، یہ کہہ کر وہ اللہ کی بندی پورا دن عبادت میں گزار دیتی تھی، اور جب شام آجاتی اور تاریکی کا راج بڑھنے لگتا تو وہ فرماتیں، شاید یہی وہ رات ہے جو میرے لئے مقدر ہے۔ پھر وہ عبادت میں مشغول ہو جاتی تھیں حتی کہ صبح کی سفیدی نمودار ہونے لگتی، اور جب موسم سرما کی آمد آمد ہوتی تو وہ خاتون اپنا لباس بہت ہی ہلکا کر دیتی تھیں تا کہ سردی نیند کو روکے رہے۔ ❶

زرقاء کی سخت گوئی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی تحمل مزاجی

زرقاء کا تعلق عرب کے مشہور قبیلے ہمدان سے تھا، عدی بن قیس کی بیٹی تھیں، اور اپنے قبیلے کی فصیح البیان شاعرات میں شمار ہوتی تھیں۔ جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے شریک تھیں اور رجزیہ اشعار پڑھ پڑھ کر اپنے قبیلے کو لڑائی کے لئے ابھارتی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کے پرجوش اشعار سن کر ان کا قبیلہ بڑے جوش وخروش کے ساتھ آخر دم تک لڑتا رہا، لڑائی کے بعد وہ کوفہ چلی گئیں اور اپنے گھر میں خاموشی سے زندگی گزارنے لگیں۔

ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دربار میں زرقاء کا ذکر چل پڑا۔ اہلِ دربار میں سے بعض نے کہا کہ زرقاء کے اشعار نے بڑا غضب ڈھایا اور کئی مرتبہ لڑائی کا رخ بدل ڈالا۔ امیر معایہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا ''بتاؤ اس عورت کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے؟''

مصاحبوں نے کہا: ''اے امیر! یہ عورت واجب القتل ہے۔''

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''یہ تو بہت برا مشورہ ہے، کیا تم لوگ یہ چاہتے ہو کہ

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، ترجمة: معاذة بنت عبد الله، ج ۲ ص ۲۴۰

Marfat.com

لوگ میرے بعد یہ کہیں کہ معاویہ نے ایک عورت پر قابو پا کر اس کو قتل کر ڈالا، میں ایسا ہرگز نہ کروں گا''۔

پھر انہوں نے عامل کوفہ کو خط لکھا کہ زرقاء کو عزت واحترام کے ساتھ چند معتمد محرموں اور قبیلے کے سرداروں کے ہمراہ میرے پاس دمشق بھیج دو۔

عاملِ کوفہ کو یہ خط ملا تو اس نے زرقاء کو طلب کر کے امیر کے فرمان سے آگاہ کیا۔

زرقاء نے کہا امیر نے میرا دمشق جانا میری مرضی پر رکھا ہے تو میں وہاں نہ جانا بہتر سمجھتی ہوں اور اگر یہ امیر کا حتمی حکم ہے تو بہر حال اُسے ماننا پڑے گا۔

عاملِ کوفہ نے کہا کہ یہ حکم تو قطعی ہے۔ چنانچہ اس نے زرقاء کو بڑے تزک واحتشام کے ساتھ دمشق روانہ کر دیا۔ جب وہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو انہوں نے پہلے ان کی خیریت پوچھی اور پھر دریافت کیا کہ سفر کیسے طے ہوا۔

زرقاء رحمہ اللہ نے جواب دیا ''جس طرح لڑکی ماں کی گود میں پرورش پاتی ہے یا بچہ گہوارے میں سوتا ہے۔''

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''ہم نے عاملِ کوفہ کو اسی طرح ہدایت کی تھی، تم کو معلوم ہے کہ میں نے تم کو کس لئے یہاں بلایا ہے؟''

زرقاء بولیں ''جس چیز کا مجھے علم نہیں میں اُسے کیسے جان سکتی ہوں۔''

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''اے زرقاء! کیا تو ہی نہیں جو صفین کی لڑائی میں سرخ اونٹ پر سوار لوگوں کو لڑائی کے لئے مشتعل کر رہی تھی، تو نے کیوں ایسا کیا؟''

زرقاء نے کہا: ''اے مسلمانوں کے امیر! جو کچھ ہونا تھا سو ہو گیا اب ماضی کو بھول جایئے، دنیا میں یہی ہوتا رہا ہے کہ ایک حالت کے بعد دوسری حالت ہوتی ہے۔''

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ: ''کیا تم کو اپنا اس دن والا خطبہ یاد ہے؟''

زرقاء: ''بخدا مجھے یاد نہیں، میں سب کچھ بھول چکی ہوں۔''

Marfat.com

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ: ''لیکن میں تو نہیں بھولا۔ سنو! تم علی رضی اللہ عنہ کی فوج اور اپنے قبیلے کے نوجوانوں کو مخاطب کر کے کہہ رہی تھیں:

''تم اس فتنے سے بچو جو تم کو ظلمت کی طرف دھکیل رہا ہے اور لوگوں کو راہِ راست سے بھٹکا رہا ہے۔ یہ کیسا اندھا، بہرا اور گونگا فتنہ ہے کہ نہ ہانکنے والے کی ہانک سنتا ہے اور نہ کھینچنے والوں کی مرضی پر چلتا ہے۔ دیکھو چراغ آفتاب کے سامنے روشن نہیں ہوتا۔ اے مہاجرین یاد رکھو، عورتوں کی آرائش مہندی سے ہے اور مردوں کی خون سے ہے''

زرقاء: ''اے امیر! اللہ آپ کا بھلا کرے آپ نے بھولے بسرے واقعات یاد دلا کر میرا خون گرما دیا اور میری مردہ روح کو پھر زندہ کر دیا۔''

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ: ''کیا تو علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دینے پر اب بھی خوش ہے؟''

زرقاء: ''بلکہ مجھے اس پر فخر ہے''۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ: ''اے زرقاء! علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تیری وفاداری ان کی وفات کے بعد قابل عزت ہے بہ نسبت اس عقیدے اور محبت کے جو ان کی زندگی میں تم ان کے ساتھ رکھتی تھیں۔ تمہیں جس چیز کی ضرورت ہو بلا تکلف مجھ سے مانگو۔''

زرقاء: ''جس شخص کے خلاف میں لوگوں کو بھڑکاتی رہی اب اس کے سامنے دستِ سوال کیسے دراز کروں؟ ہاں بغیر سوال و خواہش کے جو کچھ ملے گا اُس سے انکار نہیں کروں گی۔''

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی صبر و تحمل میں اپنی مثال آپ تھے۔ انہوں نے بی بی زرقاء اور ان کے ساتھیوں کو انعام و اکرام اور قیمتی خلعت دے کر رخصت کیا۔ ان کے جانے کے بعد انہوں نے درباریوں کے سامنے بی بی زرقاء کی آزادانہ روش کی تعریف کی۔ [1]

[1] تاریخ اسلام کی چار سو باکمال خواتین: ص ۷۱، ۷۲، ۷۳/ العقد الفرید: وفود الزرقاء علی معاویة رضی اللہ عنہ، ج ۱ ص ۳۴۷، ۳۴۸

Marfat.com

جنگ میں فتحیاب ہوکر لشکر کے بغیر گھر پہنچنے والے مجاہد کی باحمیت بیوی کی ناراضگی

تیموریوں کے دور زوال میں مرہٹے اس قدر زور پکڑ گئے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کا وجود خطرے میں پڑ گیا۔ اس نازک وقت میں افغانستان کے فرمانروا احمد شاہ ابدالی نے ہندوستان پر یلغار کی اور جمادی الآخر ۱۱۷۴ھ میں ایک خونریز لڑائی کے بعد پانی پت کے میدان میں مرہٹوں کو تباہ کن شکست ہوئی۔ اس فتح عظیم کے بعد اس نے جلد ہی افغانستان کو مراجعت کی۔ جب قندھار دو منزل کے فاصلے پر رہ گیا تو احمد شاہ نے اپنی فوج کو تین روز کے لئے قیام کا حکم دیا کہ تھکے ماندے سپاہی طویل سفر کی زحمتوں اور کلفتوں کو دور کر لیں، اطمینان کے ساتھ نہا دھو لیں، کپڑے بدل لیں اور تروتازہ ہوکر قندھار میں داخل ہوں۔

ایک افغان سپاہی جسے اپنے اہل وعیال سے بچھڑے ہوئے مدت گذر چکی تھی عین وطن کے قریب پہنچ کر توقف وتاخیر کے حکم کو برداشت نہ کر سکا۔ اس نے سوچا وہ ایک مجاہد کی حیثیت سے احمد شاہ کے ساتھ ہندوستان پہنچا، مرہٹوں کے خلاف جہاد میں کامیابی کے بعد وطن واپس آیا اب وہ یہاں تین دن کیوں ٹھہرے؟ یہ سوچ کر وہ لشکر سے نکل گیا اور خاموشی کے ساتھ اپنے گھر پہنچ گیا۔ اس کا خیال تھا کہ دو دن اپنے گھر میں ٹھہرنے کے بعد شاہی لشکر کے قندھار میں داخل ہونے سے پہلے اس سے جا ملے گا۔

سپاہی گھر پہنچا تو بچے موجود تھے مگر بیوی پانی لانے کے لئے قریب کی ندی گئی ہوئی تھی، سپاہی نے بچوں کو اپنے قریب کر کے پیار کیا، اتنے میں اس کی بیوی بھی آ گئی۔ وہ شوہر کو گھر میں بیٹھا دیکھ کر حیران رہ گئی، اس کو پانی پت کی لڑائی اور اس کے نتیجے کا کچھ علم نہ تھا اور نہ ہی شاہی لشکر کے قندھار کے قریب پہنچنے کی اطلاع تھی۔ وہ تو بس اتنا جانتی تھی کہ اس کا شوہر بادشاہ کے ساتھ اللہ کی راہ میں لڑنے کے لئے گیا ہوا ہے اور کافروں کے خلاف لڑتے ہوئے یا تو اس نے اپنی جان قربان کر دی ہوگی یا فتح وکامرانی کے بعد شاہی لشکر کے ساتھ گھر واپس آئے گا، لیکن اس کے اس طرح تنہا وطن واپس آنے کا وہ تصور بھی نہ کر سکتی تھی۔ اس

Marfat.com

نے مسرت وشادمانی کا اظہار کرنے کے بجائے غصے کے ساتھ شوہر سے سوال کیا:

''احمد شاہ بابا اور شاہی لشکر کہاں ہے اور جس مقصد کے لئے تم ہندوستان گئے تھے اس کا کیا بنا؟''

شوہر نے جواب دیا: ''کافروں کو شکست فاش ہوئی ہے، شاہی لشکر فتح کے پھریرے اڑاتا وطن واپس پہنچ چکا ہے اور قندھار سے صرف دو منزل کے فاصلے پر ٹھہرا ہوا ہے، میں اہل وعیال کی محبت سے مجبور ہو کر جلد یہاں آ گیا۔''

بیوی: ''مجھے کیسے یقین آئے کہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو وہ درست ہے، لوگ تمہیں دیکھیں گے تو یہی کہیں گے کہ تو جہاد فی سبیل اللہ سے جی چرا کر بھاگ آیا ہے''۔

شوہر: ''لیکن یہ شک کا کون سا موقع ہے شاہی لشکر دو دن بعد قندھار پہنچ جائے گا''

بیوی: ''اگر یہ سچ ہے تو تم اسی وقت واپس چلے جاؤ، جب تک احمد شاہ ابدالی کا لشکر قندھار نہ پہنچے گا میں تمہاری شکل دیکھنے کی بھی روادار نہیں۔ میں عورتوں سے یہ طعنہ نہیں سن سکتی کہ میرا شوہر جہاد سے بھاگ آیا ہے۔''

شوہر نے ہر چند کہا کہ وہ ایک دن گھر میں ٹھہر کر چلا جائے گا لیکن غیور اور باحمیت بیوی نے صاف کہہ دیا کہ میں ایک لمحے کے لئے بھی تمہیں گھر میں نہیں بٹھا سکتی۔ مجبور ہو کر شوہر اٹھا اور شاہی لشکر کی طرف روانہ ہو گیا۔ لشکر میں پہنچا تو اجازت کے بغیر لشکر سے نکلنے کے جرم میں اسے گرفتار کر کے بادشاہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ احمد شاہ نے اس سے لشکر چھوڑنے کا سبب پوچھا تو اس نے ساری کہانی شروع سے لے کر آخر تک سچ سچ بیان کر دی۔ احمد شاہ ابدالی وطن کی ایک بیٹی کی قومی حمیت کا حال سن کر بہت خوش ہوا۔ سپاہی کو سچ بولنے کی بناء پر فوراً رہا کر دیا۔ قندھار پہنچا تو حکم دیا کہ سپاہی کی بیوی کو جس کا نام عینو تھا ایک کاریز (وہ زمین دوز نہر جس میں چشموں سے پانی آتا ہے) انعام کے طور پر دی جائے۔ (افغانستان اور بلوچستان جیسے سنگلاخ علاقوں میں کاریز کی بے انتہا قدر و قیمت ہے) اس کاریز کا نام

Marfat.com

اب تک اس غیور خاتون کے نام پر ''کاریز عینو'' مشہور ہے۔ یہ قندھار سے تقریباً دس میل کے فاصلے پر مشرقی سمت میں واقع ہے۔ ❶

حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کی بحری جنگ میں شرکت

حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام حرام کے ہاں کبھی کبھی آیا کرتے تھے، اور یہ حضرت عبادہ بن الصامت کی بیوی تھیں، ایک روز آپ ان کے ہاں گئے تو انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا۔ کھانا کھانے کے بعد آرام کی غرض سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہو گئے، وہ بیان کرتی ہیں میں نے پوچھا یارسول اللہ! آپ کس وجہ سے مسکرا رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا امت کے کچھ لوگ راہ خدا میں جنگ کرتے ہوئے میرے سامنے پیش کئے گئے ہیں، وہ اس سمندر کے بڑے حصے پر سوار ہوں گے، اور وہ خاندان پر بادشاہ ہوں گے یا خاندان پر بادشاہوں کی مانند ہوں گے، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل کر دے، آپ نے ان کے لئے دعا کی، پھر سر رکھ کر سو گئے پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے، وہ بیان کرتی ہیں میں نے پوچھا یارسول اللہ! آپ کس وجہ سے مسکرا رہے ہیں؟ فرمایا میری امت کے کچھ لوگ راہ خدا میں جنگ کرتے ہوئے میرے سامنے پیش کئے گئے ہیں، جیسا کہ آپ نے پہلی بار فرمایا تھا، وہ بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شامل کر دے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پہلے لوگوں میں شامل ہے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ حضرت ام حرام بنت ملحان نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں سمندر کا سفر کیا اور جب سمندر سے باہر نکلیں تو آپ کی سواری نے آپ کو گرا دیا اور آپ فوت ہو گئیں۔ ❷

❶ تاریخ اسلام کی چار سو باکمال خواتین: ص ۴۸۵، ۴۸۶ بحوالہ روزنامہ انقلاب لاہور ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۶ء

❷ الطبقات الكبرى: ترجمة: أم حرام بنت ملحان، ج۸ ص ۳۱۹، ۳۲۰/ معرفة الصحابة لأبي نعيم: ترجمة: أم حرام بنت ملحان، ج۶ ص ۳۴۷۹، رقم: ۷۸۹۴

Marfat.com

ثواب کی لذت نے درد کی شدت کو ختم کر دیا

طبریہ شہر میں زینب نامی ایک عابدہ خاتون رہتی تھیں، ایک رات اس پر نیند کا غلبہ ہوا تو وہ سوگئی، پھر اُسے کسی کہنے والی کی آواز سنائی دی:

صلوتک نور والعبادة نور فقومی فصلی و العبادرقود.

تمہاری نماز نور ہے اور عبادت نور ہے، پس جاگو اور نماز پڑھو جب کہ لوگ سو رہے ہیں۔

اس کا کہیں جانا ہوا تو کسی طرح اس کی انگلی کٹ گئی بہت سے مرد اور عورتیں عیادت کے لئے آئیں، تو ان کے پوچھنے پر آپ بولیں ثواب کی لذت نے درد کی شدت سے مجھے بے خبر کر دیا ہے، اللہ تعالی مجھے اور تمہیں اپنی رضا و خوشنودی عطا فرمائے، اٹھو ہم اس کے کام میں مصروف ہو جائیں جس کے پاس اسی راہ سے جانا ہے۔ ❶

ابلیس کے مکر و فریب کے خریدار

حضرت عیسی علیہ السلام کی ملاقات ابلیس لعین سے ہوئی، وہ چار گدھوں کو ہانکے جا رہا تھا جس پر سامان لدا ہوا تھا، حضرت عیسی علیہ السلام نے پوچھا تو ابلیس نے کہا تجارت کا سامان اٹھا رکھا ہے خریدنے والوں کو ڈھونڈ رہا ہوں، حضرت نے پوچھا ایک میں کیا ہے؟ کہا ظلم، دریافت فرمایا اس کو کون خریدے گا؟ کہا بادشاہ لوگ، پھر دریافت فرمایا دوسرے میں کیا ہے؟ کہا حسد، دریافت فرمایا اس کو کون خریدے گا؟ کہا علماء، دریافت فرمایا تیسرے میں کیا ہے؟ کہا خیانت، دریافت فرمایا اس کو کون خریدے گا؟ کہا تاجر لوگ:

قال: فما الرابع؟ قال: الكيد، قال: فمن يشتريه؟ قال: النساء. ❷

پھر دریافت فرمایا چوتھے میں کیا ہے؟ کہا مکر و فریب پھر حضرت نے دریافت فرمایا

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عباد الثغور المجهولى الأسماء، ترجمة: زينب الطبرية، ج ۲ ص ۴۲۴ ❷ المستطرف في كل فن مستظرف: الباب الثالث والسبعون، ص ۴۶۴

Marfat.com

اس کو کون خریدے گا؟ کہا عورتیں۔

محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کے لئے عبادت کرنے والی خاتون

حضرت ذوالنون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں انطاکیہ کے ایک پہاڑ پر جا رہا تھا کہ ایک دیوانی سی لڑکی صوف کا جبہ پہنے ہوئے نظر آئی، میں نے سلام کیا اس نے جواب دے کر کہا تم ذوالنون ہو؟ میں نے حیران ہو کر پوچھا تو نے مجھے کس طرح پہچانا! کہا محبوبِ حقیقی کی معرفت سے۔ پھر کہنے لگی ذوالنون میں یہ دریافت کرتی ہوں کہ سخا کیا چیز ہے؟ میں نے کہا سخاوت خرچ کرنا اور اللہ کے نام پر دینا۔ کہا یہ دنیا کی سخاوت ہے دین کی سخاوت کیا ہے؟ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں سعی کرنا، اس لڑکی نے کہا:

فإذا سارعت إلى طاعة الله فهو أن يطلع على قلبك وأنت لا تريد منه شيئا، ويحك يا ذا النون إني أريد أن أطلب منه شهوة منذ عشرين سنة، فأستحيي منه مخافة أن أكون كأجير السوء، إذا عمل طلب الأجر، ولكن اعمل تعظيما لهيبته وجلاله ومرت وتركتني. ❶

جب بندہ طاعت میں سعی کرتا ہے تو محبوبِ حقیقی قلب پر تجلی کرتا ہے، لیکن اس وقت چاہئے کہ تو اُس سے کچھ نہ مانگے۔ اے ذوالنون! بیس برس سے میرا ارادہ ہوتا ہے کہ اس سے ایک شی طلب کروں مگر اس سے شرم آتی ہے کہ برے مزدور کی طرح ہو جاؤں گی کہ جب وہ کام کرتا ہے تو فوراً ہی اجرت مانگ لیتا ہے، اس لئے میں تو اس کی تعظیم اور جلال کی وجہ سے کام کرتی ہوں، یہ کہا اور روانہ ہوئی۔

تین عقلمند انسانوں میں ایک حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحبزادی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: مختلف اوقات میں لوگوں میں سب سے زیادہ فراست والے تین شخص گزرے ہیں، ایک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات لقين في طريق السياحة، ج ۲ ص ۵۲۴

Marfat.com

عنہ، جب انہوں نے اپنی فراست سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلافت کے لئے منتخب کیا۔ دوسرے عزیز مصر جس وقت انہوں نے اپنی زوجہ کو حضرت یوسف علیہ السلام کے لئے فرمایا جب کہ یہ ان کے ہاں غلام کی حیثیت سے پہنچے تھے، تو عزیز مصر نے فرمایا تھا ''اَکْرِمِیْ مَثْوَاہُ'' یعنی اس کا رہنا سہنا اچھا رکھو۔

تیسرے حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹی جب انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں والد سے عرض کیا ''یَا اَبَتِ اسْتَاْجِرْہُ'' اے والدان کو اجرت پر رکھ لکھیں، بے شک جن کو آپ اجرت پر رکھیں ان میں یہ سب سے بہتر، طاقت ور امانت دار انسان ہیں۔ ❶

ایک اعرابیہ کی اپنے شوہر کے ساتھ نہایت وفاداری

بنو اسد کے ایک شخص سے مروی ہے میرے کئی اونٹ گم ہو گئے، تو میں ان کی تلاش میں نکلا تو میں ایک وادی میں اترا، وہاں ایک دیہاتی لڑکی کو دیکھا جس کے چہرے کے نور نے مجھے مدہوش کر دیا، اس نے مجھے کہا اے جوان! کیا بات ہے میں تجھ کو دیکھتی ہوں کہ ہوش وحواس اڑے ہوئے ہیں؟ تو میں نے کہا میرے اونٹ گم ہو گئے ہیں ان کی تلاش میں ہوں، تو عورت نے کہا کیا میں بتاؤں کس کے پاس ہیں وہ اونٹ، اگر وہ چاہے تو دے بھی دے گا، میں نے کہا ضرور آپ کا احسان ہوگا، عورت نے کہا:

الذی أعطاکھنّ أخذھنّ وإن شاء ردّھنّ، فسله عن طریق الیقین لا من طریق الاختبار، فأعجبنی ما رأیت من جمالھا وحسن کلامھا.

جس (اللہ) نے تجھے دیئے تھے اسی نے لے لئے ہیں، اگر چاہے تو تجھے واپس بھی کر سکتا ہے، لہذا اس سے یقین کے ساتھ سوال کرو نہ کہ آزمائش کے طریقے سے، تو اس نے

❶ تفسیر ابن کثیر: سورۃ القصص آیت نمبر ۲۶ کے تحت، ج ۶ ص ۲۰۶/ السراج المنیر: ج ۲ ص ۹۹

Marfat.com

اپنے حسن و جمال اور عمدہ کلام کے ساتھ مجھے انتہائی حیرت اور تعجب کے عالم میں دھکیل دیا۔

پھر میں نے کہا کیا تیرا شوہر ہے؟ اس نے کہا اُس کا انتقال ہو گیا۔

اس نے جواب میں اپنی طرف مائل کرتے ہوئے کہا پھر ایسے شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جس کے شر و مکر سے کوئی خطرہ نہیں (یعنی شریف ہے) اور اس کے اخلاق انتہائی عمدہ ہیں، عورت نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور ٹھنڈا سانس بھرا اور یوں گویا ہوئی:

كُنَّا كَغُصْنَيْنِ فِيْ أَصْلٍ غِذَاؤُهُمَا ... مَاءُ الْجَدَاوِلِ فِيْ رَوْضَاتٍ جَنَّاتٍ

فَاجْتَثَّ خَيْرُهُمَا مِنْ جَنْبِ صَاحِبِهِ ... دَهْرٌ يُكِرُّ بِتَرْحَاتٍ وَّفَرْحَاتٍ

وَكَانَ عَاهَدَنِيْ إِنْ خَانَنِيْ زَمَنٌ ... أَلَّا يُضَاجِعَ أُنْثَى بَعْدَ مَثْوَاتِيْ

وَكُنْتُ عَاهَدْتُهُ إِنْ خَانَهُ زَمَنٌ ... أَلَّا أَبُوْءُ بِبَعْلٍ طُوْلَ مَحْيَاتِيْ

فَلَمْ نَزَلْ هَكَذَا وَالْوَصْلُ شَيَّمَتُنَا ... حَتَّى تَوَفَّى قَرِيْبًا مُذْ سَنِيَّاتٍ

فَاقْبَضْ عِنَانَكَ عَمَّنْ لَيْسَ يُرَدِّعُهُ ... عَنِ الْوَفَاءِ خِلَافٌ بِالتَّحِيَّاتِ (۱)

ہم دو بہنیاں تھے جڑ سے اس کی غذاء نالوں کا پانی تھا ہرے بھرے باغات میں۔ لیکن پھر ان دو میں سے بہتر کو اس کے ساتھی کے پہلو سے زمانے نے اکھیڑ دیا وہ غموں اور خوشبو کو لوٹاتا رہتا ہے۔ اور اس نے مجھ سے عہد لیا تھا اگر مجھ سے زمانے نے خیانت کی تو میرے بعد کسی عورت کو ہمبستر نہ کرے گا۔ اور میں نے بھی اس کو عہد دیا تھا کہ اگر اس سے زمانے نے خیانت کی تو میں کسی مرد کو ٹھکانہ نہ دوں گی۔ زندگی بھر تو ہم اس طرح جیتے رہے، وصل ہماری عادت رہی یہاں تک کہ وہ قریب ہی تھوڑے سالوں سے وفات کر گیا۔ تو روک لے اپنی لگام کو اُس سے جس کو وفا سے نہیں ہٹا سکتی وعدوں کی خلاف ورزی۔

حضرت ملیکہ بنت منکدر کی الحاح وزاری اور مناجات

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک روز ہم بیت اللہ کے طواف میں

(۱) عیون الأخبار: کتاب النساء، باب الحسن والجمال، ج ۴ ص ۳۲، ۳۳

Marfat.com

مصروف تھے، میں نے ایک خاتون کو دیکھا جو حجر اسود کے قریب کھڑی ہوئی رو رہی تھیں اور یہ فرما رہی تھیں اے میرے رب! مجھ پر رحم فرما، میں تیرے دربار میں بہت دور سے آئی ہوں، اے میرے پروردگار! تیرے رحم وکرم کی اُمید پر آئی ہوں کہ تو مجھ کو اس دنیا میں کسی کا محتاج نہ بنا۔

مالک بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب ہم نے اس عورت کی یہ الحاح وزاری دیکھی تو اس کے گھر پہنچے تا کہ اس کے مزید حالات معلوم کر سکیں، جب کچھ گفتگو ہو چکی تو تھوڑی دیر بعد اس خاتون نے فرمایا اب آپ لوگ تشریف لے جایئے، اتنی دیر تک آپ نے مجھ کو رب کی عبادت سے محروم رکھا۔ اس خاتون کا نام ملیکہ بنت منکدر تھا۔ ❶

آخرت کے خوف نے گناہ سے روک دیا

ایک نوجوان کو ایک لڑکی سے محبت ہوئی، لڑکی کو بھی نوجوان سے محبت ہوگئی، لوگوں میں ان کے بارے میں خبریں پھیل گئیں، تو ایک مرتبہ دونوں کو تنہائی میسر ہوئی تو لڑکے نے کہا آؤ ہم لوگوں کی افواہوں کو حقیقت کا روپ دے دیں (یعنی برائی کریں) تو لڑکی نے کہا نہیں نہیں اللہ کی قسم، اللہ کی قسم! میں ہمیشہ یہ پڑھتی ہوں ''اَلْاَخِلَّاءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ'' اس دن دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیزگاروں کے۔ ❷

محبت رسول میں ابولہب کے سامنے قبولِ اسلام اور آپ کا دفاع

ایک دن طلیب بن عمیر جن کا دل حق سے روشن تھا، کھڑے تھے انہوں نے دیکھا کہ ابوجہل اور کفارِ قریش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برے الفاظ سے یاد کر رہے ہیں، تو انہوں نے ابوجہل کو پکڑا اور اس کو خوب مارا حتی کہ اس کا سر پھاڑ دیا تا کہ آئندہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا نہ کہہ سکے، اس طرح طلیب وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے کسی مشرک کو

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات المدينة، ترجمة: مليكة بنت المنكدر، ج ۱ ص ۴۰۹ ❷ روضة المحبين: الباب الثالث والعشرون، ص ۳۴۶

Marfat.com

لہولہان کیا، اتنے میں مشرکین آ گئے اور طلیب کو پکڑ کر باندھ دیا اور ابولہب نے آ کر انہیں چھڑایا، اروی کو کہا گیا کہ اپنے بیٹے کو نہیں دیکھتیں کہ جو بجائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خود مشرکین کو نشانہ بنا رہا ہے، تو اروی نے ایمان کی زبان سے جواب دیا، اروی اپنے بیٹے کی بہادری سے خوش تھیں، انہوں نے کہا:

خَيْرُ أَيَّامِهِ يَوْمَ يَذُبُّ عَنِ ابْنِ خَالِهِ وَقَدْ جَاءَ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ.

''اس کا بہترین دن وہ ہے جب وہ اللہ کے پاس سچی بات لانے والے اپنے ماموں زاد بھائی کا دفاع کرے۔''

اس پر لوگوں نے کہا کہ ہمیں تو لگتا ہے کہ تو بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مانتی ہے اور اس کے دین پر آ گئی ہے، تو اروی نے زوردار آواز میں کہا کہ ہاں اللہ کی قسم! میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

یہ سن کر بعض لوگ ابولہب کے پاس گئے اور کہا کہ تمہاری بہن اروی اپنے دین سے پھر گئی ہے، یہ سن کر ابولہب غصے میں بھرا ہوا ان کے پاس آیا اور بولا حیرت ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑ کر اپنے آباؤ اجداد کے دین سے پھر گئی ہے، تو حضرت اروی نے اسے جواب دیا کہ تمہارا تو فرض بنتا ہے کہ تم اپنے بھتیجے کا دفاع کر کے ان کا سہارا بنو، اگر اس کا دین غالب ہو جائے تو تمہاری مرضی کہ تم اپنے دین پر قائم رہو یا اس کے دین پر آ جاؤ، اگر اپنے دین پر قائم رہو گے تو تم بھتیجے کا حق ادا کر چکے ہو گے۔ میں تو مسلمان ہو چکی ہوں تو ابولہب نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے یہ کہہ کر ابولہب غصے میں نکل گیا اور وہ دیکھتا رہتا کہ اس کی بہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کرتیں اور اپنے بیٹے کو ان کی دفاع اور پیروی کرنے پر اُبھارتی رہتی ہیں۔ (۱)

(۱) الطبقات الكبرى: ذكر عمات رسول الله صلى الله عليه وسلم: ترجمة: أروى بنت عبد المطلب بن هشام، ج۸ ص۳۵/ مختصر تاريخ دمشق لابن العساكر، ترجمة: طليب بن عمير بن وهب، ج۱۱ ص۲۱۳

Marfat.com

حضرت امیہ موصلیہ رحمہا اللہ کی خشیتِ الٰہی

ابو ولید ریاح بن ابی الجراح العبدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امیہ بنت ابی المورع الموصلی جیسی جہنم کے خوف سے رونے والی نہیں دیکھی، جب آگ کا ذکر ہوتا تو کہتی تھی، آگ میں داخل کئے گئے، آگ ہی کھالی آگ ہی پی لی اور زندگی گزاری:

ثم تبكي وكان بكاؤها أطول من ذلك، وكانت كأنها جبة على مقلي، وكانت إذا ذكرت النار بكت وأبكت دما وما رأيت أحدا أشد خوفا ولا أكثر بكاء منها. ❶

پھر روتی تھی اور اس کا رونا بہت دیر تک ہوتا تھا، اور یوں تڑپتی تھی جیسے دانہ ہانڈی میں جلنے کے بعد تڑپتا ہے، جب جہنم کا ذکر ہوتا تو روتی، اتنا روتی کہ خون کے آنسو روتی، راوی کہتا ہے میں نے اس سے زیادہ خوفِ خدا والی اور اس سے زیادہ رونے والی عورت نہیں دیکھی۔

بنو اسد کی خوبصورت خاتون کی خوراک دیکھ کر رشتے سے باز آ گیا

معبد بن خالد جدلی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے بنو اسد کی ایک عورت کو زیاد کے زمانے میں پیغام نکاح بھیجا، اور اس زمانے میں عورتیں اپنے پیغام نکاح کے متعلق پردے میں بیٹھ کر پیغام بھیجنے والے سے گفتگو کرتی تھیں، معبد کہتے ہیں کہ لہٰذا میں اسی لئے اس عورت کے پاس آیا، اور ہمارے درمیان پردہ حائل کر دیا گیا، پھر عورت نے ثرید کھانے کا ایک بڑا طباق منگوایا جس میں گوشت بھی خوب تھا، تو وہ لایا گیا پھر عورت نے خود ہی سارا کھا لیا اور ہڈیاں صاف کر کے پھینک دیں، پھر دودھ کا بڑا برتن منگوایا لایا گیا تو سارا ایک ہی سانس میں پی گئی اور آخری قطرہ تک منہ میں اُنڈیل لیا، پھر اس نے اپنی باندی کو کہا کہ اے

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات الموصل، ترجمة: أمية بنت أبي المورع، ج ۲ ص ۳۵۸

Marfat.com

باندی اب درمیان سے حجاب اٹھادو، باندی نے ہمارے درمیان سے پردہ اٹھایا، دیکھا تو وہ شیر کی کھال پر بیٹھی ہوئی تھی اور نوجوان خوبصورت لڑکی تھی، پھر اس نے کہا:

یا عبد اللّٰہ! أنا أسدة من بنی أسد، وعلیّ جلد أسد، وهذا طعامی وشرابی فعلام تری؟ فإن أحببت أن تتقدم فتقدم، وإن أحببت أن تتأخر فتأخر، فقلت: أستخیر اللّٰه فی أمری وأنظر قال: فخرجت ولم أعد. ❶

اے اللہ کے بندے! میں شیرنی ہوں شیر قبیلے کی اولاد سے ہوں (بنی اسد کا یہی معنی ہے) اور مجھ پر شیر کی کھال ہے اور یہ (شیر کی طرح) میرا کھانا پینا ہے، بس اب تو صورتحال دیکھ لے اور (نکاح کے متعلق) سوچ لے، اگر تو پسند کرتا ہے آگے بڑھنے کو تو آجا اور اگر پیچھے ہٹنا چاہتا ہے تو پلٹ جا۔ میں نے کہا میں استخارہ کروں گا اپنے معاملے میں اور غور وفکر کروں گا کچھ مہلت دیدیں، معبد کہتے ہیں پھر میں نکلا اور واپس کبھی نہ گیا۔

حضرت حمنہ بنت جحش کی اپنے شوہر کے ساتھ محبت ووفاداری

محمد بن عبداللہ بن جحش سے مروی ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُحد سے لوٹے تو عورتیں لوگوں سے اپنے اپنے گھر والوں کے بارے میں سوال کرنے لگیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور سوال و جواب کرنے لگیں، پھر ایک عورت حمنہ بنت جحش آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا اے حمنہ! اپنے بھائی کے ثواب کی اللہ سے امید رکھو، حمنہ نے کہا انا للہ، اللہ اس کی مغفرت کرے، اُس پر رحم کرے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حمنہ اپنے ماموں حمزہ کے ثواب کی اللہ سے اُمید رکھو، کہا انا للہ، اللہ ان پر رحم کرے ان کی مغفرت کرے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر کہا اے حمنہ! اپنے شوہر مصعب بن زبیر کے ثواب کی اللہ سے اُمید رکھو، تو حضرت حمنہ چیخ پڑیں ہائے افسوس! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ العقد الفرید: زواج معبد بن خالد، ج۷ ص۱۰۸، ۱۰۹

Marfat.com

إِنَّ لِلرَّجُلِ لَشُعْبَةً مِّنَ الْمَرْأَةِ مَا هِيَ لَهُ شَيْئٌ. ❶

عورت کو مرد (خاوند) سے وہ (محبت) حصہ ہوتا ہے جو دوسروں کے لئے نہیں ہوتا۔

جہنم کے ذکر پر آنکھوں سے بارش کی مانند آنسو بہہ رہے تھے

عبداللہ بن عیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں رابعہ عدویہ کے پاس ان کے گھر آیا، میں نے دیکھا کہ آپ کے چہرے پر نور تھا، بہت رونے والی خاتون تھیں، ایک آدمی نے جہنم کے ذکر والی آیت پڑھی تو چیخ مار کر گر پڑی۔ فرماتے ہیں میں ان کے پاس گیا:

وهي جالسة على قطعة بوري خلق فتكلم رجل عندها بشيء فجعلت أسمع وقع دموعها على البوري مثل الوكف، ثم اضطربت وصاحت فقمنا وخرجنا. ❷

اور وہ چٹائی کے ٹکڑے پر بیٹھی تھیں اور ایک آدمی سے جو ان کے پاس بیٹھا تھا کسی چیز کے بارے میں باتیں کر رہی تھیں اور ان کے آنسو چٹائی پر بارش کی طرح گر رہے تھے، پریشان ہو گئیں چیخ ماری پھر ہم کھڑے ہوئے اور نکل گئے۔

حضرت عائشہ کی نگاہ میں بیوی پر شوہر کا حق

صدیقہ کائنات حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

يا معشر النساء لو تعلمن بحق أزواجكم عليكن لجعلت المرأة منكن تمسح الغبار عن قدمي زوجها بخد وجهها.

اے عورتوں کی جماعت! اگر تم اپنے اوپر شوہروں کے حقوق جان لو تو تم اپنے شوہروں کے قدموں سے گرد و غبار کو اپنے رخساروں سے صاف کرو۔

امام اصمعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

❶ الطبقات الكبرى: ترجمة: حمنة بنت جحش، ج۸ ص ۱۹۱ ❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، ترجمة: رابعة العدوية، ج۲ ص ۲۴۴

Marfat.com

دخلت البادية فإذا امرأة حسناء لها بعل قبيح فقلت لها كيف ترضين لنفسک أن تكوني تحت مثل هذا فقالت اسمع يا هذا لعله أحسن فيما بينه وبين اللّٰه خالقه فجعلني ثوابه ولعلي أسأت فجعله عقوبتي. ❶

میں ایک دیہات میں داخل ہوا، وہاں ایک خوبصورت عورت کو دیکھا جس کا شوہر بدصورت تھا، میں نے عورت سے پوچھا تو ایسے شوہر کے ساتھ کیسے راضی ہوگئی؟ کہا سن اے شخص! شاید اللہ کے ہاں میرے لئے بہتر ہو اور اس کی وجہ سے مجھے ثواب مل رہا ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ میرے لئے کسی برے عمل کا بدلہ ہو۔

عورتوں کے متعلق ابن مقفع کی چند عمدہ باتیں

ابن مقفع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إيّاک ومشاورة النساء، فإنّ رأيهنّ إلى أفن، وعزمهنّ الى وهن. واكفف عليهنّ من أبصارهنّ بحجابک إيّاهنّ، فإنّ شدّة الحجاب خير لک من الارتياب. وليس خروجهنّ بأشدّ من دخول من لا تثق به عليهنّ، فإن استطعت ألّا يعرفن عليک فافعل. ولا تملّكنّ امرأة من الأمر ما جاوز نفسها، فإن ذلک أنعم لحالها وأرخى لبالها وأدوم لجمالها، وإنما المرأة ريحانة وليست بقهرمانة، فلا تعد بكرامتها نفسها، ولا تعطها أن تشفع عندک لغيرها. ولا تطل الخلوة مع النساء فيمللنک وتملهنّ، واستبق من نفسک بقيّة، فإنّ إمساککک عنهنّ وهنّ يردنک باقتدار، خير من أن يهجمن عليک على انكسار. وإيّاک والتغاير في غير موضع غيرة، فإنّ ذلک يدعو الصحيحة منهنّ إلى السّقم. ❷

❶ الكبائر للذهبي: الكبيرة السابعة والأربعون: نشوز المرأة على زوجها، ص ۱۷۴

❷ عيون الأخبار: كتاب النساء، باب سياسة النساء ومعاشرتهن، ج ۴ ص ۷۸

Marfat.com

عورتوں سے مشورہ لینے سے احتیاط کرو، اس لئے کہ ان کی رائے کچھ نہیں، اور ان کا عزم کمزور ہے، اور عورتوں کے پردے کو منظّم کر کیونکہ اچھا پردہ کرا دینا یہ شک میں پڑنے سے بہتر ہے، اور جان لے کہ ان کا گھر سے نکلنا اتنا خطرناک ہے جتنا کسی ایسے شخص کا گھر میں آنا جس کے کردار کا بھروسہ نہیں۔ اور اگر ہو سکے کہ تمہارے باہمی معاملات کی کسی کو خبر نہ ہو تو بہت بہتر ہے، اور کبھی اپنی بیوی کو اس کی طاقت سے زیادہ کام میں نہ لگا کیونکہ یہ اس کے لئے اس کی حالت کو ہمیشہ اچھا رکھنے والی چیز ہے اور اس کے دل کو خوش رکھنے والی ہے، اور اس کی خوبصورتی وحسن کو برقرار رکھنے والی چیز ہے اور جان لے کہ عورت ایک چمکتی خوشبو ہے کوئی گھر کے خرچ وغیرہ کی وکیل نہیں ہے، لہذا اس کی عزت کا خیال رکھتے ہوئے اس پر زیادتی نہ کر لیکن اس کو اتنی چھوٹ نہ دے کہ وہ تیرے پاس اپنے علاوہ کسی اور کی سفارش کرے۔ اور عورتوں کے ساتھ طویل نشست نہ کرو اس لئے کہ اس سے تم ایک دوسرے سے جلد تنگ ہو جاؤ گے اور اکتاہٹ میں پڑ جاؤ گے (بلکہ تشنگی کے ساتھ اٹھ جاؤ تا کہ محبت اور لگاؤ باقی رہے اور دوبارہ نشست میں لطف حاصل ہو) اور اپنی محبت وقوت کو دھیرے دھیرے خرچ کرو، اور رک رک کر قریب لگو تا کہ قدرت ومحبت باقی رہے، یہ اس لئے بہتر ہے کہ تم ان کے سامنے ٹوٹ کر رہ جاؤ اور اپنی اچھی عادات کو ان کے ساتھ نہ بدلو غیرت کے مقام میں کیونکہ ان کی خوش طبعی وصحت برقرار رہے گی۔

امام ابوالاسود دؤلی رحمہ اللہ کی اپنی صاحبزادی کو نصیحت

امام ابوالاسود دؤلی رحمہ اللہ نے اپنی صاحبزادی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

شوہر کے سامنے بڑائی اور انکار سے اجتناب کر کیونکہ یہ طلاق کی چابی ہے، اور تجھ پر زیب وزینت لازم ہے اور زینت میں سب سے اہم اور بڑا کردار سرمے کا ہے، اور خوشبو اپنے اوپر واجب کر، اور بہترین خوشبو وضو کا مل بھی ہے، اور ان اشعار پر عمل پیرا ہو جا جو میں نے تیری والدہ کو کہے تھے:

Marfat.com

خُذِی الْعَفْوَ مِنِّیْ تَسْتَدِیْمِیْ مُوَدَّتِیْ وَلَا تَنْطِقِیْ فِیْ سُوْرَتِیْ حِیْنَ اَغْضَبُ

(اے بیوی) مجھ سے عفو درگزر سے کام لے اس طرح میری محبت دائمی رہے گی، اور میں جب غصے کے عالم میں ہوں تو میرے سامنے زبان مت چلا۔

فَاِنِّیْ وَجَدْتُ الْحُبَّ فِی الصَّدْرِ وَالْاَذٰی اِذَا اجْتَمَعَا لَمْ یَلْبَثِ الْحُبَّ یَذْهَبُ

میں محبت واذیت کو سینے میں پاتا ہوں (لیکن) جب وہ جمع ہو جائیں تو محبت نہیں ٹھہرتی بلکہ رخصت ہو جاتی ہے۔

وَلَا تُکْثِرْنِی الشِّکْوٰی فَتَذْهَبُ بِالْهَوٰی وَیَأْبَاکَ قَلْبِیْ وَالْقُلُوْبُ تُقَلِّبُ ❶

اور شکوہ شکایت زیادہ نہ کرو ورنہ تیری محبت چلے جائے گی اور تجھ کو دل انکار کر دے گا (کیونکہ) دل بدلتے رہتے ہیں۔

عورتیں کن پر غالب اور کن سے مغلوب ہوتی ہیں

حضرت صعصعہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے (بطور مزاح) عرض کیا اے امیر المؤمنین! ہم آپ کو کیسے عقلمند سمجھیں جب کہ آدھا انسان (آپ کی بیوی) آپ پر غالب ہے! امیر معاویہ کی بیوی فاختہ بنت قرظہ ان پر غالب تھی تو اس وجہ سے یہ سوال کیا، تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إنهنّ يغلبن الكرام ويغلبهنّ اللئام. ❷

عورتیں معزز و شریف لوگوں پر غالب آ جاتی ہیں اور کمینہ صفت لوگ عورتوں پر غالب آ جاتے ہیں۔

❶ عيون الأخبار: وصايا الأولياء للنساء عند الهداء، ج۴ ص ۷۶/ إحياء علوم الدين: كتاب آداب النكاح، ج۲ ص ۵۹ ❷ العقد الفريد: صفات النساء وأخلاقهن، معاوية وصعصعة بن صوحان، ج۷ ص ۱۱۵

Marfat.com

خوبصورت بیوی اور بدصورت شوہر

عمران بن حطان کی بیوی عورتوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھی اور عمران خود مردوں میں سب سے بدصورت تھے، تو ایک مرتبہ اپنی بیوی کو ٹکٹکی باندھے غور سے دیکھا اور کہا:

إنی وإیاک فی الجنّة إن شاء اللّٰه! قالت له: کیف ذاک؟ قال: إنی أعطیت مثلک فشکرت، وأعطیت مثلی فصبرت. ❶

میں اور تو دونوں جنت میں جائیں گے، بیوی نے پوچھا کیسے؟ کہا مجھے تجھ جیسی (خوبصورت) بیوی ملی اور میں نے شکر ادا کیا اور تجھے مجھ جیسا (بدصورت) شوہر ملا تو نے صبر کیا (شاکر اور صابر دونوں جنتی ہیں)۔

شوہر کی شہادت پر صبر و رضا کی پیکر

صلہ بن اشیم ایک جنگ میں اپنے لخت جگر کے ساتھ مل کر برسر پیکار تھے، بیٹے کو کہا اے بیٹے! آگے بڑھ اور لڑتا رہ تاکہ میں تیرے ثواب کی اُمید رکھوں، لڑکا بڑھا لڑتے لڑتے شہید ہو گیا، عورتیں اس کی بیوی معاذہ عدویہ رحمہا اللہ کے پاس اکٹھی ہوئیں، تو اس نے کہا:

مَرْحَبًا إِنْ کُنْتُنَّ لِتُهَنِّیَنِّی فَمَرْحَبًا، وَإِنْ کُنْتُنَّ جِئْتُنَّ لِغَیْرِ ذٰلِکَ فَارْجِعْنَ. ❷

خوش آمدید! اگر تم مجھے مبارکباد دینے آئی ہو تو خوش آمدید اور اگر اس کے علاوہ (تعزیت وغیرہ) کے لئے آئی ہو تو واپس ہو جاؤ۔

حضرت تحیہ نوبیہ کا عشقِ الٰہی اور قبولِ اسلام کا سبب

حضرت ابوسعد احمد مالینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں تحیہ نوبیہ زائرہ کے پاس آیا، میں

❶ العقد الفرید: صفات النساء وأخلاقهن، غطفاني وعبد الملک، ج۷ ص۱۱۸

❷ الزهد لأحمد بن حنبل: أخبار عبد اللّٰه بن عمر رضي اللّٰه عنهما، ص۱۷۰

Marfat.com

نے گھر کے اندر سنا وہ پکار رہی تھی اے وہ ذات! جس سے مجھے محبت ہے اور اس کو مجھ سے محبت ہے، میں ان کے پاس گیا اور سلام کیا پھر کہا اے تحیہ! تو نے اللہ کی محبت کہاں سے سیکھی، اور یہ کہ اللہ تجھ سے محبت کرتے ہیں:

فقالت: نعم إني كنت في بلد النوبة وأبواى كانا نصرانيين، وكانت أمي تحملني إلى الكنيسة وتجيئ بي عند الصليب وتقول: قبلي الصليب، فإذا هممت بذلك أرى كفا تخرج فترد وجهي حتى لا أقبله. فعلمت أن عنايته بي قديمة. ❶

پھر فرمایا جی میں نوبہ شہر میں تھی، میرے والدین عیسائی تھے، میری ماں مجھے کنیسہ (عیسائیوں کی عبادت گاہ) میں صلیب کے پاس لے جاتی تھی اور یہ کہتی تھی صلیب اس کو قبول کرلے (صلیب عیسائیوں کے گمان کے مطابق اس پر حضرت عیسیٰ کو پھانسی دی گئی جو ہمارے گناہوں کے لئے کفارہ بن گئی اس لئے اس کو پوجتے ہیں) جب میں ارادہ کرتی تو میں دیکھتی کہ ایک ہاتھ غیب سے ظاہر ہوتا اور مجھے پیچھے کر دیتا، میں سمجھ گئی کہ اس کی توجہات پہلے سے ہیں۔

شوہر کا خواب میں آکر اشعار کی صورت میں اپنی محبت و وفاداری کا ذکر

ایک شخص کا انتقال ہوگیا اس کی حسین وجمیل بیوی جوانی کی حالت میں رہ گئی، عورتوں کے ساتھ زندگی بسر کرتی رہی یہاں تک کہ اس نے شادی کر ہی لی، جب سہاگ رات آئی تو پہلے شوہر کو خواب میں دیکھا کہ دروازے کی چوکھٹ پر کھڑا کہہ رہا ہے:

حَيَّيْتُ سَاكِنَ هذَا الْبَيْتِ كُلَّهمْ إِلَّا الرَّباب فإنِّيْ لا أُحَيِّيْها

میں اس گھر کے ساکنوں سے حیاء کرتا ہوں سوائے رباب (بیوی) کے بے شک اس سے حیاء نہیں کرتا۔

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات مصر، ترجمة: تحية النوبية، ج ۲ ص ۴۵۵

Marfat.com

اَمْسَتْ عَرُوْسًا وَاَمْسَی مَسْکَنِیْ جَدَثٌ بَیْنَ الْقُبُوْرِ وَاَنِّیْ لَا اُلَاقِبُهَا

وہ دلہن ہوگئی ہے اور میرا مسکن قبروں کے درمیان بوسیدہ ہوگیا ہے اور میں اس سے ملاقات بھی نہیں کرسکتا۔

وَاسْتَبْدَلَتْ بَدْلًا غَیْرِیْ وَقَدْ عَلِمَتْ اَنَّ الْقُبُوْرَ تُوَارِیْ مَنْ ثَوَی فِیْهَا

اور اس نے میرے غیر کو میری جگہ بنالیا ہے، اس نے جان لیا ہے کہ بے شک قبریں چھپالیتی ہیں ان کو جو ان میں ٹھکانہ پذیر ہیں۔

قَدْ کُنْتُ اَحْسِبُهَا لِلْعَهْدِ رَاغِبَةً حَتّٰی تَمُوْتَ وَمَا جَفَتْ مَا فِیْهَا

میں تو اس کو سمجھتا تھا کہ وہ عہد و پیمان کو (وفا کرنے میں) راغب ہے یہاں تک کہ وہ مرجائے اور اس کے آنسو خشک ہوجائیں۔

تو لڑکی نیند سے گھبراہٹ کے ساتھ بیدار ہوئی اور شادی سے نفرت ہوگئی اور پھر قسم اٹھا لی کہ اس کے پاس کوئی مرد کبھی بھی نہ بھٹک سکے گا۔ (1)

فائدہ: ان واقعات سے یہ مقصود نہیں ہے کہ عورت شوہر کے انتقال کے بعد نکاح نہ کرے، بلکہ موجودہ بے حیائی، فحاشی اور عریانی کے دور میں جس قدر جلدی ہو نکاح کرنا بہتر ہے تاکہ عزت وحیاء محفوظ رہے۔ ان واقعات سے مقصود یہ ہے کہ سابقہ خواتین کو اپنے شوہروں کے ساتھ کس قدر عقیدت ومحبت تھی کہ صرف زندگی ہی میں نہیں بلکہ وفات کے بعد کسی نے ان کی محبت میں دانت توڑ دیئے، کسی نے اپنی ناک کاٹ دی، کسی نے اپنے آپ کو ان کی محبت میں گونگا کردیا، بعض نے خلیفہ وقت کے رشتوں کو ٹھکرادیا، ان حکایات سے موجودہ دور کی خواتین کو یہ بتلانا ہے کہ سابقہ ادوار کی خواتین کو اپنے شوہروں کے ساتھ کس قدر عقیدت ومحبت تھی، اگر پیار ومحبت کی یہ فضا آج پیدا ہوجائے تو ازدواجی زندگی بڑی پرسکون گذرے گی۔

(1) أخبار النساء: با ما جاء في وفاء النساء، ص ۱۲۸

Marfat.com

خوفِ خدا کے سبب اپنا ہاتھ انگاروں میں ڈال دیا

امام ابوعثمان تیمی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک شخص ایک راہبہ کے پاس سے گزرا، راہبہ بہت حسن و جمال والی تھی، تو یہ شخص اس کے ساتھ فتنے میں مبتلا ہو گیا اور اس کو مائل کرنا چاہا تو اس نے انکار کر دیا، راہبہ نے کہا اس چیز کے پیچھے نہ پڑ جو تو دیکھ رہا ہے (یعنی حسن) اور اس کے پیچھے کچھ نہیں ہے لیکن آدمی نہ مانا اور اپنی ھوس کو بجھانے کوشش کی اور عورت پر غلبہ پالیا، تو عورت کے ایک طرف انگارے بھڑک رہے تھے، تو عورت نے اپنا ایک ہاتھ ان انگاروں میں ڈال دیا اور ہاتھ جل گیا، مرد اپنی برائی سے فارغ ہوا تو اس نے عورت سے پوچھا تجھ کو ہاتھ جلانے پر کس بات نے اکسایا:

إنک لما قهرتنی علی نفسی خفت أن أشارکک فی اللذة فأشارکک فی المعصیة ففعلت ما رأیت فقال الرجل واللّٰه لا أعصی اللّٰه أبدا وتاب مما کان علیه. ❶

کہا کہ مجھے خوف ہوا کہ میں تیرے ساتھ لذت میں شریک ہوں (گو تو نے زبردستی کی ہے) تو اس کے بدلے معصیت میں بھی تکلیف کے ساتھ شریک ہو جاؤں، مرد نے کہا اللہ کی قسم! میں آئندہ کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کروں گا، اور اپنے تمام گناہوں سے توبہ کی۔

خوفِ خدا کے سبب اپنی عزت کی حفاظت کرتے ہوئے جان دیدی

ایک عبادت گزار حسین و جمیل عورت کسی مالدار شخص کے دل میں سما گئی، اس عورت کو اور بھی پیغام نکاح ملتے رہتے لیکن یہ ہر دفعہ انکار کر دیتی، تو اس مالدار شخص کو یہ بات پہنچی کہ عورت کا حج کا ارادہ ہے، تو اس نے تین سو اونٹ خریدے اور اعلان کروا دیا کہ جس کو حج پر جانا ہو وہ اونٹ کرایہ پر لے سکتا ہے، تو اس نے بھی ایک اونٹ کرائے پر لیا، جب یہ کسی جگہ

❶ ذم الهوی: فصل: قد کان یغلب الخوف عند القدرة علی الذنب، ص ۲۷۷

Marfat.com

پہنچی تو یہ مالدار شخص اس کے پاس پہنچ گیا اور کہا یا میرے ساتھ نکاح کر لے یا ویسے (زنا کے لئے) تیار ہو جا۔ عورت نے کہا اللہ سے ڈر، مالدار نے کہا بات تو وہی ہے جو تو نے سن لی اور واللہ میں کوئی اونٹوں والا نہیں ہوں یہ سارا کچھ تو صرف تیرے لئے ہی کیا، تو جب عورت کو اپنے اوپر خوف ہوا تو کہا:

ویحک انظر أبقی فی الرجال عین لم تنم فقال لا ناموا کلهم قالت أفنامت عین رب العالمین ثم شهقت شهقة خرت میتة وخر الرجل مغشیا علیه فلما أفاق قال ویحی قتلت نفسا ولم أبلغ شهوتی. [1]

اے شخص افسوس تجھ پر، اچھا دیکھ کیا سب سو گئے ہیں یا کوئی آنکھ ابھی نہیں سوئی، کہا نہیں (یعنی سب سو گئے ہیں) تو عورت نے پوچھا کیا پروردگار کی آنکھ سو گئی ہے؟ پھر عورت نے زبردست چیخ ماری اور گر کر مر گئی، آدمی بھی بیہوش ہو کر گر پڑا، جب افاقہ ہوا تو کہا افسوس مجھ پر ایک جان بھی قتل کر دی اور اپنے مقصود کو بھی نہ پہنچا۔

شوہر کی محبت و وفاداری میں اپنی ناک کاٹ دی

ہدبہ بن خشرم العذری کسی زیادتی کی وجہ سے قصاص (یعنی قتل) کے لئے آگے کیا گیا تو اُس نے سر اٹھا کر اپنی بیوی سے کہا:

لَا تَنْكِحِیْ إِنْ فَرَّقَ الدَّهْرُ بَيْنَنَا أَغْمُ الْقَفَا وَالْوَجْهُ لَيْسَ بِأَنْزَعَا

اگر زمانہ ہمارے درمیان جدائی کر دے تو نکاح نہ کرنا، گردن و چہرے کا پوشیدہ ہونا ختم نہ ہو۔

تو بیوی نے لوگوں سے کہا تھوڑی دیر مہلت دے دیں اس کے شوہر کو، پھر ایک جزار کے پاس آئی اور اس سے چھرا لے کر اپنی ناک کاٹ ڈالی، پھر اپنے شوہر کے پاس آئی اس کے قتل سے پہلے اور کٹی ہوئی ناک کے ساتھ اور کہا کیا شوہر والی کو دیکھتے ہو (یعنی میں اب

[1] روضة المحبین: الباب السابع والعشرون، ص ۴۶۶

Marfat.com

کسی سے شادی کے لائق نہیں رہی تم فکر نہ کرو)۔ ❶

چار کاموں پر عورت کو جنت کی بشارت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالَی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَحَصَنَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا دَخَلَتْ مِنْ أَیِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ تْ. ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت جب پانچ وقت کی نماز پڑھتی ہو، اور ایک مہینہ رمضان کے روزے رکھتی ہو اور اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کرتی ہو، اور شوہر کی اطاعت کرتی ہو، تو وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

فائدہ: عورتوں کے لئے کتنی بڑی فضیلت اور مرتبے کی بات ہے، جنت میں داخل ہونے کا کس قدر آسان نسخہ ہے، عام طور پر عورتیں نماز میں کوتاہی کرتی ہیں، پڑھتی نہیں یا چھوڑ کر پڑھتی ہیں، یا سستی سے وقت گذرنے کے بعد پڑھتی ہیں، سو نماز کی پابندی کرلو، شوہر کی خدمت کرلو، مزے سے جنت میں چلی جاؤ۔

شریعت میں عورتوں سے بہت کم اور آسان عمل پر جنت کا وعدہ کیا گیا ہے۔ مردوں کے مقابلہ میں ان سے کم عمل کا مطالبہ ہے۔ عورتوں کا جنت میں جانا آسان ہے۔ گناہوں سے بچی رہیں، نماز کو نہ چھوڑیں، شوہروں کو خدمت اور اطاعت سے خوش رکھیں، بس! جنت کا ٹکٹ پالیں اور جس دروازے سے چاہیں چلی جائیں۔

❶ المحبر لابن حبیب: الوافیات لأزواجهن اللواتي لم یتزوجهن بعدهم، ص ۳۹۷

❷ صحیح ابن حبان: کتاب النکاح، باب معاشرة الزوجین، ج ۹ ص ۴۷۱، رقم الحدیث: ۴۱۶۳

Marfat.com

رابعہ کی ناصحانہ باتیں

جعفر بن سلیمان رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ نے میرا ہاتھ پکڑ اور کہا:

آج ہمارے ساتھ اس عورت کے پاس چلو، جو آدمی اس سے مل کر آتا ہے اس کو آرام نہیں مل پاتا۔

جب ہم اس کے پاس آئے، حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور کہا اے اللہ! میں تجھ سے سلامتی کی دعا مانگتا ہوں، یہ سن کر حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ تعالی رو پڑیں، حضرت سفیان رحمہ اللہ تعالی نے کہا، کیوں روتی ہو؟

اس پر رابعہ بصریہ رحمہا اللہ تعالی نے کہا کہ تو نے مجھے رلایا ہے، حضرت سفیان رحمہ اللہ نے کہا: کیسے، حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ نے کہا:

کیا تجھے علم نہیں سلامتی دنیا اور اس کی چیزوں کو چھوڑنے میں ہے اور تو دنیا میں لت پت ہوا پڑا ہے۔ [1]

حضرت شعیب علیہ السلام کی باحیاء اور ذہین صاحبزادی

حضرت موسی علیہ السلام طویل سفر کے بعد تھکے ہارے ایک درخت کے سائے میں بیٹھ گئے اور اللہ تعالی سے مدد کی درخواست کی جو فوری قبول ہوگئی۔

ارشاد باری تعالی ہے:

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰهُمَا تَمْشِیْ عَلَی اسْتِحْیَآءٍ قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْکَ لِیَجْزِیَکَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا فَلَمَّا جَآءَهٗ وَ قَصَّ عَلَیْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ قَالَتْ اِحْدٰهُمَا یٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ قَالَ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ اُنْکِحَکَ اِحْدَی ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ عَلٰۤی اَنْ

[1] صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، ترجمة: رابعة العدوية، ج۲ ص ۲۴۴

Marfat.com

تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِکَ وَمَآ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْکَ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ قَالَ ذٰلِکَ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ قَضَیْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَیَّ وَاللّٰهُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ وَکِیْلٌ". (القصص: ۲۵ تا ۲۸)

"اتنے میں ان دونوں عورتوں میں سے ایک ان کی طرف شرم وحیاء سے چلتی ہوئی آئی، کہنے لگی: میرے والد صاحب آپ کو بلا رہے ہیں تا کہ آپ نے ہمارے جانوروں کو جو پانی پلایا ہے اس کی اجرت دے دیں۔ جب (حضرت موسیٰ علیہ السلام) ان کے پاس پہنچے اور ان سے اپنا سارا حال بیان کیا، تو وہ کہنے لگے: اب نہ ڈرو! تم نے ظالم قوم سے نجات پائی۔ ان دونوں میں سے ایک نے کہا: اباجی! آپ انہیں مزدوری پر رکھ لیجئے کیونکہ جنہیں آپ اجرت پر رکھیں، ان میں سب سے بہتر وہ ہے جو مضبوط اور امانت دار ہو۔ اس بزرگ نے کہا: میں اپنی ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک کو آپ کے نکاح میں دینا چاہتا ہوں، اس (مہر) پر کہ آپ آٹھ سال تک میرا کام کاج کریں۔ ہاں اگر آپ دس سال پورے کریں تو یہ آپ کی طرف سے (بطورِ احسان) ہے، میں یہ ہرگز نہیں چاہتا کہ آپ کو کسی مشقت میں ڈالوں، اللہ کو منظور ہے تو آگے چل کر آپ مجھے بھلا آدمی پائیں گے۔ موسیٰ نے کہا: خیر! تو یہ بات میرے اور آپ کے درمیان پختہ ہوگئی۔ میں ان دونوں مدتوں میں سے جسے چاہے پورا کروں، مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہو۔ ہم جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں، اس پر اللہ (گواہ اور) کارساز ہے۔"

جب موسیٰ علیہ السلام سائے میں بیٹھے اور فرمایا:

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ".

"اے پروردگار! تو جو کچھ بھلائی میری طرف اتارے میں اس کا محتاج ہوں۔"

تو ان خواتین نے یہ بات سن لی، جب وہ والد کے پاس پہنچیں تو انہیں اتنی جلدی واپس جانے پر تعجب ہوا، انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا پیش آمدہ واقعہ بیان کیا، والد

Marfat.com

نے ایک کو حکم دیا کہ جا کر ان کو بلا لائے:

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِیْ عَلَی اسْتِحْیَآءٍ.

''تو ان دونوں عورتوں میں سے ایک (شریف زادیوں کی طرح) شرم وحیاء سے چلتی ہوئی آئی۔

کہنے لگی:

اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْکَ لِیَجْزِیَکَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا.

''میرے والد صاحب آپ کو بلا رہے ہیں تا کہ آپ نے ہمارے جانوروں کو جو پانی پلایا ہے اس کی اجرت دیں۔''

اس نے واضح طور پر وجہ بیان کر دی تا کہ اس کی بات سے کوئی غلط فہمی یا شک وشبہ پیدا نہ ہو، یہ بھی اس خاتون کی حیاء اور پاک دامنی کا مظہر ہے۔

فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَیْهِ الْقَصَصَ.

''جب (حضرت موسیٰ علیہ السلام) ان کے پاس پہنچے اور ان سے اپنا سارا حال بیان کیا۔''

اور بتایا کہ مصر کے بادشاہ فرعون کے ڈر سے اپنا وطن مصر چھوڑ کر نکلے ہیں، تو وہ بزرگ کہنے لگے:

نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ.

''اب نہ ڈر! تو نے ظالم قوم سے نجات پائی۔''

یعنی اب ان کے دائرہ اختیار سے باہر آ گئے ہیں، کیونکہ اب آپ ان کی سلطنت کے حدود میں نہیں۔ بزرگ نے آپ کی مہمان نوازی کی، اور عزت واحترام سے رکھا اور آپ کا واقعہ سن کر خوشخبری دی کہ آپ ان سے نجات پا چکے ہیں، تب ایک لڑکی نے اپنے والد سے کہا:

Marfat.com

یٰاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ.

''ابا جی! آپ انہیں مزدوری پر رکھ لیجئے۔'' تا کہ وہ آپ کی بکریاں چرائیں۔ پھر آپ کی یہ خوبی بیان کی کہ وہ طاقتور اور دیانت دار ہیں۔

حضرت عمر، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر علماء سے روایت ہے کہ جب اس نے یہ بات کہی تو اس کے والد نے پوچھا: ''تجھے اس کی قوت وامانت کی کیا خبر؟''

اس نے کہا:

''جو بھاری پتھر دس آدمی اُٹھاتے ہیں انہوں نے اکیلے ہی اٹھالیا (اس سے مجھے ان کی طاقت کا اندازہ ہوا) اور جب میں انہیں لے کر آرہی تھی تو میں آگے چل رہی تھی۔''

انہوں نے کہا ''میرے پیچھے چلو، جب راستہ مڑنا ہو تو مجھے بتانے کے لئے اس طرف کنکری پھینک دینا۔''

جب موسیٰ علیہ السلام ان کے گھر پہنچے تو اس بزرگ نے کہا:

اِنِّیْٓ اُرِیْدُ اَنْ اُنْکِحَکَ اِحْدَی ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ عَلٰٓی اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِکَ وَمَآ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْکَ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ.

''میں اپنی دونوں لڑکیوں میں سے ایک کو آپ کے نکاح میں دینا چاہتا ہوں، اس (مہر) پر کہ آپ آٹھ سال تک میرا کام کاج کریں۔ ہاں اگر آپ دس سال پورے کریں تو یہ آپ کی طرف سے (بطور احسان) ہے، میں یہ ہرگز نہیں چاہتا کہ آپ کو کسی مشقت میں ڈالوں۔ اللہ کو منظور ہے تو آپ مجھے بھلا آدمی پائیں گے۔''

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قَالَ ذٰلِکَ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ قَضَیْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَیَّ وَاللّٰهُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ وَکِیْلٌ''.

Marfat.com

''موسیٰ نے کہا: یہ بات میرے اور آپ کے درمیان پختہ ہوگئی، میں ان دونوں مدتوں میں سے جسے چاہے پورا کروں، مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہو۔ ہم یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں اس پر اللہ (گواہ اور) کارساز ہے۔''

یعنی موسیٰ علیہ السلام نے اپنے سسر سے فرمایا:

آپ نے جو بات کہی وہ درست ہے، میں جونسی مدت پوری کروں مجھے اس کا حق ہوگا۔ اس سلسلے میں مجھ پر کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی۔ ہماری مفاہمت پر اللہ گواہ ہے جو سب کچھ سن رہا ہے۔ تاہم موسیٰ علیہ السلام نے زیادہ مدت پوری کی، یعنی پورے دس سال ان کی خدمت کی۔

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: مجھ سے حیرہ کے ایک یہودی نے پوچھا موسیٰ علیہ السلام نے دونوں میں سے کون سی مدت پوری کی تھی؟ میں نے کہا:

''مجھے تو معلوم نہیں، البتہ میں عرب کے بڑے عالم کی خدمت میں حاضر ہوکر ان سے دریافت کروں گا۔''

تو میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا:

''آپ نے زیادہ اور بہتر مدت مکمل کی تھی۔ اللہ کا رسول جب کوئی بات کہہ دے تو اُسے پوری کرتا ہے۔''[1]

اُمورِ دنیا سے مستغنی اور خوفِ خدا میں جان دینے والی خاتون

شیخ ابو عامر واعظ رحمہ اللہ تعالیٰ بڑے نیک اور صالح انسان گزرے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی ایک لونڈی جو عارفہ باللہ اور نیک تھی، اس کو کہا کہ آیئے آج بازار چلتے

[1] تفسیر ابن کثیر: سورۃ القصص آیت نمبر ۲۸ کے تحت، ج ۶ ص ۲۰۶، ۲۰۷

Marfat.com

ہیں رمضان المبارک کا مہینہ آرہا ہے، اس لئے کچھ کھانے پینے کی چیزیں خریدیں گے، تو اس نے کہا:

الحمد للّٰہ الذی جعل الأشھر عندی شھرا واحدا ولم یجعل لی شغلا بالدنیا.

یعنی الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے سارے مہینے میرے نزدیک ایک مہینہ کی طرح کردیئے ہیں، اور مجھے دنیاوی اُمور میں مشغول ہونے سے محفوظ رکھا ہے۔

شیخ ابوعامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ لونڈی صائم الدہر، قائم اللیل اور اولیاء اللہ میں سے تھی، ہر وقت ذکر اللہ اور عبادت میں مشغول رہتی تھی، جب عید قریب آئی تو میں نے اُسے کہا صبح سویرے بازار چلیں گے تاکہ عید کے لئے کچھ چیزیں خریدیں۔ اس نے کہا:

یا مولائی ! ما أعظم شغلک بالدنیا.

اے میرے مالک! آپ دنیاوی امور کا کتنا شغل رکھتے ہیں۔

پھر وہ اپنی عبادت خانہ میں جا کر نماز میں مصروف ہوگئی، نماز میں قرأت کے وقت جب اس آیت پر پہنچی:

وَيُسْقَى مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ.

اور پلایا جائے گا دوزخیوں کو پیپ کا پانی۔

تو بار بار یہی آیت پڑھتی رہی:

حتی صاحت صیحة واحدة فارقت فیھا الدنیا.

یعنی پڑھتے پڑھتے اس نے ایک چیخ ماری جس کے ساتھ ہی وہ دنیا سے رخصت ہوگئی۔ یہ پوری آیت اور اس سے اگلی آیت سن لیں:

مِنْ وَّرَائِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقَى مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ وَّمِنْ وَّرَائِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ. (ابراھیم ۱۶، ۱۷)

Marfat.com

یعنی اس کے پیچھے دوزخ ہے اور اُسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا، وہ اسے گھونٹ گھونٹ پیئے گا، اور گلے سے نہیں اُتار سکے گا، اور ہر طرف سے اُسے موت آرہی ہوگی مگر وہ مرے گا نہیں، اور اس کے پیچھے سخت عذاب ہوگا۔ ❶

حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کی اہلیہ کا علمی مقام

دارالعلوم دیوبند کے سابقہ مہتمم حضرت مولانا قاری محمد طیب رحمہ اللہ خود فرمایا کرتے تھے کہ میں نے اپنی دادی صاحبہ سے یعنی حضرت مولانا نانوتوی رحمہ اللہ کی اہلیہ صاحبہ سے مشکوۃ شریف کو سبقاً سبقاً گھر میں پڑھا، یہ تو تھوڑے عرصہ کی بات ہے، اس وقت تک کی عورتیں اپنے بچوں کو مشکوۃ شریف تک کی کتابیں اپنے گھروں میں پڑھایا کرتی تھیں۔

معلوم ہوا کہ اس امت میں قرآن کو محفوظ کرنے میں اور احادیث کا علم آگے پہنچانے میں جہاں مردوں نے بڑا کام کیا وہاں عورتیں بھی اس میدان میں پیچھے نہ رہیں۔ انہوں نے بھی اللہ تعالی کی خوشنودی اور دین کی سربلندی کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کر دیا تھا۔ ❷

حضرت ملیکہ بنت منکدر کا لمحاتِ زندگی کی قدردانی

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں کہ ایک دن ہم خانہ کعبہ میں طواف میں مصروف تھے کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا جو حجر اسود کے قریب کھڑے رو رہی تھی، اور کہہ رہی تھی:

اے میرے اللہ! مجھ پر رحم فرما، اے میرے اللہ! مجھ پر رحم فرما، میں تیرے گھر میں بہت دور سے حاضر ہوئی ہوں، اے میرے پروردگار! میں تیرے رحم وکرم کی امید پر حاضر ہوئی ہوں، تو مجھ کو اس دنیا میں کسی کا محتاج نہ کر۔

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم اس خاتون کی الحاح وزاری سے بہت

❶ روض الرياحين في حكايات الصالحين: الحكاية التاسعة والسبعون بعد الثلاث مائة، ص ۳۰۴ ❷ خواتین اسلام کے کارنامے: ص ۱۰۱، ۱۰۲

Marfat.com

متاثر ہوئے اوران کی قیام گاہ کا پتہ معلوم کیا تا کہ ان کے حالات سے آگاہ ہوسکیں۔ پھر ہم ان کی قیام گاہ پر پہنچے اور کچھ دیر ان سے گفتگو کرتے رہے۔ پھر انہوں نے فرمایا: اب آپ لوگ تشریف لے جائیں، اتنی دیر آپ نے مجھے اپنے ساتھ محو گفتگو رکھا اور یوں مجھے اپنے پروردگار کی عبادت سے محروم رکھا۔ اس خاتون کا نام ملیکہ بنت منکدر تھا۔ ❶

ایک سید مفلسہ خاتون کی امداد پر اُن کی دعاؤں کے سبب حضور کی زیارت اور انعامات

حضرت ربیع بن سلیمان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں حج کے لئے جا رہا تھا، میرے ساتھ میرے بھائی تھے اور ایک جماعت تھی، جب ہم کوفہ میں پہنچے تو وہاں ضروریاتِ سفر خریدنے کے لئے میں بازاروں میں گھوم رہا تھا کہ ایک ویران سی جگہ میں ایک خچر مرا ہوا پڑا تھا، اور ایک عورت جس کے کپڑے بہت پرانے بوسیدہ تھے، چاقو لئے ہوئے اس کے گوشت کے ٹکڑے کاٹ کاٹ کر ایک زنبیل میں رکھ رہی تھی، مجھے یہ خیال ہوا کہ یہ مردار گوشت لے جا رہی ہے، اس پر سکوت کرنا ہرگز نہ چاہئے، عجب نہیں یہ کوئی بھٹیاری عورت ہے، یہی پکا کر لوگوں کو کھلا دے گی، میں چپکے سے اس کے پیچھے ہولیا اس طرح کہ وہ مجھے نہ دیکھے، وہ عورت ایک بڑے مکان میں پہنچی جس کا دروازہ بھی اونچا تھا، اس نے جا کر دروازہ کھٹکھٹایا، اندر سے آواز آئی کون ہے؟ اس نے کہا کھولو، میں ہی بدحال ہوں، دروازہ کھولا گیا اور اس میں سے چار لڑکیاں آئیں جن کے چہرہ سے بدحالی اور مصیبت کے آثار ظاہر ہو رہے تھے، وہ عورت اندر گئی اور وہ زنبیل ان لڑکیوں کے سامنے رکھ دی، میں کواڑوں کی درازوں سے جھانک رہا تھا، میں نے دیکھا اندر سے گھر بالکل برباد خالی تھا، اس عورت نے روتے ہوئے لڑکیوں کو آواز دی کہ لو اس کو پکا لو اور اللہ کا شکر ادا کرو، اللہ تعالی کا اپنے بندوں پر

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات المدينة، ترجمة: مليكة بنت المنكدر، ج ۱ ص ۴۰۹

Marfat.com

اختیار ہے اسی کے قبضہ میں لوگوں کے قلوب ہیں۔

وہ لڑکیاں اس کو کاٹ کاٹ کر آگ پر بھوننے لگیں، مجھے بہت ضیق ہوئی، میں نے باہر سے آواز دی اے اللہ کی بندی! اللہ کے واسطے اس کو نہ کھا، وہ کہنے لگی تو کون ہے؟ میں نے کہا میں ایک پردیسی آدمی ہوں، کہنے لگی اے پردیسی تو ہم سے کیا چاہتا ہے؟ ہم خود ہی مقدر کے قیدی ہیں، تین سال سے ہمارا نہ کوئی معین نہ مددگار، تو ہم سے کیا چاہتا ہے؟ میں نے کہا مجوسیوں کے ایک فرقہ کے سوا مردار کا کھانا کسی مذہب میں جائز نہیں، وہ کہنے لگی ہم خاندانِ نبوت کے شریف (سید) ہیں، ان لڑکیوں کا باپ بڑا شریف تھا، وہ اپنے ہی جیسوں سے ان کا نکاح کرنا چاہتا تھا اس کی نوبت نہ آئی، اس کا انتقال ہوگیا، جو ترکہ اس نے چھوڑا تھا وہ ختم ہوگیا، ہمیں معلوم ہے کہ مردار کھانا جائز نہیں لیکن اضطرار میں جائز ہو جاتا ہے، ہمارا چار دن کا فاقہ ہے۔

ربیع رحمہ اللہ کہتے ہیں اس کے حالات سن کر مجھے رونا آگیا، اور میں روتا ہوا دل بے چین وہاں سے واپس ہوا، اور میں نے اپنے بھائی سے آکر کہا کہ میرا ارادہ تو حج کا نہیں رہا، اس نے مجھے بہت سمجھایا، حج کے فضائل بتائے کہ حاجی ایسی حالت میں لوٹتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں رہتا وغیرہ وغیرہ، میں نے کہا بس لمبی چوڑی باتیں نہ کرو، یہ کہہ کر میں نے اپنے کپڑے اور احرام کی چادریں اور جو سامان میرے ساتھ تھا وہ سب لیا اور نقد چھ سو درہم تھے وہ لئے اور ان میں سے سو درہم کا آٹا خریدا اور سو درہم کا کپڑا خریدا، اور باقی درہم جو بچے وہ آٹے میں چھپا کر اس بڑھیا کے گھر پہنچا اور یہ سب سامان اور آٹا وغیرہ اس کو دیدیا۔

اس عورت نے اللہ کا شکر ادا کیا اور کہنے لگی اے ابن سلیمان! جا اللہ جل شانہ تیرے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کرے اور تجھے حج کا ثواب عطا کرے اور اپنی جنت میں تجھے جگہ عطا فرمائے اور اس کا ایسا بدل عطا فرمائے جو تجھے بھی ظاہر ہو جائے۔ سب سے بڑی لڑکی نے کہا اللہ جل شانہ تیرا اجر دو چند کرے اور تیرے گناہ معاف کرے۔ دوسری نے کہا

Marfat.com

اللہ جل شانہ تجھے اس سے بہت زیادہ عطا فرمائے جتنا تو نے ہمیں دیا۔ تیسری نے کہا حق تعالی شانہ ہمارے دادا کے ساتھ تیرا حشر کرے۔ چوتھی نے جو سب سے چھوٹی تھی کہا اے اللہ! جس نے ہم پر احسان کیا تو اس کا نعم البدل اس کو جلدی عطا کر اور اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر۔

ربیع رحمہ اللہ کہتے ہیں حجاج کا قافلہ روانہ ہو گیا میں کوفہ ہی میں مجبوراً پڑا رہا کہ وہ سب حج سے فارغ ہو کر لوٹ بھی آئے، مجھے خیال ہوا کہ ان حجاج کا استقبال کروں ان سے اپنے لئے دعا کراؤں، کسی کی مقبول دعا مجھے بھی لگ جائے، جب حجاج کا ایک قافلہ میری آنکھوں کے سامنے آ گیا تو مجھے اپنے حج سے محرومی پر بہت افسوس ہوا اور رنج کی وجہ سے میرے آنسو نکل آئے، جب میں ان سے ملا تو میں نے کہا اللہ جل شانہ تمہارا حج قبول کرے اور تمہارے اخراجات کا بدل عطا فرمائے، ان میں سے ایک نے کہا کہ یہ دعا کیسی، میں نے کہا ایسے شخص کی دعا جو دروازہ تک کی حاضری سے محروم رہا ہو، وہ کہنے لگے بڑے تعجب کی بات ہے اب تو وہاں جانے سے انکار کرتا ہے، تو ہمارے ساتھ عرفات کے میدان میں نہیں تھا؟ تو نے ہمارے ساتھ رمی جمرات نہیں کی؟ تو نے ہمارے ساتھ طواف نہیں کئے؟

میں اپنے دل میں سوچنے لگا کہ یہ اللہ کا لطف ہے اتنے میں خود میرے شہر کے حاجیوں کا قافلہ آ گیا، میں نے کہا حق تعالی شانہ تمہاری سعی مشکور فرمائے تمہارا حج قبول فرمائے، وہ بھی یہی کہنے لگے کہ تو ہمارے ساتھ عرفات پر نہیں تھا؟ تو نے رمی جمار نہیں کی؟ اب انکار کرتا ہے، ان میں سے ایک شخص آگے بڑھا، اور کہنے لگا کہ بھائی اب انکار کیوں کرتے ہو، کیا بات ہے؟ آخر تم ہمارے ساتھ مکہ میں نہیں تھے یا مدینہ میں نہیں تھے، جب ہم قبر اطہر کی زیارت کر کے باب جبرائیل سے باہر کو آ رہے تھے، اس وقت اژدحام کی کثرت کی وجہ سے تم نے یہ تھیلی میرے پاس امانت رکھوائی تھی جس کی مہر پر لکھا ہوا ہے ''مَنْ عَامَلَنَا رَبِحَ'' (جو ہم سے معاملہ کرتا ہے نفع کماتا ہے) یہ تمہاری تھیلی واپس ہے۔

Marfat.com

ربیع رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ واللہ میں نے اس تھیلی کو کبھی اس سے پہلے دیکھا بھی نہ تھا، اس کو لے کر گھر واپس آیا، عشاء کی نماز پڑھی اپنا وظیفہ پورا کیا، اس کے بعد اسی سوچ میں جاگتا رہا کہ آخر یہ قصہ کیا ہے، اسی میں میری آنکھ لگ گئی تو میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور ہاتھ چومے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرماتے ہوئے سلام کا جواب دیا اور ارشاد فرمایا اے ربیع! آخر ہم کتنے گواہ اس پر قائم کریں کہ تو نے حج کیا، تو مانتا ہی نہیں، سن بات یہ ہے کہ جب تو نے اس عورت پر جو میری اولاد تھی صدقہ کیا اور اپنا زادِ راہ ایثار کر کے اپنا حج ملتوی کر دیا، تو میں نے اللہ جل شانہ سے دعا کی کہ وہ اس کا نعم البدل تجھے عطا فرمائے، تو حق تعالی شانہ نے ایک فرشتہ تیری صورت بنا کر اس کو حکم فرما دیا کہ وہ قیامت تک ہر سال تیری طرف سے حج کیا کرے، اور دنیا میں تجھے یہ عوض دیا کہ چھ سو درہم کے بدل چھ سو دینار (اشرفیاں) عطا کیں، تو اپنی آنکھ کو ٹھنڈا رکھ، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی الفاظ ارشاد فرمائے ''مَنْ عَامَلَنَا رَبِحَ'' ربیع رحمہ اللہ کہتے ہیں جب میں سو کر اٹھا تو اس تھیلی کو کھولا اس میں چھ سو اشرفیاں تھیں۔ ❶

ایک خاتون کے تین بیٹے، شوہر اور بیٹی کے انتقال کے باوجود صبر و تحمل

حضرت ابوالحسن سراج رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حج کو گیا، میں طواف کر رہا تھا میری نگاہ ایک ایسی حسین عورت پر پڑی جس کے چہرہ کا حسن چمک رہا تھا، میں نے کہا واللہ ایسی حسین عورت میں نے آج تک نہیں دیکھی، یہ اس کے چہرہ کی ساری رونق اس وجہ سے ہے کہ اس کو کبھی کوئی رنج و غم نہیں پہنچا، اس نے میری یہ بات سن لی، کہنے لگی: تم نے یہ کیا کہا، واللہ میں غموں میں جکڑی ہوئی ہوں اور میرا دل فکروں سے اور آفتوں سے زخمی ہے اور

❶ فضائل حج: ص ۲۶۶، ۲۶۷

Marfat.com

کوئی بھی میرے غموں میں میرا شریک نہیں رہا، میں نے پوچھا کیا ہوا؟ کہنے لگی: میرے خاوند نے قربانی کی، ایک بکری ذبح کی، میرے دو چھوٹے بچے کھیل رہے تھے اور ایک بچہ دودھ پیتا میری گود میں تھا، میں گوشت پکانے کے لئے اٹھی تو ان دونوں لڑکوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا میں تجھے بتاؤں کہ ابا نے بکری کس طرح ذبح کی؟ اس نے کہا: بتا، تو اس نے چھوٹے بھائی کو لٹا کر بکری کی طرح ذبح کر دیا، پھر وہ اس کو ذبح کر کے ڈر کے مارے بھاگ گیا اور پہاڑ پر چڑھ گیا، وہاں ایک بھیڑیئے نے اس کو کھا لیا، باپ اس کی تلاش میں نکلا اور ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے پیاس کی شدت سے مر گیا، میں دودھ پیتے بچے کو بٹھا کر دروازہ تک گئی کہ شاید خاوند کا کچھ پتہ کسی سے ملے، تو وہ بچہ گھسٹتا ہوا ہانڈی کے پاس پہنچ گیا جو چولھے پر رکھی ہوئی جوش سے پک رہی تھی، اس کو جو اس نے ہلایا وہ پکتی پکتی اس اس پر گر گئی، جس سے اس بچے کا سارے بدن کا گوشت جل کر ہڈیوں سے الگ ہو گیا۔ میری ایک بڑی لڑکی تھی جو اپنے خاوند کے گھر تھی اس کو جب اس سارے قصہ کی خبر پہنچی تو وہ خبر سن کر زمین پر گر گئی اسی میں اس کی بھی موت مقدر تھی وہ بھی مر گئی۔ مقدر نے ان سب کے درمیان سے مجھے اکیلی کو چھوڑ دیا، میں نے کہا ان مصیبتوں پر تجھے کس طرح صبر آیا؟ وہ کہنے لگی کہ جو شخص صبر اور بے صبری میں الگ الگ غور کرے گا وہ ان کے درمیان بہت دوری پائے گا، صبر کا انجام محمود ہے اور بے صبری پر کوئی اجر نہیں ملتا، پھر اس نے تین شعر پڑھے اور چل دی، جن کا ترجمہ یہ ہے:

میں نے صبر کیا اس لئے کہ صبر بہترین اعتماد کی چیز ہے، اور اگر بے صبری سے مجھے کوئی فائدہ پہنچ سکتا تو کرتی۔ میں نے ایسی مصیبتوں پر صبر کیا کہ اگر وہ مصائب سخت پہاڑوں پر پڑتے تو وہ پہاڑ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے۔ میں نے اپنے آنسوؤں پر قدرت پائی پس ان کو نکلنے سے روک دیا، اب وہ آنسو اندر ہی اندر میرے دل پر گر رہے ہیں۔ (۱)

(۱) فضائل حج: ص ۲۳۹، ۲۴۰ الروض الریاحین: الحکایة التاسعة والثمانون، ص ۱۲۶

Marfat.com

سفر حج میں ایک نہایت متوکلہ خاتون

شیخ بنان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں مصر سے حج کو جارہا تھا میرا توشہ میرے ساتھ تھا، راستہ میں ایک عورت ملی، کہنے لگی: بنان! تم بھی حَمّال (مزدور) ہی نکلے، توشہ لادے لئے جارہے ہو، تمہیں یہ وہم ہے کہ وہ تمہیں روزی نہیں دے گا، میں نے اس کی بات سن کر اپنا توشہ پھینک دیا، تین دن تک مجھے کچھ کھانے کو نہ ملا، راستہ میں چلتے چلتے مجھے ایک پازیب (پاؤں کا زیور) پڑا ہوا ملا، میں نے یہ سوچ کر اٹھالیا کہ اس کا مالک مل جائے گا تو اس کو دوں گا وہ شاید اس پر مجھے کچھ دیدے، تو وہ عورت پھر سامنے آئی اور کہنے لگی: تم تو دوکاندار ہی نکلے کہ وہ پازیب کے بدلہ میں شاید کچھ دیدے۔ اس کے بعد اس عورت نے میری طرف کچھ دِرہم پھینک دیئے کہ انہیں خرچ کرتے رہو، میں نے ان کو خرچ کرنا شروع کیا اور واپسی میں مصر تک انہوں نے مجھے کام دیا، ایک شاعر نے کہا ہے:

كَمْ مِنْ قَوِيٍّ قَوِيٌّ فِيْ تَقَلُّبِهِ مُهَذَّبُ الرَّأْيِ عَنْهُ الرِّزْقُ مُنْحَرِفُ

کتنے ہی قوی آدمی ہیں جو اپنے کاروبار میں بھی قوی ہیں اور رائے بھی بہت بہتر رکھتے ہیں، لیکن روزی ان سے ہٹی ہوئی ہے۔

وَكَمْ مِنْ ضَعِيْفٍ ضَعِيْفٌ فِيْ تَقَلُّبِهِ كَأَنَّهُ مِنْ خَلِيْجِ الْبَحْرِ يَغْرِفُ

اور کتنے ضعیف آدمی ہیں جو اپنے کاروبار میں بھی ضعیف ہیں لیکن روزی ایسی کماتے ہیں گویا سمندر سے پانی بھر رہے ہیں۔

هٰذَا دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّ الْإِلٰهَ لَهُ فِي الْخَلْقِ سِرٌّ خَفِيٌّ لَيْسَ يَنْكَشِفُ

یہ دلیل ہے اس پر کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے بارے میں مخفی بھید ہیں جو ہر کسی پر ظاہر نہیں ہوتے۔ (۱)

(۱) فضائل حج: ص ۲۴۰۳/الروض الریاحین: الحکایة التاسعة والثمانون، ص ۱۳۱

Marfat.com

ایک نوعمر لڑکی کی طواف کے دوران اشعار میں عشقِ الٰہی پر مبنی گفتگو

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ تنہا حج کو گیا اور مکہ مکرمہ میں کچھ قیام کرلیا، میری عادت تھی کہ جب رات کا اندھیرا زیادہ ہو جاتا تو میں طواف کیا کرتا، ایک مرتبہ میں نے ایک نوعمر لڑکی کو دیکھا کہ وہ طواف کر رہی ہے اور یہ اشعار پڑھ رہی ہے:

اَبَی الْحُبُّ أَن یَّخْفَی وَ کَمْ قَدْ کَتَمْتُهُ فَأَصْبَحَ عِنْدِیْ قَدْ اَنَاخَ وَطَنَّبَا

میں نے اپنے عشق کو کتنا چھپایا مگر اب وہ کسی طرح مخفی نہیں رہتا، اب تو اس نے کھلم کھلا میرے پاس ڈیرہ ڈال دیا۔

إِذَا اشْتَدَّ شَوْقِیْ هَامَ قَلْبِیْ بِذِکْرِهِ وَاِنْ رُمْتُ قُرْبًا مِّنْ حَبِیْبِیْ تَقَرُّبَا

جب معشوق کے شوق کا مجھ پر غلبہ ہوتا ہے تو میرا دل اس کے ذکر سے پھڑکنے لگتا ہے، اور اگر میں اپنے محبوب سے قربت چاہتی ہوں تو وہ فوراً مجھ سے تقرب کرتا ہے۔

وَیَبْدُوْ فَأَفْنَی ثُمَّ أَحْیَا بِهِ لَهُ وَیُسْعِدُنِیْ حَتَّی اَلَذُّ وَاَطْرَبَا

اور جب وہ ظاہر ہوتا ہے تو میں اس میں فنا ہو جاتی ہوں اور پھر اسی کے لئے اسی کی بدولت زندہ ہو جاتی ہوں، اور وہ میری حاجت روائی کرتا ہے حتی کہ میں خوب لذت پاتی ہوں اور مزے میں آجاتی ہوں۔

حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے اس سے کہا اے لڑکی! تو اللہ سے نہیں ڈرتی ایسی بابرکت جگہ ایسے اشعار پڑھتی ہے؟ وہ میری طرف متوجہ ہوئی اور کہنے لگی کہ جنید:

لَوْلَا التُّقَی لَمْ تَرَانِیْ اَهْجُرُ عَنْ طِیْبِ الْوَسَنِ

اگر اللہ کا ڈر نہ ہوتا تو تو مجھے نہ دیکھتا کہ میں میٹھی نیند کو چھوڑے پھرتی ہوں۔

اِنَّ التُّقَی شَرَّدَنِیْ کَمَا تَرَی عَنْ وَطَنِیْ

تو تو دیکھ ہی رہا ہے کہ اللہ کے خوف ہی نے مجھ کو میرے وطن سے دھکیلا اور بھگایا ہے۔

Marfat.com

اَفِرُّ مِنْ وَجْدِیْ بِهٖ فَحُبُّهٗ هَیَّمَنِیْ

اس کا عشق میرے ساتھ لگا ہوا ہے جس کی وجہ سے میں بھاگی پھر رہی ہوں، اور اسی کی محبت نے مجھے حیران و پریشان کر رکھا ہے۔

اس کے بعد اس نے پوچھا کہ جنید تم اللہ کا طواف کرتے ہو یا بیت اللہ کا طواف کرتے ہو؟ میں نے جواب دیا کہ بیت اللہ شریف کا طواف کرتا ہوں، تو اس نے اپنا مُنہ آسمان کی طرف کیا اور کہنے لگی: سبحان اللہ! آپ کی بھی عجیب مشیت ہے جو مخلوق خود پتھر جیسی ہے وہ پتھروں ہی کا طواف کرتی ہے۔ اس کے بعد اس نے تین شعر اور پڑھے جن کا مطلب یہ کہ لوگ پتھروں کا طواف کر کے آپ کا قرب ڈھونڈھتے ہیں ان لوگوں کے دل بھی خود پتھروں سے زیادہ سخت ہیں۔ اور حیرانی میں حیران و پریشان پھر رہے ہیں اور اپنے خیال میں تقرب کے محل میں اترے ہوئے ہیں۔ اگر یہ لوگ اپنے عشق میں سچے ہوتے تو ان کی صفات اپنی تو غائب ہو جاتیں اور اللہ کی محبت کی صفات ان میں پیدا ہو جاتیں۔

حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اس کی گفتگو سے غش کھا کر گر گیا، جب مجھے غشی سے افاقہ ہوا تو وہ لڑکی جا چکی تھی۔ ❶

پانی پت کی ایک خاتون کا حسبِ منشا مشکل رکوع سن کر نکاح کرنا

قرآن کریم کی سورۃ النساء کا دوسرا رکوع ''یُوْصِیْکُمُ اللّٰهُ'' ہے، اس کی آیتوں میں متشابہات اور باہم ملتے جلتے الفاظ بکثرت پائے جاتے ہیں، مثلاً ''کَانَ لَکُمْ وَلَدٌ، اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ، اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّکُمْ وَلَدٌ، فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلَدٌ، فَاِنْ کَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ، فَاِنْ کَانَ لَکُمْ وَلَدٌ، فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ، فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ، یُوْصِیْ بِهَا، یُوْصِیْنَ بِهَا، تُوْصُوْنَ بِهَا، یُوْصٰی بِهَا'' یہ رکوع حفاظ میں خاصہ مشکل شمار کیا جاتا ہے۔ پانی پت میں

❶ فضائل حج: ص ۲۰۷، ۲۰۸/ صفة الصفوة: ومن عقلاء المجانين الذين لقوا فى الطواف، ج ۲ ص ۵۱۹

Marfat.com

ایک دوشیزہ نے اعلان کیا کہ جو شخص مجھے ''یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ'' والا رکوع اس طرح صحیح اور پختہ سنا دے کہ میں جو لفظ بولوں وہ اس سے آگے صاف صاف پڑھ دے تو میں اس آدمی سے نکاح کرلوں گی، اس پر کئی بڑے بڑے جید حفاظ آئے لیکن ناکام واپس ہوتے رہے، حتی کہ کافی دنوں کے بعد ایک حافظ نے اسے یہ رکوع حسب منشا سنا دیا اور اس خاتون نے اس حافظ مرد سے نکاح کرلیا۔ ❶

ناموسِ رسالت کی خاطر ماں کا اپنے بیٹے کو شہادت کے لئے بھیجنا

مظفر علی شمسی صاحب بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں ایک عورت اپنے بیٹے کی برأت لے کر دہلی دروازہ (لاہور) کی جانب آرہی تھی، سامنے سے تڑتڑ کی آواز آئی، معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کے لئے لوگ سینہ تانے بٹن کھول کر گولیاں کھا رہے ہیں، تو برأت کو معذرت کر کے رخصت کر دیا۔ بیٹے کو بلا کر کہا: بیٹا! آج کے دن کے لئے تو میں نے تمہیں جنا تھا، جاؤ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر قربان ہو کر دودھ بخشوا جاؤ، میں تمہاری شادی اس دنیا میں نہیں بلکہ آخرت میں کروں گی اور تمہاری برأت میں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کو مدعو کروں گی، جاؤ پروانہ وار شہید ہو جاؤ تاکہ میں فخر کرسکوں کہ میں بھی شہید کی ماں ہوں۔ بیٹا ایسا سعادت مند تھا کہ فوراً ماں کے حکم پر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کے لئے شہید ہو گیا، جب اس کی لاش اٹھائی گئی تو گولی کا کوئی نشان پشت پر نہ تھا، بلکہ سب گولیاں سینہ پر کھائیں۔

ادھر آ ستم گر ہنر آزمائیں تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں ❷

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی دس خصوصیات

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دوسری ازواج مطہرات پر دس (۱۰) باتوں کی وجہ سے فخر فرمایا کرتی تھیں۔

❶ خواتین اسلام کے کارنامے: ص ۹۰
❷ عشق رسول کے ایمان افروز واقعات: ص ۱۰۸

Marfat.com

۱..... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میری صورت دکھلائی گئی جب کہ ابھی تک میری ماں کے رحم میں بھی میری صورت نہ بنی تھی۔

۲..... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کنواری سے شادی فرمائی اور میرے علاوہ کسی کنواری سے شادی نہیں کی۔

۳..... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوتے اور آپ پر آسمان سے وحی نازل ہوتی۔

۴..... آسمان سے میری (پاکدامنی کی) برأت نازل ہوئی۔

۵..... لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب حضور کی نظر میں، میں تھی۔

۶..... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے علاوہ کسی ایسی عورت سے نکاح نہیں کیا جس کے ماں باپ دونوں مہاجر ہوں۔

۷..... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے جب کہ میں آپ کے سامنے لیٹی ہوتی تھی (یہ واقعہ نوافل کا ہے، جب کہ گھر تنگ تھے اور اُن میں روشنی کا معقول انتظام نہیں تھا) اور آپ صلی اللہ علیہ سلم میرے علاوہ کسی دوسری بیوی کے ساتھ ایسا نہ کرتے تھے۔

۸..... میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن (کے پانی) سے غسل کرتے تھے آپ دوسری کسی بیوی کے ساتھ ایسا نہ کرتے تھے۔

۹..... اللہ عزوجل نے آپ کی روح قبض فرمائی اس حالت میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

۱۰..... میری باری کی جو رات تھی اس میں آپ نے وفات پائی، اور میرے گھر میں آپ کی آخری آرامگاہ بنی (جو آج روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے ہے)۔ [1]

[1] الطبقات الكبرى: ذكر أزواج رسول الله صلى الله عليه وسلم، ترجمة: عائشة بنت أبي بكر الصديق، ج۸ ص ۵۰، ۵۱

Marfat.com

فاطمہ بنت عبدالرحمٰن نے ہفتوں کا سفر منٹوں میں طے کرلیا

فاطمہ بنت عبدالرحمٰن کی کنیت ام محمد ہے، ہمیشہ صوف پہنتی تھی، ساٹھ (۶۰) سال تک مصلے پر سوئیں، بیت المقدس کے لئے عازم سفر ہوئیں تو راستے میں ایک بزرگ مل گئے، آپ سے پوچھا کہ کیا آپ بھی راستہ بھول گئی ہیں؟

فاطمہ نے کہا اللہ کو پہچاننے والا کبھی راستہ نہیں بھولتا۔

بزرگ نے کہا کہ میں واقعی راستہ بھول گیا ہوں۔

حضرت فاطمہ نے کہا: اللہ کو پہچاننے والا کیونکر مسافر ہوسکتا ہے، میری لاٹھی پکڑ کر آگے آگے چل۔

بزرگ نے لاٹھی پکڑ کر آگے چلنا شروع کردیا، ابھی بمشکل سات آٹھ قدم چلے ہوں گے کہ فاطمہ بنت عبدالرحمٰن نے کہا: سامنے دیکھو، بزرگ نے سامنے دیکھا تو مسجد اقصیٰ کے مینار نظر آرہے تھے۔

بزرگ نے حیرت کے ساتھ سوال کیا: ہم اتنی جلدی بیت المقدس کیسے پہنچ گئے، ہم جس جگہ سے چلے تھے وہاں سے بیت المقدس کئی ہفتوں کے فاصلے پر ہے؟

فاطمہ نے جواب دیا: زاہد چلتا ہے اور عارف اڑتا ہے۔ [1]

شوہر کے عالم بننے کے لئے نیک صالحہ بیوی کا کئی سال انتظار کرنا

حضرت مولانا ابرارالحق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ایک ساتھی تھے ان کے والد صاحب خود عالم تھے پڑھاتے تھے، جس کی وجہ سے یہ گھر ہی میں رہتے اور والد صاحب سے پڑھتے تھے، بڑے ہوگئے شادی ہوگئی پڑھنے میں بے توجہی کرتے تھے، ایک دن ان کے والد صاحب رونے لگے اور کہنے لگے میری تمنا تھی کہ تم عالم ہوتے لیکن یہاں رہ کر تم

[1] صفة الصفوة: ج۳ ص۴۵۵/ روض الرياحين: الحكاية الثامنة والعشرون بعد الأربع مائة، ص ۳۴۲

Marfat.com

پڑھ نہیں سکو گے، وہ سہارنپور کا سفر کر چکے تھے غالباً وہ سہارنپور یا دیوبند کے پڑھے ہوئے بھی تھے، اس لئے انہوں نے فرمایا کہ تم سہارنپور یا دیوبند میں جاؤ تو پڑھ سکتے ہو اسی میں میری عین خوشی ہے، اس بات سے ان کے دل پر چوٹ لگی اور تیار ہو گئے، بیوی کے لئے انہوں نے سوچا کہ پتہ نہیں کیا ہو، کیا حالات پیش آئیں، کب واپسی ہو، تو انہوں نے بیوی کو طلاقِ رجعی دی اس نے کہا کہ مسئلہ کے لحاظ سے مجھ کو حق حاصل ہو جاتا ہے کہ میں عدت کے بعد دوسرا نکاح کرلوں مگر میں آپ کا انتظار کروں گی، جب آپ پڑھ آئیں گے تو آپ سے دوبارہ نکاح کرلوں گی۔

دیکھا آپ نے جس ماں کا ایک بیٹا ہو جوان بیٹا دین کی خاطر ایسی قربانی دے کہ جاؤ بخارا سے سہارنپور پڑھنے کے لئے۔ ❶

طواف کے دوران ایک خاتون کی آہ و بکاء اور مناجات

حضرت سعید ارزق باہلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات طواف کر رہا تھا، ایک عورت مقام ملتزم پر آئی، روتے روتے اس کی ہچکی بندھ گئی تھی، میں اس کے قریب ہوا اور سنا تو وہ کہہ رہی تھی:

یا من لا تراه العیون ولا تخالطه الأوهام والظنون، ولا تغیره الحوادث ولا یصفه الواصفون، یا عالما بمثاقیل الجبال ومکاییل البحار وعدد قطر الأمطار، وورق الأشجار، وعدد ما أظلم علیه اللیل وأشرق علیه النهار، لا توارى منه سماء سماء، ولا أرض أرضا، ولا جبل ما فی وعر، ولا بحر ما فی قعره.

اے وہ ذات! جس کو آنکھ نہیں دیکھ سکتی، وہم اس کے خلط ہونے کا نہیں ہے (اس پر معاملہ خلط نہیں ہوتا) اور اس کو حوادثات تبدیل نہیں کر سکے اور کوئی تعریف کرنے والا اس کی

❶ اصول الفلاح: وعظ مولانا ابرار الحق صاحب رحمہ اللہ، ص ۱۷

Marfat.com

کما حقہ تعریف نہیں کرسکتا۔ اے وہ ذات! جو پہاڑوں کے مثقال بھی جانتے ہیں، اے وہ ذات! جو سمندر کے ذروں کو جانتے ہیں، اے وہ ذات! جو بارش کے قطروں کی تعداد کو جانتے ہیں، درختوں کے پتوں کو جانتے ہیں، جتنے دن آئے اور جتنی راتیں آئیں ان کی تعداد بھی جانتے ہیں، اس سے آسمان کی بلندی چھپی ہوئی نہیں اور نہ ہی زمین کی پستی اس سے چھپی ہوئی ہے اور نہ پہاڑوں کے بیچ وبیچ کی چیزیں اور نہ ہی سمندروں کی تہوں میں پڑی ہوئی چیزیں اس سے چھپی ہوئی ہیں۔

آپ میری آخری عمر بہترین بنادیجئے اور جس دن آپ کی ملاقات ہو (موت آئے) ان دنوں کو بہترین بنادیجئے، جس گھڑی میں میں اس دار الفناء کو (دنیا) کو چھوڑوں اور دار البقاء (آخرت) کی طرف آؤں تو اس گھڑی کو بہترین بنادیجئے، دار البقاء میں آپ کے اولیاء کی عزت ہوتی اور آپ کے دشمنوں باغیوں کی توہین ہوتی ہے، اے اللہ! میں آپ سے ایسی عافیت کا سوال کرتی ہوں جو دنیا وآخرت کو جامع ہو اور وہ عافیت ہمیشہ کی ہو، اے بزرگی اور عزت والے! پھر چیخ مار کر بے ہوش ہوگئی۔ ❶

حضرت آمنہ رملیہ کا استغناء اور عبادت ودُعا

ایک دن حضرت بشر حافی بیمار ہوئے تو حضرت آمنہ ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئیں، اتفاق سے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بھی وہاں تشریف لے آئے، انہوں نے حضرت بشر سے پوچھا یہ کون خاتون ہے؟ انہوں نے جواب دیا یہ آمنہ رملیہ ہیں، میری عیادت کو آئی ہیں۔ امام صاحب نے ان کی شہرت سن رکھی تھی، اب انہیں قریب پاکر بہت خوش ہوئے اور حضرت بشر سے فرمایا ان سے کہئے کہ میرے لئے دعا کریں، حضرت بشر حافی نے حضرت آمنہ سے عرض کیا یہ احمد بن حنبل ہیں، آپ سے دعا کے خواستگار ہیں،

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات رنين في الطواف، ج ۲ ص ۵۱۷

Marfat.com

حضرت آمنہ نے ہاتھ اٹھا کر نہایت خشوع وخضوع سے دعا مانگی:

اے اللہ! احمد بن حنبل اور بشر دونوں جہنم کی آگ سے پناہ مانگتے ہیں، تو سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے، ان کو اس آگ سے محفوظ رکھ۔

ایک دفعہ کسی رئیس نے دس ہزار اشرفی ان کی نذر کرنا چاہیں، انہوں نے لینے سے انکار کر دیا، جب اس نے بہت اصرار کیا تو رکھ لیا لیکن ان کو ہاتھ نہ لگایا اور شہر میں منادی کرادی کہ جس کو روپیہ کی ضرورت ہو وہ آ کر مجھ سے لے جائے، چنانچہ حاجت مند لوگ آتے تھے اور بقدر ضرورت ان سے رقم لے جاتے تھے، شام ہوتے ہوتے انہوں نے تمام اشرفیاں تقسیم کر دیں حالانکہ اس دن ان کے گھر میں کھانے کے لئے کوئی چیز نہ تھی۔

حضرت بشر حافی فرماتے ہیں کہ آمنہ کا معمول تھا کہ نصف شب کو بیدار ہو جاتیں اور صبح تک نہایت خشوع وخضوع سے عبادتِ الٰہی میں مشغول رہتیں۔ ایک دفعہ میں نے انہیں یہ دعا مانگتے سنا:

اے خالق ارض وسماء! تیری نعمتیں بے حد و بے حساب ہیں لیکن کس قدر ظالم ہیں وہ لوگ جو ان کی قدر نہیں کرتے، تو ارحم الراحمین ہے مگر دنیا تجھ کو بھولی ہوئی ہے، اے میرے پیارے آقا! میری عزت تیرے ہی ہاتھ میں ہے، قیامت کے دن سب کے سامنے مجھے رسوا نہ کرنا اگر ایسا کیا تو لوگ یہی کہیں گے کہ اللہ نے اپنی بندی کو رسوا کیا جو اس سے محبت کرتی تھی، اے میرے پیارے آقا! تجھ کو یہ بات یقیناً گوارا نہ ہوگی، اگر تو نے اس کو گوارا کیا تو میں ہرگز ہرگز اسے گوارا نہ کروں گی کہ لوگ تجھے الزام دیں۔

ایک مرتبہ انہوں نے حضرت بشر سے فرمایا: اے بشر! میں تو سوتی ہوں مگر میرا دل بیدار رہتا ہے۔

ان کا دستور تھا کہ کسی کے ہاں کا کھانا نہ کھاتیں کہ مبادا اس میں مال حرام یا کسی مشکوک چیز کا کوئی جزو شامل ہو، البتہ کسی کے بارے میں یقین ہوتا کہ وہ متقی اور پرہیزگار ہے تو اس

Marfat.com

کے ہاں کا کھانا کھالیتیں۔ ❶

حضرت خولہ بنت ازور کی ایمان افروز شجاعت و بہادری

حضرت خالد رضی اللہ عنہ رجزیہ اشعار پڑھتے ہوئے اپنے لشکر کے آگے چل رہے تھے کہ اچانک آپ نے قد آور، کوتاہ گردن گھوڑے پر ایک سوار جس کے ہاتھ میں ایک چمکدار لمبا نیزہ تھا اور جس کی وضع قطع، شکل وشباہت سے دانائی، باگیں کاٹنے اور پھیرنے سے شجاعت ٹپکتی تھی، دیکھا، جو باگیں ڈھیلے چھوڑے زین پر پوری طرح جمے ہوئے زرہ کے اوپر سیاہ کپڑا پہنے سبز عمامہ کا پٹکا کمر سے باندھے ہوئے ہے، جس کو اس نے اپنے سینے سے پشت تک ڈال رکھا تھا، فوج کے آگے آگے جا رہا تھا، جس وقت آپ نے اسے اس شان وشوکت کے ساتھ جاتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا کاش کہ میں اس سوار سے واقف ہوتا کہ یہ کون ہے واللہ! یہ شخص نہایت دلیر اور بہادر معلوم ہوتا ہے، یہ سوار چونکہ سب سے آگے آگے مشرکین کے گروہ کی طرف جا رہا تھا آپ بھی اس کے پیچھے پیچھے ہو لئے۔

حضرت رافع بن عمیرہ طائی حضرت خالد کو اپنی کمک کے لئے آتے دیکھا اور لشکر کے پہنچتے ہی اس سوار کو جس کی ہم ابھی تعریف وتوصیف کر چکے ہیں، رومیوں پر اس طرح گرتے دیکھا جس طرح باز چڑیا پر، اس کا ایک حملہ تھا جس نے ان کے لشکر میں تہلکہ ڈال دیا، کشتوں کے پشتے لگا دیئے اور بڑھتے بڑھتے وسط لشکر روم میں گھستا چلا گیا، وہ کوندتی ہوئی بجلی تھی کہ آناً فاناً میں چند جوانوں کے سروں پر گرتی ہوئی چمکی، دو چار کو بھسم کر کے پانچ سات کے بدن پر گر کے پھر اسی جگہ نمودار ہوئی، اس سوار کا نیزہ جس وقت وسط لشکر میں سے نکلا خون آلود، دل میں قلق واضطراب، چہرے سے افسوس وناامیدی ظاہر ہو رہی تھی، یہ اپنی جان کو چونکہ معرض ہلاکت میں ڈال چکا تھا، اس لئے دوبارہ پلٹا اور بڑھ کے اس بے جگری

❶ تاریخ اسلام کی چار سو باکمال خواتین: ص ۱۶۱، ۱۶۲/ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات الشام، ترجمة: آمنة الرملية، ج ۲ ص ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶

Marfat.com

کے ساتھ نڈر ہو کر حملہ کیا، لوگوں کو کاٹتے، لشکر کو چیرتے ہوئے بہادروں کی صفوں میں کھلبلی ڈال دی اور رومیوں میں بڑھ کر اپنے لشکریوں کی نظروں سے غائب ہو گیا مگر اس کا قلق واضطراب اب تک تھا۔

رافع بن عمیرہ طائی اور ان کے عسکریوں کا خیال تھا کہ یہ خالد ہیں، اور حضرت خالد کے سوا ایسے کارہائے نمایاں کون کر سکتا ہے؟ یہ اسی خیال میں تھے کہ حضرت خالد بن ولید اپنے لشکر کے ہمراہ آتے ہوئے دکھائی دیئے، حضرت رافع بن عمیرہ طائی نے زور سے چلا کر کہا کے اے دلیر! یہ سوار جو اپنی جان کو خدا تعالیٰ کے راستہ میں بے خوف وخطر پیش کر رہا تھا اور خدا تعالیٰ کے دشمنوں کو بے دریغ قتل کر رہا ہے، کون ہے؟ آپ نے فرمایا خدا کی قسم! میں اس سے خود ناواقف اور اس کی شجاعت، دلیری اور جرأت سے حیران ہوں، حضرت رافع نے کہا اے امیر! یہ عجیب شخص ہے کہ رومیوں کے لشکر میں گھس جاتا ہے اور دائیں بائیں نیزے مار کر لوگوں کو گرا دیتا ہے، حضرت خالد نے فرمایا مسلمانوں! حمایتِ دین کے لئے متحد ہو جاؤ اور ایک متفقہ حملہ کرو۔

یہ سنتے ہی بہادرانِ اسلام نے باگوں کو درست کیا، نیزوں کو سنبھالا اور صف بندی کر کے کھڑے ہو گئے، حضرت خالد صف کے آگے کھڑے ہوئے، ارادہ تھا کہ دشمن پر حملہ کریں کہ اچانک وہی سوار جو خوان میں لت پت اور جس کا گھوڑا پسینے میں غرق تھا، رومیوں کے قلبِ لشکر سے شعلہ کی طرح نکلا، رومیوں کا اگر کوئی سپاہی اس کے قریب آجاتا تو پشت دے کر بھاگ جاتا تھا اور یہ تن تنہا رومیوں کے کئی کئی آدمیوں کے ساتھ لڑتا تھا، یہ دیکھتے ہی حضرت خالد بن ولید نے اپنی جمعیت کے ساتھ حملہ کر دیا اور جو رومی اس سوار پر حملہ کر رہے تھے ان کے حملہ سے اس کو بچایا اور اس طرح یہ سوار مسلمانوں کے لشکر میں آملا، مسلمانوں نے اس کی طرف غور سے دیکھا، گویا وہ گلاب کے پھول کی ایک ارغوانی پنکھڑی تھی جو خون میں رنگی ہوئی تھی۔ حضرت خالد بن ولید نے اسے آواز دی اور کہا اے شخص! تو نے اپنی جان

Marfat.com

کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا اور اپنے غصہ کو اس کے دشمنوں پر صرف کیا ہے، تمہیں باری تعالیٰ جل مجدہ جزائے خیر عنایت کریں، بہتر ہو کہ تو اپنے نقاب کو کھول دے تا کہ معلوم ہو سکے کہ تو کون ہے؟

کہتے ہیں کہ اس سوار نے ان کے کہنے کی کچھ پرواہ نہ کی اور قبل اس کے کہ آپ سے مخاطب ہو، لوگوں میں جا گھسا، اہل عرب نے چاروں طرف سے چیخنا اور کہنا شروع کیا کہ خدا تعالیٰ کے بندے! امیر افواج اسلامیہ تجھے آواز دیتا اور مخاطب کرتا ہے مگر تو اس سے اعراض کرتا اور بھاگتا ہے، تجھے چاہئے کہ اس کے پاس جا کر اپنا نام حسب اور نسب کا پتہ دے تا کہ تیرے عہدے میں ترقی اور مرتبہ میں سربلندی حاصل ہو، مگر سوار نے ان کی بات کا بھی کچھ جواب نہ دیا۔

جب حضرت خالد بن ولید کو اس سوار کے متعلق کچھ معلوم نہ ہو سکا تو آپ خود بنفس نفیس اس کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا تمام مسلمانوں کے دل تیرے حالات معلوم کرنے کے لئے بے چین ہیں اور تو اس قدر بے پرواہ، تو کون ہے؟ آخر آپ کے بے حد اصرار پر نقاب کے اندر سے نسوانی زبان میں اس سوار نے اس طرح کہنا شروع کیا اے امیر! میں آپ سے کسی نافرمانی کے باعث اعراض نہیں کر رہی ہوں بلکہ مجھے آپ سے مخاطب ہوتے ہوئے شرم مانع ہے کیونکہ میں دراصل ایک پردے کی بیٹھنے والیوں اور حجاب میں زندگی گزارنے والیوں میں سے ہوں، مجھ سے اصل میں یہ کام میرے دردِ دل نے کرایا ہے اور میرا رنج ہی مجھے یہاں تک کھینچ لایا ہے، آپ نے فرمایا تم کون ہو؟ اس نے کہا ضرار جو قیدی ہیں میں ان کی بہن خولہ بنت ازور ہوں، قبیلہ مذحج کی چند عرب عورتوں میں بیٹھی ہوئی تھی کہ دفعتاً مجھے ضرار کی گرفتاری کی خبر ملی، میں فوراً سوار ہو کر یہاں پہنچی اور جو کچھ کام کیا وہ خود آپ کے سامنے ہے۔

کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید کا دل یہ سن کر بھر آیا، آپ رونے لگے اور فرمایا ہم

Marfat.com

سب کو متفقہ حملہ کرنا چاہئے، مجھے اللہ تعالی کی ذات سے امید ہے کہ ہم تمہارے بھائی تک پہنچ کر ان کو چھڑانے میں ضرور کامیاب ہوں گے، حضرت خولہ نے کہا میں اس حملہ میں بھی ان شاء اللہ سب کے ساتھ پیش پیش رہوں گی۔

عامر بن طفیل کہتے ہیں کہ میں حضرت خالد بن ولید کے دائیں جانب تھا کہ خولہ نے حضرت خالد بن ولید کے آگے سے حملہ کیا اور ان کے ساتھ ہی تمام مسلمان حملہ آور ہو گئے، خولہ بنت ازور کے حملہ نے رومیوں کا قافلہ تنگ کر دیا اور ان پر حملہ اتنا گراں گزرا کہ آپس میں سرگوشیاں ہونے لگیں کہ اگر تمام اہل عرب اسی سوار کی طرح بہادر اور جری ہیں تو ہم ان کے مقابلے کی تاب نہیں لا سکتے۔ جس وقت حضرت خالد بن ولید نے اپنی جمعیت کے ساتھ حملہ کیا تو رومیوں کے چھکے چھوٹ گئے، قدموں میں لغزش آ گئی، قریب تھا کہ پاؤں اکھڑ جائیں مگر رومی قائد نے یہ حالت دیکھ کر پکارنا شروع کیا اے قوم سنبھلو، ثابت قدم رہو، اگر تم نے ثابت قدمی دکھلائی تو یاد رکھو مسلمان اب بھاگے اور تمام اہل دمشق تمہاری مدد کو اب آئے، یہ سنتے ہی رومی پھر ڈٹ گئے اور حضرت خالد بن ولید نے اپنے ساتھیوں کو لے کر اس بے جگری کے ساتھ حملہ کیا کہ رومیوں کے قدم اب کسی طرح نہ جم سکے اور لشکر تتر بتر ہو کر متفرق ہو گیا۔

حضرت خالد بن ولید نے چاہا کہ اس تک پہنچ جاؤں مگر چونکہ بڑے بڑے جانباز اور ماہرین حرب اس کے چاروں طرف حلقہ کئے ہوئے تھے اس لئے آپ اس تک نہ پہنچ سکے۔ مسلمان بھی متفرق ہو گئے اور جو مسلمان جس رومی کے پاس تھا وہ وہیں لڑنے لگا، حضرت رافع بن عمیرہ طائی اس جنگ میں نہایت بہادری سے لڑے، حضرت خولہ کا یہ حال تھا کہ رومیوں کے دستے چیرتی قلب میں گھس کر دائیں بائیں مارتی چلی جاتی تھیں، ان کی آنکھیں بھائی کو چاروں طرف تلاش کرتی جاتی تھیں، زور زور سے چلا چلا کر پکارتی اور یہ اشعار پڑھتی جاتی تھیں:

Marfat.com

ترجمہ: ضرار کہاں ہیں، میں آج انہیں نہیں دیکھتی اور نہ انہیں میرے اقرباء اور میری قوم دیکھتی ہے، اے میرے اکلوتے اور ماں جائے بھائی! میرے عیش کو تم نے مکدر کر دیا اور میری نیند کو کھو دیا۔

کہتے ہیں کہ ان کے یہ اشعار سن کر تمام مسلمان رونے لگے، لڑائی برابر ہوتی رہی اور باوجود تلاش کے حضرت ضرار کا کہیں سراغ نہ ملا، اب آفتاب ڈھل چکا تھا، دونوں لشکر متفرق ہوئے، مسلمانوں کا پلہ بھاری رہا اور ان گنت رومی کھیت رہے، ہر ایک فوج اپنی اپنی قیام گاہ پر پہنچی، مسلمانوں کی فتح سے رومیوں کے دل ٹوٹ چکے تھے اور ارادہ تھا کہ بھاگ جائیں مگر روسی قائد کے خوف نے انہیں یہاں روک رکھا تھا، جس وقت مسلمان اپنی فرودگاہ پر پہنچے تو حضرت خولہ بنت ازور نے ہر ایک سپاہی سے اپنے بھائی کے متعلق دریافت کرنا شروع کیا مگر کسی فرد بشر نے یہ نہیں کہا کہ ہم نے ضرار کو قیدی یا مقتول دیکھا ہے، جب انہیں بھائی کی طرف سے بالکل ناامیدی ہوگئی تو یہ رونے لگیں اور نہایت ناامیدی کی حالت میں اس طرح پھوٹ پھوٹ کر بیان کرنے لگیں:

پیارے بھائی! کاش مجھے یہ خبر ہوتی کہ آیا جنگل میں تمہیں ڈال دیا، یا کہیں ذبح کر ڈالا، تمہاری بہن تم پر قربان، افسوس مجھے یہی خبر ہو جاتی کہ میں تم سے کبھی پھر ملوں گی یا نہیں، بھائی واللہ! تم نے اپنی بہن کے دل میں ایک ایسی سلگتی ہوئی چنگاری چھوڑی ہے جس کے شرارے کبھی ٹھنڈے نہیں ہو سکتے، تم اپنے والد جو کافروں کے قاتل تھے، ان سے جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جا ملے، میری طرف سے تمہیں قیامت تک سلام پہنچتا رہے۔

یہ نوحہ سن کر حضرت خالد بن ولید اور تمام مسلمان رونے لگے، حضرت خالد بن ولید کا ارادہ ہوا کہ اسی وقت دوبارہ حملہ کر دیا جائے لیکن اتفاق سے آپ نے چند سوار رومی لشکر کے میمنہ سے نکلتے ہوئے دیکھے کہ گھوڑوں کی باگیں چھوڑے ہوئے اس طرح سرپٹ چلے

Marfat.com

آرہے ہیں کہ گویا وہ تعاقب کرنا چاہتے ہیں، یہ دیکھ کر آپ فوراً لڑائی کے لئے مستعد ہو گئے، بہادران اسلام تیار ہو کر آپ کے گرد جمع ہوئے، جس وقت یہ سوار مجاہدین کے قریب پہنچے، ہتھیار ڈال دیئے اور پیادہ پا ہو کر لفون لفون (امان امان) پکارنے لگے، حضرت خالد نے مسلمانوں سے فرمایا ان کے امان مانگنے کو قبول کرو اور انہیں میرے پاس لاؤ۔

چنانچہ جس وقت وہ حاضر کئے گئے تو آپ نے فرمایا تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا ہم روسی کی فوج کے سپاہی اور حمص کے رہنے والے ہیں، ہمیں کامل یقین ہو گیا ہے کہ ہم آپ سے جنگ میں کسی طرح مقابلہ نہیں کر سکتے اور ہم اپنے اندر اتنی طاقت وقوت نہیں رکھتے کہ آپ سے برسر پیکار ہو سکیں، اس لئے بہتر ہے کہ آپ ہمیں اور ہماری اہل واولاد کو شمار کریں، صلح کے معاوضہ میں جتنا مال آپ طلب کریں گے ہم دینے کو تیار ہیں، اور جس قرارداد اور اصول پر ہماری اور آپ کی صلح ہوگی، ہمارے ملک کے دوسرے باشندے بھی اس سے تجاوز نہیں کر سکیں گے۔

آپ نے فرمایا جس وقت ہم تمہارے شہر میں پہنچ جائیں گے، صلح وہاں ہوگی یہاں نہیں ہو سکتی، البتہ تم اس وقت تک ہمارے ساتھ رہو جب تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور دشمن کے درمیان کوئی فیصلہ جو ان کو منظور ہو نہ کریں، اس کے بعد آپ نے انہیں حراست میں لے لینے کا حکم نافذ فرمایا اور ان سے دریافت کیا کہ ہمارے جس بہادر نے تمہارے سردار کے لڑکے کو قتل کیا تھا، اس کے متعلق تمہیں کچھ علم ہے یا نہیں؟ انہوں نے کہا شاید آپ انہیں دریافت کرنا چاہتے ہیں جو ننگے بدن تھے اور جنہوں نے ہمارے اکثر آدمیوں کو قتل اور ہمارے سردار کو اس کے بیٹے کے قتل کا داغ مفارقت دیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں میں انہی کو پوچھتا ہوں، انہوں نے کہا کہ جس وقت وہ گرفتار ہو کر روسی قائد کے پاس پہنچے ہیں تو اس نے انہیں سو سواروں کی معیت پر خچر پر سوار کر کے حمص کی طرف روانہ کر دیا تھا کہ وہاں سے انہیں اپنی شجاعت دکھلانے کی غرض سے ہرقل کے پاس بھیج دیا جائے۔

Marfat.com

حضرت رافع نے چیدہ چیدہ سو سوار منتخب کئے اور قریب تھا کہ آپ چل پڑیں مگر حضرت خولہ کو جس وقت اس مسرت خیز خبر کی اطلاع ہوئی کہ حضرت رافع ان کے بھائی کی طلب اور رہائی کے لئے جا رہے ہیں تو سنتے ہی ان کے دل میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ ہتھیار لگائے اور سوار ہو کر حضرت خالد کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا اے امیر! میں جناب کو حضرت محمد خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر ایک سوال کرتی ہوں کہ جو دستہ جناب روانہ کر رہے ہیں مجھے بھی اس کے ہمراہ جانے کی اجازت بخشیں تا کہ میں بھی ان کی کوئی مدد کر سکوں، یہ سن کر آپ نے حضرت رافع بن عمیرہ طائی کو مخاطب کر کے فرمایا تم ان کی شجاعت و بہادری سے خوب واقف ہو، انہیں بھی ساتھ لے لو، حضرت رافع اپنے فوجی دستہ اور حضرت خولہ کی معیت میں جب دشمن کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ دشمنوں نے ضرار کو اپنے درمیان میں لے رکھا تھا اور یہ مجاہد حسب ذیل اشعار پڑھتا جاتا تھا:

اے مخبر! میری قوم اور خولہ کو یہ خبر پہنچا دے کہ میں قیدی اور مشکیں بندھا ہوا ہوں، شام کے بے دین اور کافر میرے گرد ہیں اور تمام کے تمام زرہ پہنے ہوئے ہیں، اے دل تو غم وحزن اور حسرت کے مارے مر اور اے میرے جوانمردی کے آنسو میرے رخسار پر بہہ جا، کیا تو جانتا ہے کہ میں پھر ایک دفعہ اپنے اہل اور خولہ کو دیکھوں گا اور میں اس عہد کو یاد دلاؤں گا جو ہمارے اندر تھا۔

حضرت خولہ نے یہ اشعار سنتے ہی کمین گاہ سے جواب دیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعاؤں کو قبول کر لیا، تمہاری گریہ وزاری کو سن لیا، میں ہوں تمہاری بہن خولہ، یہ کہہ کر انہوں نے زور سے تکبیر کہی اور حملہ کر دیا، حضرت رافع نیز دوسرے مسلمان بھی تکبیر پڑھ کر حملہ آور ہو گئے۔

حمید بن سالم کہتے ہیں کہ میں بھی اس وقت اس جماعت میں تھا، جس وقت ہم نے تکبیر کے نعرے لگائے تو الہام الٰہی کی بدولت ہمارے گھوڑے بھی خوشی میں آ کر زور زور

Marfat.com

سے ہنہنانے لگے، ہمارے ایک ایک سوار نے رومیوں کے ایک ایک سوار کو آگے رکھ لیا اور ابھی ایک گھنٹہ بھی گزرنے نہیں پایا تھا کہ ہمارا ہر سپاہی اپنے حریف کو موت کے گھاٹ اتار چکا تھا، اللہ تعالیٰ نے حضرت ضرار کو رہائی دلوائی اور ہم نے رومیوں کے گھوڑوں اور اسلحہ پر قبضہ کرلیا۔

رافع بن قادم تنوخی کہتے ہیں کہ ہم ابھی ان سوسواروں سے لڑنے میں مشغول تھے کہ حضرت خولہ نے اپنے بھائی کو چھڑایا، مشکیں کھولیں اور سلام کیا، حضرت ضرار نے اپنی بہن کو شاباش دی، مرحبا کہا اور ایک خالی گھوڑے پر جو دوڑتا پھر رہا تھا، سوار ہو گئے، ہاتھ میں ایک پڑا ہوا نیزہ لیا اور حسب ذیل شکریہ کے اشعار پڑھنے لگے:

یا رب! میں آپ کا شکر ادا کرتا ہوں، آپ نے میری دعا قبول فرمائی، میرا رنج دور کردیا اور میری بے چینی کو ہٹا دیا، آپ نے میری تمناؤں کو آرزو کرنے سے پہلے پوری کردی اور مجھے میری بہن سے ملا دیا، میں اب اپنے دل کو اپنے دشمنوں سے تسکین دوں گا یعنی ان کو قتل کروں گا۔ ❶

ایک عبادت گزار عورت کی مناجات

عبیداللہ بن عمر بن معمری فرماتے ہیں مجھے میرے دادا نے خبر دی میں نے فتح موصلی سے سنا، اس نے کہا کہ میں نے ایک عبادت گزار خاتون سے سنا:

إلهي وسيدي ومولاي لو أنك عذبتني بعذابك كله لكان ما فاتني من قربك أعظم عندي من العذاب، ولو نعمتني بنعيم أهل الجنة كلهم كانت لذة حبك في قلبي أكثر. ❷

اے میرے اللہ! اے میرے سردار! اگر آپ تمام عذاب مجھے اس بات کے بدلے

❶ صحابہ کرام کے جنگی معرکے: ص ۱۰۷ تا ۱۱۲/ فتوح الشام للواقدي: خولة بنت الأزور، ج ۱ ص ۴۰ تا ۵۰ ❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات الموصل، ج ۲ ص ۵۸

Marfat.com

میں دیں کہ میں نے آپ کی قربت کو ضائع کر دیا تو میری غلطی تمام عذابوں سے بڑی ہے، اور اگر آپ جنت کی تمام نعمتیں دیں تو جو جنت آپ کی محبت میں ملی وہ ان تمام نعمتوں سے بڑی ہے۔

مبلغ اسلام مولانا محمد عمر پالنپوری رحمہ اللہ کی والدہ کے جذبات اور تمنا

مبلغ اسلام حضرت مولانا محمد عمر پالنپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں میری والدہ اگرچہ پڑھی ہوئی نہ تھی مگر میرے بارہ میں ان کی یہ تمنا تھی کہ میں عالم بنوں، والدہ کو قرآن پاک تو میں نے پڑھایا، مجھے قرآن پاک پر والدہ نے ڈالا، ہر دن دین وایمان کی کوئی نہ کوئی بات ذہن نشین کراتیں، انبیاء کرام علیہم السلام کے قصے اور خوفِ خدا پیدا کرنے والی باتیں سناتیں اور قیامت کی ہولناکی سے ڈراتیں۔

آپ کی والدہ نے ایک مرتبہ مریم خالہ سے ایک حدیث پاک سنی جس میں فرمایا گیا ہے کہ جو قرآن سیکھ لے تو اس کے والدین کو تاج پہنایا جائے گا جو نور کا ہوگا، یہ حدیث سن کر آپ کی والدہ روئی اور فرمایا بیٹا تو قرآن پڑھ لے اور بخاری شریف پڑھ لے، مولانا نے فرمایا اماں! اسکول کی تعلیم کا کیا ہوگا؟ اماں نے کہا جو کچھ بھی ہو بس تو علم الٰہی حاصل کر لے، جب مولانا تحصیل علم کے لئے جانے لگے تو والدہ صاحبِ فراش، چلنے پھرنے، بینائی وشنوائی سے معذور ہو چکی تھیں، ہر اعتبار سے حالاتِ شدیدہ کا سامنا تھا، اس کے باوجود تعلیم کے لئے آپ نے سفر کا ارادہ فرمالیا اور والدہ سے اجازت لی، والدہ نے فرمایا بیٹا ہم کو چھوڑ کر جاؤ گے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کے دین کو سیکھنے کے لئے جا رہا ہوں، والدہ نے فرمایا جاؤ بیٹا! آپ کے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیرا اور آپ اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کرتے ہوئے تکمیل علم کے لئے دیوبند روانہ ہو گئے، جون ۱۹۵۵ء کو آپ دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوئے، جب آپ کی والدہ مرض الوفات میں مبتلا ہوئیں تو رشتہ داروں نے کہا کہ دیوبند سے محمد عمر کو بلالیں تو فرمانے لگیں نہیں نہیں، اسے نہ بلاؤ وہ دین کے کام میں گیا ہوا ہے، میں تو خالی ہاتھ ہوں

Marfat.com

وہی ذریعہ آخرت بنے گا، اگر اللہ مجھ سے پوچھے گا کہ کیا لائی ہو؟ تو میں کہوں گی ایک چہیتے بیٹے کو تیرے راستے میں چھوڑ کر آئی ہوں جسے میں نے جدا نہ کیا مگر تیرے لئے، جب انتقال کا وقت قریب آیا تو فرمایا مجھے خوشبو آرہی ہے، حالانکہ ناک، کان سب مدت سے ماؤف ہو چکے تھے، اس کے بعد سلام کیا، مسکرائیں، پھر بے ہوش ہوگئیں، ہوش آنے پر گھر والوں نے معلوم کیا کہ آپ نے سلام کس کو کیا تھا اور کیوں مسکرائی تھیں؟ تو فرمایا میں نے اپنے بیٹے محمد عمر کو دو فرشتوں کے درمیان دیکھا تو اس نے سلام کیا اور بیٹے کو دیکھ کر مسکرائیں، اس کے بعد دنیا کے مصائب برداشت کرتے ہوئے ۱۴ دسمبر ۱۹۵۵ء کو اللہ تعالیٰ کو پیاری ہوگئیں، وفات کے بعد مولانا محمد عمر پالنپوری رحمہ اللہ نے خواب میں والدہ کی زیارت کی اور پوچھا اماں! آپ کہاں ہو؟ تو عربی میں جواب دیا ''أنا في الجنة'' میں جنت میں ہوں۔ ❶

ایک باندی کا کثرت سے عبادت وریاضت اور خوف خدا

ایک شخص نے کہا کہ رمضان المبارک میں ہم کو ایک روٹی پکانے والی کی ضرورت ہوئی، میں باندی خرید کر لانے کے خیال سے بازار گیا تاکہ میری ضرورت پوری ہو، اتفاق سے ایک باندی بہت ہی کم قیمت میں مل گئی اور خرید لی، لیکن اس کی شکل وصورت سے وحشی پن برستا تھا، اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی معشوق کے فراق میں مبتلا ہے، دن تو گزر گیا، جب رات آئی تو عشاء کے بعد اس نے نماز شروع کردی اور پہلی رکعت میں پوری سورہ بقرہ (ڈھائی پارہ) ختم کی اور وہ قرآن شریف ایسے ذوق وشوق اور محبت سے پڑھتی تھی کہ ایسی قرأت میں نے اپنی زندگی میں بہت کم سنی ہے، دوسری رکعت شروع کی اور اس میں پوری سورہ آل عمران (سوا پارہ) ختم کی۔ تیسری رکعت شروع کی، اور اس میں پوری سورہ نساء (یعنی ڈھائی پارہ) ختم کی، میں حیران ہو کر اس کی کیفیت کو دیکھ رہا تھا کہ شاید سوا پانچ پارہ ختم کر کے دم لے گی، لیکن اس اللہ کی بندی نے اب دوبارہ نیت باندھ لی اور جب پڑھتے

❶ سوانح مولانا محمد عمر پالنپوری: ص ۶۶، ۶۷

Marfat.com

پڑھتے تیرہویں پارے کی سورہ ابراہیم کی اس آیت پر پہنچی:

وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ.

اور اس کو ایسا پانی پینے کو دیا جائے گا جو کہ پیپ لہو ہوگا جس کا گھونٹ گھونٹ کر پئے گا اور گلے سے آسانی کے ساتھ اتارنے کی کوئی صورت نہ ہوگی اور ہر طرف سے اس پر موت (کے اسباب) کی آمد ہوگی اور وہ کسی طرح مرے گا نہیں، اور اس کو اور سخت عذاب کا سامنا ہوگا۔

اس کے پڑھتے ہی فوراً بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑی، میرے گھر والے گھبرا کر اس کو اٹھانے کے لئے دوڑ کر گئے۔ قریب پہنچ کر دیکھا کہ فوت ہوگئی اور جسم بے جان پڑا ہوا تھا۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ ❶

بارگاہِ الٰہی میں حاضری کے خوف سے رونے والی خاتون

یحیی بن راشد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں عفیرہ عابدہ کے پاس بیٹھا تھا کہ عرصہ دراز غائب رہنے کے بعد اس کا بھتیجا آ گیا، اس کو بتایا گیا تو رونے لگ گئیں، کسی نے کہا آپ کیوں رو رہی ہیں؟ آج تو آپ خوش ہوں، پھر آپ اور زیادہ رو پڑیں۔ عفیرہ نے کہا:

واللّٰه ما أجد للسرور فی قلبی مسکنا مع ذکر الآخرة، ولقد أذکرنی قدومه یوم القدوم علی اللّٰه، فمن بین مسرور ومثبور ثم غشی علیها. ❷

اللہ کی قسم! میرے دل میں آخرت کا ذکر بھی موجود ہے پھر میں کیسے خوش ہو سکتی ہوں، بھتیجے کا آنا، اسنے اللہ کے پاس جانا یاد دلا دیا، اس جانے میں خوشی بھی ہو سکتی ہے ہلاکت بھی ہو سکتی ہے، پھر ان پر غشی طاری ہوگئی۔

❶ روض الریاحین: ص ۳۵۷، ۳۵۸ ❷ صفة الصفوة: ذکر المصطفیات من عابدات البصرة، ترجمة: عفیرة العابدة، ج۲ ص ۲۴۷، ۲۴۸

Marfat.com

حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ علیہ کا پختہ ایمان ویقین

حضرت رابعہ بصری کے پاس ایک دفعہ دو درویش تشریف لائے اور کھانے کے لئے روٹی طلب کی، اس وقت گھر میں صرف دو روٹیاں تھیں، آپ نے دونوں روٹیاں دسترخوان پر رکھوادیں۔ اسی وقت دروازے پر سائل آگیا، حضرت رابعہ نے اس فقیر کو زیادہ مستحق جانا اور دونوں روٹیاں اس کو دے دیں۔ اور مہمانوں کے ساتھ خود روٹیوں کی خدا کی طرف سے آمد کا انتظار کرنے لگیں۔ مہمان درویشوں کے تقاضے کے جواب میں فرمایا کہ خدا کا وعدہ پورا ہونے میں دیر نہیں لگتی، اسی وقت ایک کنیز اٹھارہ روٹیاں لے کر آئی، آپ نے اس سے فرمایا یہ میرے لئے نہیں ہے اس کو واپس لے جاؤ۔ کنیز نے دست بستہ عرض کیا کہ یہ آپ کے لئے ہے، لیکن آپ نے لینے سے انکار کر دیا کہ یہ ہمارے لئے نہیں ہے واپس لے جاؤ، اور جس کے لئے ہے اس تک پہنچاؤ۔ کنیز اصرار کرتی رہی اور درویش بھی بضد تھے کہ اس کو قبول کر لینا چاہئے مگر اس ولیہ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ کنیز واپس گئی اور مالکہ سے تمام قصہ کہہ سنایا۔ مالکہ واقعی شرمندہ ہوئی اور کہا کہ رابعہ نے بالکل درست کہا ہے اور اس نے ان میں دو روٹیوں کا اضافہ کر کے دوبارہ ان کی خدمت میں بھیجا۔ اس مرتبہ شمار کرنے پر رابعہ بصریہ رحمہا اللہ علیہ نے قبول کیا اور فرمایا کہ واقعی یہ میرے لئے ہے۔ آپ کو اس بات پر یقین کامل تھا کہ خدا تعالیٰ ایک کے بدلے دس دینے کا وعدہ پورا کرتا ہے۔ آپ نے دو روٹیاں سائل کو دی تھیں، لہذا اللہ نے جب تک بیس روٹیاں نہ دیں آپ نے اس کو منظور نہ کیا۔ یہ یقین اور کامل ایمان کی دولت خدا ان کو ہی عطا کرتا ہے جو اس کے مقرب و محبوب بندے ہوتے ہیں۔ [1]

حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کی سادہ زندگی اور توکل علی اللہ

ایک دفعہ حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کے پاس گئے،

[1] تذکرۃ الاولیاء: حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کے حالات ومناقب، ص ۵۹، ۶۰

Marfat.com

دیکھا کہ ایک ٹوٹا پھوٹا پیالہ رکھا تھا، جس سے آپ وضو کیا کرتیں۔ ایک پرانی چٹائی تھی، اور ایک اینٹ جس پر تکیہ لگایا کرتی تھیں۔ مجھے یہ دیکھ کر رونا آ گیا اور کہا کہ اے رابعہ! میرے بعض دولت مند دوست ہیں اگر تو چاہے تو ان سے تیرے لئے کچھ مانگوں، آپ نے فرمایا کہ اے مالک! تو نے سخت غلطی کی کیا میرا اور ان کا روزی رساں ایک نہیں ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ فرمایا کیا کبھی فقیروں کو اس نے فراموش کیا ہے محض اس وجہ سے کہ وہ مفلس ہیں اور امیروں کو ان کی دولت کے باعث عطا کیا، میں نے کہا نہیں۔ فرمایا کہ جب وہ حال جانتا ہے پھر کیا ضرورت ہے کہ اُسے یاد کرایا جائے۔ اگر اس کی خواہش یہی ہے تو میری خواہش بھی یہی ہے۔ ❶

حضرت شیخ الحدیث کے گھرانے میں کثرت سے قرآن کی تلاوت

حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب قدس سرہٗ کے والد ماجد کے بارے میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ انہیں قرآن کریم اتنا پختہ یاد تھا کہ پورے قرآن میں ایک بھی غلطی نہیں آتی تھی، خود حضرت شیخ بھی حافظ تھے، اور کثرت سے تلاوت فرمایا کرتے تھے خصوصاً رمضان المبارک میں بیالیس سال سے زیادہ تک روزانہ ایک قرآن شریف ختم کرنے کا آپ کا معمول رہا۔

اپنے گھر کی خواتین کے بارے میں فرماتے ہیں:

ہمارے گھر کی مستورات میں میری بچیاں اللہ ان کو مزید قوت و ہمت عطا فرمائے، کھانے پینے کے مشاغل اور بچوں کی پرورش کے ساتھ ساتھ ماشاء اللہ ایک ایک کے کئی کئی بچے ہیں، ماہ مبارک کی راتوں کا اکثر حصہ مختلف حافظوں سے سننے میں گزارتی ہیں اور دن میں ۱۴، ۱۵ پارے روزانہ پڑھنا تو اقل درجہ ہے اس پر تنافس اور مقابلہ ہوتا ہے کہ کس کے پارے زیادہ ہوئے، میری دادی صاحبہ نور اللہ مرقدھا حافظہ تھیں اس لئے ایک منزل روزانہ

❶ تذکرۃ الاولیاء: حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کے حالات و مناقب، ص ۶۹

Marfat.com

کا تو ان کا مستقل معمول تھا اور ماہ مبارک میں ۴۰ پارے یعنی ایک قرآن پورا کر کے دس پارے مزید روزانہ پڑھنا تو ہمیشہ کا معمول تھا اور اس کے علاوہ بیسیوں تسبیحیں مختلف کئی کئی سو کی دائمی مشغلہ تھا جن کی تعداد ۱۷ ہزار کے قریب ہوتی ہے۔ ❶

حضور کی وفات پر آپ کی پھوپھی صفیہ کے دردمندانہ اشعار

لَهُفَ نَفْسِي وَبِتُّ كَالمَسْلُوبِ　　أَرِقَ اللَّيْلِ فِعْلَةَ الْمَحْرُوبِ

میرا دل غمگین ہے اور میں نے رات اس آدمی کی طرح گزاری جس کا سب کچھ چھن گیا ہو، اور میں نے انتظار میں اس آدمی کی طرح ساری رات جاگ کر گزاری جو لٹ گیا ہو اور اس کے پاس کچھ نہ بچا ہو۔

مِنْ هُمُومٍ وَحَسْرَةٍ أَرْدَفَتْنِي　　لَيْتَ أَنِّي سُقِيتُهَا بِشَعُوبِ

اور یہ سب کچھ ان غموں اور پریشانیوں کی وجہ سے ہے جنہوں نے میری نیند اُڑا رکھی ہے۔ کاش کہ مجھے موت کا جام اس وقت پلا دیا جاتا۔

حِينَ قَالُوا إِنَّ الرَّسُولَ قَدَ امْسى　　وَافَقَتْهُ مَنِيَّةُ الْمَكْتُوبِ

جب کہ لوگوں نے کہا: مقدر میں لکھی ہوئی موت حضور پر آ گئی ہے۔

حِينَ جِئْنَا لِبَيْتِ آلِ مُحَمَّدٍ　　فَأَشَابَ الْقَذَالَ مِنِّي مَشِيبِي

جب ہم حضرت محمد کے گھر والوں کے پاس گئے تو ہماری گردن کے بال غم کی وجہ سے سفید ہو گئے۔

حِينَ رَأَيْنَا بُيُوتَهُ مُوحِشَاتٍ　　لَيْسَ فِيهِنَّ بَعْدُ عَيْشُ غَرِيبِ

جب ہم نے آپ کے گھروں کو دیکھا کہ اب وہ وحشت ناک ہو گئے ہیں اور میرے حبیب کے بعد اب ان میں کوئی نہیں رہا۔

فَعَلانِي لِذَاكَ حُزْنٌ طَوِيلٌ　　خَالَطَ الْقَلْبَ فَهُوَ كَالْمَرْغُوبِ

❶ اکابر کا رمضان: ص ۸۲

Marfat.com

تو اس سے مجھ پر بہت بڑا غم طاری ہو گیا جو بہت دیر تک رہے گا اور جو میرے دل میں ایسا پیوست ہوا کہ وہ دل رُعب زدہ ہو گیا۔

اور یہ اشعار بھی حضرت صفیہ نے کہے جن کا ترجمہ یہ ہے:

أَلا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُنْتَ رَجَاءَ نا وَكُنْتَ بِنَا بَرًّا وَلَمْ تَكُ جَافِيَا

غور سے سنو! یارسول اللہ! آپ ہمارے ساتھ سہولت کا معاملہ کرنے والے تھے، آپ ہمارے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے اور سخت معاملہ کرنے والے نہ تھے۔

وَكَانَ بِنَا بَرًّا رَحِيمًا نَبِيَّنَا لِيَبْكِ عَلَيْكَ الْيَوْمَ مَنْ كَانَ بَاكِيَا

آپ ہمارے ساتھ بڑا اچھا سلوک کرنے والے اور نہایت مہربان اور ہمارے نبی تھے، اور ہر رونے والے کو آج آپ پر رو لینا چاہیے۔

لَعَمْرِيَ مَا أَبْكِي النَّبِيَّ لِمَوْتِهِ وَلٰكِنْ لِهَرْجٍ كَانَ بَعْدَكَ آتِيَا

میری زندگی کی قسم! میں نبی کریم کی موت کی وجہ سے نہیں رو رہی ہوں، بلکہ آپ کے بعد آنے والے فتنوں اور اختلافات کی وجہ سے رو رہی ہوں۔

كَأَنَّ عَلَى قَلْبِي لِفَقْدِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ حُبِّهِ مِنْ بَعْدِ ذَاكَ الْمَكَاوِيَا

حضرت محمد کے تشریف لے جانے اور ان کی محبت کی وجہ سے میرے دل پر گرم لوہے سے داغ لگے ہوئے ہیں۔

أَفَاطِمُ صَلَّى اللّٰهُ رَبُّ مُحَمَّدٍ عَلَى جَدَثٍ أَمْسَى بِيَثْرِبَ ثَاوِيَا

اے فاطمہ! حضرت محمد کا رب اللہ تعالیٰ اس قبر پر رحمت بھیجے جو یثرب میں آپ کا ٹھکانہ بنی ہے۔

أَرَى حَسَنًا أَيْتَمْتَهُ وَتَرَكْتَهُ يَبْكِي وَيَدْعُو جَدَّهُ الْيَوْمَ نَائِيَا

میں حضرت حسن کو دیکھ رہی ہوں کہ آپ نے اسے یتیم کر دیا، اور اسے اس حال میں چھوڑ دیا کہ وہ رو رو کر دور چلے جانے والے اپنے نانا کو پکار رہا ہے۔

Marfat.com

فِدًی لِرَسُولِ اللّٰہِ أُمِّی وَخَالَتِی وَعَمِّی وَنَفْسِی قَصْرَہُ وَعِیالِیَا

میری ماں، خالہ، چچا اور میری جان اور میری آل اولاد سب اللہ کے رسول پر قربان ہیں۔

صَبَرْتَ وَبَلَّغْتَ الرِّسَالَۃَ صَادِقًا وَمِتَّ صَلِیبَ الدِّینِ أَبْلَجَ صَافِیَا

آپ نے صبر فرمایا اور انتہائی صداقت کے ساتھ آپ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا، اور آپ کا انتقال اس حال میں ہوا کہ آپ دین میں مضبوط اور آپ کی ملت واضح اور آپ کا دین بالکل صاف ستھرا ہے۔

فَلَوْ أَنَّ رَبَّ الْعَرْشِ أَبْقَاکَ بَیْنَنَا سَعِدْنَا وَلَکِنْ أَمْرُہُ کَانَ مَاضِیَا

اگر عرش کا مالک آپ کو ہم میں باقی رکھتا تو ہم بڑے خوش قسمت ہوتے، لیکن (آپ کے انتقال کرنے میں) اللہ کا فیصلہ پورا ہو کر رہا۔

عَلَیْکَ مِنَ اللّٰہِ السَّلَامُ تَحِیَّۃً وَأُدْخِلْتَ جَنَّاتٍ مِنَ الْعَدْنِ رَاضِیَا [1]

اللہ کی طرف سے آپ پر سلام اور تحیہ ہو اور آپ کو خوشی خوشی جنات عدن میں داخل کیا جائے۔

ایک متوکل اور دنیا سے بے رغبت عابدہ خاتون

ابو بلال اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں حج کے ارادہ سے نکلا، راستے میں ایک عورت ملی جس کے پاس نہ زادِ راہ تھا اور نہ ہی کوئی برتن، میں نے سوال کیا کہ آپ کہاں سے آئی ہیں، جواب دیا کہ بلخ سے، میں نے کہا آپ کے پاس نہ زادراہ ہے اور نہ توشہ، اس نے کہا کہ میرے ساتھ بلخ سے نکلتے ہوئے دس درہم تھے ابھی تک کچھ باقی ہیں، میں نے کہا جب یہ ختم ہو جائیں گے پھر کیا کرو گی؟ جواب دیا یہ جبہ (قمیص) ہے اس کو بیچ کر اس کی قیمت خرچ کروں گی، میں نے کہا جب یہ ختم ہو گئے، کہنے لگی دوپٹہ بیچ کر خرچ کروں گی، میں نے کہا کہ جب یہ ختم ہو گئے پھر کیا کرو گی، مجھے کہنے لگی:

[1] المعجم الکبیر للطبرانی: ج۲۴، ص۳۲۰، رقم الحدیث: ۸۰۵

Marfat.com

یا بطال أسأله فیعطینی قلت: ألا سألته قبل ذلک؟ قالت: ویحک إنی أستحیی أن أسأله شیئا من الدنیا ومعی فضل من عرضها. ❶

اے بزدل! اللہ سے سوال کروں گی پس وہ مجھے عطا کرے گا، میں نے کہا پہلے سوال کیوں نہیں کروگی، جواب دیا مجھے حیاء آتی ہے کہ میرے پاس دنیا کی کوئی چیز زائد از ضرورت ہو اور میں اس سے سوال کروں۔

ابلیس کے بہکاوے اور خوفِ خدا کے سبب روتے روتے بینائی چلی گئی

حضرت سری سقطی رحمہ اللہ ایک عورت کا حال بیان فرماتے ہیں کہ جب وہ تہجد کی نماز کو کھڑی ہوتی تو کہتی اے اللہ!

اللّٰهم إن إبلیس عبد من عبیدک، ناصیته بیدک، یرانی من حیث لا أراه، وأنت تراه من حیث لا یراک، اللّٰهم إنک تقدر علی أمره کله، وهو لا یقدر من أمرک علی شیء، اللّٰهم إن أرادنی بشر فأرده، وإن کادنی فکده، أدرأ بک فی نحره، وأعوذ بک من شره ثم بکت حتی ذهبت إحدی عینیها، فقیل لها: اتقی اللّٰه لا تذهب الأخری فقالت: إن کانت عینی من عیون أهل الجنة فسیبدلنی بها ما هو أحسن منها، وإن کانت من عیون أهل النار فأبعدهما اللّٰه تعالی. ❷

ابلیس بھی تیرا ایک بندہ ہے اس کی پیشانی بھی تیرے قبضہ میں ہے۔ وہ مجھے دیکھتا ہے اور میں اُسے نہیں دیکھ سکتی۔ تو اسے دیکھتا ہے اور اُس کے سارے کاموں پر قادر ہے اور وہ تیرے کسی کام پر بھی قدرت نہیں رکھتا۔ اے اللہ! اگر وہ میری برائی چاہے تو تو اس کو دفع

❶ صفة الصفوة: ذکر المصطفیات من أهل بلخ، ترجمة: عابدة بلخیة رحمها اللّٰه، ج۲ ص۳۴۳ ❷ صفة الصفوة: ذکر المصطفیات من العابدات اللواتي لم یعرفن باسم ولا مکان، ج۲ ص۵۳۳

Marfat.com

کر، اور وہ میرے ساتھ مکر کرے تو تو اس کے مکر کا انتقام لے۔ میں اس کے شر سے تیری پناہ مانگتی ہوں اور تیری مدد سے اس کو دھکیلتی ہوں، اس کے بعد وہ روتی رہتی تھی حتی کہ روتے روتے اس کی ایک آنکھ جاتی رہی۔ لوگوں نے اس سے کہا خدا سے ڈر کہیں دوسری آنکھ بھی نہ جاتی رہے۔ اس نے کہا اگر یہ آنکھ جنت کی آنکھ ہے تو اللہ جل شانہ اس سے بہتر عطا فرمائیں گے اور اگر دوزخ کی آنکھ ہے تو اس کا دور ہی ہونا اچھا تھا۔

پیاز کی خواہش کے باوجود پرندے کی چونچ سے گرنے والا پیاز نہیں لیا

محمد بن یحیی بن عمرو رحمہ اللہ نے ہم سے بیان کیا کہ مجھ سے زلفی نے ذکر کیا کہ میں نے رابعہ عدویہ سے کہا اے چچی! تم لوگوں کو اپنے پاس آنے کی اجازت کیوں نہیں دیتی؟ جواب دیا کہ مجھ کو لوگوں سے امید ہی کیا ہے، یہی ہے کہ میرے پاس آئیں گے اور مجھ پر ایسی باتیں جوڑ کر بیان کریں گے جو میں نہیں کرتی، سنتی ہوں لوگ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی جانماز کے نیچے درہم پاتی ہوں اور میری ہنڈیا بغیر آگ کے پک جاتی ہے، زلفی کہتے ہیں میں نے کہا لوگ تو تمہاری نسبت بہت سی باتیں بیان کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ رابعہ کو اپنے گھر میں کھانا اور پانی مل جاتا ہے کیا واقعی تم کو ملتا ہے؟ جواب دیا کہ اے بھتیجی اگر مجھ کو میرے گھر میں کچھ ملتا بھی تو میں اس کو ہاتھ نہ لگاتی:

أصبحت يوما صائمة في يوم بارد قالت فنازعتني نفسي إلى شيئ من الطعام السخن أفطر عليه و كان عندي شحم فقلت لو كان عندي بصل عالجته فإذا عصفور قد جاء فسقط على المثقب في منقاره بصلة فلما رأيته أضربت عما أردت و خفت أن يكون من الشيطان. ❶

ایک روز جاڑے میں میں نے روزہ رکھا، میرے نفس نے کچھ گرم کھانا مانگا جس پر افطار کروں، میرے پاس چربی تھی، میں نے جی میں کہا کہ اگر اس کے ساتھ پیاز ہوتا تو اس

❶ تلبيس إبليس: الباب الحادي عشر، ص ۳۳۸

Marfat.com

میں ملا لیتی، اتنے میں ایک پرندہ آیا اور اس کی چونچ سے ایک پیاز گری، جب میں نے اس کو دیکھا تو اپنے ارادے سے باز آئی اور ڈری کہ کہیں یہ شیطان کی طرف سے نہ ہو۔

نماز میں سستی کے سبب قبر آگ کے شعلوں سے بھر گئی

ایک شخص کی بہن فوت ہوگئی اسکو دفن کرتے وقت ایک تھیلی جس میں رقم تھی اس قبر میں گر گئی جس کا پتہ نہ چل سکا۔ جب سارے لوگ واپس چلے گئے اسکو اپنی تھیلی یاد آئی تو اس نے قبر کھولی، دیکھا تو قبر آگ کے شعلوں سے بھری ہوئی تھی، فوراً قبر کو بند کر کے روتا ہوا گھر واپس آیا، یہ ماجرا اپنی والدہ کو بتایا، دریافت کیا کہ میری بہن کا کیا گناہ تھا جو اتنے سخت عذاب میں مبتلا ہے؟ تو ماں نے روتے ہوئے بتایا کہ وہ نماز میں سستی کرتی تھی۔ یہ اس کا خاتون کا حال ہے جو نماز پڑھتی تھی لیکن سستی کرتی تھی، اندازہ کیجیے اس شخص کا کیا حال ہوگا جو بالکل ہی نماز نہ پڑھتا ہو۔ [1]

حضرت سلمی کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا حضور کو پسند تھا

حضرت سلمی رضی اللہ عنہا کو عمدہ کھانا تیار کرنے میں شہرت حاصل تھی، یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حریرہ پکاتی تھی اور یہ آپ کو بہت پسند تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس میدان میں اس پر اعتماد کرتے تھے۔ جب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ غزوہ موتہ میں شہید ہو گئے۔ حضرت سلمی نے آل جعفر کے لئے کھانا تیار کیا، آل جعفر میں سے ایک فرد نے اس کے شہادت دی۔ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

حضرت سلمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ نے جو لئے، انہیں پیسا، صاف کیا پھر پکایا، اسمیں زیتون ملایا اور مرچ شامل کی، میں اور میرے بھائی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر یہ عمدہ دوپہر کا کھانا کھایا۔

[1] الكبائر للذهبي، الكبيرة الرابعة في ترك الصلاة، ص ۲۵

Marfat.com

یہ خوشگوار شہادت حضرت سلمیٰ کے اخلاص، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی نگہداشت اور آپ کے رشتہ داروں کا خیال رکھنے کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ لیکن ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کھانا زیادہ پسند تھا۔ یہ صحابیہ حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا از خود اس سوال کا جواب دیتی ہیں۔ حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس حسن بن علی، عبد اللہ بن جعفر اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم آئے، انہوں نے کہا ہمارے لئے وہ کھانا بنائیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا:

فَقُمْتُ فَأَخَذْتُ شَعِيرًا فَطَحَنْتُهُ، وَجَعَلْتُ مِنْهُ خُبْزَةً وَكَانَ أَدْمَهُ الزَّيْتِ وَنَثَرْتُ عَلَيْهِ الْفُلْفُلِ فَقَرَّبْتُهُ إِلَيْهِمْ، وَقُلْتُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ هَذَا. ❶

میں اٹھی میں نے جو لئے انہیں پیسا اور اس کی روٹی بنائی، زیتون کا سالن تھا اس پر مرچ چھڑکی اور ان کے قریب کر دی اور میں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پسند کرتے تھے۔

حضرت عاتکہ بنت زید یکے بعد دیگرے پانچ جلیل القدر صحابہ کے نکاح میں آئیں

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل اسلام لے آئے تو ان کے ساتھ ہی ان کی بیوی فاطمہ بنت خطاب جو کہ حضرت عمر بن خطاب کی بہن تھیں اور خود ان کی بہن عاتکہ بنت زید بن عمرو بھی اسلام لے آئیں۔

عاتکہ بنت زید بے انتہا حسین اور خوش اخلاق تھیں۔ حضرت ابوبکر کے بیٹے عبد اللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو شادی کا پیغام بھجوایا اور ان سے رشتہ طے ہو گیا۔

❶ المعجم الكبير للطبراني: باب السين، سلمى امرأة أبي رافع مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم، ج ۲۴ ص ۲۹۹، رقم الحديث: ۷۵۹

Marfat.com

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے مدینے کی جانب ہجرت کرنے کا ارادہ کیا تو عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بڑا اہم رول ادا کیا۔ اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے غار ثور میں پناہ لی تو ابوبکر نے اپنے بڑے بیٹے کے ذمے یہ کام لگایا کہ وہ مکہ میں رہ کر ان کے لئے جاسوسی کے فرائض انجام دیں۔ تو عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ دن بھر مکہ میں رہ کر قریش کے لوگوں کی باتیں سنا کرتے تھے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کیا کہہ رہے ہیں؟ اور ان کے خلاف کیسی کیسی سازشیں تیار کر رہے ہیں؟ اور پھر رات ہوتے ہی وہ ان دونوں کے پاس جا کر ساری باتیں پہنچا دیتے۔

پھر سعید بن زید اپنی بیوی فاطمہ بنت الخطاب اور بہن عاتکہ کے ساتھ یثرب کی طرف ہجرت کر گئے، اور وہیں پر عاتکہ اور عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شادی ہوگئی۔

عبداللہ ان کی محبت میں اتنے مگن ہو گئے کہ اپنی جنگی مصروفیات کی طرف تھوڑے لاپرواہ ہو گئے۔ جس بات پر ان کے والد ابوبکر رضی اللہ عنہ ان سے ناراض ہو گئے اور انہیں حکم دیا کہ وہ عاتکہ کو طلاق دے دیں۔

اس پر عبداللہ نے چند اشعار پڑھے جس میں انہوں نے اپنے والد کے اس فیصلے پر رنج وغم اور عاتکہ کے لئے اپنی محبت کا اظہار کیا، مگر انہوں نے اپنے والد کے حکم کے آگے سر جھکایا اور عاتکہ کو طلاق دے دی۔

ادھر عاتکہ بنت زید بھی عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بہت محبت کرتی تھیں۔ عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کی یاد میں المیہ اشعار پڑھتے تھے، جو ایک دن ان کے والد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سن لئے اور اپنے بیٹے کی حالت پر ان کا دل بھر آیا اور انہوں نے اپنے بیٹے کو انہیں واپس لانے کی اجازت دے دی اور وہ انہیں واپس لے آئے (طلاق سے رجوع کر لیا)

عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فتح مکہ اور جنگ حنین

Marfat.com

میں شریک رہے اور بھرپور حصہ لیا۔ مشرکین کی شکست فاش کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ مالک بن عوف اور اس کے چند ساتھیوں نے اپنی شکست کے بعد طائف کے ایک قلعے میں پناہ لے لی ہے۔ اور اس میں اپنی ضرورت کی سب چیزیں جمع کر لی ہیں، یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوراً طائف روانہ ہو گئے، اور اس قلعے سے تھوڑے ہی فاصلے پر پڑاؤ ڈالا جس میں مالک بن عوف اپنے ساتھیوں کے ساتھ چھپا ہوا تھا۔ اور تھوڑے ہی دیر میں دونوں طرف سے تیروں کا تبادلہ شروع ہو گیا، اچانک ایک تیر عبداللہ بن ابوبکر کو آ کر لگا اور بے تحاشہ خون بہنا شروع ہو گیا۔ انہیں فوراً ان کے والد کے پاس لے جایا گیا، وہ پھر مدینہ منورہ لے جائے گئے۔ جہاں انہوں نے کچھ رقم اور زمین اپنی بیوی کے نام کر دی اور ساتھ ہی یہ شرط لگا دی کہ وہ ان کے بعد کبھی شادی نہیں کریں گی، اسی دوران عبداللہ بن ابوبکر کا انتقال ہو گیا اور انہیں مدینہ منورہ میں ہی دفن کیا گیا۔

عاتکہ انہیں یاد کرتی تھیں اور یہ اشعار پڑھتی تھیں جن کا مفہوم یہ ہے:

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کے بعد مجھے سب سے بہترین انسان سے نوازا گیا تھا جو میرا بہت خیال رکھتا تھا۔ میری آنکھیں ابھی تک تمہارے غم سے پرنم ہیں اور میری جلد گرد آلود ہے۔ کسی آنکھ نے ان جیسا بہادر اور صابر جوان دیکھا ہے؟

ادھر عاتکہ بنت زید اپنے شوہر کی خواہش کا احترام کر کے شادی سے انکار کرتی رہیں، لوگ ان کے لئے پیغامات لے کر آتے تھے مگر وہ سب رشتے ٹھکراتی رہیں مگر کب تک؟ آخر کار حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بھائی زید بن الخطاب نے ان سے شادی کر لی، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو ان کا وہی شعر پڑھ کر سنایا جو وہ عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے پڑھا کرتی تھیں:

کہ میری آنکھیں ابھی تک تمہارے غم سے پرنم ہیں، اور میری جلد جگر آلود ہے!!

پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا ہمیں ہماری زمین واپس کر دو!

Marfat.com

تو عاتکہ نے رقم اور زمین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کو لوٹا دی۔

ان کے یہ شوہر زید بن خطاب جنگ یمامہ کے موقع پر شہید ہو گئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے سرپرست کے ذریعے ان کے لئے شادی کا پیغام بھجوایا تو عاتکہ نے ان سے شادی کرنے سے انکار کر دیا:

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو کہلوا بھیجا کہ عاتکہ:

جو کچھ اللہ نے تمہارے لئے حلال کیا ہے وہ تم نے اپنے اوپر حرام کر لیا ہے؟

چنانچہ عاتکہ نے ان کا پیغام منظور کر لیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ۱۲ھ میں ان سے شادی کر لی اور ولیمہ کی دعوت کی جس میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بلایا، ان میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: امیر المؤمنین! کیا میں عاتکہ سے کچھ بات کر سکتا ہوں؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے بالکل کر سکتے ہو، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ پردہ کے پاس آ کر عاتکہ سے مخاطب ہو کر بولے: اب آپ کے اس شعر کا کیا ہوا جس میں آپ نے کہا تھا:

میری آنکھیں ابھی تک تمہاری جدائی کے غم میں پُرنم ہیں اور میری جلد گرد آلود ہے؟

تو عاتکہ بے اختیار رو پڑیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے ابوالحسن! تم نے ایسا کیوں کہا؟ سب عورتیں ایسا ہی کرتی ہیں۔

اکثر عاتکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مسجد جانے کے لئے اجازت طلب کیا کرتی تھیں تو وہ جواب میں انہیں کہا کرتے تھے:

عاتکہ تم تو جانتی ہو کہ مجھے تمہارا گھر میں رہنا زیادہ پسند ہے۔

تو عاتکہ ان سے یہی کہا کرتیں کہ میں آپ سے اجازت لینا بند نہیں کروں گی، اور وہ جب ان سے اجازت طلب کیا کرتیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہیں روکتے نہیں تھے۔

Marfat.com

وہ اکثر مسجد نبوی جایا کرتی تھیں مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات ناگوار گزرتی تھی، عاتکہ سے کسی نے کہا کہ امیر المؤمنین کو تمہارا بار بار مسجد جانا پسند نہیں، تو وہ یہی کہتیں کہ جب تک وہ مجھے جانے سے منع نہیں کریں گے میں جانا نہیں چھوڑوں گی۔ مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو انہیں زبردستی روکنا پسند نہیں تھا۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں شہید کردئے گئے تو عاتکہ انہیں یاد کر کے بہت روتی تھیں، اور ان کے فراق میں اشعار پڑھا کرتی تھیں۔

اس کے بعد زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے ان سے شادی کرلی۔ عاتکہ نے یہ شرط رکھی تھی کہ وہ انہیں مسجد جانے سے نہیں روکیں گے۔ جب وہ مسجد جانے کے لئے تیار ہوتیں تو زبیر بن عوام ان سے کہتے: اللہ کی قسم! مجھے تمہارا جانا پسند نہیں، تو عاتکہ کہتیں تو مجھے جانے سے منع کردو میں رک جاؤں گی۔ مگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد کہتے ہیں کہ میں تمہیں کیسے روک سکتا ہوں جب کہ میں نے تمہاری شرط قبول کرلی تھی۔

ایک دن زبیر بن عوام رات کے اندھیرے میں اس راستے میں چھپ کر بیٹھ گئے کہ جس سے گزر کر عاتکہ ان کی بیوی مسجد جایا کرتیں تھیں۔ جب وہ عشاء کی نماز پڑھنے کے لئے مسجد نبوی جانے لگیں اور ان کے پاس سے گزریں تو انہوں نے ان کے پہلو پر ہاتھ مارا۔ عاتکہ ایک دم پیچھے پلٹ گئیں اور واپس گھر لوٹ گئیں، پھر اگلے دن جب ان کے مسجد جانے کا وقت آیا مگر وہ نہیں گئیں تو زبیر نے ان سے پوچھا:

کیا بات ہے؟ تم نماز پڑھنے کیوں نہیں جارہی؟

تو انہوں نے جواب دیا، لوگ بہت خراب ہوگئے ہیں۔ بخدا اب میں اپنے گھر سے نہیں نکلوں گی۔

حضرت زبیر بن عوام جان گئے کہ انہوں نے جو کیا ہے وہ اس کے مطابق کہہ رہی ہیں۔ جنگ جمل کے موقعے پر زبیر بن عوام شہید کردیئے گئے۔ عاتکہ نے ان کی یاد میں بھی

Marfat.com

المیہ اشعار کہے۔

عاتکہ بنت زید کی عدت پوری ہونے کے بعد حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے ان کو شادی کا پیغام بھیجا تو انہوں نے کہلا بھیجا: اے رسول اللہ کے عم زاد کے بیٹے! میں قتل ہونے سے آپ کی ضمانت لیتی ہوں۔

اور حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے عاتکہ بنت زید سے شادی کر لی اور پھر حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا بھی انتقال ہو گیا، یہ عاتکہ کے آخری شوہر تھے۔ ❶

اپنے ناموس کی حفاظت کے لئے بھارتی درندے کو قتل کرنا

جالندھر کے ایک معزز گھرانے سے تعلق رکھنے والی ایک مہاجر عورت کی داستانِ غم خود اسی کی زبانی ملاحظہ ہو، میں تو اس بات کا پکا یقین رکھتی ہوں جو خدا تعالی نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

خدا جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے، وہ بہت رحیم و کریم ہے، ہر چیز پر قادر ہے۔

بچپن میں ہمیں قرآن مجید کی تعلیم بڑی سختی سے دی جاتی تھی، اگر کوئی بچہ کسی بہانے کی وجہ سے مسجد میں قرآن پاک پڑھنے نہ جاتا تو بزرگ اس کو پہلے سمجھاتے، پھر نت نئے طریقوں سے اس کو سزا دی جاتی، حتی کہ وہ بڑی خوشی سے قرآن پاک پڑھنے چلا جاتا، اسی طرح میں نے بھی ایک دفعہ سر درد کا بہانہ بنایا، سزا تو ملی نہیں تھی لیکن سمجھو یک دم سمجھ آ گئی کہ قرآن پاک پڑھے بغیر گزارا نہیں، چنانچہ میں نے آہستہ آہستہ قرآن پاک حفظ کرنا شروع کیا اور اس وقت تک نئے کپڑے نہیں پہنے لیکن دھلے ہوئے پہنے ہیں جب تک قرآن پاک

❶ أسد الغابة في معرفة الصحابة: حرف العين، ترجمة: عاتكة بنت زيد بن عمرو بن نفيل، ج۷ ص ۱۸۱، ۱۸۲ / الإصابة في تمييز الصحابة: حرف العين، ترجمة: عاتكة بنت زيد بن عمرو، ج۸ ص ۲۲۷، ۲۲۸

Marfat.com

حفظ نہیں کرلیا۔

زندگی کے دن گزر رہے تھے کہ اچانک ملک تقسیم ہوگیا اور ہم پاکستان آرہے تھے کہ راستے میں ہندو غنڈوں اور سکھوں نے ہمارے قافلے پر حملہ کردیا، پھر کیا ہوا؟ میرے گھر کے تمام افراد شہید ہوگئے اور میں بے ہوش ہوگئی، ہوش آنے پر میں نے اپنے آپ کو ایک نرم وگداز بستر پر پڑے ہوئے پایا، یہ ایک خوبصورت کمرہ تھا جس میں کچھ عریاں فوٹو تھے اور بعض تصویروں میں گرنتھ پڑھتے ہوئے دکھایا گیا، یہ مجھے معلوم ہوگیا تھا کہ یہ سکھوں کا گھر ہے، اچانک زور سے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان سکھ اور ایک بوڑھی عورت کمرے میں داخل ہوئے اور آتے ہی اس نوجوان نے اس عورت سے کہا ماں یہ ہے تیری بہو، کیا آپ کو پسند ہے؟ وہ عورت ہنس کر بولی ہاں پسند ہے، پھر وہ باہر چلی گئی۔

اب اس نوجوان نے ایک الماری سے شراب کی بوتلیں نکالیں، پھر وہ بے تحاشہ پینے لگا اس کے بعد وہ بے ہوش ہوگیا، اس کے بعد میری آنکھوں سے نیند غائب ہوگئی اور میں وہاں سے بھاگنے کی تیاری کرنے لگی، رات کے تقریباً دو بجے ہوں گے کہ میں چارپائی سے اتر کر کوئی چیز تلاش کرنے لگی، اچانک مجھے ایک چمکتی ہوئی چیز دکھائی دی، یہ ایک کرپان تھی جو اس کی چارپائی کے نیچے پڑی ہوئی تھی، میں نے جلدی سے وہ چیز اٹھائی اور اس کا سرتن سے جدا کردیا، معمولی چیز سنائی دی، میں بے تحاشہ باہر کو بھاگی، راستے کی مشکلات سے نمٹنے کے بعد دن کے تقریباً دو بجے واہگہ بارڈر کی سرحد پر ہلالی پرچم کو دیکھ کر بے ہوش ہوگئی، اس کے بعد کیا ہوا؟ میں اپنے مسلمان بھائیوں کے درمیان رہنے لگی، بھائی صاحب! میرا تو یہ بھائی بہت کام آیا، جلدی سے اس نے قرآن پاک کا ایک نسخہ اپنی بغل سے نکالا، یہ نسخہ اس وقت بھی میری بغل میں تھا جب میں نے اپنی عزت کی حفاظت کے لئے زندگی میں پہلا قتل کیا۔ [1]

[1] قرآن مجید کے حیرت انگیز واقعات: ص ۱۵۶

Marfat.com

کثرت سے روزے رکھنے کی وجہ سے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا

سوید بن عمر کلبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے شہر میں ایک عبادت گزار خاتون تھیں۔ رات میں وہ بہت کم سوتی تھیں، جب ان سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ قبر کی نیند بہت لمبی ہے اور گہری ہے۔ وہ خاتون سخت گرمیوں میں بھی روزے رکھتی تھی، جس کی وجہ سے چہرے کا رنگ بھی کالا پڑ گیا تھا۔

جب ان سے روزہ رکھنے کی کمی کرنے کو کہا گیا تو فرمایا: اب میری آسودگی اور سیرابی تو آخرت میں ہی ہوگی۔ محمد بن نصر رحمہ اللہ اور ان کے ساتھی ان کی خدمت میں حاضر ہوتے کہ کچھ دیر آخرت کی باتیں کریں، تو تھوڑی دیر بعد وہ فرماتیں کہ اب اٹھو اور جاؤ، بات وہیں اچھی لگے گی جہاں نہ کوئی غم ہوگا نہ موت ہوگی اور نہ ہی کوئی تھکن ہوگی۔ ❶

حضرت ام سُلیم کی دعوت پر حضرت ابوطلحہ انصاری کا اسلام قبول کرنا

حضرت ام سلیم بنت ملحان رضی اللہ عنہا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں، ابتدائے اسلام میں اپنی قوم کے ساتھ مسلمان ہو گئیں، مگر ان کا شوہر مالک بن نضر ان کی دعوتِ اسلام پر خفا ہو کر شام چلا گیا، اس کے بعد ابوطلحہ انصاری نے ان کو شادی کا پیغام دیا، تو ان سے کہا:

يا أبا طلحة ألست تعلمان إلٰهک الذی تعبد ينبت من الأرض ينجرها حبشي بنی فلان؟ قال: بلی، قالت: أفلا تستحي تعبد خشبة؟ إن أنت أسلمت فإني لا أريد منک الصداق.

اے ابوطلحہ! کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ جس معبود کی تم عبادت کرتے ہو وہ زمین سے اگتا ہے، اور فلاں قبیلہ کے حبشی غلام نے اسے تراشا ہے؟ ابوطلحہ نے جب اُسے مان لیا تو ام

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عبادات الكوفيات مجهولات الأسماء، ج۲ ص ۱۱۴

Marfat.com

سلیم نے کہا کہ تم کو شرم نہیں آتی کہ تم لکڑی کی پوجا کرتے ہو؟ اگر تم اسلام قبول کرلو تو یہی میرا مہر ہوگا۔

یہ سن کر ابوطلحہ نے کچھ غور کرنے کے بعد اسلام قبول کرلیا، پھر حضرت اُم سلیم کا حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے نکاح ہوگیا، اس نکاح سے حضرت عبداللہ بن ابوطلحہ انصاری پیدا ہوئے، جن کی اولاد میں بڑی برکت ہوئی، ان کے دس لڑکے تھے، سب کے سب عالم دین، محدث اور فقیہ تھے، اور سب سے علم پھیلا۔ ❶

مدفون شوہر سے وفاداری میں خلیفہ وقت کے رشتے کو ٹھکرادیا

امام اصمعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ خلیفہ سلیمان بن عبدالملک اور ان کے ساتھ سلیمان بن عبدالمہلب دمشق سے سیر کے لئے نکلے، ایک مقام جبانہ کے پاس گزر ہوا تو وہاں ایک عورت قبر پر بیٹھی رو رہی تھی، ہوا کا جھونکا آیا اس نے اس کے چہرے کا نقاب الٹ دیا، دیکھا نقاب تو گویا بادل ہیں جو سورج سے چھٹ گئے، ہم بڑے تعجب بھرے انداز میں اس کے حسن و جمال کی طرف دیکھنے لگے، تو ابن المہلب نے اس کو کہا اے اللہ کی باندی! کیا امیر المؤمنین کے لئے آپ بیوی بننا پسند کریں گی، عورت نے دونوں کو دیکھا پھر قبر کی طرف دیکھا اور کہا:

فَإِنْ تَسْأَلَانِیْ عَنْ هَوَای فَإِنَّهُ بِمَلْحُوْدٍ هَذَا الْقَبْرُ یَا فَتَیَانِ

پس اگر تم مجھ سے میری محبت کے بارے میں سوال کرو تو وہ اس قبر میں مدفون ہے اے جوانو۔

وَإِنِّی لَأَسْتَحْیِیْهِ وَالتُّرَابُ بَیْنَنَا کَمَا کُنْتُ أَسْتَحْیِیْهِ وَهُوَ یَرَانِیْ

اور میں اس سے شرم وحیاء کرتی ہوں جب کہ ہمارے درمیان مٹی حائل ہے جیسے کہ

❶ أسد الغابة فی معرفة الصحابة: ترجمة: أم سلیم بنت ملحان بن خالد، ج۷ ص ۳۳۳، ۳۳۴، رقم: ۷۴۷۹

Marfat.com

میں اس سے شرم وحیاء کرتی تھی اور وہ مجھے دیکھ رہا ہوتا تھا۔

تو ہم تعجب کرتے ہوئے واپس ہو گئے۔ ❶

خیر النساء کی اولاد کی تربیت

حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بچپن میں ہی مجھ کو قرآن مجید کی متعدد بڑی بڑی سورتیں یاد کروادیں، والدہ ماجدہ کی شفقت ضرب المثل تھی مگر دو باتوں میں بہت سخت تھیں:

۱.....پہلی بات نماز میں خاص کر کے کبھی تساہل میں عشاء کی نماز سے پہلے سو جاؤ تو کیسی ہی گہری نیند ہو اٹھا کر نماز پڑھاتیں اور فجر میں بھی وقت پر جگا دیتیں اور مسجد بھیجتیں اور نماز کے بعد قرآن مجید کی تلاوت کے لئے بٹھا دیتیں۔

۲.....دوسری بات جس میں ان کی شفقت سختی میں تبدیل ہوتی وہ یہ کہ اگر میں کسی کے ساتھ زیادتی یا ناانصافی کرتا یا حقارت یا غرور کے ساتھ پیش آتا تو مجھ سے معافی ضرور منگواتیں بلکہ ہاتھ تک جڑواتیں اگرچہ یہ معاملہ کسی خادمہ کے لڑکے یا کام کاج کرنے والوں یا غریب بچوں کے ساتھ ہی پیش کیوں نہ آیا ہو۔ ❷

اسلام کی خاطر سب سے پہلے شہید ہونے والی خاتون

سمیہ بنت خیاط رضی اللہ عنہا حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں، یہ بھی اپنے بیٹے حضرت عمار اور اپنے خاوند حضرت یاسر رضی اللہ عنہما کی طرح اسلام کی خاطر قسم قسم کی تکلیفیں اور مشقتیں برداشت کرتی تھیں مگر اسلام کی سچی محبت جو دل میں گھر کر چکی تھی اس میں ذرا بھی فرق نہ آتا تھا، ان کو گرمی کی سخت وقت دھوپ میں کنکریوں پر ڈالا جاتا تھا، اور لوہے کی زِرہ پہنا کر دھوپ میں کھڑا کیا جاتا تھا کہ دھوپ سے لوہا تپنے لگے اور اس کی گرمی سے

❶ أخبار النساء: باب ما جاء في وفاء النساء، ص ۱۳۸ ❷ بیس بڑی خواتین: ص ۲۶۷

Marfat.com

تکلیف میں زیادتی ہو، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اِدھر کو گزر ہوتا تو صبر کی تلقین فرماتے اور جنت کا وعدہ فرماتے، ایک مرتبہ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کھڑی تھیں کہ ابو جہل کا ادھر کو گزر ہوا، برا بھلا کہا اور غصہ میں برچھا شرمگاہ پر مارا جس کے زخم سے انتقال فرما گئیں، اسلام کی خاطر سب سے پہلی شہادت انہیں کی ہوئی۔

فائدہ: عورتوں کا اس قدر صبر و ہمت اور استقلال قابلِ رشک ہے لیکن بات یہ ہے کہ جب آدمی کے دل میں کوئی چیز گھر کر جاتی ہے تو اس کو ہر بات سہل ہو جاتی ہے، اب بھی عشق کے بیسیوں قصے اس قسم کے سننے میں آتے ہیں کہ جان دے دی مگر یہی جان دینا اگر اللہ کے راستہ میں ہو، دین کی خاطر ہو تو دوسری زندگی میں جو مرنے کے ساتھ ہی شروع ہو جاتی ہے سرخروئی کا سبب ہے، اور اگر کسی دنیاوی غرض سے ہو تو دنیا تو گئی تھی ہی ساتھ آخرت بھی برباد ہوئی۔ ❶

نصفِ شب کے بعد غلافِ کعبہ کو پکڑ کر مناجات کرنے والی خاتون

حضرت ابراہیم بن مسلم مخزومی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نصف رات میں کھڑی ہوئی کعبہ کے غلاف کو پکڑ کر رو پڑی اور کہا:

يا كريم الصحبة، ويا حسن المعونة، أتيتك من شقة بعيدة متعرضة لمعروفك الذى وسع خلقك، فأنلنى من معروفك معروفا تغنينى به عن معروف من سواك يا أهل التقوى ويا أهل المغفرة، قال، ثم صرخت صرخة سقطت لوجهها فحملت مغشيا عليها. ❷

اے بہترین کریم! اے بہت اچھی امداد کرنے والے! میں آپ کے پاس بہت دور

❶ فضائل اعمال: ص۱۴۲/ أسد الغابة: ترجمة: سمية أم عمار بن ياسر، ج۷ ص ۱۵۲، رقم: ۷۰۲۱

❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات رئين في الطواف، ج۲ ص۵۱۷

Marfat.com

سے آئی ہوں آپ کی اس شفقت اور رحمت کو تھام کر جس نے آپ کی ساری مخلوق کو اپنی وسعت میں رکھا ہے، اپنی رحمت کا معاملہ کیجئے تا کہ میں آپ کے علاوہ کسی اور کی رحمت سے بے پرواہ ہو جاؤں، اے تقوی کے مالک! اے وسیع مغفرت والے! پھر وہ عورت چیخ مار کر منہ کے بل گر پڑی، ہم نے اس کو اٹھایا تو وہ بیہوش ہو چکی تھی۔

ام علقمہ کی حجاج بن یوسف کے ساتھ دلیرانہ گفتگو

اموی فوج کے خلاف لڑنے والے خارجیوں میں ام علقمہ نام کی ایک انتہائی دلیر اور جنگجو عورت بھی تھی، اس نے ہر معرکے میں ایسی جرأت اور سرفروشی کا مظاہرہ کیا کہ اس کی بہادری کی دھاک بیٹھ گئی، بدقسمتی سے ایک لڑائی میں وہ سرکاری فوج کے ہاتھ گرفتار ہوگئی اور اسے حجاج کے سامنے پیش کیا گیا، چونکہ حجاج نے اس کے ہم مسلک لوگوں پر قابو پا کر ان کو طرح طرح کی اذیتیں دے کر ہلاک کیا تھا، اس لئے وہ اس سے سخت نفرت کرتی تھی، دشمن کے قبضے میں ہونے کے باوجود اس کے طنطنے میں کوئی کمی نہ آئی اور وہ حجاج کی طرف سے منہ پھیر کر کھڑی ہوگئی، حجاج نے اس سے مخاطب ہو کر کہا: اے خارجیہ! میرے منہ کی طرف دیکھ۔ ام علقمہ نے نہایت حقارت اور نفرت کے ساتھ کہا: جو منہ بارگاہِ خداوندی سے مردود ہو چکا ہے میں اس کو دیکھنا پسند نہیں کرتی۔

حجاج نے غضب ناک ہو کر اپنے مصاحبوں سے پوچھا: اس گستاخ عورت کے خون کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ سب نے بیک زبان ہو کر کہا: حلال ہے، یہ سن کر ام علقمہ خوفزدہ ہونے کے بجائے مسکرانے لگی۔

حجاج اس کو ہشاش بشاش اور متبسم دیکھ کر بہت حیران ہوا اور اس سے پوچھا: اس موقعہ پر جب کہ موت تیرے سر پر کھڑی ہے تو کیوں مسکرا رہی ہے؟

ام علقمہ نے کہا: اس لئے کہ تیرے مصاحبوں نے تیرے دوست کے مصاحبوں کو بھی مات کر دیا۔

Marfat.com

حجاج نے پوچھا: وہ کون میرا دوست ہے؟

ام علقمہ بولی: فرعون، اس نے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کے بارے میں اپنے درباریوں اور مصاحبوں سے مشورہ کیا تو ان سب نے ایک زبان ہو کر مشورہ دیا کہ "اَرْجِهْ وَأَخَاهُ" یعنی اس کو اور اس کے بھائی کو چند روز کی مہلت دے۔ لیکن تیرے مصاحب فرعون کے مصاحبوں کو پیچھے چھوڑ گئے ہیں کہ ایک عورت کے قتل کا مشورہ دے رہے ہیں۔

حجاج پر ام علقمہ کی باتوں کا ایسا اثر ہوا کہ اس نے اسے آزاد کرنے کا حکم دیا، جب وہ رخصت ہونے لگی تو اس سے کہا: جا میں تجھے مہلت دیتا ہوں اپنے گھر بیٹھ اور اللہ کی عبادت میں مشغول ہو۔ [1]

چار شہادتوں کے باوجود صحابیہ رسول کا صبر و تحمل

انسانی فطرت ہے کہ وہ دوسروں کے خصائص و کمال اور حسن و جمال وغیرہ سے متاثر ہو کر ان سے محبت کرنے لگ جاتا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کائنات نے وہ بلند شان عطا کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر مؤمن مرد عورت اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بے ساختہ پیار اور عشق کرتے ہیں، اسی طرح عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں صحابیات نے بھی بہت اعلیٰ اور نمایاں حقیقی مثالیں پیش کیں، ان کے سینے عشقِ نبوی سے معمور تھے، اور ان کے پاکیزہ قلوب اس نعمت کے حصول پر مسرور تھے۔

جنگ اُحد میں یہ افواہ چاروں طرف پھیل گئی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں، مدینہ کی عورتیں شدتِ غم سے روتی ہوئی گھروں سے باہر نکل آئیں، ایک انصاریہ صحابیہ کہنے لگیں کہ اس بات کو اس وقت تک تسلیم نہیں کروں گی جب تک خود اس کی تصدیق نہ کر لوں، چنانچہ وہ اونٹ پر سوار ہو کر اُحد کی طرف نکل پڑیں، جب میدانِ جنگ کے قریب

[1] المستطرف في كل فن مستظرف: الباب السابع، الفصل الرابع، ص ٦٦

Marfat.com

پہنچیں تو ایک صحابی سامنے سے آتے ہوئے دکھائی دیئے، ان سے پوچھنے لگیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا معلوم نہیں، لیکن تمہارے بھائی کی لاش فلاں جگہ پڑی ہے، وہ اس خبر کو سن کر ذرا بھی نہ گھبرائی اور آگے بڑھ کر دوسرے صحابی سے پوچھا، انہوں نے جواب دیا معلوم نہیں مگر تمہارے والد کی لاش فلاں جگہ میں نے دیکھی ہے، یہ خبر سن کر بھی پریشان نہ ہوئی، بلکہ آگے بڑھ کر تیسرے صحابی سے پوچھا، انہوں نے بتایا کہ میں نے تمہارے خاوند کی لاش فلاں جگہ دیکھی ہے، یہ خبر سن کر وہ ٹس سے مس نہ ہوئیں، پھر پوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خیریت کے بارے میں بتاؤ، کسی نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فلاں جگہ بخیریت دیکھا ہے، یہ سن کر وہ تیزی سے اس طرف روانہ ہوئیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بخیریت دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ کر چادر کا ایک کونہ پکڑ کر کہا ''اگر حضور زندہ سلامت موجود ہیں تو ہر مصیبت کا سہ لینا آسان ہے'' اس سے پتہ چلتا ہے کہ صحابیات کے قلوب میں جو محبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھی، وہ باپ، بھائی اور شوہر کی محبت سے بھی زیادہ تھی، یہی ایمان کامل کی نشانی بتائی گئی ہے۔

حفیظ جالندھری رحمہ اللہ نے اس واقعہ کی یوں منظر کشی کی ہے:

چلی تھی ایک ضعیفہ جستجوئے حال کرنے کو
کسی اچھی خبر کا بڑھ کر استقبال کرنے کو
گئے تھے جنگ میں اس کا برادر اور شوہر بھی
نچھاور کر دیئے تھے اس نے فرزندوں کے گوہر بھی
ملے راستے میں ان سب کے شہادت کے پیغام اس کو
سنائے جا رہے تھے خاص وعام اس کو
مگر اس کی زباں پر ایک ہی اسم گرامی تھا
اس کا نام نامی تھا جو مظلوموں کا حامی تھا

Marfat.com

بھائی کا نہ بیٹوں کا نہ شوہر کا خیال آیا
رسول اللہ کیسے ہیں یہ لب پہ سوال آیا
کہا کہ چل کر دکھا دو مجھ کو صورت کملی والے کی
کہ ان تاریک آنکھوں کو ضرورت ہے اُجالے کی
نظر آیا کہ ہاں جلوہ فگن نورِ تجلی ہے
پکار اٹھی کہ اب میری تسلی ہی تسلی ہے
تسلی ہے، پناہِ بے کساں زندہ سلامت ہے
کوئی پرواہ نہیں، سارا جہاں زندہ سلامت ہے ❶

زمین کا ناقابلِ تلافی نقصان کے باوجود ایک نہایت صابرہ اور شاکرہ خاتون

حضرت عتبہ رحمہ اللہ غلام کہتے ہیں کہ میں بصرہ کے جنگل میں جارہا تھا میں نے جنگلی لوگوں کے چند خیمے دیکھے جن کی کھیتی وہاں تھی، ان خیموں میں سے ایک خیمہ میں ایک مجنونہ لڑکی تھی، میں نے اس کو سلام کیا، اس نے میرے سلام کا جواب نہ دیا (ممکن ہے کہ اس نے سلام نہ سنا ہو یا انہوں نے جواب نہ سنا ہو یا کسی ایسی حالت میں ہو کہ اس وقت سلام کا جواب ساقط ہو جاتا ہے کہ بہت سی جگہ سلام کا جواب ساقط ہو جاتا ہے) اور چند شعر پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ زاہد اور عابد فلاح کو پہنچ گئے جنہوں نے اپنے مولی کی رضا کے لئے اپنے پیٹوں کو بھوکا رکھا، انہوں نے راتوں کو اپنی آنکھوں کو جگایا، ان کی ساری رات ایسی حالت میں گزرتی ہے کہ وہ مشاہدہ کرتے رہتے ہیں، ان کو حق تعالی شانہ کی محبت نے ایسا حیرت میں ڈال رکھا ہے کہ دنیا داران کو مجنون سمجھتے ہیں حالانکہ زمانہ کے سب سے زیادہ عقل مند لوگ یہی حضرات ہیں لیکن ان کو ان کے احوال نے بے چین کر رکھا ہے، عتبہ کہتے

❶ الشفاء بتعريف حقوق المصطفى: القسم الثاني، الباب الثاني، فصل فيما روي عن السلف والأئمة من محبتهم للنبي صلى الله عليه وسلم وشوقهم له، ج ۲ ص ۲۱

Marfat.com

ہیں کہ میں اس مجنونہ کے قریب گیا اور میں نے پوچھا کہ یہ کھیتی کس کی ہے؟ کہنے لگی اگر صحیح سالم رہی تو ہماری ہے، میں اس کے بعد دوسرے خیموں کی سیر کرتا رہا، اتنے میں بڑے زور کی بارش شروع ہوگئی اور آسمان سے ایسا موسلا دھار پانی پڑا گویا مشکوں کا منہ کھل گیا، میں نے سوچا کہ اس مجنونہ کو دیکھوں وہ اس بارش کے متعلق کیا کہتی ہے (اس میں تو ساری کھیتیاں برباد ہوگئیں) میں نے جا کر دیکھا کہ اس کی کھیتی بالکل پانی میں ڈوب گئی، اور وہ کھڑی ہوئی کہہ رہی ہے قسم ہے اس پاک ذات کی جس نے اپنی خالص محبت کا کچھ حصہ میرے دل میں رکھ دیا ہے، میرا دل تجھ سے راضی رہنے میں بالکل پختہ ہے، پھر وہ میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگی: دیکھو جی اسی نے تو یہ کھیتی جمائی، اسی نے اُگائی، اُسی نے اس کو سیدھا کھڑا کیا، اسی نے اس میں بالیں لگائیں، اسی نے ان میں غلہ پیدا کیا، اسی نے بارش برسا کر اس کی پرورش کی، اسی نے اس کی ضائع ہونے سے حفاظت کی اور جب اس کے کاٹنے کا وقت بالکل قریب آ گیا تو اسی نے اس کو ضائع کر دیا، پھر اس نے آسمان کی طرف منہ کر کے کہا کہ یہ ساری مخلوق تیرے ہی بندے ہیں اور ان سب کی روزی تیرے ہی ذمہ ہے، تو جو چاہے کر تجھے اختیار ہے، میں نے اس سے کہا کہ اس کھیتی کے برباد ہو جانے پر تجھے کس طرح صبر آ گیا، کہنے لگی: عتبہ چپ رہو، میرا مالک بڑا غنی ہے، بڑا قابلِ تعریف ہے، اس کی طرف سے ہمیشہ نئی روزی ملتی رہی، تمام تعریفیں اس پاک ذات کے لئے ہیں جو میرے ساتھ میری خواہش سے بہت زیادہ انعام فرماتا رہا، عتبہ کہتے ہیں کہ مجھے جب بھی اس کی حالت اور اس کی باتیں یاد آتی ہیں بے اختیار رونا آ جاتا ہے۔ ❶

حضرت حمزہ کی شہادت پر حضرت صفیہ کا بے مثال صبر و استقلال

غزوہ اُحد میں ایک اتفاقی غلطی سے جنگ کا پانسہ پلٹ دیا گیا اور مسلمانوں میں

❶ فضائلِ صدقات: ص ۷۶۳، ۷۶۴/ الروض الرياحين في حكايات الصالحين: الحكاية التاسعة والعشرون، ص ۷۱، ۷۲

Marfat.com

انتشار پھیل گیا، تو حضرت صفیہ ہاتھ میں نیزہ لئے مدینہ سے نکلیں، جو لوگ میدانِ جنگ سے منہ موڑ کر مدینہ کی طرف آ رہے تھے ان کو شرم اور غیرت دلاتی تھیں اور نہایت غصے سے فرماتی تھی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر چل دیئے۔ رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو میدانِ جنگ کی طرف آتے دیکھا تو ان کے ثابت قدم فرزند حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو پاس بلا کر ارشاد فرمایا: صفیہ اپنے بھائی حمزہ کی لاش نہ دیکھنے پائیں۔

حضرت حمزہ مردانہ وار لڑتے ہوئے جبیر بن مطعم کے غلام وحشی بن حرب کے برچھے سے شہید ہو گئے تھے، ہند بنت عتبہ نے اپنے باپ عتبہ (مقتول بدر) کے ہوش انتقام میں ان کی نعش کا مثلہ کیا تھا، یعنی ناک اور کان کاٹ ڈالے تھے، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر سید الشہداء کا پیٹ چاک کر کے ان کا کلیجہ نکال کر چبا ڈالا تھا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چاہتے تھے کہ صفیہ اپنے محبوب اور شجاع بھائی کی لاش کو اس حالت میں دیکھیں، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنی ماں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے مطلع کیا تو وہ اس کا سبب سمجھ گئیں، بولیں: مجھے معلوم ہو چکا ہے کہ میرے بھائی کی لاش بگاڑی گئی ہے، خدا کی قسم! مجھے یہ پسند نہیں لیکن میں صبر کر لوں گی اور ان شاء اللہ ضبط سے کام لوں گی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے جواب سے آگاہ ہوئے تو آپ نے انہیں شہید راہِ حق حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش دیکھنے کی اجازت دے دی، وہ غمگین پُرنم لاش پر آئیں اور اپنے محبوب بھائی کے جسم کے ٹکڑے بکھرے دیکھ کر ایک آہِ سرد کھینچی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ کر خاموش ہو گئیں، پھر ان کے لئے دعائے مغفرت مانگی اور ان کی تدفین کے لئے دو چادریں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر کے واپس مدینہ چلی گئیں۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت پر ایک پُر درد مرثیہ کہا جس کے ایک شعر میں رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں مخاطب کیا:

Marfat.com

إِنَّ يَوْمًا اَتٰى عَلَيْكَ لِيَوْمٍ كُوِّرَتْ شَمْسُهُ وَكَانَ مُضِيْئًا ❶

آج آپ پر وہ دن آیا ہے کہ آفتاب سیاہ ہوگیا ہے، حالانکہ اس سے پہلے وہ روشن تھا۔

محبتِ رسول میں حضور کے پسینے کو جمع کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا گھر کے بچوں کو شیشی دے کر بھیجتیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم قیلولہ فرمائیں اور آپ کے جسم مبارک پر پسینہ آئے تو اس کے قطرے اس شیشی میں جمع کرلیں، چنانچہ وہ اس پسینہ کو اپنی خوشبو میں شامل کرتیں اور پھر اپنے جسم اور کپڑوں پر وہ خوشبو لگاتی تھیں۔ ❷

حضرت ام سلیم کی درخواست پر حضرت انس کے لئے حضور کی دُعا

ایک مرتبہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف لائے، انہوں نے حضور کی خدمت میں کھجوریں اور مکھن پیش کیا، آپ نے فرمایا: میں روزے سے ہوں، کچھ دیر بعد حضور نے نفل نماز پڑھی اور ام سلیم کے گھرانے کے لئے دعا مانگی، حضرت ام سلیم نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اپنے فرزند انس سے جو آپ کا خدمت گار ہے، بہت محبت ہے، اس کے لئے خاص طور پر دعا کیجئے۔

رحمت نبوی جوش پر تھی، آپ نے دستِ دعا اٹھائے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حق میں یوں دعا مانگی: اے اللہ! اس کو مال دے اور اس کی عمر میں برکت عطا فرما۔

اس دعا کا اثر یہ ہوا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ تمام انصاریوں میں سب سے زیادہ متمول ہوگئے، طویل عمر پائی اور کثیر الاولاد ہوئے۔ ❸

---

❶ الإصابة في تمييز الصحابة: ترجمة: صفية بنت عبد المطلب، ج۸ ص ۲۱۳، ۲۱۴

❷ صحيح البخاري: كتاب الاستئذان، باب من زار قوما، ج۸ ص ۶۳، رقم الحديث: ۶۲۸۱

❸ الطبقات الكبرى: ترجمة: أم سليم بنت ملحان، ج۸ ص ۳۱۵

Marfat.com

نمرود بادشاہ کی کم سن لڑکی کا دین کی خاطر باپ کے مظالم برداشت کرنا

نمرود کی ایک کم سن لڑکی نے اپنے باپ سے کہا ابا جان! مجھے اجازت دیں کہ میں ابراہیم کو آگ میں جلتا ہوا دیکھوں، نمرود نے اجازت دے دی اور اس نے آگ کے قریب پہنچ کر ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ کے ارد گرد آگ بھڑک رہی ہے، اس نے کسی اونچی جگہ پر چڑھ کر دیکھا تو آگ کے شعلے آسمان سے باتیں کر رہے تھے مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام بالکل صحیح سالم تشریف فرما تھے، حیرت میں آ کر پوچھنے لگی ابراہیم! اتنی بڑی آگ تمہیں جلاتی کیوں نہیں؟ فرمایا جس کی زبان پر ''بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم'' جاری ہو اور دل میں خدا کی معرفت کا نور ہو اس پر آگ کا اثر نہیں ہوتا۔

لڑکی بولی ابراہیم! میں بھی تمہارے پاس آنا چاہتی ہوں، مگر چاروں طرف تو آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں آؤں کیسے؟ فرمایا ''لا إله إلا اللّٰه ابراهيم رسول اللّٰه'' کہہ کر بے خوف چلی آؤ، لڑکی نے اس پاک کلمے کو پڑھا، اور فوراً آگ میں کود پڑی، خدا کی قدرت آگ اس پر سرد ہو گئی، اور وہ اس میں صحیح سالم زندہ رہی۔

جب ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے اپنے گھر واپس آئی اور باپ کو ساری سرگزشت سنائی تو نمرود نے کہا دیکھ میں تیرے بھلے کی کہتا ہوں دین ابراہیمی سے باز آ، اور بتوں کی پوجا سے منہ نہ پھیر ورنہ اچھا نہ ہوگا، نمرود نے اگرچہ لڑکی کو بہت ڈرایا دھمکایا مگر اس نے ایک نہ مانی، آخر ملعون نمرود نے اس خدا کی پیاری پر بڑی سختیاں کیں، جب اس کی سختیاں حد سے بڑھ گئیں تو خدا کے حکم سے جبرائیل آئے اور اس خدا کی پیاری کو وہاں سے اٹھا کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچا دیا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسے اپنے لڑکے کے نکاح میں دے دیا، جس سے صلحاء پیدا ہوئے۔ [1]

[1] نزهة المجالس: فصل في فضل البسملة، ص ۳۱

Marfat.com

حضرت ام ہانی کا حضور کے جوٹھے کو نفلی روزے پر ترجیح دینا

ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی یا دودھ پی کر حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کو عنایت فرمایا، انہوں نے عرض کیا کہ اگرچہ میں روزے سے ہوں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جوٹھا واپس کرنا پسند نہیں کرتی۔ (مقصد یہ تھا کہ میں روزے کی پھر قضا کرلوں گی، اور پانی یا دودھ نوش کرلیا)۔ ❶

حضرت لبابہ نے فرمایا بیت اللہ میں اللہ تعالیٰ سے دو دُعائیں مانگنا

حضرت لبابہ متعبدہ رحمہا اللہ بیت المقدس کی رہنے والی تھیں، ایک شخص نے پوچھا: ''میں حج کو جا رہا ہوں وہاں کیا دُعا کروں'' تو حضرت لبابہ نے کہا:

سل اللّٰہ تعالی شیئین: أن یرضی عنک ویبلغک منزل الراضین عنه، وأن یجعل ذکرک فیما بین أولیائه. ❷

تو اللہ سے دو چیزیں مانگ، اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہو جائے اور اپنے رضامند بندوں کے مقام تک تجھے پہنچا دے، اور تیرے تذکرے کو اپنے اولیاء کے درمیان میں کردے۔ (یعنی تجھے بھی اپنے اولیاء میں شامل کردے، جب اولیاء کا ذکر ہو تو تیرا بھی اُن میں تذکرہ ہو)

ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی بے مثال زندگی

ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نہایت دیندار اور پرہیز گار حق گو اور مخیّر تھیں۔ ان کی عبادت وزہد کا خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اعتراف تھا۔ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین کی ایک جماعت میں مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے۔ حضرت

❶ مسند أحمد بن حنبل: مسند النساء، ج ۴۴ ص ۴۶۷، رقم الحدیث: ۲۶۸۹۷

❷ صفة الصفوة: ذکر المصطفیات من عابدات بیت المقدس، ترجمة: لبابة متعبدة، ج ۲ ص ۴۰۰

Marfat.com

زینب رضی اللہ عنہا بھی اس موقع پر موجود تھیں، انہوں نے کوئی ایسی بات کہی جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ناگوار گزری۔ انہوں نے ذرا تلخ لہجے میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو دخل دینے سے منع کیا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خلّ عنها يا عمر فإنّها أوّاهة.

''اے عمر! ان سے کچھ نہ کہو یہ اواہ (یعنی بڑی عبادت کرنے والی اور خدا سے ڈرنے والی) ہیں۔''

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان کے متعلق فرمایا:

''میں نے دین کے معاملے میں زینب سے بہتر کوئی عورت نہیں دیکھی۔''

واقعہ افک میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی حقیقی بہن حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا بھی غلط فہمی کا شکار ہوگئی تھیں لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے حضرت عائشہ کے متعلق استفسار کیا، تو انہوں نے صاف صاف کہہ دیا:

''میں عائشہ میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں پاتی۔''

ایک دفعہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواجِ مطہرات کو مخاطب کر کے فرمایا:

أسرعكنّ لحاقا بي أطولكنّ يدا.

''تم میں سے سب سے پہلے وہ مجھے ملے گی جس کے ہاتھ لمبے ہوں گے'' لمبے ہاتھ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد فیاضی تھی۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا بے حد فیاض اور مخیّر تھیں۔ چنانچہ اس پیشنگوئی کا مصداق ثابت ہوئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام ازواجِ مطہرات میں سب سے پہلے انہوں نے وفات پائی۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا خود اپنے دست و بازو سے روزی کماتی تھیں، وہ فنِ دباغت جانتی تھیں، اس سے جو آمدنی ہوتی تھی اسے اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیا کرتی تھیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں تمام امہات المؤمنین کا خطیر وظیفہ مقرر کر دیا تھا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا

Marfat.com

یہ وظیفہ ملتے ہی حاجت مندوں میں تقسیم کر دیا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ سالانہ وظیفہ ملا تو اس کو اپنے رشتہ داروں اور یتیموں میں تقسیم کر کے دُعا کی:

اللّٰهم لا يدركني هذا المال من قابل فإنه فتنة.

اے اللہ! آئندہ یہ مال مجھ کو نہ ملے کیونکہ یہ فتنہ ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا: ''زینب بڑی مخیّر ہیں۔''

پھر مزید ایک ہزار درہم حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجے۔ انہوں نے وہ بھی فوراً خیرات کر دیئے۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے ترپن (۵۳) برس کی عمر میں ۲۰ ہجری میں وفات پائی۔ ان کے انتقال سے مدینے کے فقراء و مساکین میں حشر برپا ہو گیا۔ کیونکہ وہ ایک مربی و دستگیر تھیں۔ وفات کے وقت سوائے ایک مکان کے کوئی ترکہ نہ چھوڑا، سب کچھ اپنی زندگی میں اللہ کی راہ میں لٹا چکی تھیں۔

ان کی نماز جنازہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے پڑھائی، حضرت محمد بن عبد اللہ بن جحش، اسامہ بن زید، عبداللہ بن ابی احمد اور محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہم نے قبر میں اُتارا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کی وفات پر فرمایا:

لقد ذهبت حميدة متعبدة مفزع اليتامى والأرامل. [1]

''وہ نیک بخت بے مثل خاتون چلی گئیں اور یتیموں کو بے چین کر گئیں۔''

حضرت نقیش بنت سالم کی محبت الٰہی پر مبنی مناجات

امام ابی المورق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے نقیش بنت سالم کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ کہتی تھیں:

[1] الإصابة في تمييز الصحابة: ترجمة: أم المؤمنين زينب بنت جحش، ج۸ ص ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵

Marfat.com

یا سید الانام! رحلت بی الشقة وهذا مقام العائد بعفوک من سخطک وبرحمتک من غضبک، یا حبیب الأوابین یا من لا یکدیه إلا عطاء یا ذا المن والالاء زدنی بالثقة منک وصلة واجعل قرای عتق رقبتی وأقرر عینی برضاک.

اے لوگوں کے مالک! محنتیں ختم ہوگئیں، یہ مقام ہے آپ کی سختی سے پناہ مانگنے کا، آپ کی رحمت طلب کرنے کا غضب سے۔اے رجوع کرنے والوں کے دوست! اے وہ ذات جس کی عطا ختم نہیں ہوسکتی۔اے نعمتوں والے احسان والے! اپنے وصال کا شوق (محنت) زیادہ کردے، اور میری مہمانی میری آزادی کردیجئے اور میری آنکھیں اپنی رضا کے ساتھ ٹھنڈی کردیجئے۔

امام ابوالمورق رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے اس کو موقف پر دیکھا وہ کہہ رہی تھی: گناہ میرے اوپر بوجھ بن گئے ہیں، اے لوگوں کے سردار! ہری آنکھوں کو حزن (غم) کا سرمہ پڑ گیا، مجھے تیری عزت کی قسم کہ میں بالکل نہیں ہٹوں گی حتی کہ مجھے معلوم ہو جائے کہ میرا ٹھکانہ کہاں ہے اور میرا گھر کہاں ہے۔جب لوگوں کے ہاتھوں کو دعا کے لئے پھیلا ہوا دیکھا تو کہا اے اللہ! انہیں اس مقام (خوفِ خدا) پر باقی رکھ۔اے میری اور بزرگوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک جو تیرے انعام کی تلاش میں رہتے ہیں اور تیرے فضل کی امید کرتے ہیں، پس جب لوگ لوٹ گئے اس نے اپنا چہرہ زمین پر رکھا اور چیخ ماردی کہا لوگ لوٹ گئے ہیں میرا دل آپ سے مایوس نہیں ہوتا۔ (1)

حضرت حبیبہ عدویہ کی شب بیداری اور اللہ تعالیٰ سے مناجات

حضرت حبیبہ عدویہ رحمہا اللہ جب عشاء کی نماز سے فارغ ہوجاتیں تو اپنے کپڑوں کو

(1) صفة الصفوة: ذکر المصطفیات من عابدات مکة، ترجمة: نقیش بنت سالم، ج ۱ ص ۴۴۷

Marfat.com

اپنے اوپر اچھی طرح لپیٹ کر چھت پر کھڑی ہو جاتیں اور دُعا میں مشغول ہو جاتیں اور کہتیں:

إلهی قد غارت النجوم ونامت العیون وغلقت الملوک أبوابها وخلا کل حبیب بحبیبه وهذا مقامی بین یدیک ثم تقبل علی صلاتها فإذا طلع الفجر قالت إلهی هذا اللیل قد أدبر وهذا النهار قد أسفر فلیت شعری أقبلت منی لیلتی فأهنا أم رددتها علی فأعزی وعزتک لهذا دأبی ودأبک ما أبقیتنی وعزتک لو انتهرتنی عن بابک ما برحت لما وقع فی نفسی من جودک وکرمک.[1]

اے اللہ! ستارے گم ہو گئے اور آنکھیں سو گئیں، بادشاہوں نے اپنے دروازے بند کر دیئے اور ہر شخص اپنے محبوب کے ساتھ تخلیہ میں چلا گیا اور میں تیرے سامنے کھڑی ہوں۔ یہ کہہ کر نماز شروع کر دیتیں اور ساری رات نماز پڑھتیں، جب صبح صادق ہو جاتی تو کہتیں یا اللہ رات چلی گئی اور دن کا چاند نا ہو گیا، کاش مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ میری رات تو نے قبول فرمائی تا کہ میں اپنے کو مبارکباد دوں یا تو نے رد فرما دی تا کہ میں اپنی تعزیت کروں۔ تیری عزت کی قسم! میں تو ہمیشہ اس طرح کرتی رہوں گی، تیری عزت کی قسم! اگر تو مجھے اپنے دروازے سے دھتکار دے تب بھی تیرے کرم اور تیری بخشش کا جو حال مجھے معلوم ہے اس کی وجہ سے میں تیرے در سے نہیں ہٹوں گی۔

غلافِ کعبہ پکڑ کر ایک خاتون کی نہایت فصیح الفاظ میں گریہ وزاری

ابن شیظمی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں ایک سخت قحط کے زمانے میں جو بارش نہ ہونے کی وجہ سے پیش آیا تھا حج کے لئے گیا، تو اس دوران میں کعبہ کا طواف کر رہا تھا میری نظر ایک لڑکی پر پڑی جو اپنے موزوں قد وقامت اور تناسبِ اعضاء کے لحاظ سے نہایت ہی خوبصورت تھی، اور وہ کعبہ کا غلاف پکڑے ہوئے کہہ رہی تھی:

[1] إحیاء علوم الدین: کتاب المراقبة والمحاسبة، المقام الأول، ج۴ ص ۴۱۴

Marfat.com

إلهي وسيدي ها أنا أمتك الغريبة وسائلتك الفقيرة حيث لا يخفى عليك بكائي ولا يستتر عنك سوء حالي قد هتكت الحاجة حجابي و كشفت الفاقة نقابي فكشفت وجها رقيقا عند الذل وذليلا عند المسئلة طال وعزتك ما حجبه عنه ماء الغنا وصانه ماء الحياء قد جمدت عني كف المرزوقين وضاقت بن صدود المخلوقين فمن حرمني لم ألمه ومن وصلني و كلته إلى مكافأتك ورحمتك وأنت أرحم الراحمين. ❶

اے میرے معبود! اے میرے آقا! میں آپ کی غریب بندی ہوں اور آپ کی محتاج بھکارن ہوں۔ میری گریہ وزاری آپ سے پوشیدہ نہیں اور میری بدحالی آپ سے چھپی ہوئی نہیں، محتاجگی نے میرا پردہ توڑا اور فاقہ نے میرا نقاب ہٹا دیا، تو میں نے چہرہ کھول لیا جو لذت کے وقت ہلکا اور سوال کے وقت ذلیل ہوتا ہے، قسم ہے آپ کی عزت کی! سوال کا دور ایسا دراز ہو گیا کہ اب اسے نہ اپنے دور غنا کی آبرو اس سے مانع ہوتی ہے اور نہ وہ آبروئے حیاء سوال سے بچا سکتی ہے۔ جن کو رزق عطا کیا گیا ہے ان کی ہتھیلیاں میرے حق میں بے حس وحرکت ہو گئیں اور صاحبِ اخلاق لوگوں کے سینے میرے لئے تنگ ہو گئے۔ جس نے مجھے محروم رکھا میں اُسے ملامت نہیں کرتی اور جس شخص نے مجھے کچھ دیا میں اس کا بہترین جزا دینے کے لئے آپ کے اور آپ کی رحمت کے سپرد کرتی ہوں اور آپ ارحم الراحمین ہیں۔

حضرت حلیمہ کی آمد پر حضور کا استقبال اور اپنی چادر بچھانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے ہی شفیق ورحیم تھے۔ حتی الامکان ہر ایک کے ساتھ نہایت ہی شفقت اور نرم خوئی سے پیش آتے، آپ کی مہربانی اور شفقت کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ ہر قریب و بعید آپ کے مشفقانہ رویہ سے مستفیض ہوتا تو بھلا جس خاتون نے آپ کو دودھ پلایا ہو وہ آپ کی مہربانیوں سے کس طرح محروم رہتی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی

❶ الأذكياء: الباب الحادي والثلاثون، ص ۲۱۴

Marfat.com

رضاعی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بڑی عزت واحترام کے ساتھ پیش آتے تھے۔ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ کی عمر چالیس برس سے قدرے زیادہ ہو چکی تھی، آپ نے جب اپنی رضاعی والدہ کو سامنے سے آتے ہوئے دیکھا تو اماں جان اماں جان پکارتے ہوئے اُٹھے اور اس کے لئے اپنی چادر زمین پر بچھا دی، وہ اس چادر پر تشریف فرما ہوئیں۔آپ بچپن کا وہ زمانہ یاد کرتے ہوئے جو اس کی گود میں گزرا تھا مسکراتے ہوئے ادب واحترام کا انداز اپناتے ہوئے نہایت شائستگی سے باتیں کرنے لگے، آپ نے بھرپور انداز میں یہ تاثر دیا کہ میں آپ کی شفقتوں کو بھولا نہیں مجھے آپ کے احسانات یاد ہیں، آخر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تمام اشیاء مہیا کر دیں جن کی اُنہیں ضرورت تھی۔ ❶

مردہ ماں کے کلیجے سے آواز آئی بیٹا کہیں چوٹ تو نہیں لگی؟

کسی بستی میں ایک عورت صالح، پاکباز اور عبادت گزار ہر وقت اللہ کی یاد میں مشغول رہتی تھی، اللہ تعالیٰ نے دنیاوی نعمتوں کے ساتھ دین کی دولت سے بھی خوب نوازا تھا۔اللہ کا قدرت کہ اس کا نیک خداترس شوہر وفات پا گیا۔اس کا ایک ہی لڑکا تھا، اس نیک دل عورت نے اس لڑکے کی بڑی اچھی طرح پرورش کی، ناز ونعم میں پالا۔تعلیم بھی اچھی دلائی، لڑکے نے جب دنیا کے میدان میں قدم رکھا تو ہر طرف اس کے حسن سلوک کے چرچے ہونے لگے، شریف لوگ اس کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے، بیوہ عورتیں اس کو دعائیں دیتیں، یتیم بچے اس کے قدموں میں آنکھیں بچھاتے، یہ سب اس وجہ سے کہ وہ ہر ایک سے احترام کے ساتھ پیش آتا، وہ غریبوں سے ہمدردی کرتا، خیرات کرتا، صدقہ دیتا۔غرض اس کی بستی میں کوئی ایسا فرد نہ تھا جو اس سے خوش نہ تھا۔اس کی بستی والے ایسے نیک لوگ تھے کہ ہر گھر سے قرآن پاک کی تلاوت کی آواز آتی تھی۔مساجد میں درس قرآن اور اللہ کے

❶ الطبقات الكبرى: السيرة النبوية، ج ۱ ص ۹۲/ سبل الهدى والرشاد: أبواب رضاعه صلى الله عليه وسلم ... إلخ، الباب الثالث، ج ۱ ص ۳۸۲

Marfat.com

ذکر کی مجلسیں ہوتی تھیں، غرض اس بستی کا ہر گھر جنت کا نمونہ تھا، ہر فرد دوسرے کا غمخوار، ایثار اور شرافت کا پتلا تھا۔ یہ لڑکا دیہات سے بڑے شہر میں آنے جانے لگا۔ کچھ عریانی اور بے حیائی کا مظاہرہ کرنے والی عورتوں پر اس کی نظریں پڑنے لگیں۔ آہستہ آہستہ اس کی دوستی نیکوں سے ہٹ کر بدوں سے بڑھنے لگی، پھر وہ راستہ سے بھٹک گیا۔ بدکردار دوستوں کے مشورے سے اس نے والدہ کی محبت، دیہات کی پرسکون اور پرمسرت زندگی کو خیر باد کہہ کر شہر کی مسموم فضا میں اپنا ڈیرہ ڈال دیا۔ اس ڈیرے میں اب ہر قسم کے اوباش دوست اس کے گرد جمع ہونے لگے، ان بدکردار دوستوں نے اسے راستہ سے ہٹا دیا۔ ماں مصلے پر بیٹھی ہر وقت اس کے لئے دعائیں کرتی، کبھی کبھی ماں سے ملنے شہر سے گاؤں چلا آتا۔ آہستہ آہستہ وہ وقت آیا کہ مہینوں میں ایک چکر لگتا۔ اسی اثناء میں اس کے بدکردار دوستوں کے ذریعے اس کی شناسائی ایک بدکردار عورت سے ہوگئی۔ وہ اس قدر اس پر فریفتہ ہوا کہ اپنی باپ کی جائیداد فروخت کر کے اس پر لٹاتا رہا۔ آخر وہ وقت آیا کہ وہ عورت جس نے اپنے نیک شوہر کی زندگی میں کبھی کوئی دکھ نہ دیکھا تھا اب دوسروں کے گھر مزدوری کرنے لگی۔ بیٹا جب کبھی گاؤں آتا تو ماں مزدوری کے پیسوں سے بیٹے کو گھی لے کر دیتی، کوئی چیز بنا کر دیتی اور دعاؤں کے ساتھ رخصت کرتی۔ کافی عرصہ گزر گیا لڑکا ماں کو ملنے نہ آیا۔ ماں بیٹے کی جدائی میں اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھی۔ جب بھی کوئی بچہ اس کے دروازے کو کھٹکھٹاتا وہ دوڑ کر دروازے پر جاتی اور رونا شروع کر دیتی۔ روتے روتے اس نیک دل عورت کی بینائی بھی جواب دے گئی۔ ادھر جب اس لڑکے کے پاس کچھ نہ رہا تو اس عورت نے اس کے یاروں سے مشورہ کیا کہ اب سے جان چھڑائی جائے۔ یہ طے ہوا کہ اس سے یہ فرمائش کی جائے کہ میری محبت جب ہی آپ سے رہے گی کہ اپنی ماں کا کلیجہ نکال لاؤ۔ اس طرح وہ فرمائش پوری نہیں کرے گا تو خود ہی جان چھوٹ جائے گی، اس بدکردار عورت نے یہی فرمائش کی، وہ انسان جو ایک وقت فرشتہ تھا آج خواہش نفس کی خاطر شیطان سے بھی بدتر ہوگیا اور یہ فرمائش بھی پوری کرنے پر تیار ہوگیا، خنجر لیا اور گاؤں کی طرف چل دیا۔ عرصہ دراز

Marfat.com

کے بعد جب یہ بدنصیب گھر کے دروازے پر پہنچا آواز دی، ماں بے حد خوشی کے ساتھ دروازے کی طرف بڑھی، منہ چوما، سینہ سے لگایا، اس بدبخت نے خنجر نکالا اور ماں کے سینے میں مارا، ماں کا کلیجہ نکال کر چل دیا۔ آسمان پر اندھیرا چھا گیا، اللہ کا عرش ہل گیا، فرشتوں نے بھی نداء دی، ظلم کی انتہا ہوگئی۔ یہ بدکرداروں کا یار بدکردار جب فاحشہ عورت کے مکان پر پہنچا۔ ماں کا کلیجہ اس کے سامنے کیا۔ اس عورت نے کہا جب تو اپنی ماں پر ظلم کرسکتا ہے تو معلوم نہیں میرے ساتھ کیا سلوک کرے گا، اس لئے یہاں سے نکل جا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا، نیچے گرا اس کے ہاتھ سے جب ماں کا کلیجہ چھوٹا تو اس فاحشہ عورت کے کمرے میں پڑی ہوئی چھری پر پڑا، ماں کا دل پھٹا، دردِ دل سے یہ صدا نکلی، بیٹا کہیں چوٹ تو نہیں لگی۔ ماں کی عظمت، ماں کی شفقت، ماں کی محبت، ماں کے احسانات کو نظر انداز کر کے عورتوں کے آگے جھکنے والو اور ماں کو حقارت کی نظر سے دیکھنے والو! تم پر خدا کی لعنت، تم پر فرشتوں کی لعنت، تم پر پیغمبروں کی لعنت، تم پر انسانوں کی لعنت، توبہ کرلو، نیکی کی راہ اختیار کرلو، ماں کے قدموں میں سر رکھو نجات اسی میں ہے۔ [1]

ایک عقلمند خاتون کی اپنی گھریلو تنگدستی کا کنایہ الفاظ میں تذکرہ

ایک عورت سلیمان بن عبدالملک کے پاس آئی، اپنا حال ان سے ذکر کیا اور کہا: ''میرے گھر میں چوہے لکڑی کے سہارے چلتے ہیں۔'' (اس کا مطلب یہ تھا کہ میرے گھر میں کھانے کے لئے اتنا بھی نہیں کہ جس سے چوہے پیٹ بھر لیں، لاغری کی وجہ سے وہ بھی عصا کے سہارے چلتے ہیں)۔

سلیمان بن عبدالملک نے جواب میں کہا: میں ان کو ایسا کردوں گا کہ وہ کالے سانپ کی طرح کودنے لگیں گے۔ (مطلب یہ تھا کہ میں اس قدر اناج دوں گا کہ تیرے گھر میں کشادگی آجائے گی اور چوہے بھی پیٹ بھر کر کودنے لگیں گے)

[1] حکایات کا انسائیکلوپیڈیا: ص ۸۴، ۸۵

Marfat.com

اس کے بعد سلیمان بن عبدالملک نے اس کا گھر کھانے پینے کی اشیاء سے بھر دیا۔ ❶

شوہر کی فرمانبردار اور عبادت گزار خاتون

حضرت سیار فرماتے ہیں کہ ریاح قیسی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میرے سامنے ایک عورت کا ذکر کیا گیا میں نے اس سے شادی کر لی:

فكانت إذا صلت العشاء الآخرة تطيبت وتدخنت ولبست ثيابها ثم تأتيني فتقول: ألك حاجة؟ فإن قلت: نعم، كانت معي، وإن قلت: لا، قامت فنزعت ثيابها.

وہ جب عشاء کی نماز پڑھ لیتی خوشبو لگاتی، تیل لگاتی، کپڑے پہنتی میرے پاس آتی مجھ سے کہتی کیا آپ کو میری ضرورت ہے؟ اگر میں کہتا ہاں تو میرے پاس ٹھہر جاتی، اگر میں انکار کر دیتا تو جا کر کپڑے اُتار دیتی۔ کھڑی ہو کر نماز شروع کر دیتی یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔ حضرت ریاح رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! اس نے مجھے خوش رکھا۔ ❷

مامون الرشید نے ایک لڑکی کی فصاحت اور ادبی مہارت سے متاثر ہو کر نکاح کر لیا

مامون الرشید ایک دن اپنے چند محافظوں کو ساتھ لے کر شکار اور سیر و تفریح کے لئے نکلا، چلتے چلتے شہر سے دور صحرا میں پہنچ گیا، وہاں کسی شکار کے پیچھے گھوڑا دوڑایا تو اپنے ساتھیوں سے بچھڑ گیا۔ شکار تو ہاتھ نہ آیا البتہ ایک چشمے کے قریب ایک دوشیزہ کو دیکھ کر رک گیا۔ اس حسین و جمیل دوشیزہ کے چہرے سے معلوم ہوتا تھا کہ کسی اچھے عرب خاندان سے تعلق رکھتی ہے، اس کے کندھے پر پانی کا مشکیزہ تھا جس کے بوجھ تلے دبی جا رہی تھی۔

❶ المنهاج الواضح للبلاغة: أقسام الكناية، ج۵ ص ۱۶۴ ❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة: ترجمة: امرأة رياح القيسي، ج۲ ص ۲۵۵

Marfat.com

نشیب سے فراز پر آتی ہوئے بوجھ سنبھالنا اس کے لئے مشکل ہو گیا اور اس نے مدد کے لئے اپنے باپ کو آواز دی:

یا أبت أدرک فاها قد غلبنی فوها لا طاقة لی بفیها.

ابا جان دوڑ کر آؤ اور مشکیزے کا منہ تھام لو اس کے دہانے پر میرا زور نہیں چلتا اور یہ میرے قابو سے باہر ہے۔

اس کا باپ کہیں دور تھا اس نے بیٹی کی آواز نہ سنی، البتہ مامون الرشید یہ فصیح و بلیغ جملہ سن کر پھڑک اٹھا اور دوشیزہ کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا، پھر اُس سے مخاطب ہو کر کہا:

''اے لڑکی! تم تو بہت خوب عربی بولتی ہو۔''

دوشیزہ: ''کیا میں عرب کی رہنے والی نہیں ہوں۔''

مامون: ''تمہارا تعلق کس قبیلے سے ہے؟''

دوشیزہ: ''بنی قضاعہ سے۔''

مامون: ''بنی قضاعہ کی کس شاخ سے؟''

دوشیزہ: ''بنی کلب سے۔''

مامون: ''ایسے قبیلے میں تم کیوں پیدا ہوئیں؟''

دوشیزہ: ''کیوں میرے قبیلے کو کیا ہے؟ وہ تو بڑی عزت والا ہے اس پر کوئی الزام نہیں۔ مہمان نواز اور معزز ہے مگر اے شخص تم کس قبیلے سے ہو؟''

مامون: ''تم کو ان سب سے واقفیت ہے؟''

دوشیزہ: ''ہاں خوب واقفیت ہے۔''

مامون: ''میں بنو مضر سے ہوں۔''

دوشیزہ: ''لیکن کون سا مضر؟''

مامون: ''جو حسب و نسب کے اعتبار سے سب سے معزز اور معظم ہے۔''

Marfat.com

دوشیزہ: ''میں سمجھ گئی تم بنو کنانہ سے ہو لیکن کنانہ کی کس شاخ سے؟''

مامون: ''جس کے فرزند سب سے شریف اور بردبار ہوتے ہیں۔''

دوشیزہ: ''(ہنس کر) اچھا تو تم قریش سے ہو لیکن قریش کے کس خاندان سے۔''

مامون: ''جس کا ذکر سب سے اونچا اور جس کا فخر بے مثال ہے۔''

دوشیزہ: ''خدا کی قسم! تم بنی ہاشم سے ہو لیکن بنی ہاشم کے کس گھرانے سے۔''

مامون: ''جس کے گھر سب سے بلند، جس کا قبیلہ سب سے اشرف، جس سے اعداء ہیبت زدہ تھے۔''

دوشیزہ نے یہ سن کر ادب سے سر جھکایا اور کہا:

''السلام علیک یا امیر المؤمنین'' پھر اس نے فی البدیہہ یہ اشعار پڑھے:

مَـامُوْنٌ ذُوالْمِنَـنِ الشَّرِيْفَـةِ وَصَـاحِـبُ الْـمَرْتَبَةِ الْمُنِيْفَةِ
وَقَـائِـدُ الْعَسَـاكِرِ الْكَثِيْفَـةِ هَلْ لَكَ فِيْ أُرْجُوْزَةٍ لَطِيْفَةٍ
أَظْـرَفُ مِـنْ فِقْهِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ لا وَالَّـذِيْ اَنْـتَ لَـهُ خَلِيْفَةٌ
مَـا ظَـلَـمَتْ فِيْ أَرْضِنَا ضَعِيْفَةً عَـامٌ لَّـنَـا مُـؤْنَتُـهُ خَـفِيْـفَةٌ
اَلـلِّـصُّ وَالتَّـاجِـرُ فِيْ قَطِيْفَةٍ وَالذِّئْبُ وَالنَّعْجَةُ فِيْ سَقِيْفَةٍ

اے شریفانہ احسانات والے مامون! اے عالی و کامل مرتبے والے، اور اے عظیم الشان لشکروں کی قیادت کرنے والے، ایک پاکیزہ نظم سنئے، جو فقاہت ابو حنیفہ سے بھی لطیف ہے، اس دین کی قسم جس کا تو خلیفہ ہے، ہمارے قبیلے میں کبھی کسی کمزور بڑھیا پر ظلم نہیں ہوا، اور آپ کے پُر امن دور خلافت میں چور اور تاجر ایک چادر میں اور بھیڑیا اور بکری ایک چھت کے نیچے زندگی گزارتے ہیں۔

مامون الرشید اس دوشیزہ کی وسعت معلومات، حاضر جوابی، ذہانت اور اشعار سن کر حیرت زدہ رہ گیا اور اس نے اس کو ملکہ بنانے کا ارادہ کر لیا۔ واپس آ کر اس نے دوشیزہ کے

Marfat.com

والدین کو نکاح کے لئے پیغام بھیجا جو انہوں نے فوراً قبول کرلیا۔ یوں وہ دوشیزہ شاہی حرم میں داخل ہوگئی۔ اسی کے بطن سے مامون الرشید کا بیٹا عباس پیدا ہوا۔ مامون الرشید بہترین علمی وادبی ذوق رکھتا تھا اس لئے وہ ام عباس کی بہت قدر کرتا تھا، اور اکثر علمی گفتگو بھی کیا کرتا تھا۔ ❶

حضرت اسماء کا حضور کی رضامندی سے اپنی غیر مسلم والدہ کی امداد

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نہایت راسخ العقیدہ مسلمان تھیں، لیکن ان کی والدہ قتیلہ بنت الحارث شرف اسلام سے بہرہ یاب نہ ہوئیں، اسی لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو ہجرت سے پہلے طلاق دے دی تھی۔ (ایک روایت کے مطابق طلاق کے بعد کسی دوسرے شخص سے شادی کرلی تھی۔) صحیح بخاری میں ہے کہ ایک دفعہ قتیلہ مدینہ منورہ آئیں اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے کچھ امداد طلب کی۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ان کی مدد کرنا چاہتی تھیں لیکن ان کے شرک کی وجہ سے مدد کرنے میں تأمل کررہی تھیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری والدہ مشرک ہیں اور وہ مجھ سے مالی امداد کی خواہش مند ہیں، کیا میں ان کی امداد کرسکتی ہوں اور ان کے سوال کو پورا کرسکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہاں'' (یعنی اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کرو) ❷

زیور کی زکوۃ نہ دینے پر وعید اور صحابیہ کا کمالِ اطاعت

ایک موقعے پر بیعت کے وقت حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی خالہ بھی شریک تھیں، جو سونے کے کنگن اور انگوٹھیاں پہنے ہوئے تھیں، آپ نے فرمایا ان کی زکوۃ دیتی ہو؟ بولیں

❶ تاریخ مدینة دمشق: ترجمة: عبد اللّٰه بن هارون بن محمد بن عبد اللّٰه، ج ۳۳ ص ۳۲۲، ۳۲۳/ مختصر تاریخ مدینة دمشق: ج ۱۴ ص ۱۱۳، ۱۱۴

❷ صحیح البخاري: کتاب الجزیة، باب إثم من عاهد ثم غدر، باب، ج ۴ ص ۱۰۳، رقم الحدیث: ۳۱۸۳

Marfat.com

نہیں، فرمایا کیا تم کو یہ پسند ہے کہ خدا آگ کے کنگن اور انگوٹھیاں پہنائے؟ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا خالہ ان کو اتار دو، چنانچہ فوراً تمام چیزیں اُتار کر پھینک دیں۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ! ہم زیور نہ پہنیں گے تو شوہر بے وقعت سمجھے گا۔ آپ نے فرمایا: تو پھر چاندنی کے زیور بنواؤ اور ان پر زعفران مل لو تا کہ سونے کی چمک پیدا ہو جائے۔ غرض ان باتوں کے بعد جب بیعت کا وقت آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبانی چند اقرار کرائے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ! ہم آپ سے بیعت کرتے ہیں اپنا ہاتھ بڑھایئے، فرمایا میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔ ❶

حضرت عمر کا حضرت خولہ بنت ثعلبہ کی سخت الفاظ پر مبنی نصیحت سننا

حضرت خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا انصار کی ایک فصیح و بلیغ خاتون تھی، انہیں بلاغتِ حسن کلام اور دلکش خطاب کا وافر حصہ میسر تھا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس کی بڑی عزت و تکریم کیا کرتے تھے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزرے، آپ کے ہمراہ جارود العبدی بھی تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سلام کیا، اس نے سلام کا جواب دیا اور کہا اے عمر! ٹھہریئے۔ آپ رک گئے اور قدرے اس کے قریب ہوئے، پوری توجہ سے اس کی باتیں سنیں، کافی دیر وہاں رکے رہے، اس نے بڑے سخت الفاظ استعمال کئے اور وعظ و نصیحت کرتے ہوئے کہا:

هيهات يا عمر، عهدتك وأنت تسمى عميرا في سوق عكاظ ترعى الضأن بعصاك، فلم تذهب الأيام حتى سميت عمر، ثم لم تذهب الأيام حتى سميت أمير المؤمنين، فاتق الله في الرعية، واعلم أنه من خاف

❶ مسند أحمد: مسند النساء، من حديث أسماء بنت يزيد، ج۴۵ ص ۵۵۳، رقم الحديث: ۲۷۵۷۲

Marfat.com

الوعید قرب علیہ البعید. ومن خاف الموت خشی علیہ الفوت.

اے عمر! افسوس کی بات ہے، میں نے تیرا وہ دور بھی دیکھا ہے جب تجھے عمیر کے نام سے بلایا جاتا تھا، تو عکاظ کے میلے میں اپنی لاٹھی تھامے بکریاں چرایا کرتا تھا، دور بدلا تو تیرا نام عمیر سے عمر ہوا، پھر دن بدلتے تیرا نام امیر المؤمنین ہو گیا۔ رعیت کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہنا، یہ بات خوب اچھی طرح جان لو، جو وعید سے ڈر گیا تو دور کے قریب آ گیا اور جو موت سے ڈر گیا تو چیز کے ضائع ہونے سے اس نے اندیشہ کیا۔

جارود نے کہا ارے خاتون تو نے امیر المؤمنین سے بہت باتیں کر لیں اب بس کر۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا چھوڑیئے اسے کچھ نہ کہنا، کیا تم جانتے ہو یہ کون ہیں؟

اس نے کہا نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ وہ خاتون ہیں جس کا شکوہ اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سنا۔ کیا رب العالمین اس کی بات سنے اور عمر نہ سنے، بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اللہ کی قسم! عمر کا زیادہ فرض بنتا ہے کہ اس کی بات غور سے سنے۔ یہ خاتون حضرت خولہ بنت ثعلبہ ہے۔ اللہ کی قسم! ہم یہاں سے اس وقت تک قدم نہیں ہلائیں گے جب تک یہ خود نہیں چلی جاتی خواہ پوری رات گذر جائے۔ (۱)

اپنے کمیونسٹ بھائی اور سوروسیوں کو قتل کرنے والی بہادر خاتون

یہ ایک مسلمان لڑکی سعیدہ بی بی کا کارنامہ ہے جو وقائع نگار نے بیان کیا ہے۔ ماہنامہ ہجرت کے صفحہ ۲۸، ۲۹ پر لکھا ہے کہ صوبہ نعمان کے سب ڈیویژن سٹور نامی گاؤں میں ایک سولہ برس کی لڑکی مسماۃ سعیدہ بی بی رہتی تھی۔ اس کا بھائی شیر افضل خان ایک کٹر کمیونسٹ تھا، روسی سرخ انقلاب آنے کے بعد بے گناہ مسلمانوں کو قتل کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ ایک

(۱) الاستیعاب فی معرفۃ الأصحاب: ترجمۃ: خولۃ بنت ثعلبۃ، ج۴ ص ۱۸۳۱

الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ: ترجمۃ: خولۃ بنت ثعلبۃ، ج۸ ص ۱۱۶

Marfat.com

دن روسی خونخوار اور سرخ فوجی ایک بڑے حملے میں شریک تھے، اس دن روسیوں اور بے رحم کمیونسٹوں نے تقریباً سو سے زائد بوڑھے مردوں، عورتوں اور معصوم بچوں کو بڑی بے دردی سے قتل کر دیا تھا۔ کوچوں اور گلیوں میں چوپایوں تک کی لاشوں کے بہت بڑے ڈھیر پڑے تھے۔ نہروں اور نالوں میں پانی کی جگہ سرخ خون کی نہریں بہہ رہی تھیں۔ جگہ جگہ ویران گھروں سے دھویں اٹھتے تھے۔ معصوم بچوں اور ماؤں کی فریاد سے آسمان گونج رہا تھا۔ جب شیر افضل چند وحشی کارمل کمیونسٹ فوجیوں کے ہمراہ اپنے گھر پہنچ گیا تو اس کی بہن سعیدہ بی بی نے بڑے فہم وفراست سے کام لے کر اپنے بھائی اور روسیوں کا گرم جوشی سے استقبال کیا اور کہنے لگی ''آفریں ہے تم پر بہت اچھا کام کیا ہے کہ انقلاب دشمنوں کا قلع قمع کر دیا ہے، اب میرا دل ٹھنڈا ہو گیا ہے، میں چاہتی ہوں کہ اب آپ کے ساتھ جاؤں اور انقلاب دشمنوں کے خلاف آپ کی مدد کروں، البتہ میری یہ خواہش ہے کہ آج رات آپ لوگ میرے گھر میں بطور مہمان ٹھہریں صبح سویرے اُٹھ کر چلے جائیں گے۔'' اس کے بھائی اور سو روسیوں نے اس کی خواہش قبول کی اور رات وہیں ٹھہر گئے، غیرت مند اور بہادر لڑکی نے رات کا کھانا تیار کیا اور روسی مہمانوں کو پیش کر دیا، کھانا کھانے کے بعد روسی کمیونسٹ تو موسیقی اور شراب کے نشے میں چور سو گئے۔ جب سعیدہ نے محسوس کیا کہ وہ شراب کے نشے میں گہری نیند کی آغوش میں چلے گئے تو اس نے ایک تلوار لے کر سب روسیوں کو ہلاک کر دیا اور اپنے بھائی شیر افضل خان کو جگا کر کہنے لگی کہ بھائی جان اپنے ساتھیوں کو دیکھو۔ جب اس نے ان کو خون میں لت پت دیکھا تو غصے سے چیخنے لگا، لیکن غیرت مند لڑکی نے اپنے بھائی سے کہا بھائی جان تم کیوں سٹپٹاتے ہو آپ کا بھی یہی حشر ہوگا۔ تم نے خود دیکھ لیا تمہارے ان ساتھیوں کا کیا حشر ہوا ہے۔ مجھے اس بات پر یقین ہے کہ ایک دن ضرور ایسا آئے گا کہ سارے روسیوں اور وطن فروشوں کی حالت ایسی ہی ذلت آمیز ہوگی جو اب آپ کے سامنے ہے۔ میرا یہ بھی ایمان ہے کہ مسلمانوں کا خون اور قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں

Marfat.com

گی ،اور ایک دن افغانستان ضرور آزاد ہو جائے گا۔

بھائی نے بہن کا جزبہ ایمان دیکھ کر معافی مانگی لیکن ایماندار لڑکی نے اس کی معذرت قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا، اگر میں آپ کو معافی دے دوں تو بھی ہمارا اللہ، ہمارا وطن، ہمارے معصوم بچوں، بوڑھے مردوں اور عورتوں کا خون تمہیں معاف نہیں کرے گا، یہ کہتے ہوئے اس نے تلوار سے وار کر کے بھائی کا سر بھی تن سے جدا کر دیا اور جذبہ ایمان اور وطن دوستی کا ثبوت پیش کیا۔

یہ لڑکی ایک دن گن شپ ہیلی کاپٹروں کی بنباری کے دوران جام شہادت نوش کر گئی، مگر دوسروں کے لئے ایک مثال قائم کر گئی۔

ایک عابدہ خاتون کا عشقِ الٰہی

سعید افریقی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں اور میرا دوست بیت المقدس میں تھے، میں نے ایک لونڈی کو دیکھا اس پر بالوں سے بنی ہوئی قمیص تھی اور اون کا دوپٹہ اوڑھا ہوا تھا، وہ یوں کہہ رہی تھی اے میرے اللہ! اے میرے سردار! جس آدمی کے پاس کوئی نشانی نہ ہو اس پر راستہ کتنا تنگ ہوتا ہے۔ جس کا کوئی ساتھی نہ ہو اس کے لئے تنہائی کتنی وحشتناک ہوتی ہے۔ میں نے کہا:

يا جارية ما قطع الخلق عن الله عز وجل؟ قالت: حب الدنيا إلا أن لله عز وجل عبادا أسقاهم محبة شربة فولهت قلوبهم فلم يحبوا مع الله عز وجل غيره. ❶

اے لڑکی! کس چیز نے انسان کو اللہ سے توڑ دیا، اس نے کہا دنیا کی محبت نے، بے شک اللہ نے تو اپنے بندوں کو اپنی محبت کی شراب پلائی تھی لیکن ان کے دل غافل ہو گئے اور انہوں نے اللہ کے علاوہ غیروں سے محبت کی۔

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من المجهولات الأسماء، ج ۲ ص ۴۰۱

Marfat.com

حضرت عجردہ عمیہ کا تیس سال سے عبادت کا معمول

رجاء بن مسلم عبدی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم عجردہ عمیہ کے پاس تھے، اور جب رات ہوتی تو عجردہ قیام کرتیں، نماز شروع کرتیں یہاں تک کہ صبح ہو جاتی تو غمگین آواز سے پکارتی: عابد لوگوں نے رات کا اندھیرا اور رات کا سفر اندھیرے کے ختم ہونے تک تیری رحمت اور تیرے فضل کی طلب میں طے کر لیا، اے اللہ! میں تجھ ہی سے سوال کرتی ہوں تیرے علاوہ کسی سے نہیں کہ مجھے سابقین اولین کے زمرے سے بنا لے اور میرا درجہ مقربین تک بلند کر دے اور مجھے نیکوکار بندوں میں شامل کر لے، تو سخیوں سے بڑا سخی، تو مہربانوں سے بڑا مہربان، تو تمام بڑوں سے بڑا احکم الحاکمین ہے:

یا کریم! ثم تخر ساجدة فلا تزال تبکی وتدعو فی سجودها حتی یطلع الفجر فکان ذلک دأبها ثلاثین سنة. ❶

اے سخی! پھر سجدہ میں گر جاتیں، روتی رہتیں اور دعا کرتی رہتیں یہاں تک کہ صبح طلوع ہو جاتی، اور اس کا یہ طریقہ تیس سال سے تھا۔

ایک گناہگار خاتون کا اسلام لاتے ہی اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت تھی جو اسلام سے قبل زانیہ تھی، ایک دن ایک آدمی گزرا یا وہ عورت کسی آدمی کے پاس سے گزری تو اس آدمی نے اس عورت کی طرف ہاتھ بڑھایا، تو اس نے کہا ہٹ اللہ نے اسلام کے ساتھ شرک ختم کر دیا، اسلام آ چکا ہے اس آدمی نے اس عورت کو چھوڑ دیا اور چلا گیا اور اس کی طرف دیکھتا جا رہا تھا، اس کا منہ دیوار سے جا لگا، پھر وہ آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور ساری بات سنائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ایسا بندہ ہے کہ اللہ نے تیرے ساتھ

❶ صفة الصفوة: ذکر المصطفیات من عابدات البصرة، ترجمة: عجردة العمیة، ج ۲ ص ۲۴۶

Marfat.com

بھلائی کا ارادہ کرلیا ہے، بیشک جب اللہ بندے سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو جلد سزا دیتا ہے (اور اس کو جلد اپنی حرکت کی سزا ملی کہ منہ دیوار سے جالگا) اور جب برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو گناہ کے بعد اس کی سزا میں تاخیر کر دیتا ہے اور قیامت کے دن اس کا بدلہ دے گا۔ ❶

ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی سخاوت

ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش اسدیہ رضی اللہ عنہا کا جب وفات کا وقت قریب آیا، تو انہوں نے خود اپنا کفن تیار کرلیا اور فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ عنقریب میرے لئے کفن بھیجیں گے ان میں سے ایک صدقہ کر دینا، اور دوسری چادر بھی ہدیہ کرنا چاہو تو کر دینا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہ کا حصہ بیت المال سے بارہ ہزار تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں صرف اس کو ایک سال لیا اور فرمایا اے اللہ! یہ مال مجھ کو آئندہ سال نہ ملے کیونکہ مال تو فتنہ ہے، پھر اس مال کو رشتہ داروں اور محتاجوں میں تقسیم کر دیا۔ یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی آپ نے فرمایا یہ عورت ثواب کی امید کرتی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سلام پیش کیا اور کہا کہ جو آپ نے تقسیم کیا ہے اس کی مجھے خبر مل چکی ہے مزید ہدیہ بھیجا، اور کہا اس کو اپنے اوپر خرچ کریں، انہوں نے اس کو بھی فقراء میں خرچ کر دیا۔ ❷

ازواجِ مطہرات میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نہایت فیاض تھیں، وہ اپنے ہاتھ سے چمڑے کی دباغت کرتی تھیں اور جو کچھ آمدنی ہوتی مساکین کو دے دیتی تھی، ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں جس کا ہاتھ سب سے لمبا ہوگا وہ مجھ سے سب سے پہلے ملے گا، اس بناء پر ازواج مطہرات اپنے ہاتھوں کو ناپتی تھیں، حضرت

❶ شعب الإيمان: باب في الصبر على المصائب، ج ۱۲ ص ۲۵۴، رقم الحديث: ۹۳۵۹ ❷ الطبقات الكبرى: ذكر أزواج رسول الله صلى الله عليه وسلم، زينب بنت جحش، ج۸ ص ۸۶، ۸۷

Marfat.com

زینب رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سب سے چھوٹے تھے، لیکن جب سب سے پہلے ان کا انتقال ہوا تو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو معلوم ہوا کہ لمبے ہاتھ سے فیاضی مراد تھی۔ ❶

حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کے زریں اقوال

حضرت رابعہ بصریہ سے پوچھا گیا کہ آپ حق تعالیٰ کو دوست رکھتی ہیں؟ فرمایا بے شک میں خدا کو دوست رکھتی ہوں۔ پھر فرمایا گیا شیطان کو دشمن سمجھتی ہیں؟ فرمایا خدا کی دوستی سے شیطان کی دشمنی کو میں متعلق نہیں کرتی۔ کہتے ہیں کہ موسم بہار میں آپ گھر میں داخل ہوئیں پھر باہر نہیں نکلیں، آپ سے کہا گیا کہ باہر آؤ اور قدرت کی کاریگری کا مشاہدہ کرو، فرمایا تم اندر آؤ اور صانعِ قدرت کا مشاہدہ کرو۔ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا کہ آپ کے کپڑے بہت بوسیدہ ہو گئے ہیں۔ عرض کیا کہ آپ کے خادم بہت ہیں اشارہ فرمائیں تو جدید لباس حاضر کر دیں۔ رابعہ نے فرمایا کہ مجھے اس سے دنیا طلب کرنے میں شرم آتی ہے جس کی ملک میں دنیا ہے، اس سے کیونکر طلب کر سکتی ہوں جس کے پاس عاریتاً ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ خدایا دنیا سے جو کچھ میرے نصیب میں تو نے لکھا ہے وہ اپنے دشمنوں کو عطا فرما، میرے لئے بس تو کافی ہے۔ ❷

خوفِ خدا کے سبب رو رو کر خوبصورت آنکھوں کی بینائی چلی گئی

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے مکہ معظّمہ میں ایک خاتون کو دیکھا جس کی آنکھیں نہایت خوبصورت تھیں۔ مکہ شریف کی عورتیں انہیں دیکھنے کے لئے آتی تھیں، یہ دیکھ کر وہ نیک دل خاتون رونے لگیں۔ ان سے کہا گیا کہ آپ اس قدر روئیں گی تو آنکھیں خراب ہو جائیں گی۔ فرمانے لگیں اگر میرا شمار اہل جنت میں سے ہے تو اللہ اس

❶ الطبقات الکبری: ذکر أزواج رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، زینب بنت جحش، ج۸ ص۸۷ ❷ تذکرۃ الاولیاء: ص۵۹، ۶۴

Marfat.com

سے بہتر آنکھیں عطا فرمادے گا، اور اگر خدانخواستہ جنت کے لائق نہ ہوئی تو آنکھوں کو بھی سخت عذاب ہوگا، اتنا کہہ کر وہ خاتون پھر رونے لگیں۔ اور زندگی بھر یہی کیفیت جاری رہی اور خوفِ خدا سے رو رو کر آنکھوں کی بینائی چلی گئی۔ ❶

حضرت عمر کا ایک بوڑھی خاتون سے ناانصافی کا شکوہ پچیس دینار میں خرید کر اُسے راضی کرنا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کے دورے سے واپس آئے تو تنہائی میں لوگوں سے مل کر ان کے حالات دریافت کرنا شروع کر دیئے، اسی مقصد کے تحت ایک بڑھیا کے پاس سے گزرے اور اُس سے حال احوال دریافت کئے، بڑھیا نہیں جانتی تھی کہ آپ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ بڑھیا نے آپ سے پوچھا کہ حضرت عمر کا کیا حال ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ تو ابھی ابھی شام کے دورے سے واپس آئے ہیں؟ بڑھیا شکوے کے انداز میں کہنے لگی، اللہ تعالی ان کو میری طرف سے جزائے خیر نہ دے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیوں کیا بات ہوگئی، آخر اس کا سبب کیا ہے؟

بڑھیا نے کہا جب سے عمر خلیفہ ہوئے ہیں مجھے آج تک بیت المال سے کچھ بھی نہیں ملا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: عمر کو تو تمہارا حال معلوم نہیں ہے۔ بڑھیا کہنے لگی سبحان اللہ! یہ آپ نے کیا بات کہہ دی جو شخص خلیفہ ہو اور اس کو اس بات کی بھی خبر نہ ہو کہ مشرق اور مغرب کے درمیان کیا ہو رہا ہے؟ میری سمجھ میں تو یہ بات نہیں آسکتی۔ بڑھیا کی یہ بات سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور اپنے آپ سے فرمایا اے عمر! افسوس ہے تجھ پر، تیری رعایا تجھ سے کیسے جھگڑا کرتی ہے، ہر شخص تجھ سے زیادہ معاملہ فہم ہے۔

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات مكة مجهولات الأسماء، ج ۱ ص ۴۴۹

Marfat.com

اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بڑھیا سے فرمایا کہ تم اپنی فریاد رسی کتنی قیمت پر بیچ کر اپنے دعوے سے دستبردار ہو سکتی ہو؟ میں عمر کو اس بات پر رضا مند کر لوں گا۔ بڑھیا کہنے لگی اے شخص! خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے میرے ساتھ مذاق نہ کرو۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم سے مذاق نہیں کرتا۔ آخر کار بیس درہم میں بڑھیا راضی ہو گئی لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پچیس دینار ادا کر دیئے۔ ابھی اس معاملے سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آ گئے، اور آتے ہی کہنے لگے یا امیر المؤمنین! السلام علیکم۔

بڑھیا نے جب امیر المؤمنین کا لفظ سنا تو حیران و پریشان ہو گئی، اور اس بات پر افسوس کرنے لگی کہ میں نے امیر المؤمنین کے سامنے ہی ان کو برا بھلا کہہ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بڑھیا کی یہ کیفیت دیکھی تو اُس سے فرمایا کہ اے بڑھیا تم افسوس نہ کرو، تم نے جو کچھ کہا ہے بالکل ٹھیک کہا ہے اور کوئی غلط بات نہیں کی۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوستین کے ایک ٹکڑے پر یہ تحریر لکھی:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ هذا ما اشترى عمر من فلانة ظلامتها منذ ولى إلى يومنا بخمسة وعشرين دينارا، فما تدعى عند وقوفى فى المحشر بين يدى الله عز وجل فعمر منه برئ، شهد على ذلك على بن أبى طالب وعبد الله بن مسعود، ثم دفع الكتاب إلى على وقال: إذا أنا تقدمتك فاجعلها فى كفنى. ❶

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' یہ عبارت اس بات کے بارے میں ہے کہ عمر نے فلاں بڑھیا سے اپنی خلافت کے ابتدائی دور سے لے کر اب تک اس کی فریاد رسی پچیس دینار میں خرید لی

❶ الرياض النضرة في مناقب العشرة: الباب الثاني في مناقب أمير المؤمنين أبي حفص عمر بن الخطاب، الفصل التاسع، ج ۲ ص ۳۹۰، ۳۹۱

Marfat.com

ہے، اب اگر وہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے سامنے دعویٰ کرے تو میں اس سے بری ہوں۔علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن مسعود اس معاملے پر گواہ ہیں۔ پھر یہ تحریر حضرت علی کو دی اور کہا جب میرا انتقال ہو جائے تو یہ میرے کفن میں رکھ دینا (کہیں اگر اس بڑھیا کے متعلق مجھ سے سوال ہو گیا تو اللہ کے دربار میں یہ صلح کی تحریر دکھا سکوں)۔

بیوی کی التجاء پر گستاخِ رسول کو قتل کرنے کا ایمان افروز واقعہ

ایک ایسے غازی کا واقعہ جو مقام شہادت تو نہ حاصل کر سکا مگر شاتم کو قتل کر دیا۔

یہ غازی یہ تیرے پُر اسرار بندے — جنہیں تو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی
دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا — سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

سندھ کے علاقہ ضلع نواب شاہ تحصیل پینڈ عیدن سے پندرہ میل دور ایک قصبہ آباد تھا، جس کا نام کونڈی ہے، اس قصبہ میں کچھ مرزائی رہائش پذیر تھے، انہوں نے مسلمانوں کو مناظرہ کا چیلنج کیا تو تحریک ختم نبوت والوں نے اپنے اکابر علماء کو دعوت دے کر بلایا اور مناظرہ کی تیاری کر لی، حضرت مولانا لال حسین اختر اور دیگر علماء کرام تشریف لائے، اور مسلمانوں کی کثیر تعداد بھی اس مناظرہ کو دیکھنے کے لئے پہنچی ہوئی تھی، مناظرہ کا آغاز ہوا اور مولانا لال حسین اختر صاحب نے بڑے ہی جرأت مندانہ انداز میں فرمایا آج میں ان شاء اللہ ثابت کروں گا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کذاب تھا اور اس کا دعویٰ نبوت بھی جھوٹا تھا اور ہے۔ اور اس کے احکامات کا نزول ماننے والے اس کے پیروکار سب جھوٹے ہیں، ان کے مقابلہ میں قادیانی مناظر جو آیا تھا وہ ایک مقامی جاگیردار عبدالحق نامی شخص تھا، اس نے لال حسین صاحب کے جواب میں وہی الفاظ دہرائے کہ میں آج یہ ثابت کروں گا کہ تمہاری نبی جھوٹے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ نعوذ باللہ

پھر کیا تھا مسلمان تو بپھر گئے کہ مسلمانوں کی موجودگی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین مسلمانوں میں شور پڑ گیا، مسلمان اس کی طرف دوڑے قریب تھا کہ اس کا قصہ تمام کر

Marfat.com

دیا جاتا مگر مقامی پولیس نے پہنچ کر معاملہ رفع دفع کروایا، مسلمانوں نے کہا کہ یہ ملعون اپنے الفاظ واپس لے اور معافی مانگے اس نے مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے، ہماری غیرت ایمانی کو للکارا ہے۔

مسلمان فرطِ غم میں ڈوبے بوجھل قدموں کے ساتھ اپنے گھروں کو لوٹ گئے، ان کے دل گھائل تھے، حاجی مانک بھی دوسرے لوگوں کی طرح غمزدہ بوجھل قدموں سے چلتا آرہا تھا، اور حاجی مانک لوگوں کو غیرت دلا رہے تھے کاش یہ دن دیکھنے سے پہلے مجھے موت آجاتی، میری زندگی میں حضور کی مطہرہ ومنزہ ذات کی اتنی توہین، ابھی گھر کی دہلیز پر قدم رکھا ہی تھا کہ حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کی تاریخ کو دہرانے والی اہلیہ نے چیخ چیخ کر رونا شروع کر دیا، وہ زاروقطار رو رہی تھی اور شوہر کو مخاطب کر کے کہہ رہی تھی تو بے غیرت ہے، آج کے بعد میں تمہاری بیوی کہلانے کو تیار نہیں، تو اس گھر سے چلا جا اس گھر میں آج میں رہوں گی یا تم رہو گے، آج وہ اپنے سرتاج سے اس طرح مخاطب تھی، اے حاجی مانک! تجھے شرم نہیں آئی ابھی کچھ دن پہلے تو روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری دے کر آئے ہو، ابھی تو کچھ زیادہ دن بھی نہیں گزرے ہیں، کہاں گئی تمہاری غیرتِ ایمانی؟ کل حوضِ کوثر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھاؤ گے، تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اتنے گستاخانہ جملے سن کر گھر زندہ کیسے چلے آئے، کیا تم رسول اللہ کے امتی نہیں ہو؟ بس پھر کیا تھا بیوی کے یہ جملے جلتی پر تیل کا کام کر گئے، حاجی صاحب تو پہلے ہی بڑے رنجیدہ تھے، بیوی کے یہ جملے سنے اور کلہاڑی اٹھائی اور اس شاتم رسول عبدالحق ملعون کی طرف چل دیئے، مانک کے دل میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نے جوش مارا کلہاڑی لئے چلتا جا رہا تھا کہ مانک پچاس سالہ بوڑھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں آج بہت طاقتور اور جوان لگ رہا تھا، حاجی مانک کھیتوں کی طرف جا رہے تھے کہ اسے اپنا شکار سامنے نظر آیا، ضمیر نے یہ فیصلہ کیا آج میں رہوں گا یا یہ گستاخِ رسول، عبدالحق نے کلہاڑی اٹھائے حاجی صاحب کو آتے ہوئے

Marfat.com

دیکھ لیا تھا مگر اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ موت اس قدر قریب پہنچ چکی ہے۔

قریب پہنچتے ہی حاجی مانک نے اُسے للکارا کہ او گستاخِ رسول تو آج بچ کر نہیں جاسکتا۔ رسول اللہ کا عاشق تیرے لئے پیغام اجل لایا ہے، آج تیری زندگی کا آخری دن ہے۔ یہ سن کر اس ملعون نے دوڑ لگادی، حاجی مانک اس کے پیچھے دوڑے، عبدالحق کو ٹھوکر لگی اور نیچے گر گیا، حاجی مانک نے کلہاڑی سے وار کیا اور ٹھوکر مارتے ہوئے نعرہ تکبیر لگایا اور زوردار ضربیں لگانی شروع کردیں۔ سینے پر یہ کہتے ہوئے ضرب لگائی اس سینے میں میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا کینہ تھا اور دماغ پر وار کر کے اسے جہنم رسید کردیا، ابھی اس عاشق کی آگ ٹھنڈی نہیں پڑی تھی اس کی زبان کو کھینچا انگلی کو کاٹا جس انگلی سے اشارہ کیا تھا، جس زبان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کی تھی اور کلہاڑی لئے خون آلود کپڑوں کے ساتھ تھانے جا پہنچا، تھانیدار نے پہچانتے ہوئے کہا حاجی صاحب یہ کیا معاملہ ہے؟ فرمایا عبدالحق نے کل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کا ارتکاب کیا تھا میں آج اس کی زبان کو بند کر آیا ہوں وہ جہنم واصل ہو چکا ہے، اس کے خون کو کتے چاٹ رہے ہیں اور اس کے مغز کو چیل اور کوے کھا رہے ہیں، قتل کرنے کے بعد خود ہی تھانے میں حاضر ہو گئے، تھانیدار کانپنے لگا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، اپنی کرسی سے اُٹھ کر اپنی ٹوپی اتار کر حاجی مانک کے قدموں میں رکھتے ہوئے کہا معاف کیجئے گا میں آپ کو گرفتار کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہونا نہیں چاہتا ہوں، اتنے میں تھانہ کا سارا عملہ اکٹھا ہو گیا، سپاہیوں کی نگاہیں مانک جیسے بہادر بوڑھے پر پڑیں تو سب سراپا ادب بن کر کھڑے ہو گئے، اور شرمندہ تھے کہ جو کام ہم جوانوں سے نہ ہو سکا ایک بوڑھے نے کتنی جلدی سے کر دکھایا، مانک نے کہا مجھے گرفتار کرو، افسر نے کہا میں اپنی وردی اتار کر حکومت کے حوالے کر سکتا ہوں لیکن آپ کو گرفتار نہیں کر سکتا ہوں، کل قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھاؤں گا، مانک آپ میرے مہمان ہیں، مانک کو عزت سے بٹھایا اور سکھر پولیس کو اطلاع

Marfat.com

دی گئی، سکھر پولیس نے ان کو گاڑی میں بٹھایا اور سکھر جیل میں بند کر دیا، جیل میں لوگ ہزاروں کی تعداد میں اس عاشق کی زیارت کے لئے آتے تھے، اور جیل کے لوگ حاجی مانک کی خدمت کرنا اپنے لئے باعثِ فخر تصور کرتے تھے، جب علماء کو علم ہوا تو علماء اکابر دور دور کا سفر کر کے حاجی مانک کی زیارت کے لئے تشریف لائے، جن میں مولانا محمد علی جالندھری، مولانا قاضی احسان اللہ صاحب شجاع آبادی، حضرت امروٹی، مولانا عبداللہ درخواستی اور مولانا عبدالشکور دین پوری رحمہم اللہ قابل ذکر ہیں، واہ مانک تیرے مقدر کہ حضور کے گستاخ کو واصل جہنم کر کے تو اتنا قیمتی ہو گیا کہ بڑے بڑے بزرگ تیری زیارت کو سعادت سمجھنے لگے، دن بھر ہزاروں علماء صلحاء زیارت کرنے آتے، اور رات کو غازی مانک کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو جاتی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: اے مانک! مجھے تیری غیرت اتنی پسند آئی کہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی تجھے مبارکباد پیش کرتا ہوں سبحان اللہ!

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا　　ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مانک وکیل نہ کرنا، تیری وکالت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خود کروں گا، مرزائیوں نے خوب ایڑی چوٹی کا زور لگایا، لندن سے وکیل کر کے لائے اور مانک کے وکیل نے کہا مانک بیان بدل لو، جان بچ جائے گی، مگر اس دیوبند کے فرزند نے وہی الفاظ کہے جو سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ نے کراچی کی عدالت میں انگریز جج سے کہے تھے، بیان بدل دیا تو ایمان چلا جائے گا، جان جائے تو جائے مگر ایمان نہ جائے، کیوں؟ اس لئے کہ:

جان دی ہوئی اس کی تھی　　حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

لیکن مانک چیخ چیخ کر یہ کہہ رہا تھا ہاں یہ کام میں نے کیا ہے اور جو بھی گستاخ آئندہ یہ جرم کرے گا میں اس کا یہی حشر کروں گا، میری جان جاتی ہے تو چلی جائے:

Marfat.com

فنا فی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے　　جسے مرنا نہیں آتا اُسے جینا نہیں آتا

چنانچہ تین سال مقدمہ چلنے کے بعد جج نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے عشق میں دیوانہ ہوگیا ہے اور دیوانے پر کوئی قانون لاگو نہیں ہوتا، لہذا اسے بری کیا جاتا ہے اور حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے گستاخ کی سزا شرعی طور پر قتل بھی بنتی ہے۔

حاجی مانک رحمہ اللہ نے غازی کا لقب تو پالیا مگر اس بات پر تاحیات افسوس رہا کہ شہادت کی موت نصیب نہ ہوسکی، عرصہ دراز یہ غازی مانک حیات رہے مگر کوئی دشمن رسول اتنی جرأت نہ کرسکا کہ حاجی مانک کی طرف میلی نگاہ سے بھی دیکھ سکے، کسی نے سچ ہی کہا ہے کہ ہر کامیاب مرد کے پیچھے ایک عورت کا ہاتھ ہوتا ہے، حاجی مانک کو اس واقعہ سے قبل کوئی نہیں جانتا تھا لیکن بیوی کے غیرت دلانے سے مانک نے وہ کارنامہ سرانجام دیا کہ نوجوان بھی جو کارنامہ سرانجام نہ دے سکے، اور قیامت تک کے لئے حاجی مانک کا نام روشن ہوگیا۔ ❶

خاتونِ جنت حضرت ام عمارہ کی غزوہ احد میں شجاعت و بہادری

ہجرتِ نبوی کے تیسرے سال مسلمانوں کو اُحد کا معرکہ پیش آیا، حضرت اُم عمارہ رضی اللہ عنہا بھی اس میں شریک ہوئی اور ایسی شجاعت، جانبازی اور عزم وثبات کا مظاہرہ کیا کہ تاریخ میں خاتون اُحد کے لقب سے مشہور ہوئیں۔

جب تک مسلمانوں کا پلہ بھاری رہا، ام عمارہ دوسری خواتین کے ساتھ مشکیزوں میں پانی بھر بھر کر مجاہدین کو پلاتی تھیں اور زخمیوں کی خبر گیری کرتی تھیں، جب ایک غلطی سے جنگ کا پانسہ پلٹ گیا اور مجاہدین انتشار کا شکار ہوگئے، تو اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گنتی کے چند سرفروش باقی رہ گئے، حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے یہ کیفیت

❶ خطبات ختم نبوت: حصہ دوم، ص ۳۳۴ تا ۳۴۳/ تحفظ ختم نبوت، اہمیت اور فضیلت: ص ۳۰۰ تا ۳۰۳
شاہراہ عشق کے مسافر: ص ۱۷۲ تا ۱۷۷

Marfat.com

دیکھی تو انہوں نے مشکیزہ پھینک کر تلوار اور ڈھال سنبھالی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ کر کفار کے سامنے سینہ سپر دہو گئیں، کفار بار بار یورش کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھتے اور ام عمارہ رضی اللہ عنہا انہیں دوسرے ثابت قدم مجاہدین کے ساتھ مل کر تیر اور تلوار سے روکتیں، یہ بڑا نازک وقت تھا، بڑے بڑے بہادروں کے قدم لڑکھڑا گئے تھے، لیکن شیر دل خاتون کوہِ استقامت بن کر میدانِ جنگ میں ڈٹی ہوئی تھیں، اتنے میں ایک مشرک نے ان کے سر پر پہنچ کر اپنی تلوار کا وار کیا، ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے اسے اپنی ڈھال پر روکا اور پھر اس کے گھوڑے کے پاؤں پر تلوار کا ایسا بھرپور ہاتھ مارا کہ گھوڑا اور سوار دونوں زمین پر لگے، سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ماجرا دیکھ رہے تھے، آپ نے ام عمارہ کے بیٹے عبداللہ کو پکار کر فرمایا: عبداللہ اپنی ماں کی مدد کر، وہ فوراً ادھر تیزی سے لپکے اور تلوار کے ایک ہی وار سے اس مشرک کو جہنم واصل کر دیا، عین اس وقت ایک دوسرا مشرک تیزی سے ادھر آیا اور حضرت عبداللہ کا بایاں بازو زخمی کرتا ہوا نکل گیا، حضرت ام عمارہ نے اپنے ہاتھ سے عبداللہ کا زخم باندھا اور پھر فرمایا: بیٹے جاؤ اور جب تک دم میں دم ہے لڑو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا جذبۂ جاں نثاری دیکھ کر فرمایا:

مَن یُّطِیْقُ مَا تُطِیْقِیْنَ یَا اُمَّ عُمَارَۃَ.

اے ام عمارہ! جتنی طاقت تجھ میں ہے اور کسی میں کہاں ہوگی۔

اسی اثناء میں وہی مشرک جس نے عبداللہ کو زخمی کیا تھا پلٹ کر پھر حملہ آور ہوا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ام عمارہ سے فرمایا: ام عمارہ! سنبھلنا، یہ وہی بدبخت ہے جس نے عبداللہ کو زخمی کیا تھا، حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا جوشِ غضب میں اس کی طرف جھپٹیں اور تلوار کا ایسا وار کیا کہ وہ دو ٹکڑے ہو کر نیچے گر پڑا، سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دیکھ کر متبسم ہو گئے اور فرمایا: ام عمارہ تو نے اپنے بیٹے کا خوب بدلہ لیا۔

اثنائے جنگ میں ایک بدبخت نے دور سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پتھر پھینکا جس

Marfat.com

سے آپ کے دو دندانِ مبارک شہید ہو گئے، شمعِ رسالت کے پروانے مضطرب ہو کر ادھر متوجہ ہوئے تو ابن قمیئہ نامی ایک کافر درّاتا ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ گیا اور تلوار کا ایک بھرپور وار کیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود پہنے ہوئے تھے، ابن قمیئہ کی تلوار خود پر پڑی، اس کی دو کڑیاں رخسار مبارک میں گھب گئیں اور خون کی دھاریں پھوٹ نکلیں، یہ سب کچھ چشم زند میں ہو گیا، ام عمارہ رضی اللہ عنہا بے تاب ہو گئیں اور آگے بڑھ کر ابنِ قمیئہ کو روکا، یہ شخص قریش کا نامی شہسوار تھا لیکن شیر دل ام عمارہ مطلق ہراساں نہ ہوئیں اور اس پر نہایت جرأت کے ساتھ حملہ کیا، وہ دوہری زرہ پہنے ہوا تھا اس لئے ام عمارہ رضی اللہ عنہا کی تلوار اُچٹ گئی اور ابن قمیئہ کو جوابی وار کرنے کا موقع مل گیا، اس سے ان کے کندھے پر شدید زخم آیا لیکن ابن قمیئہ کو بھی وہاں ٹھہرنے کی جرأت نہ ہوئی اور وہ تیزی سے گھوڑا دوڑا کر بھاگ گیا، حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کے زخم سے خون کا پرنالہ بہہ رہا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے زخم پر خود پٹی بندھوائی اور کئی بہادر صحابہ کا نام لے کر فرمایا:

''واللہ آج ام عمارہ نے ان سب سے بڑھ کر بہادری دکھائی''

ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، میرے لئے دعا فرمایئے کہ جنت میں بھی آپ کی معیت نصیب ہو۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے خشوع سے ان کے لئے دعا مانگی اور بآواز بلند فرمایا:

اللّٰهم اجعلهم رفقائي في الجنة.

اے اللہ! تو جنت میں ان کو میرا ساتھی بنا دے۔

حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کو بڑی مسرت ہوئی اور ان کی زبان پر بے اختیار یہ الفاظ جاری ہو گئے:

ما أبالي ما أصابني في الدنيا.

Marfat.com

اب مجھے دنیا میں کسی مصیبت کی پرواہ نہیں۔

لڑائی ختم ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک گھر تشریف نہ لے گئے جب تک آپ نے حضرت عبداللہ بن کعب مازنی کو بھیج کر حضرت ام عمارہ کی خیریت دریافت نہ کرلی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اُحد کے دن میں دائیں بائیں جدھر نظر ڈالتا تھا ام عمارہ ہی ام عمارہ نظر آتی تھیں۔ ❶

پینتالیس برس سے ایک لباس

بی بی میمونہ چوتھی صدی ہجری کی یگانہ روزگار عالمات وعارفات میں شمار ہوتی ہیں، ان کے مواعظ کی اثر انگیزی سے سخت سے سخت دل موم ہوجاتے تھے، انہوں نے اوائل عمر ہی میں قرآن پاک حفظ کرلیا تھا اور نہ صرف علوم ظاہری میں درجہ تبحر رکھتی تھیں بلکہ رموزِ معرفت سے بھی باخبر تھیں، ایک دن اثنائے وعظ میں انہوں نے بیان کیا کہ جو لباس حلال کا ہو اور اس کا پہننے والا گناہوں سے اجتناب کرے، وہ جلدی نہیں پھٹتا (بہت دیر پا ہوتا ہے) پھر فرمایا یہ پیرہن جو میرے جسم پر ہے وہ میری والدہ کا بنا ہوا ہے، اسے میں ۴۷ برس سے پہن رہی ہوں، ابھی تک یہ بالکل صحیح وسالم ہے، بی بی میمونہ کی بہت سی کرامات لوگوں میں مشہور تھیں، ان کی سب سے بڑی کرامت ان کا فضل وکمال اور حسن خطابت تھی، ان کے مواعظ کی تاثیر سے ہزاروں گم گشتگانِ راہ کو ہدایت نصیب ہوئی، بی بی میمونہ نے ۳۹۵ھ میں وفات پائی۔ ❷

مولانا عبدالماجد دریا آبادی رحمہ اللہ کی والدہ ماجدہ

مولانا عبدالماجد دریا آبادی کی والدہ بی بی نصیر النساء کو نماز کا حد درجہ اہتمام تھا بلکہ نماز سے عشق تھا، ساتھ ساتھ اشراق وچاشت، تہجد کا اہتمام ایسا رہتا کہ کبھی ناغہ نہ ہونے پاتا، تہجد

❶ تذکار صحابیات: ص ۳۷۹، ۳۸۰/ الطبقات الکبری: ترجمة: أم عمارة، ج ۸ ص ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶ ❷ تاریخ اسلام کی چار سو باکمال خواتین: ص ۱۸۶

Marfat.com

کے لئے نماز فجر سے ایک آدھ گھنٹہ پہلے اٹھنے کے بجائے درمیانی شب کو اٹھ جاتیں اور پوری بارہ رکعتیں بہت زیادہ اہتمام خضوع وخشوع سے پڑھتیں، اس معمول میں نہ سردی میں فرق آتا اور نہ ہی گرمیوں میں، گرمیوں کی راتیں مختصر، صبح تک بھی لوگوں کی نیند پوری ہونا مشکل مگر بی بی نصیر النساء کو تہجد کے ساتھ اتنا عشق کہ تھوڑی ہی دیر کے بعد تہجد کے لئے اٹھ بیٹھتیں، یہی حال سردیوں میں ہوتا کہ فجر کی نماز کے لئے بھی لوگوں کا لحاف سے نکلنا مشکل ہوتا ہے مگر بی بی نصیر النساء ایک بجے، کبھی دو بجے تین بجے تو ہر حال میں اٹھ کر بیٹھ جاتیں۔

مولانا عبدالماجد دریا آبادی فرماتے ہیں کہ والدہ ماجدہ کا نماز سے تعلق کا یہ حال تھا کہ کوئی عزیزوں میں سے پردیس سے آیا یا کوئی بیماری سے صحیح ہوگیا، یا کوئی خوشی کی خبر ہو فوراً نماز شکر ادا کرنے کے لئے کھڑی ہو جاتیں، یا کسی کے انتقال کی خبر سنی تو جھٹ ایصالِ ثواب کے لئے ہاتھ باندھ لئے، صبح سے شام تک، شام سے صبح تک کتنی رکعتیں پڑھ لیتیں، ان کا علم تو بس اللہ کے فرشتوں کو ہی ہوگا۔

وہ یہ دعا بھی کرتیں کہ جی چاہتا ہے مرنے کے بعد مسجد کے عین دروازے پر دفن ہوں کہ اللہ کے گھر آنے جانے والے میرے اوپر سے گزریں، خیر یہ ناممکن ہو تو میری قبر مسجد سے متصل ہی بنے کہ اذان کی آواز برابر آتی رہے، اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ تمنا بھی پوری کی کہ مرنے کے بعد ان کو خاندانی مسجد کے عین پشت پر گورستان میں جگہ ملی، وہاں اذان کی آواز بھی سنائی دیتی ہے، اللہ تعالیٰ نے اس مؤمنہ صالحہ کی اس آرزو کو بھی پورا کر دیا، پھر نماز فجر اول وقت میں پڑھتیں، پھر جائے نماز پر بیٹھی رہتیں، اس کے بعد چراغ کی روشنی میں قرآن مجید کی تلاوت شروع کر دیتیں، خود اچھی طرح نہیں پڑھ سکتی تھیں، اٹک اٹک کر پڑھتیں مگر اسی مشقت وتعب سے پڑھتی رہتیں کہ کبھی بھی اس کی وجہ سے پڑھنا نہ چھوڑا۔

نماز پڑھنا قیام کرنا رکوع کرنا سجود کرنا
کبھی کھڑے ہو کر کبھی جھک کر زمیں پہ ماتھا ٹکا ٹکا کر

Marfat.com

نماز کی طرح روزے کے ساتھ بھی عشق تھا، پوری زندگی کبھی فرائض ونوافل نہ چھوڑے، عمر جب ۸۵ سال کی تھی تو روزہ رکھنا بہت مشکل تھا، جب بھی روزہ نہ چھوڑتیں، فرائض تو بہت دور کی بات، عاشورہ، محرم، ذی الحجہ کے مسنون ومستحب روزے بھی کبھی نہ چھوڑتیں، حج کے لئے جب ۱۹۱۲ء میں تشریف لے گئیں تو شوہر کا انتقال مکہ میں ہی ہوگیا تو مدینہ منورہ نہ جاسکیں، اس کا پوری زندگی افسوس رہا، مذہبی کتابیں سننے کا حد درجہ شوق آخر عمر میں اپنی پوتیوں سے پڑھا کر سنتیں۔

اس دینی ذوق کے ساتھ ساتھ گھر کے کام کاج بھی سب خود ہی کرتیں، خود دونوں وقت بیس پچیس آدمیوں کا کھانا پکاتیں، آخر وقت تک صحت اچھی رہی، چلتی پھرتی رہتی تھیں، آنکھیں آخری وقت میں بنوائی تھیں بلکہ وہ اس کی دعا بھی کرتیں کہ یا اللہ! میرے ہاتھ پیر آخری وقت تک جواب نہ دیں، اللہ تعالی نے ان کی یہ دعا قبول کرلی تھی۔ ❶

فاطمہ بنت اسد کی وفات پر حضور کا تجہیز وتکفین میں شرکت اور دُعائے مغفرت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ فاطمہ بن اسد نے وفات پائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، اس کے سرہانے بیٹھ کر درد بھرے انداز میں فرمانے لگے:

رَحِمَکِ اللّٰہُ یَا أُمِّی، کُنْتِ أُمِّی بَعْدَ أُمِّی، وتُشْبِعِینِی وتَعْرَیْنَ وتُکْسِینِیْ، وتَمْنَعِینَ نَفْسَکِ طَیِّبًا، وتُطْعِمِینِی تُرِیدِینَ بِذٰلِکَ وَجْہَ اللّٰہِ وَالدَّارَ الْآخِرَۃَ.

اماں جان! اللہ تعالی آپ پر اپنی رحمت کی برکھا برسائے، آپ میری امی جان کے بعد میرے لئے ماں کا درجہ رکھتی ہیں، آپ خود بھوکی رہتیں اور مجھے جی بھر کے کھانا کھلاتیں، خود معمولی کپڑے پہنتیں اور مجھے اچھا لباس پہناتیں، خود عمدہ کھانے سے ہاتھ روکے رکھتیں

❶ تاریخ اسلام کی چار سو باکمال خواتین: ص ۱۹۷

Marfat.com

اور مجھے کھانا پیش کر دیتیں، بلا شبہ آپ اس سے محض اللہ کی رضا اور آخرت کی کامیابی کا ارادہ رکھتی تھیں۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھوں سے وہ پانی ان کے جسم پر ڈالا جس میں کافور کی آمیزش کی گئی تھی۔ اپنی قمیص اتار کر اسے پہنا دی اور اس کے اوپر ایک اور چادر کا کفن پہنایا، جب اس کی قبر کھودی گئی اور کھودنے والے لحد تک پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے لحد بنائی اور اپنے ہاتھوں سے مٹی نکالی، جب رسول اللہ صلی اللہ عایہ وسلم اس عمل سے فارغ ہوئے، آپ خود اس لحد میں لیٹ گئے اور فرمایا:

اَللّٰهُ الَّذِی یُحْیِی وَیُمِیتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوتُ، اغْفِرْ لِأُمِّی فَاطِمَةَ بِنْتِ أَسَدٍ فَإِنَّکَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِینَ.

''وہ اللہ جو زندگی اور موت دیتا ہے، جو خود زندہ ہے کبھی اُس پر موت نہیں آئے گی، الٰہی میری والدہ فاطمہ بنت اسد کو بخش دے، بلا شبہ تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔''

پھر آپ نے جنازہ پڑھانے کے بعد خود بنفس نفیس اُسے لحد میں اتارا، حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ بٹایا۔ صحابہ کرام نے یہ منظر دیکھ کر بڑا تعجب کیا اور عرض کی یا رسول اللہ!

رَأَیْنَاکَ صَنَعْتَ شَیْئًا لَمْ تَصْنَعْهُ بِأَحَدٍ، فَقَالَ: إِنِّی أَلْبَسْتُهَا قَمِیصِی لِتُلْبَسَ مِنْ ثِیَابِ الْجَنَّةِ، وَاضْطَجَعْتُ مَعَهَا فِی قَبْرِهَا لِیُخَفَّفَ عَنْهَا مِنْ ضَغْطَةِ الْقَبْرِ، إِنَّهَا کَانَتْ أَحْسَنَ خَلْقِ اللّٰهِ إِلَیَّ صَنِیعًا بَعْدَ أَبِی طَالِبٍ.

ہم نے اس سے پہلے آپ کو کسی بھی وفات پر اس طرح عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: چچا ابو طالب کے بعد سب سے زیادہ اس عظیم المرتبت خاتون نے میرے ساتھ حسن سلوک کا رویہ اختیار کیا ہے۔ میں نے اسے اپنی قمیص اس

Marfat.com

لئے پہنائی تا کہ اُسے جنت کا لباس پہنایا جائے، لحد میں اس لئے لٹایا تا کہ قبر میں اُن کے لئے آسانی میسر آئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لحد میں لیٹنے کی وجہ سے قبر میں سکڑنے کی کیفیت پیدا نہ ہوئی، اس طرح حضرت فاطمہ بنت اسد قبر کے شکنجے سے محفوظ و مامون رہیں۔ آپ کے لحد میں لیٹنے کی وجہ سے قبر منور ہوگئی۔ اور اس سخی اور عظیم المرتبت خاتون پر رحمت کی برکھا برسنے لگی۔ آپ دنیا جہاں کی خواتین کے لئے ایک عمدہ نمونہ ثابت ہوئیں۔ ❶

ایک عقلمند بڑھیا نے اپنی ذہانت سے قاضی کو لاجواب کر دیا

ایک دفعہ ابن عبد السلام الہاشمی رحمہ اللہ نے بصرہ میں اپنا محل بنانا شروع کیا۔ اس محل کی جگہ کے ساتھ ایک بڑھیا کا چھوٹا سا گھر تھا۔ جب محل وغیرہ کی تعمیر کے لئے پیمائش وغیرہ کی گئی تو اس کی سمت بھی ٹھیک نہ بنتی تھی جب تک اس بڑھیا کے گھر کو اس میں شامل نہ کیا جاتا۔ بڑھیا کی جگہ خریدنے کے لئے اس سے بات کی گئی تو اس نے صاف انکار کر دیا۔ باوجود اس کے کہ اس کو کئی گنا زیادہ رقم کی لالچ دی گئی لیکن وہ بیچنے سے انکاری رہی۔ عاجز آکر ہاشمی نے اس کی شکایت قاضی ابو حامد خراسانی سے کی۔ قاضی صاحب نے کہا یہ تو آسان بات ہے، میں ایسی ترکیب کروں گا کہ وہ بیچنے پر مجبور ہو جائے گی، حتی کہ وہ خود آپ سے کہے گی کہ آپ صرف اصلی قیمت پر خریدیں۔

چنانچہ قاضی صاحب نے عورت کو بلایا اور کہا کہ اے عورت! تیرے گھر کی قیمت اس سے کہیں کم ہے جو تجھے پیش کی گئی ہے، اگر تو اُسے قبول نہ کرے گی تو پھر میں تجھ پر ''حجر'' کا حکم لاگو کر دوں گا۔ اور تو اپنا مال فروخت نہ کر سکے گی۔ (حجر کا حکم اس بندے پر نافض ہوتا ہے جس کو قاضی اس کی دیوانگی سے سمجھتا ہو کہ یہ مال کو ضائع کر دے گا اور اس کے ورثاء اس

❶ المعجم الكبير للطبراني: ج۲۴ ص ۳۵۱، رقم الحديث: ۸۷۱/ المعجم الأوسط: ج۷ ص۸۷، رقم الحديث: ۶۹۳۵

Marfat.com

کے حق سے محروم ہو جائیں گے) اس عورت نے کہا قاضی صاحب میں آپ پر قربان، آپ حجر کا حکم اس شخص پر کیوں نافض نہیں کرتے جو ایک درہم کی چیز پر دس درہم دینا چاہتا ہے؟ اور بہت اچھا اگر مجھ پر حجر کا حکم لگاتے ہیں تو میں نے اپنا حق چھوڑا اب مجھے تو اس کے بیچنے کا اختیار ہی باقی نہ رہا، اب کوئی اس کو مجھ سے کیسے خرید سکتا ہے؟ قاضی اس کی بات سن کر لاجواب ہو گیا۔ ❶

راتوں کو اُٹھ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے آہ وزاری کرنے والی خاتون

حضرت ابو ہاشم القرشی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یمن سے ایک عورت ہمارے یہاں آئی اس کا نام سریہ تھا۔ وہ ہمارے گھروں میں سے ایک گھر میں مقیم ہوئی۔ میں رات کو اس کے چیخنے چلانے کی اور گریہ وزاری کرنے کی آوازیں سنا کرتا تھا۔ ایک دن میں نے اپنے نوکر سے کہا جا کر دیکھو یہ عورت کیا کرتی ہے، نوکر نے جا کر دیکھا، وہ کچھ بھی نہیں کر رہی تھی سوائے اس کے کہ اس کا چہرہ آسمان کی طرف تھا اور قبلہ رخ کھڑی ہوئی یہ کہہ رہی تھی:

خلقت سرية ثم غذيتها بنعمتک من حال إلى حال و كل أحوالک لها حسنة و كل بلائک عندها جميل، وهي مع ذلک متعرضة لسخطک بالتوثب على معاصيک فلتة بعد فلتة أتراها تظن أنک لا ترى فعالها و أنت عليم خبير و أنت على كل شيء قدير. ❷

تو نے سریہ کو پیدا کیا، پھر اس کو اپنی نعمتوں سے غذا دی اور ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل کیا، تیرے تمام احوال اس کے حق میں اچھے ہیں اور تیرے مصائب اس کے نزدیک حسن سلوک ہیں۔ اس کے باوجود وہ خود کو تیرے غضب کا ہدف بناتی ہے اور معاصی پر جرأت کر کے تیری ناراضگی مول لیتی ہے، کیا تو سمجھتا ہے کہ وہ گمان رکھتی ہے

❶ الأذكياء: الباب الحادى والثلاثون، ص ۲۰۸

❷ إحياء علوم الدين: كتاب المراقبة والمحاسبة، المقام الأول، ج ۴ ص ۴۱۴

Marfat.com

کہ تو اس کے افعال نہیں دیکھتا ہوگا۔ حالانکہ تو علیم وخبیر ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔

بھوک اور درد سے نڈھال ہونے پر لسانِ نبوت سے جنت کی بشارت

ایک دفعہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بیمار ہوگئیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک معمر صحابی حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو اپنے ہمراہ لیا اور اپنی لختِ جگر کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ دروازہ پر پہنچ کر داخلے کی اجازت مانگی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: تشریف لائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ساتھ عمران بن حصین بھی ہیں۔ ابا جان میرے پاس ایک عباء کے سوا کوئی دوسرا کپڑا نہیں کہ پردہ کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر مبارک اندر پھینک کر فرمایا: ''بیٹی اس سے پردہ کرلو۔''

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمران رضی اللہ عنہ اندر تشریف لے گئے اور حضرت فاطمہ سے ان کا حال پوچھا، حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ''ابا جان شدتِ درد سے بے چین ہوں اور بھوک نے نڈھال کر رکھا ہے کیونکہ گھر میں کھانے کو کچھ نہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا تجزعی یا ابنتاہ فو اللّٰہ ما ذقت طعاما منذ ثلاث ولو سألت ربی لأطعمنی ولکنی آثرت الآخرة علی الدنیا ثم ضرب بیدہ علی منکبها وقال لها أبشری فو اللّٰہ إنک لسیدة نساء أهل الجنة. (1)

اے میری بیٹی صبر کر۔ اللہ کی قسم! میں نے بھی تین دن سے کوئی کھانا نہیں چکھا۔ میں اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مانگتا وہ ضرور مجھے عطا کرتا لیکن میں نے دنیا پر آخرت کو ترجیح دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ شفقت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی پشت پر پھیرا اور فرمایا: ''اے لختِ جگر! دنیا کے مصائب سے دل شکستہ نہ ہو، تم جنت کی عورتوں کی سردار ہو۔''

(1) إحیاء علوم الدین: کتاب الفقر والزهد، بیان فضیلة الفقر مطلقا، ج۴ ص۱۹۸

Marfat.com

حضرت اسماء کے ابتدائی پُر مشقت حالاتِ زندگی

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا مَمْلُوكٍ، وَلَا شَيْءٍ غَيْرَ نَاضِحٍ وَغَيْرَ فَرَسِهِ، فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ وَأَسْتَقِي الْمَاءَ، وَأَخْرِزُ غَرْبَهُ وَأَعْجِنُ، وَلَمْ أَكُنْ أُحْسِنُ أَخْبِزُ، وَكَانَ يَخْبِزُ جَارَاتٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ، وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ، وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي، وَهِيَ مِنِّي عَلَى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ. (1)

مجھ سے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے شادی کی اور ان کے پاس کوئی مال، غلام وغیرہ کچھ بھی نہ تھا سوائے اونٹ اور گھوڑے کے، میں اس کے گھوڑے وغیرہ کے لئے چارہ لاتی اور پانی پلاتی اور پانی کے ڈھول بھر بھر کر لاتی اور آٹا گوندتی اور اچھی طرح روٹی پکانا بھی نہ جانتی تھی لہذا میری انصاری پڑوسن میری روٹیاں پکا کر دیتی تھیں اور وہ بڑی اچھی سہیلیاں تھیں، اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی زمین جو ان کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی وہ تین فرسخ کے فاصلے پر تھی وہاں سے اپنے سر پر گٹھلیاں اُٹھا کر لاتی۔

بیوی کے شوہر پر پانچ حقوق

فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بیوی کے شوہر پر پانچ حقوق ہیں۔ پہلا یہ کہ پردے (چار دیواری) کے اندر اندر اس کی خدمت کرے، مرد اس جگہ سے اس کو باہر نہ نکلنے دے اس لئے کہ وہ پردے میں رکھنے کی چیز ہے اور اس کا نکلنا گناہ ہے اور مروت وحیاء کے خلاف ہے۔

دوسرا یہ کہ بیوی علوم دینیہ کی جتنی محتاج ہو اس کو وہ علوم سکھائے، جیسے وضو، نماز،

(1) صحيح البخاري: كتاب النكاح، باب الغيرة، ج۷ ص۳۵، رقم الحديث: ۵۲۲۴

Marfat.com

روزے وغیرہ کی ادائیگی کے طریقے وغیرہ وغیرہ۔

اور تیسرا یہ کہ اس کو حلال کھلائے اس لئے کہ جو گوشت حرام سے نشونما پائے گا وہ جہنم میں جلایا جائے گا۔

اور چوتھا حق یہ ہے کہ اس پر ظلم نہ کرے اس لئے کہ وہ اس کے پاس امانت ہے۔

اور پانچواں یہ کہ اگر وہ (اپنی بری طبیعت کی وجہ سے) شوہر کو تکلیف دے تو اس کی خیر خواہی کو مدنظر رکھتے ہوئے چشم پوشی سے کام لے کہ کہیں بیوی کسی مصیبت میں مبتلا نہ ہو جائے۔ ❶

ذہانت وفطانت کے سبب خاتون حجاج کے شر سے محفوظ رہی

ایک مرتبہ حجاج کے پاس ایک شریف زادی کو لایا گیا تو اس نے اپنے ساتھیوں سے دریافت کیا: اس کے بارے میں تم لوگوں کا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا: اسے قتل کر دیجئے، اللہ تعالی امیر کی اصلاح فرمائیں اور اسے عبرتناک سزا دیں۔

یہ سن کر وہ عورت بے ساختہ مسکرا دی، تو حجاج نے اس سے پوچھا تو کیوں مسکرائی؟ تو وہ بولی:

لقد كان وزراء أخيك فرعون خير من وزرائك يا حجاج استشارهم في قتل موسى فقالوا: أرجه وأخاه، وهؤلاء يأمرونك بتعجيل قتلي، فضحك الحجاج وأمر بإطلاقها. ❷

تمہارے بھائی فرعون کے وزیر اور مشیر تمہارے وزیروں اور مشیروں سے زیادہ بہتر تھے۔ جب اس نے ان سے موسی کے قتل کے معاملے میں مشورہ طلب کیا تو انہوں نے کہا: "اَرْجِهْ وَاَخَاهُ" (الشعراء: ۳۶) یعنی "اسے اور اُس کے بھائی کو مہلت دیجئے۔" جب کہ

❶ تنبيه الغافلين: باب: حق المرأة على الزوج، ص ۵۱۷

❷ العقد الفريد: حسن التخلص من السلطان، ج ۲ ص ۴۸

Marfat.com

تمہارے وزیر اور مشیر تمہیں میرے فوری قتل کا مشورہ دے رہے ہیں۔ یہ سن کر حجاج ہنس پڑا اور اسے رہا کرنے کا حکم دے دیا۔

ایک رومی کنیز کی شب بیداری اور مغفرت کی عجیب دُعا

عبداللہ بن حسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میری ایک رومی باندی تھی اور میں اُسے پسند کرتا تھا۔ ایک شب وہ میرے پہلو میں لیٹی ہوئی تھی، میری آنکھ لگ گئی، رات کے کسی پہر آنکھ کھلی تو میں نے محسوس کیا کہ وہ بستر پر نہیں ہے۔ میں اُسے تلاش کرنے بستر سے اُٹھا، میں نے دیکھا وہ سجدے میں پڑی ہوئی ہے یہ کہہ رہی ہے، اے اللہ! اس محبت کی وجہ سے جو تجھے میرے ساتھ ہے میری مغفرت فرما۔ میں نے کہا یوں مت کہہ کہ جو محبت تجھے میرے ساتھ ہے بلکہ یوں کہہ جو محبت مجھے تیرے ساتھ ہے، وہ کہنے لگی:

یا مولای بحبه لی أخرجنی من الشرک إلی الاسلام وبحبه لی أیقظ عینی و کثیر من خلقه نیام. ❶

اے میرے آقا! اسی محبت کی وجہ سے اُس نے مجھے شرک سے نکال کر اسلام تک پہنچایا اور اسی محبت کی وجہ سے اس نے میری آنکھ کو جاگنے کی قوت بخشی جبکہ اس کی مخلوق خوابِ راحت میں مست ہے۔

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کی تعلیم کی خاطر ماں کا کام کاج کرنا

حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ جلیل القدر تبع تابعی عالم اور امام شافعی رحمہ اللہ کے اُستاد ہیں، ان کا قول ہے:

اگر مالک وسفیان نہ ہوتے تو حجاز سے علم ختم ہو گیا ہوتا۔

ان کی والدہ ماجدہ نے ان کو علم دین کی تعلیم جس انداز سے دلائی وہ مسلمان ماؤں کے لئے باعث عبرت ہے، امام وکیع بن جراح امام ابن عیینہ کے شاگرد ہیں، ان کا بیان ہے کہ

❶ إحیاء علوم الدین: کتاب المراقبة والمحاسبة، المقام الأول، ج۴ ص ۴۱۴

Marfat.com

سفیان ثوری رحمہ اللہ کی والدہ نے ان سے کہا:

یا بنی اطلب العلم وأنا أكفيك، يا بني إذا كتبت عشرة أحاديث فانظر هل ترى في نفسك زيادة في مشيك وحلمك ووقارك، فان لم تر فاعلم أنه يضرك ولا ينفعك. ❶

پیارے بیٹے! تم علم حاصل کرو، میں تمہاری ضروریات پوری کروں گی، بیٹے! جب تم دس حدیث لکھ لو تو اپنے بارے میں غور کرو اور دیکھو کہ چال چلن، تحمل اور وقار میں اضافہ ہوا ہے یا نہیں؟ اگر یہ باتیں نہ دیکھو تو سمجھ لو کہ یہ علم تمہارے حق میں مضر ہے، نافع نہیں ہے۔

والدہ کی خصوصی توجہ اور نصیحت کے مطابق امام ابن عیینہ رحمہ اللہ نے ۷۸ سے زائد علماء و تابعین سے حدیث کی روایت کی اور ان کا شمار کبار محدثین میں ہوا، خلقِ کثیر نے ان سے علم دین حاصل کیا، امام ابن عیینہ رحمہ اللہ اپنی مجلس میں طلبہ کے سامنے بیان کرتے تھے کہ جس وقت میں امام ابن شہاب زہری رحمہ اللہ کی مجلس میں گیا میرے کان میں بندے تھے، سر پر چوٹیاں تھیں، امام زہری نے مجھے آتا ہوا دیکھا تو کہا یہاں بیٹھو، یہاں بیٹھو۔ میں نے اس سے چھوٹا طالبعلم نہیں دیکھا۔

نضر ہلالی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کی مجلس درس میں تھا ایک بچہ آیا جس کو اہل مجلس حقارت کی نظر سے دیکھنے لگے، ابن عیینہ رحمہ اللہ نے ان سے کہا پہلے تم لوگ ایسے ہی تھے، اللہ تعالی نے تم پر احسان کیا۔

اے نضر! اگر تم مجھے اس وقت دیکھتے تو تعجب کرتے، جب میری عمر دس سال کی تھی، میری لمبائی پانچ بالشت تھی، میرا چہرہ دینار کی طرح تھا، اور میں خود شعلہ نار کی طرح تھا، میرے کپڑے چھوٹے، میری آستین چھوٹی، میرا دامن مناسب مقدار میں، میرا جوتا چوہے

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من العابدات الكوفيات، ترجمة: أم سفيان الثوري، ج۲ ص۱۱۰

Marfat.com

کی کان کے مانند تھا۔

میں مختلف شہروں کے علماء جیسے ابن شہاب زہری اور عمرو بن دینار کی مجلس میں آتا جاتا تھا، اور ان کے حلقہ درس میں کھونٹی کی طرح بیٹھا تھا، میری دوات اخروٹ کی طرح، میرا قلم دان موزے کی مانند، اور میرا قلم پستہ جیسا ہوتا تھا، جب میں مجلس میں جاتا تو اہل مجلس کہتے کہ چھوٹے شیخ کے لئے جگہ خالی کرو۔ ❶

سونے سے تہجد اور تلاوتِ قرآن بہتر ہے

ایک بزرگ کہتے ہیں کہ ایک رات میں سو گیا اور ایسا سویا کہ معمولی وظائف بھی رہ گئے۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک ایسی حسین لڑکی جو تمام عمر میں میں نے کبھی ایسی نہ دیکھی تھی، اور اس سے خوشبو ایسی مہک رہی تھی کہ میں نے کبھی نہ سونگھی تھی، اس نے مجھے ایک رقعہ دیا اور کہا اسے پڑھ، میں نے جو پڑھا تو اس میں یہ اشعار تھے:

لَذَّذْتَ بِنَوْمِکَ مِنْ خَیْرِ عَیْشٍ　　مَعَ الْوِلْدَانِ فِیْ غُرَفِ الْجِنَانِ

تَعِشْ مُخَلَّدًا لَا مَوْتَ فِیْهَا　　وَتَبْقَیْ فِی الْجِنَانِ مَعَ الْحِسَانِ

تَیَقَّظْ مِنْ مَنَامِکَ اَنَّ خَیْرًا　　مِنَ النَّوْمِ التَّهَجُّدِ بِالْقُرْآنِ

۱.....تو سونے کی لذت میں مشغول ہو گیا اور جنت کی کھڑکیوں کے عمدہ عیش اور وہاں کے خادموں سے غافل رہا۔

۲..... جنت میں تو خوبصورت عورتوں کے ساتھ ہمیشہ کو رہے گا اور وہاں موت نہیں، تو جنت میں خوبصورت عورتوں کے ساتھ رہے گا۔

۳.....اس وقت اس خوابِ غفلت سے بیدار ہو، سونے سے تہجد کی نماز اور قرآن بہتر ہے۔

❶ خواتین اسلام کی دینی و علمی خدمات: ص ۷۹، ۸۰/ الکفایة فی علم الروایة: باب ما جاء في صحة سماع الصغیر، ص ۶۱

Marfat.com

ان اشعار کے پڑھتے ہی میری آنکھ کھل گئی اور اپنے آپ کو خوفزدہ سا پایا، اب کبھی مجھے یہ اشعار یاد آتے ہیں میری نیند بالکل اڑ جاتی ہے۔ ❶

نہایت محتاج ہونے کے باوجود خاندانِ اہل بیت کی ایثار و ہمدردی

مسلم بن سعد رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں حج کے لئے جانے لگا تو میرے ماموں نے مجھے دس ہزار درہم دیئے، اور کہا کہ جب تم مدینہ منورہ جاؤ تو مدینے میں اہلِ بیت میں سب سے زیادہ فقیر گھرانے کا پتہ لگا کر یہ رقم اس کو ادا کر دینا۔

جب وہ مدینہ پہنچے تو لوگوں سے پوچھا، اہل بیت میں سب سے زیادہ غریب اور فقیر گھرانا کون سا ہے؟ لوگوں نے ایک گھر کے بارے میں بتایا کہ وہ ان کی نظر میں نہایت مستحق گھرانا ہے، اور وہ اہلِ بیت میں سے ہیں۔

مسلم بن سعد رحمہ اللہ نے اس گھر کے دروازے پر دستک دی، اندر سے ایک خاتون کی آواز آئی: تم کون ہو؟ مسلم بن سعد رحمہ اللہ نے کہا:

میں بغداد سے آیا ہوں، میرے پاس بطور امانت دس ہزار درہم ہیں، مجھے حکم دیا گیا تھا کہ میں مدینہ منورہ کے اہلِ بیت میں سب سے زیادہ مستحق گھرانے تک یہ امانت پہنچا دوں۔ لوگوں نے میرے استفسار پر آپ کا گھر بتایا ہے، لہذا یہ رقم میں آپ کے حوالے کرتا ہوں۔

وہ عورت کہنے لگی:

اے اللہ کے بندے! یہ درہم دینے والے نے شرط لگائی تھی کہ سب سے زیادہ محتاج اہلِ بیت کو یہ رقم دینا، تو دراصل بات یہ ہے جو ہمارے ہمسائے ہیں وہ ہم سے زیادہ محتاج اور فقیر ہیں۔ یہ درہم ان کو دے دو، وہ ہم سے زیادہ مستحق ہیں۔

مسلم بن سعد رحمہ اللہ کہتے ہیں: جب میں نے ان کے ہمسائے کے دروازے پر

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفين من عباد لم يعرفوا باسم ولا مكان، ج ۲ ص ۵۲۷/ الروض الرياحين: الحكاية التاسعة، ص ۵۳

Marfat.com

دستک دی تو اندر سے ایک عورت نے پوچھا تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو؟

میں نے اسے پورا قصہ بتایا کہ تمہاری ہمسایہ خاتون نے تمہارے گھر کا پتہ دیا ہے، اور کہا ہے کہ یہ گھرانا اس سے زیادہ محتاج اور مستحق ہے۔

وہ عورت کہنے لگی:

اے اللہ کے بندے! ہم اور ہمارے ہمسائے دونوں ہی نہایت محتاج اور فقیر اور دونوں ہی حاجت مند ہیں۔ تم ایسا کرو کہ اس رقم کو ہم دونوں کے درمیان برابر تقسیم کر دو۔ ❶

اگر تم چاند سے زیادہ حسین نہ ہو تو تمہیں طلاق

عیسیٰ بن موسیٰ ہاشمی رحمہ اللہ نے اپنی بیوی کو فرطِ محبت میں یہ کہہ دیا:

''اگر تم چاند سے زیادہ حسین نہ ہو تو تمہیں تین طلاق۔''

بیوی سخت پریشان ہوئی، اور سمجھی کہ طلاق واقع ہوگئی ہے، اس لئے شوہر کے سامنے آنا بھی بند کر دیا، شوہر نے یہ الفاظ فرطِ محبت سے کہہ دیئے تھے، مگر جب ہوش آیا تو اُسے بھی فکر ہوئی، اور اس کی ساری رات بڑے اضطراب میں گزری، بڑی مشکل سے صبح ہوئی تو وہ خلیفہ منصور کے پاس پہنچا اور واقعہ بتلایا۔

منصور نے فوراً شہر کے بڑے بڑے علماء وفقہاء کو جمع کر کے مسئلہ ان کے سامنے رکھا، اکثر فقہاء کی رائے یہ تھی کہ طلاق واقع ہوگئی ہے، اس لئے کہ بیوی فی الواقع چاند سے زیادہ حسین نہیں ہے۔

امام ابوحنیفہ کے تلامذہ میں سے ایک نے یہ رائے پیش کی کہ طلاق واقع نہیں ہوئی، ان سے وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے کہا قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ.

البتہ یقیناً ہم نے انسان کو بہترین سانچے میں پیدا کیا ہے۔

❶ صفة الصفوة : ذكر المصطفيات من عابدات المدينة، ج ۱ ص ۴۱۱

Marfat.com

خلیفہ منصور نے اس جواب کو بے حد پسند کیا اور عیسی بن موسی کی طرف پیغام بھیجا کہ طلاق واقع نہیں ہوئی۔ ❶

حضرت عائشہ بنت طلحہ کا تیس سال بعد اپنے والد کو خواب میں دیکھنا

حضرت عائشہ بنت طلحہ رحمہا اللہ نہایت ذاکرہ خاتون تھیں، اور ان کی زبان صبح وشام کبھی ذکر الٰہی سے خالی نہ رہتی تھی، اور ان کا نفس تزکیہ پا کر پاکیزہ ہو چکا تھا، جس نے انہیں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی بیٹیوں میں یکتا بنا دیا تھا، تا کہ وہ ان اہم امور کو انجام دے سکیں، جنہیں وہ خواب میں (القاء کے طور پر) دیکھتی تھیں، تو ان کو کئی اہم کام خواب میں القاء ہوئے، انہوں نے اپنے والد کو ان کی موت کے تیس سے زائد سال گذرنے کے بعد دیکھا، جو انہیں کہہ رہے تھے کہ:

''میری بیٹی مجھے اس پانی سے نکالو یہ مجھے اذیت دیتا ہے، یہاں ایک چشمہ ہے جو تکلیف دے رہا ہے''۔

پھر جب یہ نیند سے بیدار ہوئیں تو معززین کو جمع کیا، اور کھڑی ہوئیں پھر اپنی پالکی میں سوار ہوئیں، لوگوں نے ان کے والد کی قبر کھودی تو ان کو جیسا دفن کیا تھا ویسا ہی پایا، ان کا (اتنی مدت گذرنے کے باوجود) بال تک بیکا نہیں ہوا تھا۔ ❷

عورتوں کے لئے سب سے بہترین عمل

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عورتوں کے لئے سب سے بہترین عمل کون سا ہے؟

ہمیں کچھ علم نہ تھا کہ اس کے جواب میں کیا کہیں، سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ حضرت

❶ تفسیر القرطبی: سورۃ التین آیت نمبر ۴ کے تحت، ج ۲۰ ص ۱۱۴ ❷ تاریخ الإسلام للذهبی: ج ۳ ص ۲۰۰ / سیر أعلام النبلاء: ترجمة: طلحة بن عبید الله بن عثمان، ج ۱ ص ۴۰

Marfat.com

فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور انہیں یہ بات بتائی، انہوں نے ارشاد فرمایا:

تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ عورتوں کے لئے سب سے بہترین عمل یہ ہے کہ وہ غیر مردوں کو نہ دیکھیں اور مرد انہیں نہ دیکھیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ واپس آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ جواب عرض کیا۔

آپ نے فرمایا: تمہیں یہ کس نے بتایا؟

انہوں نے عرض کیا: فاطمہ نے۔

آپ نے ارشاد فرمایا: فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ ❶

ایک بڑھیا کا کنایہ الفاظ میں اپنی حاجت کا ذکر

حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ معروف صحابی ہیں، اور ایک زمانہ تک مصر کے گورنر رہے ہیں، موسیٰ بن عقبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک بڑھیا ان کے پاس آئی اور کہنے لگی:

''مجھے شکایت ہے کہ میرے گھر میں کیڑے مکوڑے بہت کم ہیں۔''

حضرت قیس نے فرمایا:

''کیا اچھا کنایہ ہے، اس کا گھر روٹی، گوشت، گھی اور کھجور سے بھر دو۔'' ❷

ایک خاتون کا طواف کے دوران جہنم کے عذاب سے نجات کی دُعا

حضرت وہیب بن الورد رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ ایک دن کعبہ شریف کا طواف کرتے ہوئے ایک عورت اللہ سے یوں دعا مانگ رہی تھی:

اے میرے پروردگار! لذتیں ختم ہو گئیں اور برائیاں باقی رہ گئیں۔ اے میرے پروردگار! جہنم کی آگ کا عذاب دینے سے تجھ کو کوئی فائدہ نہیں، البتہ میں محتاج ہوں کہ تو رحم

❶ حلية الأولياء: الطبقة الأولى، ترجمة: سعيد بن المسيب، ج ۲ ص ۱۷۴

❷ النجوم الزاهرة: ذكر ولاية قيس بن سعد بن عبادة على مصر، ج ۱ ص ۹۶

Marfat.com

فرما کر مجھے جہنم کے عذاب سے نجات بخش دے۔ ❶

حج کے سفر میں ایک متوکل خاتون کی غیبی امداد

ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میں ایک قافلہ کے ساتھ جا رہا تھا، راستہ میں میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ قافلہ سے آگے جا رہی ہے، میں نے خیال کیا کہ یہ ضعیفہ اس لئے قافلہ سے آگے چل رہی ہے کہ کہیں قافلہ کا ساتھ نہ چھوٹ جائے، میرے پاس چند درہم تھے وہ میں جیب سے نکال کر اس کو دینے لگا، اور اس سے میں نے کہا جب قافلہ منزل پر ٹھہرے تو مجھے تلاش کر کے مل لینا میں قافلہ والوں سے کچھ چندہ جمع کر کے تجھ کو دیدوں گا، اس سے سواری کرایہ پر کر لینا، اس نے اپنا ہاتھ اوپر کو کیا اور مٹھی میں کوئی چیز لی تو وہ درہم تھے، وہ اس نے مجھے دیدیئے اور یہ کہا کہ تو نے جیب سے لئے ہم نے غیب سے لئے۔ اس کے بعد میں نے اس عورت کو دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کا پردہ پکڑے ہوئے چند اشعار پڑھ رہی ہے جن کا ترجمہ یہ ہے:

اے دلوں کے محبوب! میرے لئے تیرے سوا کوئی نہیں، آج تو رحم کر دے اس پر جو تیری زیارت کو حاضر ہوئی، میرا صبر جاتا رہا اور تیرا اشتیاق بہت بڑھ گیا اور دل کو اس سے انکار ہے کہ وہ تیرے سوا کسی سے بھی محبت کرے، تو ہی میرا سوال ہے، تو ہی میرا مطلوب ہے، تو ہی میری مراد ہے، کاش مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ تیری ملاقات کب ہو سکے گی، مجھے جنت سے اس کی نعمتیں مقصود نہیں، مجھے جنت اس لئے مطلوب ہے کہ اس میں تیرا دیدار ہوگا۔ ❷

شاعر ختم نبوت سید امین گیلانی کی والدہ کی حضور سے عقیدت و محبت

شاعر ختم نبوت سید امین گیلانی رحمہ اللہ اپنی جیل کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

ایک دن جیل کا سپاہی آیا اور مجھ سے کہا کہ آپ کو دفتر میں سپرنٹنڈنٹ صاحب بلا رہے

❶ صفة الصفوة : ذكر المصطفيات من عابدات رئين فى الطواف ، ج ۲ ص ۵۱۶

❷ فضائل حج: ص ۲۲۹

Marfat.com

ہیں، میں دفتر میں پہنچا تو دیکھا کہ میری والدہ صاحبہ مع میری اہلیہ اور بیٹے سلمان گیلانی کے، جس کی عمر اس وقت سوا ڈیڑھ سال کی تھی، بیٹھے ہوئے تھے، والدہ محترمہ مجھے دیکھتے ہی اٹھیں اور سینے سے لگایا ماتھا چومنے لگیں، حال احوال پوچھا، ان کی آواز گلوگیر تھی، سپرنڈنٹ نے محسوس کرلیا کہ وہ رو رہی ہیں، میرا بھی جی بھر آیا، آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے، یہ دیکھ کر سپرنڈنٹ نے کہا اماجی! آپ رو رہی ہیں، بیٹے سے کہیں (ایک فارم بڑھاتے ہوئے) کہ اس پر دستخط کردے تو اسے ساتھ لے جائیں، ابھی معافی ہو جائے گی، میں ابھی خود کو سنبھال رہا تھا کہ اسے جواب دے سکوں، والدہ صاحبہ تڑپ کر بولیں کیسے دستخط، کہاں کی معافی، میں ایسے دس بیٹے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر قربان کردوں، میرا رونا شفقت مادری ہے، یہ سن کر سپرنڈنٹ شرمندہ ہوگیا اور میرا سینہ ٹھنڈا ہوگیا۔ ❶

اپنے نفس کو ہمہ وقت اللہ کی اطاعت میں مشغول رکھ

حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں بنی اسرائیل کے بیاباں میں جارہا تھا کہ ایک حبشیہ سے ملاقات ہوئی، اور حالت اس کی یہ تھی کہ محبت الٰہی سے حیران و پریشان اور نگاہ آسمان پر اُٹھی ہوئی تھی، میں نے کہا اے بہن! السلام علیک، کہا ذوالنون! وعلیک السلام، میں نے پوچھا تو نے مجھے کس طرح پہچانا؟ کہا ارے بے وقوف اتنی بھی خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بدن پیدا کرنے سے دس ہزار برس پہلے روحیں پیدا کی تھیں، پھر جن میں وہاں تعارف ہوگیا وہ یہاں بھی آپس میں الفت کرتے ہیں اور جن میں وہاں ناشناسائی ہوئی ان میں یہاں بھی اختلاف ہے، چنانچہ اسی درمیان میں میری روح نے تیری روح کو پہچان لیا تھا، ذوالنون فرماتے ہیں کہ میں نے یہ باتیں سن کر کہا معلوم ہوتا ہے کہ تجھے اللہ تعالیٰ نے حکمت سکھلائی ہے، کچھ اپنے علم سے مجھے بھی تعلیم کر، کہا اے ابو الفیض! اپنے اعضاء پر عدل کا ترازو رکھ لے (یعنی) اپنے اعضاء کو شریعت کے تابع

❶ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء: ص ۵۳۲، ۵۳۳

Marfat.com

کردے تاکہ جو کچھ اللہ کے سوا ہے سب فنا ہو جائے اور قلب صاف وشفاف ہو جائے، سوائے اللہ کے کوئی اس میں نہ ہو، اس وقت تجھے اپنے دروازہ پر جگہ دیں گے اور ایک نئی ولایت سے تجھے مشرف فرمائیں گے، اور تمام چیزوں کے محافظین کو تیری طاعت کا حکم کردیں گے، میں نے کہا اے بہن! کچھ اور کہو، کہا اے ابوالفیض! اپنے نفس میں سے کچھ اپنے نفس کے لئے حصہ لے یعنی اپنے نفس کو طاعت میں مشغول رکھ اور خلوت میں اللہ کی عبادت کر پھر جب تو دعا کرے گا قبول ہوگی۔ [1]

فاطمہ نیشاپوری کی ریاضت وعبادت

فاطمہ خراسان (ایران) کے شہر نیشاپور کی رہنے والی تھیں، معرفتِ الٰہی میں انہیں کمال حاصل تھا، حضرت بایزید بسطامی اور حضرت ذوالنون مصری جیسے بزرگوں نے ان کے فضائل وکمالات کا اعتراف کیا ہے، بی بی فاطمہ طویل مدت تک بیت اللہ شریف میں مقیم رہیں، اس دوران میں خانہ کعبہ کی جو خدمت بن آتی تھی کرتی تھیں، اس زمانے میں ان سے بڑے بڑے علماء اور اولیاء نے کسب فیض کیا، انہیں قرآن کریم کی تفسیر اور مطالب بیان کرنے میں ایسا کمال حاصل تھا کہ جو سنتا تھا، عش عش کر اٹھتا تھا، عبادتِ الٰہی سے اس قدر شغف تھا کہ فرض نمازوں کے علاوہ ساری ساری رات نوافل پڑھنے میں گزار دیتی تھیں، لباس بہت معمولی ہوتا تھا، اسی طرح کھانا بھی بالکل سادہ ہوتا تھا، وہ بھی شاید ہی کبھی پیٹ بھر کر کھایا ہو، عقیدت مند بہترین ملبوسات اور کھانے پیش کرتے مگر وہ سب غریبوں اور حاجت مندوں میں تقسیم کردیتی تھیں، وہ لوگوں کو تلقین کیا کرتی تھیں کہ تمہارے ہر نیک عمل میں خلوص کارفرما ہونا چاہئے، تمہارا ہر کام اللہ تعالیٰ کی رَجا کے لئے ہو اور ایسا کرتے وقت تمہیں یقین ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

حضرت بایزید بسطامی کا بیان ہے کہ میں نے اپنی ساری زندگی میں ایک باکمال

[1] روض الرياحين في حكايات الصالحين: الحكاية الثالثة والأربعون، ص ٨٢

Marfat.com

عورت دیکھی ہے اور وہ فاطمہ نیشاپوری ہے، جس مقام اور مسئلہ کے بارے میں ان سے گفتگو کی ان کو اس سے آگاہ پایا۔ بی بی فاطمہ کو اگر کبھی سفر کا اتفاق پیش آتا تو وہ بالعموم بیت المقدس کا سفر ہوتا، وہ بیت المقدس جا کر وہاں سے واپس مکہ معظّمہ آجاتیں اور کسی جگہ ان کا دل نہ لگتا تھا۔ اس عارفہ نے ۲۲۳ ہجری میں وفات پائی۔ ❶

جس خاتون میں چار صفات ہوں وہ جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خُمُسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ. ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت جب پانچ وقت کی نماز پڑھتی ہو۔ اپنے ناموس وعزت کی حفاظت کرتی ہو اور شوہر کی اطاعت کرتی ہو تو وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

عورتوں کے لئے کتنی بڑی فضیلت اور مرتبہ کی بات ہے۔ جنت میں داخل ہونے کا کس قدر آسان نسخہ ہے۔ عام طور پر عورتوں نماز میں کوتاہی کرتی ہیں پڑھتی نہیں یا چھوڑ کر پڑھتی ہیں یا سستی سے وقت گزرنے کے بعد پڑھتی ہیں۔ سو نماز کی پابندی کرو، شوہر کی خدمت کرو، مزے سے جنت میں چلی جاؤ۔ شریعت میں عورتوں سے بہت کم اور آسان عمل پر جنت کا وعدہ کیا گیا ہے، مردوں کے مقابلہ میں ان سے کم عمل کا مطالبہ ہے، عورتوں کا جنت میں جانا آسان ہے۔ گناہوں سے بچی رہیں، نماز کو نہ چھوڑیں، شوہروں کو خدمت اور

❶ تاریخ اسلام کی چار سو باکمال خواتین: ص ۱۱۸

❷ صحیح ابن حبان: باب معاشرة الزوجين، ذكر إيجاب الجنة للمرأة إذا أطاعت زوجها مع إقامة الفرائض الله، ج ۹ ص ۴۱۷، رقم الحديث: ۴۱۶۳

Marfat.com

اطاعت سے خوش رکھیں، بس جنت کا ٹکٹ پالیں اور جس دروازے سے چاہیں چلی جائیں۔

ایک فیشن ایبل لڑکی کا سخت عذابِ الٰہی میں مبتلا ہونا

احمد آباد کے محلّہ جمال پورہ کے متمول مسلمان گھرانہ میں عجیب واقعہ سے احمد آباد لرز گیا۔ لڑکی کے بالوں پر دو کالے کالے ناگ، اور چہرہ پر چھپکلی، ناخنوں پر بچھو بیٹھے ہوئے تھے۔

احمد آباد جیسے صنعتی شہر میں جسے ہندوستان کا ''مانچسٹر'' بھی کہا جاتا ہے، جہاں پر مسلم کاری گروں کی بہت بڑی آبادی ہے، جہاں تاریخ نے کئی انمٹ نقوش چھوڑے ہیں، اسی احمد آباد شہر کے محلّہ جمال پورہ کے ایک مسلم خاندان میں ایک عجیب وغریب اور عبرتناک واقعہ رونما ہوا۔

بتایا جاتا ہے کہ مسلم خاندان کی ایک کنواری، غیر شادی شدہ نوجوان لڑکی جس کے فیشن کا بڑا چرچا تھا، مال دار گھرانے کی یہ لڑکی صبح اُٹھ کر بناؤ سنگھار کرتی، نت نئی تراش وضع، فیشن اور ڈیزائن کے لباس زیب تن کرتی تھی۔ ایک روز اچانک مختصر سی علالت کے بعد چل بسی اور شہر کے قبرستان میں اسے دفن کر دیا، مبینہ طور پر اس کے بعد ایک حیرت انگیز بات ہوئی، اس کی والدہ کو مسلسل تین رات تک یہ آواز سنائی دیتی رہی اور خواب میں لگاتار تین رات اپنی جوان لڑکی کی لاش دکھائی دیتی رہی جو کہہ رہی تھی۔ امی مجھے قبر سے نکالو میں زندہ ہوں۔

اس کی ماں کا بیان ہے کہ میں اس واقعہ سے گھبراہٹ محسوس کر رہی تھی، مجھے خوف واضمحلال لاحق ہوگیا تھا۔ ممتا کے آنسوؤں نے لڑکی کے باپ اور بھائی اور محلّہ داروں کو آگاہ کیا اور چوتھے روز دو پولیس والوں کی موجودگی میں قبر کھودی گئی، لڑکی زندہ تھی لیکن اس عبرتناک حالت میں کہ اس کے بالوں پر دو کالے کالے رنگ، چہرہ پر چھپکلی اور ناخنوں پر جہاں جہاں لالی لگی تھی، وہاں بچھو چپکے ہوئے تھے۔ عصر کے بعد تمام موذی جانور متوفیہ کی لاش سے ہٹ گئے۔ پولیس بے ہوش لڑکی کو قبر سے نکال کر واڑی چیری ٹیبل ہسپتال احمد آباد کے آئی سی وارڈ میں لے گئی جہاں اس کا علاج ہو رہا ہے۔ لڑکی کا ہونٹ غائب ہوگیا ہے،

Marfat.com

ہوش میں آنے کے بعد کہا جاتا ہے کہ اس نے بتایا کہ میں صرف پندرہ دن کے لئے دوبارہ آئی ہوں، تم لوگ نماز پڑھو، روزہ رکھو۔ لوگوں کو صرف اتنا سنائی دیا اور اتنا ہی سمجھ میں آیا، اس سے زیادہ کچھ بھی سنائی نہیں دیا۔

بتایا جاتا ہے کہ تقریباً ۱۲ دنوں سے اس عجیب وغریب دوبارہ زندہ ہونے والی فیشن کی دل دادہ لڑکی کی کنیز فاطمہ نے اسے اپنی آنکھوں سے ہسپتال جا کر دیکھا ہے۔ لوگوں میں بڑا چرچا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ ایک تنبیہ ہے کہ غفلت اور اغیار کی نقالی سے بچ کر سادہ اور مذہب کے اصول کے مطابق لوگ چلیں، خاص کر فیشن نیبل عورتوں کے لئے اس واقعے میں بڑی عبرت کا سامان ہے۔ ❶

بیٹی کے انتقال پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے کلمات

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو سفر کی حالت میں بیٹی کی وفات کی خبر پہنچی سن کر "إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" پڑھا، پھر فرمانے لگے ایک پردے کی چیز تھی جسے اللہ تعالیٰ نے پردہ دے دیا، ایک ذمہ داری تھی جسے اللہ تعالیٰ نے ہلکا کر دیا، اور اجر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے میری طرف چلایا ہے، پھر سواری سے اتر کر دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا ہم نے وہی کیا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ" اور صبر اور نماز سے سہارا حاصل کرو۔ ❷

ایک خاتون کا اپنے شوہر کے فراق میں اشعار پڑھنا

حضرت ابنِ جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ بات مجھے ایسے شخص نے بتائی جسے میں سچا سمجھتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (ایک رات مدینہ کی گلیوں میں) گشت کر رہے تھے کہ آپ نے ایک عورت کو یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا:

تَطَاوَلَ هٰذَا اللَّيْلُ وَاسْوَدَّ جَانِبُهٗ وَأَرَّقَنِيْ أَنْ لَّا حَبِيْبَ أُلَاعِبُهٗ

❶ ناقابل یقین سچے واقعات: ص ۱۴۹ ❷ تنبیہ الغافلین: باب الصبر علی المصیبة: ص ۲۵۹

Marfat.com

یہ رات لمبی ہوگئی ہے اور اس کے کنارے کالے پڑ گئے، اور مجھے اس وجہ سے نیند نہیں آرہی ہے کہ میرا کوئی محبوب نہیں جس سے میں کھیلوں۔

فَلَوْلَا حِذَارُ اللّٰهِ لَا شَيْءَ مِثْلُهُ لَزُعْزِعَ مِنْ هٰذَا السَّرِيْرِ جَوَانِبُهُ

اگر اس اللہ کا ڈر نہ ہوتا جس کے مثل کوئی چیز نہیں ہے، تو اس تخت کے تمام کنارے حرکت کر رہے ہوتے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: تجھے کیا ہوا ہے؟ اس نے کہا کہ چند مہینوں سے میرا خاوند سفر میں گیا ہوا ہے اور میں اس کی بہت زیادہ مشتاق ہو چکی ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تیرا برائی کا ارادہ تو نہیں؟ اس عورت نے کہا: اللہ کی پناہ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اپنے آپ کو قابو میں رکھو، میں ابھی اس کے پاس قاصد کے ذریعے پیغام بھیج دیتا ہوں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے بلانے کے لئے آدمی بھیج دیا اور خود (اپنی بیٹی) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے کہا: میں تم سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں جس نے مجھے پریشان کر دیا ہے، تم میری وہ پریشانی دور کر دو۔ اور وہ یہ ہے کہ کتنے عرصہ میں عورت اپنے خاوند کی مشتاق ہو جاتی ہے؟ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنا سر جھکا لیا شرم وحیاء کی وجہ سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حق بات کو بیان کرنے سے اللہ نہیں شرماتے ہیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ تین مہینے ورنہ چار مہینے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (تمام علاقوں میں) یہ خط بھیجا کہ لشکروں کو (گھر سے باہر) چار مہینے سے زیادہ نہ روکا جائے۔ [1]

حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کی اہلیہ کی استقامت

حضرت کی اہلیہ محترمہ جن کے والد ماجد مولانا محمد تقی صاحب رحمہ اللہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں شہید ہو چکے تھے، انہوں نے جب حضرت کی گرفتاری کی خبر سنی تو خدا کا شکر ادا

[1] كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال: ج ١٦ ص ٥٧٣، رقم الحديث: ٤٥٩١٧

Marfat.com

کیا کہ حق کی راہ میں باپ شہید ہوا اور خاوند جیل میں ہے۔ ❶

عورتوں کے زیادہ جہنم میں جانے کی وجہ

وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوا لِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيلَ: يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ؟ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ، ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا، قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ. ❷

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جہنم میں زیادہ عورتوں کو دیکھا ہے۔ لوگوں نے کہا یہ کس وجہ سے، آپ نے فرمایا ناشکری کی وجہ سے۔ پوچھا گیا اللہ کی ناشکری کی وجہ سے؟ آپ نے فرمایا شوہر کی ناشکری کی وجہ سے۔ ان کے احسان کی ناشکری کرتی ہیں کہ تم پوری زندگی احسان کرتے رہو پھر تم سے کوئی (ناراضگی والی) بات ہو جائے تو کہہ دیں گی میں نے ان سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی وفات پر ان کی اہلیہ کے اشعار

يَا عَيْنُ جُودِي بِدَمْعٍ غَيْرِ مَمْنُونِ ... عَلَى رَزِيَّةِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونِ

عَلَى امْرِءٍ بَاتَ فِي رِضْوَانِ خَالِقِهِ ... طُوبَى لَهُ مِنْ فَقِيدِ الشَّخْصِ مَدْفُونِ

طَابَ الْبَقِيعُ لَهُ سُكْنَى وَغُرْقَدُهُ ... وَأَشْرَقَتْ أَرْضُهُ مِنْ بَعْدِ تَفْتِينِ

وَأَوْرَثَ الْقَلْبَ حُزْنًا لَا انْقِطَاعَ لَهُ ... حَتَّى الْمَمَاتِ فَلَمَّا تَرَقَّى لَهُ شُونِي ❸

اے بن مظعون کی وفات پر رونے والی آنکھ! وہ ابن مظعون جس نے خالق کی رضا میں راتیں بسر کیں۔ خوش خبری ہو اس مدفون شخص کے لئے بقیع کو بھی خوشخبری ہو کہ اس میں

❶ بیس بڑے مسلمان: ص ۱۶۸ ❷ صحیح البخاری: کتاب النکاح، باب کفران العشیر وهو الزوج، ج ۷ ص ۳۱، رقم الحدیث: ۵۱۹۷ ❸ حلیة الأولیاء: ترجمة: عثمان بن مظعون، ج ۱ ص ۱۰۶

Marfat.com

عثمان کا ٹھکانہ بنا، اس کی وجہ سے بقیع کی زمین روشن ومنور ہوگئی۔ اس کی وفات پر ہمارا قلب مسلسل غمزدہ ہے حتی کہ ہم مرجائیں۔

حضرت بایزید بسطامی کی والدہ کا بیٹے کو دین کے لئے وقف کرنا

امام بایزید بسطامی رحمہ اللہ کے بارے میں آتا ہے کہ جنید بغدادی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ جس طرح حضرت جبرائیل علیہ السلام کو اللہ تعالی نے فرشتوں کے اندر امتیازی شان عطا فرمائی ہے، اس طرح بایزید بسطامی رحمہ اللہ کو اللہ رب العزت نے اولیاء میں امتیازی شان عطاء فرمائی، اور یہ بات کرنے والے بھی جنید بغدادی رحمہ اللہ ہیں، یہی بایزید بسطامی رحمہ اللہ جب بچپن میں یتیم ہوگئے، ماں نے ان کو مدرسہ میں داخل کردیا۔

قاری صاحب سے کہا کہ بچہ کو اپنے پاس رکھنا، زیادہ گھر آنے کی عادت نہ پڑے، ایسا نہ ہو کہ یہ علم سے محروم ہو جائے، چنانچہ کئی دن قاری صاحب کے پاس رہے، ایک دن اُداس ہوئے دل چاہا کہ امی سے مل آؤں، قاری صاحب سے اجازت مانگی، انہوں نے شرط لگادی تم اتنا سبق یاد کر کے سناؤ تب اجازت ملے گی، سبق بھی بہت زیادہ بتادیا مگر بچہ ذہین تھا اس نے جلدی سے وہ سبق یاد کر کے سنا دیا اجازت مل گئی۔

یہ اپنے گھر واپس آئے دروازے پر دستک دی، ماں وضو کر رہی تھی وہ پہچان گئی کہ میرے بیٹے کی دستک معلوم ہوتی ہے، چنانچہ دروازے کے قریب آکر پوچھا ''مَنْ دَقَّ الْبَابَ'' دروازہ کس نے کھٹکھٹایا؟

جواب دیا بایزید ہوں، تو ماں کہتی ہے:

ایک میرا بیٹا بایزید تھا، میں نے تو اُسے اللہ کے لئے وقف کردیا، مدرسہ میں ڈال دیا، تو کون بایزید ہے؟ جو کھڑا میرا دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے؟

جب انہوں نے یہ الفاظ سنے تو سمجھ گئے، امی چاہتی ہیں میرا دروازہ نہ کھٹکھٹائے، اب بایزید مدرسے میں اللہ کا دروازہ کھٹکھٹائے، اور اسی سے تعلق استوار کرے، چنانچہ واپس

Marfat.com

آئے مدرسے میں رہے، اور اُس وقت نکلے جب عالم باعمل بن چکے تھے۔ ❶

اللہ تعالیٰ کی محبت کو ہمیشہ اپنے نفس کی خواہش پر مقدم رکھنا

محمد بن معاذ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک عابدہ عورت نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل کی گئی ہوں، اور دیکھتی ہوں کہ تمام اہلِ جنت اپنے اپنے دروازے پر کھڑے ہیں، میں نے پوچھا جنت والے کیوں کھڑے ہیں، مجھ سے کسی نے کہا کہ اس عورت کے انتظار میں کھڑے ہیں جس کے لئے یہ جنتیں آراستہ کی گئی ہیں۔ میں نے کہا وہ عورت کون ہے؟

مجھ سے کسی نے کہا ایک سیاہ فام خاتون ہے جس کو شعوانہ کہتے ہیں۔ میں نے کہا وہ تو میری بہن ہے۔ میں اسی گفتگو میں تھی کہ اتنے میں وہ ایک اونٹنی پر سوار ہوا میں اڑتی ہوئی آ پہنچی، جب میں نے ان کو دیکھا تو پکارا کہ اے بہن! تم تو مجھ سے محبت کرتی ہو اپنے رب سے دعا کرو کہ مجھ کو بھی تمہارے ساتھ ملائے۔

انہوں نے تبسم کیا اور فرمایا:

ابھی تیرے آنے کا وقت نہیں آیا۔ مگر میری دو باتیں یاد کر لے، اول تو یہ کہ اپنے دل کو اللہ کی محبت میں ہمیشہ غمگین رکھ، دوم یہ کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنی ہوائے نفس پر مقدم رکھنا، پھر ان شاء اللہ تجھ کو نقصان نہ ہوگا تا آنکہ تیری موت آجائے۔ ❷

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے قبل میں آپ کے پاس بیٹھی تھی کہ حضرت فاطمہ آئیں۔ ان کی رفتار آنحضرت کی رفتار سے بہت ملتی جلتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ''مرحبا یا بنتی'' فرمایا اور

❶ خواتین اسلام کے کارنامے: ص ۳۰، ۳۱

❷ إحياء علوم الدين : كتاب المراقبه والمحاسبه ،المقام الأول. ج ۴ ص ۴۱۴

Marfat.com

اپنے دائیں جانب بٹھالیا۔ پھر آپ نے حضرت فاطمہ کے کان میں سرگوشی کے انداز میں کچھ فرمایا، وہ رونے لگیں۔ دوبارہ کان میں پھر کچھ فرمایا تو ہنسنے لگیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں اس سے مجھے بڑا تعجب ہوا۔

میں نے فاطمہ سے پوچھا:

کیا بات ہے؟ اس سے پہلے میں نے کبھی بھی ایک ہی وقت میں آپ کو ہنستے ہوئے اور روتے ہوئے نہیں دیکھا۔

حضرت فاطمہ نے جواب دیا:

میں اپنے والد کا راز ظاہر نہیں کروں گی۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے تشریف لے گئے تو میں نے حضرت فاطمہ سے پوچھا: اس روز بیک وقت رونے اور ہنسنے کا کیا مطلب تھا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا:

چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے تشریف لے گئے ہیں، اس لئے اب میں ساری بات بتا دیتی ہوں۔ پہلی مرتبہ آپ نے یہ فرمایا کہ میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے،، اس پر میں رونے لگی۔ دوسری مرتبہ ارشاد ہوا کہ میرے اہلِ بیت میں سب سے پہلے تم مجھ سے ملو گی، اور کیا تمہیں یہ چیز پسند نہیں کہ تم تمام دنیا کی عورتوں کی سردار ہو۔ یہ سن کر میں ہنسنے لگی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت فاطمہ کو جن فضائل و مناقب سے نوازا اس کی مثال نہیں ملتی۔ صداقت و راست گوئی میں حضرت فاطمہ کا کوئی جواب نہ تھا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے فاطمہ سے بڑھ کر اور کسی کو راست گو نہیں دیکھا، البتہ ان کے والد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے مستثنیٰ ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لاتے تو سب سے پہلے حضرت فاطمہ کے

Marfat.com

مکان پر جاتے، اس کے بعد اپنے گھر تشریف لے جاتے، ایک تابعی نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ کسے محبوب رکھتے تھے؟

ام المؤمنین نے جواب دیا:

''عورتوں میں فاطمہ کو اور مردوں میں ان کے شوہر کو۔''

حضرت عائشہ فرماتی ہیں:

میں نے نشست و برخاست، عادات و خصائل، طرزِ گفتگو اور اندازِ کلام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ فاطمہ سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا۔ وہ تمام مشاغلِ حیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتی تھیں۔ حضرت فاطمہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتیں تو استقبال میں آپ کھڑے ہو جاتے۔ (۱)

ایک خاتون کا تلاوت سنتے وقت مسلسل آنسو بہنا اور غشی طاری ہونا

محمد بن حسین بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سال حج کو گیا، میں اتفاق سے مکہ کے بازار سے گزر رہا تھا کہ ایک بوڑھا آدمی ایک لڑکی کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا، لڑکی کا رنگ متغیر ہو رہا تھا، بدن بہت لاغر لیکن اس کے چہرے پر ایک نورانی چمک تھی، وہ بوڑھا پکار رہا تھا کہ کوئی اس لڑکی کا خریدار ہے، کوئی ہے جو اس کو پسند کرے، کوئی ہے جو بیس اشرفی سے اس کی قیمت زیادہ دے، اس شرط پر کہ میں اس کے ہر عیب سے بری ہوں؟ میں نے اس شیخ کے قریب جا کر پوچھا کہ اس باندی کی قیمت کا حال تو معلوم ہو گیا اس میں عیب کیا ہے؟ وہ کہنے لگا کہ یہ لڑکی پاگل ہے، ہر وقت غمزدہ رہتی ہے، رات بھر نماز پڑھتی ہے، دن بھر روزہ

(۱) أسد الغابة في معرفة الصحابة: فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم، ج ۷ ص ۲۱۶ تا ۲۲۱ / الاستيعاب في معرفة الأصحاب: ترجمة: فاطمة بنت رسول الله، ج ۴ ص ۱۸۹۳، ۱۸۹۴

Marfat.com

رکھتی ہے، نہ کھاتی ہے نہ پیتی ہے، ہر جگہ بالکل تنہائی پسند کرتی ہے، جب میں نے اس کی بات سنی تو وہ لڑکی مجھے پسند آ گئی اور میں نے اس کو خرید لیا اور اپنی قیامگاہ پر لے گیا، میں نے اس کو دیکھا کہ وہ زمین کی طرف سر جھکائے بیٹھی ہے، پھر اس نے سر اٹھایا اور کہنے لگی کہ میرے چھوٹے آقا! آپ کا وطن کہاں ہے اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، میں نے کہا عراق ہے، کہنے لگی کہ کون سا عراق، بصرہ یا کوفہ؟ میں نے کہا دونوں نہیں، کہنے لگی تو کیا آپ بغداد کے رہنے والے ہیں؟ میں نے کہا ہاں، کہنے لگی: واہ واہ، وہ تو عابدوں کا شہر ہے، زاہدوں کا شہر ہے، مجھے تعجب ہوا کہ یہ باندی ایک کوٹھڑی سے دوسری کوٹھڑی میں جانے والی اس کو عابدوں، زاہدوں کی کیا خبر، میں نے اس سے دل لگی کے طور پر پوچھا کہ تو ان میں سے کن کن عابدوں کو جانتی ہے؟ کہنے لگی: مالک بن دینار کو، بشر حافی کو، صالح مری کو، ابو حاتم سجستانی کو، معروف کرخی کو، محمد بن حسین بغدادی کو، رابعہ عدویہ کو، شعوانہ کو، میمونہ کو۔

میں نے اس سے پوچھا کہ تجھے ان سب کا حال کس طرح معلوم ہوا؟ کہنے لگی: اے جوان! میں ان کو کیسے نہ جانوں، خدا کی قسم! یہ لوگ دلوں کے طبیب ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو عاشق کو معشوق کا راستہ بتاتے ہیں، پھر اس نے چار شعر پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے:

یہ لوگ وہ قوم ہیں جن کی فکر اللہ کے ساتھ وابستہ ہوگئی، پس ان کے لئے کسی اور کی کوئی فکر نہیں رہی، ان لوگوں کا مقصد صرف ان کا مولیٰ اور ان کا سردار ہے، کیا ہی بہترین مقصد ہے جو صرف ایک بے نیاز ذات کے واسطے ہے، نہ تو دنیا ان سے الجھتی ہے اور نہ کھانوں کی عمدگی، نہ دنیا کی لذتیں، نہ اولاد، نہ ان سے اچھا لباس جھگڑتا ہے، نہ مال کی روز افزوں زیادتی، نہ تعداد کی کثرت۔

اس کے بعد میں نے کہا اے لڑکی! میں محمد بن حسین ہی ہوں، کہنے لگی کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ تم سے میری کہیں ملاقات ہو جائے، تمہاری وہ دل کش آواز کیا ہوئی جس سے تم مریدین کے دلوں کو زندہ کیا کرتے تھے اور سننے والوں کی آنکھیں اس سے بہہ

Marfat.com

جایا کرتی تھیں؟ میں نے کہا بحالہٖ موجود ہے، کہنے لگی خدا کی قسم! مجھے قرآن پاک کچھ سنا دو، میں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی تو اس نے بہت زور سے ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہوگئی، میں نے اس پر پانی چھڑکا جس سے اس کو افاقہ ہوا، تو کہنے لگی جس کے نام کا یہ اثر ہے اگر میں اس کو پہچان لوں اور جنت میں اس کو دیکھ لوں گی تو کیا حال ہوگا، پھر کہنے لگی: اچھا پڑھئے اللہ جل شانہ آپ پر رحم کرے، میں نے یہ آیت پڑھی:

اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ. (الجاثیة: ۲۱)

جو لوگ برے کام کرتے ہیں کیا وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں کے برابر کردیں گے جو ایمان لائے اور اچھے عمل کئے، ان سب کا جینا مرنا ایک سا ہو جائے (جو ایسا گمان کرتے ہیں) بہت بُری تجویز کر رہے ہیں۔

یہ آیت سن کر وہ کہنے لگی اللہ کا شکر ہے ہم نے کبھی کسی کی نہ پرستش کی نہ کسی صنم کو بوسہ دیا، اور کچھ پڑھئے اللہ آپ پر رحم کرے، میں نے پڑھا:

اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَ اِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَ سَآءَتْ مُرْتَفَقًا. (الکھف: ۲۹)

بے شک ہم نے ظالموں کے لئے آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں ان کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہوں گی، اور اگر وہ لوگ فریاد کریں گے تو ایسے پانی سے ان کی فریاد رسی کی جائے گی جو تیل کے تلچھٹ کی طرح (بدہیبت) ہوگا (اور ایسا سخت گرم) کہ مُونہوں کو پکا دے گا، کیا ہی برا پانی ہوگا، اور (جہنم) کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔

وہ کہنے لگی تم نے اپنے دل پر ناامیدی لازم کردی، اپنے دل کو امید اور خوف کے درمیان معطر کرو، کچھ اور پڑھو، اللہ جل شانہ آپ پر رحم کرے، تو میں نے پڑھا:

وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ. (العبس: ۳۸، ۳۹)

Marfat.com

بہت سے چہرے اُس دن روشن، ہنستے مسکراتے، خوش وخرم ہوں گے۔

اور یہ پڑھا:

وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ. (القیامۃ: ۲۲، ۲۳)

بہت سے چہرے اس دن بارونق ہوں گے، اور اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔

اس پر وہ کہنے لگی ہائے مجھے اس دن اس کی ملاقات کا کتنا اشتیاق ہوگا، جس دن وہ اپنے دوستوں کے لئے تجلی فرمائے گا، کچھ اور پڑھئے، اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، میں نے یہ آیت پڑھی:

یَطُوْفُ عَلَیْھِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ بِاَکْوَابٍ وَّاَبَارِیْقَ وَکَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ لَا یُصَدَّعُوْنَ عَنْھَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ. چند آیتیں "لِاَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ" تک، یعنی سورہ واقعہ کے پہلے رکوع کے ختم تک پڑھیں جن کا ترجمہ یہ ہے:

ان (اعلیٰ درجہ والوں) کے پاس ایسے لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے، یہ چیزیں لے کر ہمیشہ آتے جاتے رہیں گے، آب خورے اور پیالے اور ایسے گلاس جو بہتی ہوئی شراب سے بھرے ہوئے ہوں گے، نہ اس شراب سے ان کو سر کا درد ہوگا (یعنی چکر آئے گا) نہ عقل میں فتور آئے گا، اور ایسے میوے لے کر آئیں گے جن کو یہ لوگ پسند کریں، اور پرندوں کا گوشت جو ان کو مرغوب ہو، اور ان کے لئے خوب صورت بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی، جیسا کہ (حفاظت سے) پوشیدہ رکھا ہوا موتی، یہ سب کچھ بدلہ ہے اُن اعمال کا جو وہ (دنیا میں) کیا کرتے تھے، (یہ لوگ جنت میں) نہ بک بک سنیں گے نہ کوئی اور بیہودہ بات، بس سلام ہی سلام کی آواز (ہر طرف سے) آئے گی۔ اور (نمبر ۲ کے حضرات) جو داہنے والے ہیں (یعنی ان کے اعمال نامے داہنے ہاتھ میں ملے ہیں) وہ داہنے والے بھی کیسے اچھے آدمی ہیں، وہ ان باغوں میں رہیں گے جہاں بغیر کانٹوں کی بیریاں ہوں گی اور تہ بتہ کیلے لگے ہوئے ہوں گے، اور نہ ان میں کسی قسم کی روک ٹوک

Marfat.com

ہوگی، اور بہت کثرت سے میوے ہوں گے جو نہ ختم ہوں گے اور نہ ان میں کسی قسم کی روک ٹوک ہوگی (جتنا جس کا دل چاہے کھائے) اور اونچے اونچے فرش ہوں گے اور (ان کے لئے بھی عورتیں ہوں گی جن کو) ہم نے خاص طور سے بنایا یعنی ایسا بنایا کہ وہ (ہمیشہ ہمیشہ) کنواریاں ہی رہیں گی (یعنی صحبت کے بعد پھر کنواری بن جائیں گی) اور (ناز و انداز کے لحاظ سے) محبوبہ ہوں گی (اور جنت والوں کی) ہم عمر ہوں گی اور یہ سب چیزیں داہنے والوں کے لئے ہیں۔ (ترجمہ ختم ہوا)

پھر وہ لڑکی مجھ سے کہنے لگی میرا خیال ہے کہ تم نے بھی حوروں سے منگنی کی ہے، کچھ ان کے مہروں کے واسطے بھی خرچ کیا ہے؟ میں نے پوچھا کہ مجھے بتا دے کہ ان کا مہر کیا ہوگا؟ میں تو فقیر آدمی ہوں، کہنے لگی: رات کو تہجد پڑھنا، دن کو روزہ رکھنا اور فقراء و مساکین سے محبت رکھنا، اس کے بعد اس باندی نے چھ شعر پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے:

اے وہ شخص! جو حوروں سے ان کے پردہ میں منگنی کرتا ہے اور ان کے عالی مرتبہ کے باوجود ان کا طالب ہے، کوشش کے ساتھ کھڑا ہو جا، سستی ہرگز نہ کر، نفس سے مجاہدہ کر، اس کو صبر کا عادی بنا، رات کو تہجد پڑھا کر، دن کو روزہ رکھا کر یہ ان کا مہر ہے۔ اگر تیری دونوں آنکھیں ان کو اس حال میں دیکھ لیں جب کہ وہ تیری طرف متوجہ ہو رہی ہوں، اور ان کے سینوں پر اناروں کی طرح سے ان کے پستان ابھر رہے ہوں، اور وہ اپنی ہم عمر لڑکیوں کے ساتھ چل رہی ہو اور ان کے سینوں پر چمکتے ہوئے ہار پڑے ہوئے ہوں، تو اس وقت تیری نگاہ میں یہ دنیا کی جتنی زیب و زینت ہے ساری حقیر ہو جائے گی۔

یہ اشعار پڑھ کر اس کو بیہوشی طاری ہوگئی، میں نے پھر اس کے چہرہ پر پانی وغیرہ چھڑکا تو اس کو افاقہ ہوا اور اس نے یہ شعر پڑھے:

إِلٰهِیْ لَا تُعَذِّبْنِیْ فَإِنِّیْ مُقِرٌّ بِالَّذِیْ قَدْ کَانَ مِنِّیْ

اے اللہ! تو مجھے عذاب سے بچائیو، بے شک میں اپنے گناہوں کا جو مجھ سے صادر

Marfat.com

ہوئے اقرار کرنے والی ہوں۔

فَكَمْ مِنْ زِلَّةٍ لِيْ فِي الْخَطَايَا غَفَرْتَ وَاَنْتَ ذُوْ فَضْلٍ وَمَنِّ

تو نے کتنی کثرت سے میری خطاؤں کی لغزشیں معاف فرمائی ہیں، تو بڑے فضل والا ہے، بڑے احسان والا ہے۔

يَظُنُّ النَّاسُ بِيْ خَيْرًا وَاِنِّيْ لَشَرُّ النَّاسِ اِنْ لَّمْ تَعْفُ عَنِّيْ

لوگ مجھے اچھا آدمی گمان کرتے ہیں، لیکن اگر تو میری خطائیں معاف نہ کر دے تو میں بدترین آدمی ہوں۔

وَمَا لِيْ حِيْلَةٌ اِلَّا رَجَائِيْ لَعَفْوُكَ اِنْ عَفَوْتَ وَحُسْنُ ظَنِّيْ

میرے لئے کوئی تدبیر نہیں اس کے سوا کہ تیری بخشش کی امید ہے اور تیرے ساتھ مجھے حسن ظن ہے (کہ تو ضرور کرم کرے گا)۔

یہ اشعار پڑھ کر اس باندی کو پھر غشی ہوگئی، میں جو اس کے قریب پہنچا تو مر چکی تھی، مجھے اس کے انتقال کا بے حد صدمہ ہوا، میں اٹھ کر بازار گیا کہ اس کی تجہیز و تکفین کا سامان خرید کر لاؤں، جب میں بازار سے لوٹا تو وہ کفنی کفنائی خوشبو لگی ہوئی معطر نعش رکھی ہوئی تھی۔ دو سبز کپڑوں میں اس کا کفن تھا جو جنت کا لباس تھا، کفن میں دو سطریں نور سے لکھی ہوئی تھیں، پہلی سطر پر ''لا إله إلا الله محمد رسول الله'' لکھا ہوا تھا، دوسری پر یہ آیت:

''اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا يَحْزَنُوْنَ'' (یونس:۷)

ترجمہ: خبردار رہو کہ اللہ کے ولیوں کو نہ تو خوف ہوتا ہے نہ غمگین ہوتے ہیں۔

میں اور میرے ساتھی اس کے جنازہ کو اٹھا کر لے گئے، جنازہ کی نماز پڑھ کر دفنا دیا اور اس کی قبر پر سورہ یسین شریف پڑھ کر اپنے حجرہ میں چلا آیا، میری آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، دل اس کے فراق سے غمگین تھا، واپس آ کر میں نے دو رکعت نماز پڑھی اور سو گیا، خواب میں دیکھا کہ وہ لڑکی جنت میں پھر رہی ہے نہایت مہکتے ہوئے زعفران کے باغیچہ

Marfat.com

میں ہے، ریشم کے اور استبرق کے جوڑے پہنے ہوئے ہیں، اس کے سر پر ایک موتیوں سے جڑا ہوا تاج ہے اور پاؤں میں سرخ یاقوت کے جوتے ہیں، مشک وعنبر کی خوشبو اس سے مہک رہی ہے، اس کا چہرہ شمس وقمر سے زیادہ روشن ہے، میں نے کہا اے لڑکی! ذرا ٹھہر تو یہ تو بتادے کہ یہ مرتبہ کس عمل کی بدولت تجھے ملا؟ کہنے لگی کہ فقراء اور مساکین کی محبت سے اور استغفار کی کثرت سے اور مسلمانوں کے راستہ میں سے تکلیف دینے والی چیز کے ہٹا دینے سے، پھر اس نے تین شعر پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے:

مبارک ہے وہ شخص جس کی آنکھیں راتوں کو جاگتی ہوں اور اپنے مالک کے عشق کی بے چینی میں رات گزار دے، اور کسی دن اپنی کوتاہیوں پر نوحہ کرلیا کرے، اور اپنی خطاؤں پر رولیا کرے اور شب کو اکیلا کھڑا ہو، اور اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا رہ اور اپنی نگاہوں کی حفاظت کر۔ ❶

حضرت اسماء بنت یزید کی پیغام رسانی اور لسانِ نبوت سے بشارت

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا خواتین کی جانب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیغام رسانی کا فریضہ سرانجام دیتی تھیں۔ یہ عقل مند اور دین دار خواتین میں سے تھیں، اسے خطیبۃ النساء کہا جاتا تھا، وہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے پیچھے بہت سی خواتین چھوڑ کر آئی ہوں، ہر ایک کی زبان پر یہی بات ہے جو میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتی ہوں، سب خواتین میری رائے سے متفق ہیں۔ اور وہ بات یہ ہے کہ اللہ تعالی نے آپ کو مردوں اور عورتوں کی طرف یکساں طور پر نبی بنا کر بھیجا ہے، ہم آپ پر ایمان لائیں، اور آپ کی اتباع کی، ہم عورتیں پردہ دار، گھروں میں پابند، مردوں کی خدمت گزار اور بچوں کی دیکھ بھال

❶ فضائل حج: ص ۲۴۷ تا ۲۵۰/ الروض الریاحین: الحکایۃ العشرون بعد المائۃ، ص ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵

Marfat.com

میں مصروف رہتی ہیں۔ مرد حضرات جمعہ، جماعت، جنازوں میں شرکت اور جہاد میں حصہ لے کر فضائل سے اپنی جھولیاں بھر لیتے ہیں، جب وہ جہاد کے لئے نکلتے ہیں تو ہم ان کے مال کی حفاظت کرتی ہیں، اور ان کی اولاد کو پالتی ہیں، یارسول اللہ! کیا اجر وثواب میں ہم بھی ان کی حصہ دار ہوتی ہیں؟ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی طرف دیکھتے ہوئے ارشاد فرمایا: کیا تم نے خاتون کی بات سنی، دینی لحاظ سے اس نے کتنا ہی اچھا سوال کیا؟ سب نے بیک زبان ہو کر کہا: یارسول اللہ! ہمیں یہ اندازہ نہ تھا کہ کوئی خاتون اس قسم کا عمدہ سوال بھی کر سکتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے کہا: اے اسماء! جاؤ خواتین کو یہ پیغام دے دو کہ تم میں سے ہر ایک کا اپنے خاوند کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا اور اس کی خوش نودی کو پیش نظر رکھنا، اور اس کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنا تمہیں ان فضائل کے برابر لا کھڑا کرے گا جن کا تذکرہ مردوں کے لئے بیان کیا گیا ہے۔

حضرت اسماء ''لا إلـه إلا الـلّٰه'' اور ''الـلّٰه أكبر'' کہتی ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے شاداں وفرحاں واپس ہوئیں۔ ❶

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کی اطاعتِ رسول

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا اپنی خالہ کے ہمراہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سونے کی انگوٹھیاں اور کنگن پہنے ہوئے تھیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ کیا آپ اس زیور کی زکوۃ ادا کرتی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! نہیں، آپ نے فرمایا کہ کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن اور انگوٹھیاں پہنائے؟ یہ سن کر حضرت اسماء نے یہ سارا زیور

❶ الاستيعاب في معرفة الأصحاب: ترجمة: أسماء بنت يزيد بن السكن، ج۴ ص۱۷۸۷ / أسد الغابة: ج۷ ص۱۶

Marfat.com

اتار ڈالا، پھر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر ہم عورتیں یہ زیور نہ پہنیں تو شوہروں کی نظر میں ہماری وُقعت نہ رہے گی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاندی کا زیور پہنو اور اس پر زعفران مل لو تا کہ اس پر سونے کی چمک اور جھلک آجائے۔ اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے وہ زیور پھینک دیا، مجھے نہیں معلوم کہ کس نے وہاں سے اُٹھایا۔ ❶

والدہ ماجدہ مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کی عادت و معمولات

اس سلسلہ میں ان کی صاحبزادی امۃ اللہ تسنیم جو فرماتی ہیں اس کا خلاصہ عرضِ خدمت ہے۔

میں نے اپنے ہوش میں والدہ صاحبہ کے تین دور دیکھے ہیں:

پہلا دور والدہ صاحبہ کی زندگی کا۔ دوسرا دور والد صاحب کی وفات کے بعد کا۔ تیسرا دور عالم ضعیفی کا۔

پہلے دور میں والدہ صاحبہ نماز تلاوت کلام پاک کے بعد پورا وقت والد صاحب کی اطاعت اور خدمت میں گزارتی تھیں، ان کا کھانا، چائے، ناشتہ، پان اور ضروریات کی کل چیزیں خود ہی اپنے ہاتھ سے تیار کرتی تھیں، صبح سویرے اٹھ کر چائے کا پانی رکھ کر آگ جلا دیتی تھیں پھر نماز کے لئے کھڑی ہو جاتی تھیں اور جب والد صاحب مسجد سے تشریف لے آتے تو چائے گرم کر کے ناشتہ پیش کر دیتی تھیں، ناشتہ سے فراغت کے بعد دوپہر کے کھانے کی تیاری میں مصروف ہو جاتی تھیں، کھانے پکانے میں ہر روز نئی نئی قسم کا کھانا پکاتی تھیں، ذائقہ کتاب میں جو ترکیبیں لکھی ان سب کو بیسیوں مرتبہ خود بھی پکایا، اور والد صاحب بہت مہمان نواز اور دعوت میں ممتاز تھے اس لئے ہر روز کسی نہ کسی کی دعوت ہوتی، والدہ صاحبہ بہت ہی اہتمام سے کھانا تیار کرتی تھیں۔

❶ حلية الأولياء: ترجمة: أسماء بنت يزيد، ج ۲ ص ۷۶، ۷۷

Marfat.com

والد صاحب پان کے بہت شوقین تھے، گلوکاریاں بنا کر گلوری دان میں گلوریوں کو ایسی خوبی سے بھرتی تھیں کہ پھول کا گلدستہ معلوم ہوتا تھا، اسی طرح پھلوں کی پھانکوں کو پلیٹ میں اس طرح سجاتی تھیں کہ دیکھنے والا عش عش کر جائے اور بغیر تعریف کئے نہ رہے۔

والد صاحب کی خدمت گزاری جو اول دن سے آخر دم تک اس کو نبھایا اس میں ذرہ برابر فرق نہیں ہوا۔

دن بھر کی مصروفیات کے بعد عشاء کے بعد جب تمام کاموں سے فراغت ہو جاتی تھی تو ہم لوگوں کو بٹھا کر دعائیں، قرآن شریف کی چھوٹی چھوٹی سورتیں، اللہ رسول کے قصے ایسی خوبی سے سناتی تھیں کہ دل میں اترتے چلے جاتے تھے، صحابہ کرام اور صحابیات کے حالات اور بزرگوں کے واقعات بھی سناتی رہتی تھیں، قرآن مجید کی خود حافظہ تھیں، رمضان شریف میں والد صاحب کی خدمت کے باوجود اپنے بھتیجے سید حبیب الرحمٰن سے دور کرتیں اور رات کو تراویح میں سناتی تھیں۔

والد صاحب کی وفات کے بعد ہمہ تن خدا کی طرح متوجہ ہو گئیں، گرمی میں ڈھائی بجے سے اور جاڑوں میں تین بجے سے اور رمضان شریف میں گرمی میں ایک بجے سے اور جاڑوں میں ڈیڑھ بجے سے تہجد میں اُٹھ بیٹھتی تھیں اور بڑی لمبی لمبی سورتیں پڑھتی تھیں مثلاً سورہ حدید، حشر، دخان، یسین شریف، الم سجدہ، حم سجدہ، طور، نجم، واقعہ، رحمٰن، ق، ذاریات وغیرہ۔

واقف ہوا گر مدت بیداری شب سے　　اونچی ہے ثریا سے بھی خاک پر اسرار

تہجد میں اس قدر روتی تھیں کہ آنسوؤں سے جائے نماز تر ہو جاتی تھی اور کبھی اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے دنیا کی خواہش نہیں کی، بس اللہ رسول کی محبت دینی خوبیاں اور دینی خدمت کی توفیق ہی کی ہمیشہ دعا کرتی تھی، صبح چار بجے انگیٹھی جلا کر رکھ دیتی تھیں اور خود نماز میں مصروف ہو جاتی تھیں، دوسرے لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے تھے، نماز پڑھ کر سب کو جگانا شروع کرتیں اور جو کاہلی کرتا اس پر ناراض ہو جاتی تھیں اور جو نماز پڑھ کر بھی

Marfat.com

سو جاتا اس پر بھی ناراض ہو جاتی تھیں کہ یہ تو عبادت کا وقت ہے۔

خود تہجد کے بعد صبح تک لا الہ الا اللہ کی ضرب لگاتی تھیں، صبح کی نماز کے بعد تسبیحات میں مشغول رہتیں، پھر اشراق پڑھ کر ناشتہ کر کے پھر کلام اللہ کی تلاوت کرتیں، اس کے بعد گھر کا کام کرتیں پھر چاشت کی نماز کے بعد مناجاتیں لکھنا شروع کر دیتیں، ظہر کا کھانا کھا کر کچھ دیر آرام کرتیں پھر اذانِ ظہر سے ایک گھنٹہ پہلے اٹھ جاتیں، جائے نماز پر بیٹھ کر تسبیح میں مشغول ہو جاتی تھیں، جب ظہر کی اذان ہو جاتی تو اولاً نماز پڑھتیں پھر سورہ فتح، سورہ نساء پڑھتی تھیں، اس کے بعد عصر تک تسبیحات پڑھتی رہتی تھیں، عصر کا وقت شروع ہونے پر عصر کی نماز پڑھ کر کلام اللہ کی کچھ سورتیں مغرب تک پڑھتی رہتی تھیں اور حضرت علی میاں کی شادی ہوئی تو پورا گھر اپنی چھوٹی بہو کے سپرد کر دیا، آخری وقت میں جب آنکھ کی بصارت بالکل ختم ہو گئی تھی تو پھر دن رات نماز، تسبیح، تلاوتِ کلام ہر وقت یہی مشغلہ رہ گیا تھا، سرہانے گھڑی رکھنے کے باوجود ہر ایک سے معلوم کرتی رہتیں کہ کیا بجا ہے؟

ان کی صاحبزادی امۃ اللہ تسنیم کہتی ہیں کہ میں اکثر قریب میں بیٹھی رہتی میں کہتی کہ میں بتا دوں گی جب نماز کا وقت شروع ہو گا لیکن پھر بھی ہر دس منٹ کے بعد پوچھتی کہ کیا بجا ہے؟ مغرب کے وقت تو ایک آدمی دروازے پر بٹھا دیتیں جیسے اذان کی آواز سنے فوراً اطلاع کر دے۔

امۃ اللہ تسنیم کہتی ہیں کہ عرصہ سے انہوں نے اپنی یہ عادت بنا رکھی تھی کہ ناشتہ سے فارغ ہو کر سورہ فاتحہ اور ''الم مفلحون'' تک، آیت الکرسی، ''آمن الرسول'' آخر تک، سورہ کہف کی اول آخر کی دس دس آیتیں، اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسمائے حسنیٰ، سورہ الم نشرح، سورہ اخلاص، سورہ فلق، سورہ ناس، ''وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ'' سے ''لَمَجْنُوْنٌ'' تک، ''قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَا'' سے ''مُؤْمِنُوْنَ'' تک، ''وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗ اِلَّا ھُوَ وَاِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ یُصِیْبُ بِہٖ مَنْ یَّشَاءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَھُوَ

Marfat.com

الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ''، ''رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ'' سے ''یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ'' تک، ''اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا'' مزید اس پر حزب الاعظم کی چند مخصوص دعائیں درود شریف صلوۃ تنجینا وغیرہ پڑھ کر پانی پر دم کر دیتیں اور گھر کے تمام افراد کو وہ دم کیا ہوا پانی پلاتی تھیں، یہ پانی لوگ دور دور سے پینے آتے تھے، اللہ اس سے ان کو شفاء بھی دیتا تھا مناجات پڑھنا اور پھر آخر زمانے میں مناجات سنتی تھیں، اور نصیحت فرماتیں کہ سورہ واقعہ پڑھو فاقہ نہیں آئے گا اور ہر فرض نماز کے بعد انیس انیس بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر دعا کرو اس سے دعا قبول ہوگی، دنیا سے تو ہمیشہ نفرت ہی رہی اور فیشن سے بھی قلبی عداوت تھی۔

نہ سمجھے تھے کہ اس جہاں سے یوں جدا ہوں گے
یہ سنتے گو چلے آئے تھے اک دن جان جانی ہے

آخری ایام میں آنکھوں سے بالکل معذور ہوگئی تھیں مگر دل و دماغ پوری طرح کام کرتا تھا، پیروں کی طاقت بھی بالکل جواب دے چکی تھی، رفعِ حاجت وغیرہ کے لئے دوسرے کے سہارے سے جاتی تھیں، مگر ان معذوری کے ایام میں بھی نوافل، تلاوت، ذکر وغیرہ کا بہت زیادہ اہتمام کرتی تھیں، آخری شب و روز کے چند گھنٹوں کے سوا جو سونے میں صرف ہوتے تھے کوئی لمحہ یادِ نبی یا دینی باتوں کے کہنے اور سننے کے علاوہ نہیں گزرتا تھا، عموماً یہ اشعار پڑھا کرتی تھیں جو انہوں نے اپنے انتقال سے تقریباً چالیس سال پہلے کہے تھے:

جینے کی تمنا ہے نہ مرنے کا مجھے غم
ہے فکر تو یہ بس تجھے بھولوں نہ کسی دم
چپ ہو نہ زبان میری تیری حمد وثنا میں
فرق آنے نہ پائے رہ تسلیم ورضا میں
جب تک کہ رہوں زندہ تری الفت کا بھروں دم
بھولوں نہ تجھے میں مجھے رکھ یاد تو ہر دم [1]

[1] بیس بڑی خواتین: ص ۲۹۰ تا ۲۹۳

Marfat.com

حضرت عائشہ بنت ابی عثمان کی اپنی بیٹی کو عمدہ نصیحت

ابو عبد الرحمٰن محمد بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عائشہ نامی ایک خاتون بڑی ہی عبادت گزار تھیں، وہ اپنی بیٹی سے فرمایا کرتی تھیں!

فنا ہو جانے والی چیزوں سے خوش نہ ہوا کرو۔

اور چلی جانے والی چیز پر پریشان مت ہو۔

خدا کی اطاعت وعبادت میں خوشی محسوس کرو۔

اور ڈرتی رہو کہیں اللہ کی نگاہوں سے گر نہ جاؤ۔

اسی حضرت عائشہ کی بیٹی فرماتی ہیں کہ مجھ سے میری والدہ فرمایا کرتی تھیں:

جو شخص تنہائی میں وحشت محسوس کرے تو سمجھ لو کہ ابھی وہ رب سے مانوس نہیں، اور جس شخص نے اللہ کے کسی بندے کو حقیر جانا تو جان لو کہ اس کو اپنے رب کی معرفت حاصل نہیں ہے، کیونکہ جو خالق کو پسند کرتا ہے تو اس کی مخلوق سے بھی محبت کرتا ہے۔ ❶

بیٹا موت کی تکلیف بہت سخت ہے

عثمان بن سودہ طفاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ بہت عبادت گزار تھیں، ان کے دن ورات یادِ الٰہی میں بسر ہوتے تھے، ایک مرتبہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگ رہی تھیں:

''اے میرے آقا! موت کے وقت مجھے شرمندہ نہ فرمائیے گا، قبر میں میرے لئے سامانِ وحشت نہ پیدا کیجئے گا۔''

جب ان کا انتقال ہو گیا تو میں نے ایک روز خواب میں والدہ محترمہ کو دیکھا، میں نے پوچھا کیا حال ہے، اس پر انہوں نے فرمایا:

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات نيسا بور، ترجمة: عائشه بنت أبى عثمان، ج۲ ص۳۱۶

Marfat.com

اے میرے بیٹے! موت کی تکلیف بہت سخت ہوتی ہے۔ اس سے مجھ کو بھی گزرنا پڑا ہے، پھر اس کے بعد سے تو میں آرام میں ہوں۔

میں نے دریافت کیا آپ کو کس چیز کی ضرورت ہے؟ اس پر میری والدہ نے فرمایا:

ہاں! میرے لئے دعا برابر کرتے رہا کرو، اس چیز سے بڑا سکون و آرام ملتا ہے۔ [1]

حضرت اُم زیاد رضی اللہ عنہا کی چند عورتوں کے ساتھ خیبر میں شرکت

حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مردوں کو تو جہاد کی شرکت کا شوق تھا ہی جس کے واقعات کثرت سے نقل کئے جاتے ہیں، عورتیں بھی اس چیز میں مردوں سے پیچھے نہیں تھیں، ہمیشہ مشتاق رہتی تھیں اور جہاں موقع مل جاتا پہنچ جاتیں۔ ام زیاد رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ خیبر کی لڑائی میں ہم چھ عورتیں جہاد میں شرکت کے لئے آئیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی تو ہم کو بلایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر غصہ کے آثار تھے، ارشاد فرمایا کہ تم کس کی اجازت سے آئیں اور کس کے ساتھ آئیں؟ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم کو اُون بننا آتا ہے اور جہاد میں اس کی ضرورت پڑتی ہے، زخموں کی دوائیں بھی ہمارے پاس ہیں، اور کچھ نہیں تو مجاہدین کو تیر ہی پکڑانے میں مدد دیں گی، اور جو بیمار ہوگا اس کی تیمارداری کی مدد ہو سکے گی، ستو وغیرہ گھولنے اور پلانے میں کام دیدیں گی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہر جانے کی اجازت دیدی۔

فائدہ: حق تعالیٰ شانہ نے اس وقت عورتوں میں بھی کچھ ایسا ولولہ اور جرأت پیدا فرمائی تھی جو آج کل مردوں میں بھی نہیں ہے، دیکھئے یہ سب اپنے شوق سے خود ہی پہنچ گئیں اور کتنے کام اپنے کرنے کے تجویز کر لئے۔ حُنین کی لڑائی میں ام سلیم رضی اللہ عنہا باوجودیکہ حاملہ تھیں، عبداللہ بن ابی طلحہ پیٹ میں تھے، شریک ہوئیں اور ایک خنجر ساتھ لئے رہتی تھیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کس لئے ہے؟ عرض کیا کہ اگر کوئی کافر میرے پاس آئے

[1] صفة الصفوة : ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، ج ۲ ص ۲۵۳

Marfat.com

گا تو اس کے پیٹ میں گھونپ دوں گی، اس سے پہلے اُحد وغیرہ کی لڑائی میں بھی یہ شریک ہوئی تھیں، زخمیوں اور بیماروں کی خدمت کرتی تھیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ اور ام سلیم رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ نہایت مستعدی سے مشک بھر کر لاتی تھیں اور زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں اور جب خالی ہو جاتی تو پھر بھر لاتیں۔ ❶

عشقِ رسول میں روضہ اطہر پر جان دیدی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کرادو، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حجرہ مبارک کھولا، وہ صحابیہ عشق نبوی میں اس قدر مغلوب تھی کہ زیارت کر کے روتی رہی اور روتے روتے انتقال کر گئی۔ ❷

حضرت زینب بنت جحش کے نکاح میں حضرت ام سلیم کا ہدیہ

صحیح بخاری میں ہے کہ ۵ھ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا، تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک بڑے برتن میں ایک خاص قسم کا حلوا بنا کر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ بھیجا اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرنا کہ اس حقیر ہدیے کو قبول فرمائیں۔ ❸

خوبصورت بیوی اور بدصورت شوہر

عمران بن حطان کی بیوی بہت ہی خوبصورت تھی، اور وہ خود پستہ قد اور بدصورت تھے، ایک دن بیوی نے کہا: مجھے یقین ہے میں اور آپ جنت میں جائیں گے، عمران نے

❶ فضائلِ اعمال: ص۱۳۱/سنن أبي داود: كتاب الجهاد، باب في المرأة والعبد يحذيان من الغنيمة، ج۳ ص۷۴، رقم الحديث: ۲۷۲۹

❷ الشفاء بتعريف حقوق المصطفى: القسم الثاني، الباب الثاني، ج۲ ص۲۳

❸ الطبقات الكبرى: ترجمة: أم سليم بنت ملحان، ج۸ ص۳۱۵

Marfat.com

پوچھا کیسے؟ اس نے کہا: تمہیں میری جیسی بیوی ملی ہے، تم اس پر شکر کرتے ہو اور مجھے تمہارے جیسا شوہر ملا ہے، میں اس پر صبر کرتی ہوں اور صبر کرنے والا اور شکر کرنے والا دونوں جنت میں جائیں گے۔

كان لعمران بن حطان زوج جميلة، وكان هو قصيرا دميما، فقالت له ذات يوم إعلم أني وإياك في الجنة، قال كيف؟ قالت لأنك أعطيت مثلي فشكرت، وأنا بليت بمثلك فصبرت، والصابر والشاكر في الجنة. ❶

علامہ واقدی اور اُن کی اہلیہ کا ایثار و ہمدردی کا ایک حیرت انگیز واقعہ

علامہ واقدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے بڑی مالی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا، فاقوں تک نوبت پہنچی، گھر سے اطلاع آئی کہ عید کا موقع ہے اور گھر میں کچھ نہیں، بڑے تو صبر کرلیں گے، لیکن بچے مفلسی کی عید کیسے گزاریں گے؟ یہ سن کر میں اپنے ایک تاجر دوست کے پاس قرض لینے گیا، وہ مجھے دیکھتے ہی سمجھ گیا اور بارہ سو درہم کی سربمہر ایک تھیلی میرے ہاتھ تھمادی، میں گھر آیا، ابھی بیٹھا ہی تھا کہ میرا ایک ہاشمی دوست آیا، اس کے گھر میں افلاس وغربت نے ڈیرہ ڈالا تھا، وہ قرض رقم چاہتا تھا، میں نے گھر جا کر اہلیہ کو قصہ سنایا، کہنے لگی، کتنی رقم دینے کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا، تھیلی کی رقم نصف نصف تقسیم کرلیں گے، اس طرح دونوں کا کام چل جائے گا، کہنے لگی، بڑی عجیب بات ہے، آپ ایک عام آدمی کے پاس گئے، اس نے آپ کو بارہ سو درہم دیے اور آپ اسے ایک عام آدمی کے عطیہ کا نصف دے رہے ہیں، آپ اسے پوری تھیلی دے دیں۔ چنانچہ میں نے وہ تھیلی کھولے بغیر سربمہر اس کے حوالہ کردی، وہ تھیلی لے کر گھر پہنچا تو میرا تاجر دوست اس کے پاس گیا، کہا، عید کی آمد ہے، گھر میں کچھ نہیں، کچھ رقم قرض چاہئے۔ ہاشمی دوست نے وہی تھیلی سربمہر

❶ ربيع الأبرار ونصوص الأخيار: الباب التاسع عشر، ص ۲ ص ۵۹

Marfat.com

اس کے حوالہ کردی، اپنی ہی تھیلی اسی طرح سر بہ مہر دیکھ کر اسے بڑی حیرت ہوئی کہ یہ ماجرا کیا ہے؟ وہ تھیلی ہاشمی دوست کے ہاں چھوڑ کر میرے پاس آیا، میں نے اسے پورا قصہ سنایا، درحقیقت تاجر دوست کے پاس بھی اس تھیلی کے علاوہ کچھ نہیں تھا وہ سارا مجھے دے گیا تھا، اور خود قرض لینے ہاشمی کے پاس چلا، ہاشمی نے جب وہ حوالہ کرنا چاہا تو راز کھل گیا۔

ایثار و ہمدردی کے اس انوکھے واقعہ کی اطلاع جب وزیر یحییٰ بن خالد کے پاس پہنچی تو وہ دس ہزار دینار لے کر آئے، کہنے لگے، ان میں دو ہزار آپ کے، دو ہزار آپ کے ہاشمی دوست کے، دو ہزار تاجر دوست کے اور چار ہزار آپ کی اہلیہ کے ہیں کیوں کہ وہ تو سب میں زیادہ قابل قدر اور لائق اعزاز ہے۔ ❶

مٹی اور برادے کا آٹے میں تبدیل ہو جانا

حضرت ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ کی زوجہ نے اپنے شوہر کو کہا کہ گھر میں آٹا نہیں ہے، ابو مسلم رحمہ اللہ بولے کیا کوئی چیز ہے؟ ام مسلم نے کہا کہ ایک درہم ہے جس کا سوت بیچا تھا، انہوں نے کہا کہ وہ مجھے دے دو اور تھیلا لاؤ، پھر وہ بازار چلے گئے، وہ ایک شخص کے پاس کھڑے ہو کر کھانا خرید رہے تھے کہ ایک سائل آ کھڑا ہوا اور بولا اے ابو مسلم! مجھ پر صدقہ کر دو، اس نے مطلب میں بڑی الحاح وزاری کی تو انہوں نے وہ ایک درہم اُسے دے دیا، پھر تھیلے کو لکڑی کے برادے اور مٹی سے بھر دیا، گھر کی طرف آئے اور دروازے کے پیچھے رکھ کر واپس ہو لئے، جب ام مسلم نے اس تھیلے کو کھولا تو اس میں سفید آٹا تھا، انہوں نے اسے گوندھا اور روٹیاں پکالیں، جب رات کو ابو مسلم آئے تو انہوں نے ان کے سامنے دستر خوان اور چپاتیاں رکھیں، ابو مسلم نے کہا یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا اے ام مسلم، انہوں نے جواب دیا، یہ اس آٹے سے بنائی ہیں جو تم دن کو لائے تھے، تو ابو مسلم

❶ کتابوں کی درس گاہ میں: ص ۸۵، ۸۶/ تاریخ بغداد: ترجمة: محمد بن عمر بن واقد أبو عبد الله الواقدي، ج ۳ ص ۲۲۹، رقم الترجمة: ۱۲۵۵

Marfat.com

کھانے لگے اور رو دیئے۔ ❶

حضرت اُمیہ موصلیہ کا خوفِ خدا کے سبب کثرت سے رونا

ابو ولید رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے امیہ بنت ابو المورع موصلیہ جیسی جہنم کے خوف سے رونے والا نہیں دیکھی، جب آگ کا ذکر ہوتا تو کہتی تھی: آگ میں داخل کئے گئے، آگ ہی کھائی، آگ ہی پی لی اور زندگی گزاری، پھر بہت روتی تھی اور اتنا روتی تھی کہ خون کے آنسو روتی، یوں تڑپتی تھی جیسے دانہ ہانڈی میں آگ کے جلنے کے بعد تڑپے۔ راوی کہتے ہیں اس سے زیادہ خوفِ خدا والی عورت میں نے نہیں دیکھی۔ ❷

ناز و نعمت میں پرورش پانے والی ملکہ پر مصائب و تنگدستی

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے اپنی بیوی فاطمہ کو اس کے مستقبل کے بارے میں اختیار دے دیا تھا، اس لئے کہ وہ اپنی اس ذمہ داری کو محسوس کر رہے تھے کہ جس سے انہیں دنیا کی ہر چیز حتی کہ اپنی حسین و جمیل شریکِ حیات بوجھ لگنے لگی تھی۔

یہاں فاطمہ اپنی عقل کی وجہ سے چمکی اور اپنی فکر سلیم سے بلند ہوئی، اس نے اپنے شوہر کے ساتھ ہر حال میں قیام اختیار کر لیا اور ان کے ساتھ ان کی اس تنگ حالی و پریشانی میں ہاتھ بٹانے لگی، جو انہوں نے خود پر فرض کر لی تھی اور یہیں سے عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے اپنے ساتھ انہیں بھی ذمے داریوں میں لگا دیا، پھر وہ سیدہ جو ایک خلیفہ کی بیوی، ایک خلیفہ کی بیٹی، ایک خلیفہ کی بہن تھی، جس کا خلافت نے گلے کے ہار کی طرح احاطہ کیا ہوا تھا، اور جو ریشمی لباسوں اور سونے جواہرات کی رنگینیوں میں پلی بڑھی تھی، ایسی بن گئی جو دنیا میں دو موٹے کھردرے کپڑوں کے سوا کسی چیز کی مالک نہ تھی، وہ سوائے روٹی کے سوکھے ٹکڑوں یا

❶ سير السلف الصالحين لإسماعيل بن محمد الأصبهاني: ذكر عبد الله بن ثوب أبي مسلم الخولاني، ص ۸۷۷، ۸۷۸ ❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات الموصل، ترجمة: أمية بنت أبي المورع، ج ۲ ص ۳۵۸

Marfat.com

پیاز لہسن کے علاوہ کچھ نہیں کھاتی تھی اور اس کی آنتیں لمبی راتوں میں خالی رہتیں، حتی کہ ایک مرتبہ وہ کہنے لگیں کہ کاش ہمارے اور خلافت کے درمیان مشرق ومغرب کی مسافت جیسا فاصلہ ہوتا، قسم خدا کی جب سے یہ خلافت ہمیں ملی ہے، ہم نے کوئی خوشی نہیں دیکھی۔

مگر ان کا یہ نظریہ اس وقت بدل گیا جب انہوں نے اس نئی زندگی، تنگ حالی اور زُہد میں اپنے شوہر کی عظمت کو محسوس کیا، ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ ان کے پاس آئے، ان کے پاس ایک جوہر تھا جس کی مثال ملنا مشکل تھی، حضرت عمر نے فرمایا یہ تمہارے پاس کہاں سے آ گیا؟ فرمایا کہ یہ مجھے میرے والد عبد الملک نے دیا تھا، عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کہنے لگے یا تو تم اسے بیت المال میں واپس کر دو ورنہ مجھے اپنی جدائی کی اجازت دو، میں پسند نہیں کرتا کہ یہ جوہر، میں اور تم ایک ہی گھر میں ہوں، فاطمہ نے کہا نہیں بلکہ میں آپ کو اختیار کرتی ہوں، اگر میرے پاس اس سے کئی گنا زیادہ دولت ہوتی تب بھی، تو انہوں نے اسے مسلمانوں کے بیت المال میں جمع کرا دیا۔

جب ان کے بھائی یزید بن عبد الملک خلیفہ ہوئے تو انہوں نے کہا اگر تم چاہو تو میں یہ ہیرا یا اس کی قیمت تمہیں لوٹا دوں، فاطمہ نے کہا میں نہیں چاہتی، میں ان کی زندگی میں اس پر راضی تھی اور ان کی موت کے بعد رجوع کروں، نہیں خدا کی قسم! مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں، جب یزید نے ان کا یہ نظریہ دیکھا تو اس ہیرے کو اپنے بیٹوں اور بیوی میں تقسیم کر دیا۔ [1]

حضرت ابو حمید ساعدی کی اہلیہ کا حضور کے ساتھ نماز پڑھنے کا شوق

آپ مشہور صحابی حضرت ابو حمید ساعدی انصاری رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں، ان کو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے انتہا عقیدت اور محبت تھی اور عبادت سے بھی بڑا شغف تھا،

[1] الطبقات الکبری: ترجمة: عمر بن عبد العزیز، ج۵ ص۳۰۶/ تاریخ مدینة دمشق: ترجمة: فاطمة بنت عبد الملک بن مروان، ج۷۰ ص۳۰، ۳۱

Marfat.com

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، میرا جی چاہتا ہے کہ آپ کے ساتھ نماز پڑھا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ تم میرے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہو لیکن تمہارا اپنی مخصوص کوٹھڑی میں نماز پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ تم گھر کے دوسرے کمروں میں نماز پڑھو، اور تمہارا گھر کے کسی کمرے میں نماز پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ تم گھر کی چار دیواری (صحن) میں کسی جگہ نماز پڑھو، اور تمہارا گھر کی چار دیواری میں نماز پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ تم اپنے قبیلے (محلے) کی مسجد میں نماز پڑھو، اور تمہارا قبیلے (محلے) کی مسجد میں نماز پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ تم میری مسجد میں نماز پڑھو۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سن کر انہوں نے اپنے گھر کے ایک کونے میں اپنے لئے نماز کی جگہ بنوائی اور جب تک زندہ رہیں اسی جگہ نماز ادا کرتی رہیں۔ ❶

ابتدائی زمانے میں حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا پر تنگدستی

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اپنی تنگدستی کے زمانے کا ایک واقعہ ذکر کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں اس زمین میں تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائی تھی، یہ بونظیر والی زمین کہلاتی تھی، ایک دن زبیر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہیں باہر گئے، ہمارا ایک یہودی پڑوسی تھا اس نے ایک بکری ذبح کی اور بھونی:

فَوَجَدْتُ رِيحَهَا فَدَخَلَنِي مِنْ رِيحِ اللَّحْمِ مَا لَمْ يُدْخِلْنِي مِنْ شَيْءٍ قَطُّ وَأَنَا حَامِلٌ بِابْنَةٍ لِي تُدْعَى خَدِيجَةَ، فَلَمْ أَصْبِرْ فَانْطَلَقْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقْتَبِسُ مِنْهَا نَارًا لَعَلَّهَا تُطْعِمُنِي، وَمَا لِي مِنْ حَاجَةٍ إِلَى النَّارِ، فَلَمَّا شَمَمْتُ

❶ أسد الغابة في معرفة الصحابة: ترجمة: أم حميد الأنصارية امرأة أبي حميد الساعدي، ج۷ ص ۳۱۱، رقم الترجمة: ۷۴۲۷

Marfat.com

رِيحَهُ، وَرَأَيْتُهُ ازْدَدْتُ شَرًّا فَأَطْفَأْتُهُ، ثُمَّ جِئْتُ الثَّانِيَةَ أَقْتَبِسُ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ الثَّالِثَةَ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ قَعَدْتُ أَبْكِي وَأَدْعُو اللّٰهَ.

اس کی خوشبو جب میری ناک میں پہنچی تو مجھے ایسی سخت اشتہاء پیدا ہوئی کہ اس سے پہلے کبھی پیدا نہیں ہوئی تھی۔ ان دنوں میری بیٹی خدیجہ پیدا ہونے والی تھی، مجھ سے صبر نہ ہو سکا، میں یہودی عورت کے پاس آگ لینے گئی اس ارادے سے کہ شاید کہ وہ مجھ سے کھانے کی بات پوچھے ورنہ مجھے آگ کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ وہاں پہنچ کر خوشبو سے میری اشتہاء میں اور اضافہ ہو گیا لیکن یہودی عورت نے کھانے کی بات نہ کی۔ میں آگ لیکر اپنے گھر آ گئی اور کچھ دیر بعد پھر اس عورت کے گھر گئی پھر بھی اس نے کھانے کی بات نہ کی۔ تیسری مرتبہ پھر میں نے اس کے گھر کا پھیرا ڈالا لیکن کسی نے بات نہ پوچھی۔ اب میں اپنے گھر میں بیٹھ کر رونے لگی اور اللہ سے دعا کی کہ یا الٰہی میری بھوک کا سامان مہیا کر دے۔

اتنے میں اس یہودیہ کا شوہر اپنے گھر آیا اور آتے ہی پوچھا، کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا؟ یہودیہ نے کہا، ہاں پڑوس کی عرب عورت آئی تھی۔ یہودی نے کہا جب تک اس گوشت میں سے تو اس کے پاس کچھ نہ بھیجے گی میں ہرگز اس کو نہ کھاؤں گا (کیونکہ اس کو ڈر تھا کہ کہیں کھانے کو نظر نہ لگ گئی ہو) چنانچہ اس نے میرے پاس گوشت کا ایک پیالہ بھیج دیا۔ (اس زمانے میں) میرے لئے اس وقت اس سے زیادہ پسندیدہ اور لذیذ کوئی کھانا نہیں تھا۔ [1]

ایک بڑھیا کی دربار سلطان میں تاریخی دلیری

سلطان محمود رحمہ اللہ کے زمانہ میں کوچ بلوچ کرمان کے پہاڑی جرگوں کے قزاقوں نے رباط اور ویرکچھن (اصفہان) میں ڈاکہ ڈالا، ایک بڑھیا کا مال واسباب بھی لٹ گیا، اس نے سلطان سے فریاد کی:

[1] المعجم الكبير: باب الألف، أسماء بنت أبي بكر الصديق رضى الله عنها، ج ۲۴ ص ۱۰۳، رقم الحديث: ۲۷۸

Marfat.com

آپ خدا کی طرف سے ہمارے محافظ ونگہبان ہیں، یا میرا مال دلائیے یا اس کا معاوضہ عطا کیجیے۔

سلطان نے کہا کہ معلوم نہیں ویرکچھن کہاں ہے! بڑھیا بولی، اے سلطان! اس قدر ملک فتح کرو کہ ان کے جغرافیہ سے واقفیت رہ سکے اور ان کا انتظام ہو سکے۔

سلطان نے اس جواب کو تسلیم کر کے پھر کہا یہ لوگ کہاں سے آئے تھے اور کون تھے۔ بڑھیا نے کہا کوچ بلوچ کے ڈاکو تھے جو کرمان کے قریب ہے، سلطان نے کہا وہ ملک تو میری سرحد سے باہر ہے اس کا میں کیا انتظام کر سکتا ہوں۔

بڑھیا نے کہا کیا اسی عدل وانصاف پر شہنشاہی کا دعویٰ ہے، وہ بادشاہ کیا جو اپنی سلطنت کا انتظام نہ کر سکے، اور وہ چرواہا کیسا جو اپنی بکریوں کو بھیڑیئے سے نہ بچا سکے۔ اس میں میرا تنہا اور ضعیف ہونا اور آپ کا فوج اور لشکر رکھنا دونوں برابر ہیں۔

سلطان محمود رحمہ اللہ نے جب بڑھیا کے یہ جواں مردانہ کپکپا دینے والے کلمات سنے تو اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اس کو بہت کچھ دے دلا کر رخصت کیا اور ابوعلی الیاس امیر کرمان کو لکھا کہ مفسدوں اور ڈاکوؤں کو گرفتار کر کے ہمارے حضور میں بھیج دو یا مال ڈکیتی برآمد کر کے قزاقوں کو پھانسی دے دو تا کہ آئندہ وہ میرے ملک میں لوٹ مار نہ کر سکیں۔ ورنہ یاد رکھو کرمان بمقابلہ سومنات بہت نزدیک ہے۔

امیر کرمان سلطان کے خوف سے ایک جرار فوج لے کر گیا، دس ہزار بلوچی قتل ہوئے اور بے انتہا مال غنیمت ہاتھ لگا۔ امیر ابوعلی نے سب سامان غزنی بھجوا دیا، سلطان نے منادی کرادی کہ جن لوگوں کا نقصان ہوا ہے وہ آ کر اپنا مال پہچان لیں، تمام ملک سے لوگ آتے تھے اور اپنا مال پہچان کر لے جاتے تھے، سلطان نے ایک اور کام یہ کیا کہ ملک سے ہر قسم کی خبریں منگوانے کے لئے پرچہ نویس مقرر کر دیئے تا کہ حاکموں کے ظلم وستم اور تغافل اور ملک کے حالات کی خبر ملتی رہے۔

Marfat.com

ایک بڑھیا کی آزادی اور جرأت نے ملک کو کس قدر فائدہ پہنچایا کہ ڈاکوؤں سے ہمیشہ کے لئے نجات مل گئی اور چھینا ہوا مال بھی واپس آ گیا۔ ❶

شوہر سے طلاق مانگنے پر جنت حرام

عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ أَيُّمَا إِمْرَءَ ةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَآئِحَةُ الْجَنَّةِ. ❷

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اپنے شوہر سے بلا کسی ضرورت شدیدہ و پریشانی کے طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

طلاق اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبغوض ہے کہ اس سے دو خاندانوں کے درمیان عناد اور مخالفت پیدا ہوتی ہے، لڑائی جھگڑے کے علاوہ بہت سے گناہوں کا سبب ہے، تعلقات ٹوٹتے اور خراب ہوتے ہیں، جوڑ اور ربط محمود ہے اور اس کی تاکید ہے توڑ مذموم ہے اور اس پر سخت وعید ہے۔ اسی وجہ سے طلاق کے مطالبہ پر سخت وعید ہے کہ ایسی عورت جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گی جب کہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی دوری سے آئے گی۔

عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ شوہر اور بیوی میں لڑائی ہوگئی گھریلو زندگی میں ایسی باتیں پیش آ جاتی ہیں، سو عورت مارے غصہ کے کہتی ہے کہ ہمیں چھوڑ دیجیے، ہمارا رشتہ ختم کر دیجیے۔ بسا اوقات شوہر غصہ اور غیظ میں ہونے کی وجہ سے کہتا ہے جاؤ۔ بیوی کو ہرگز زبان سے ایسی بات نہ نکالنی چاہیے کہ جہاں مرد کو پریشانی بھگتنی پڑتی ہے وہاں عورت کی زندگی بھی اجیرن بن جاتی ہے، چھوٹے بچے ہوں تو اور پریشانی، بیوی کے لئے دوبارہ شادی کرنا ہندوستان اور پاکستان کے ماحول میں تو بہت ہی مشکل ہے، جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ

❶ نظام الملک طوسی، حصہ دوم: ص ۲۵۶

❷ سنن أبي داود: كتاب الطلاق، باب في الخلع، ج ۲ ص ۲۶۸، رقم الحديث: ۲۲۲۶

Marfat.com

عورت ہر اعتبار سے پریشان ہو جاتی ہے اور بہت سے دوسرے گناہوں کا راستہ نکل جاتا ہے، دین و دنیا دونوں خراب ہوتے ہیں۔ اسی لئے شیطان کوشش کرتا ہے کہ طلاق کی نوبت آجائے اور گناہوں کا دروازہ کھل جائے۔ سو جہاں تک ہو سکے طلاق کی صورت پیدا نہ ہونے دیں۔

حضرت عاتکہ کا اپنے شوہر کے انتقال پر مرثیہ پڑھنا

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں کہ حضرت عاتکہ بنت زید بن عمرو بن طفیل حضرت عبداللہ بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ان سے بہت محبت تھی، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک باغ اس شرط پر دیا کہ وہ ان کے مرنے کے بعد کسی سے شادی نہیں کریں گی۔ غزوہ طائف میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ایک تیر لگا تھا جس کا زخم اس وقت تو ٹھیک ہو گیا لیکن حضور کی وفات کے چالیس دن بعد وہ زخم پھر تازہ ہو گیا جس سے حضرت عبداللہ کا انتقال ہو گیا۔ ان کی بیوی حضرت عاتکہ نے مرثیہ میں یہ اشعار کہے:

وَآلَیْتُ لَا تَنْفَکُّ عَیْنِیْ سَخِیْنَۃً عَلَیْکَ وَلَا یَنْفَکُّ جِلْدِیْ أَغْبَرَا
مَدَی الدَّھْرُ مَا غَنَّتْ حَمَامَۃُ أَیْکَۃٍ وَمَا طَرَدَ اللَّیْلُ الصَّبَاحَ الْمُنَوَّرَا

اور میں نے قسم کھائی ہے کہ زندگی بھر اس وقت تک میری آنکھیں آپ پر گرم آنسو بہاتی رہیں گی (غم کے آنسو گرم ہوتے ہیں) اور میرا جسم گرد آلود رہے گا (یعنی میں زیب و زینت نہیں کروں گی) جب تک گھنے جنگل کی کبوتری گاتی رہے گی اور رات کے بعد روشن صبح آتی رہے گی یعنی (ہمیشہ روتی رہوں گی)۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو شادی کا پیغام دیا تو انہوں نے جواب میں کہا کہ حضرت عبداللہ نے مجھے اس شرط پر ایک باغ دیا تھا کہ میں ان کے بعد شادی نہ کروں گی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کسی عالم سے شادی کے بارے میں مسئلہ پوچھ لو، تو

Marfat.com

انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا، حضرت علی نے فرمایا: حضرت عبداللہ کے ورثاء کو باغ واپس کردو اور شادی کرلو۔ چنانچہ انہوں نے وہ باغ واپس کردیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے شادی کرلی۔ ❶

رخصتی کے وقت ایک عقلمند ماں کی اپنی بیٹی کو دس عمدہ نصیحتیں

۱.....وہاں تمہاری پہلی صفت یہ ہونی چاہئے کہ قناعت پسندگی اور سادگی کے ساتھ رہنا کیونکہ قناعت سے دل کو راحت ملتی ہے۔

۲.....اس کی ایک ایک بات کو توجہ سے سننا اور اس کی اطاعت وفرمانبرداری کا ہر حال میں خیال رکھنا، اس سے تمہارا شوہر خوش رہے گا۔

۳.....شوہر کی نگاہ کا بھی خیال رکھنا تاکہ جب وہ تجھے دیکھے تو اس کی طبیعت بدمزہ نہ ہو۔ اپنے شوہر کی مرضی کے خلاف کوئی بات بھی سرزد نہ ہونے دینا۔

۴.....اس کی پسندیدہ خوشبو کا بھی اہتمام رکھنا، تیرے بدن سے اُسے کوئی ایسی مہک نہ آنے پائے جو اسے ناپسند و ناگوار ہو۔ تمہارا خاوند تمہیں صاف ستھری اور خوشبودار حالت میں ہی دیکھے۔ تجھے یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ خوشبو اگر موجود نہ ہو تو پھر پانی سب سے زیادہ خوشبودار چیز ہے۔ اپنے شوہر کے لئے بناؤ سنگھار کرو۔ نیز خوبصورتی پیدا کرنے کے لئے تیرے پاس سرمہ بھی موجود ہے، جب وہ غمزدہ ہو جائے تو اس کے سامنے بالکل کسی خوشی و راحت کا اظہار نہ کرنا، ایسے مواقع پر اس کی دلجوئی ضروری ہے۔ اس طرح اگر وہ خوش نظر آئے تو اس موقع پر کوئی رنج وغم والی بات ہرگز نہ کرنا کہ اس کی ساری خوشی کافور ہو جائے۔

۵.....شوہر کے سونے اور اٹھنے کے اوقات کا بھی خیال رکھنا، کیونکہ قلت نیند سے شدید غصہ پیدا ہو جاتا ہے۔

❶ حیاۃ الصحابۃ: ج۲ ص ۵۲۱، ۵۲۲

Marfat.com

۶.....ان کے کھانے پینے کے اوقات اور کھانے پینے میں پسند و ناپسند کو ملحوظ رکھنا بھی تمہارے فرائض میں شامل ہیں، کیونکہ تا دیر بھوک سے قوتِ برداشت ختم ہونے لگتی ہے، جس کا نتیجہ غصے کی آگ کی صورت میں نکلتا ہے اور یہ آگ بعض اوقات طرفین کو بھی بھسم کر ڈالتی ہے۔

۷.....بیٹی! تم پر اپنے شوہر کے مال کی حفاظت فرض ہے، اس لئے اچھی طرح سمجھ لو کہ مال کی بہترین نگہداشت حسنِ انتظام سے ہی ممکن ہے۔

۸.....تمہیں اپنے شوہر کے اہل وعیال اور ان کے مرتبے کا بھی لحاظ رکھنا ہوگا، ورنہ بصورت دیگر تم طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا ہو جاؤ گی، اس لئے شوہر کے اہل وعیال کی حفاظت تمہیں حسنِ تدبیر سے کرنا ہوگی۔

۹.....اپنے شوہر کی فرمانبرداری تم پر فرض بھی ہے اور تمہارے لئے ناگزیر بھی، اس لئے اس کی کبھی بھی حکم عدولی نہ کرنا۔ اگر تم نے اُس کے سامنے حکم عدولی اور بغاوت کا رویہ اختیار کیا تو پھر اس کا سینہ غصہ سے بھڑک اُٹھے گا۔

۱۰.....تمہارے راز تمہارے شوہر کے راز ہیں اور تمہارے شوہر کے راز تمہارے راز ہیں، اس لئے اس کے کسی بھی راز کو کسی فرد (مرد یا عورت) پر بالکل ظاہر نہ کرنا۔ ان کے علاوہ تجھے یہ بھی اچھی طرح معلوم ہونا چاہئے کہ یہ تمام چیزیں تو اپنے شوہر سے اس وقت تک حاصل نہ کر سکو گی جب تک تو اپنے پسندیدہ یا ناپسندیدہ معاملات کو اپنے شوہر کی خواہشات اور رضامندی کے ماتحت نہ کر دو گی۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے معاملات کو بہتر کرے اور تمہیں اپنی رحمت سے نوازے، آمین۔

جب یہ لڑکی اپنے شوہر کے ہاں پہنچی اور اس نے وہاں اپنی والدہ کی نصیحتوں پر بھرپور انداز میں عمل کیا تو اس کے نتیجے میں اُسے اپنے شوہر کا اعتماد بھی مل گیا اور اس نے محبت وعزت بھی پائی۔

Marfat.com

پھر اسی خاتون سے حارث بن عمرو پیدا ہوئے جو مشہور شاعر امرء القیس کے دادا ہیں۔ ❶

کثرت سے احادیث نقل کرنے والوں میں حضرت عائشہ کا درجہ

کثیر الروایہ صحابہ رضی اللہ عنہم جن کی روایتوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچی ہے، سات اشخاص ہیں:

نام	سن وفات	تعدادِ مرویات
۱.....حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ	۵۹ھ	۵۳۶۴
۲.....حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما	۶۸ھ	۲۶۶۰
۳.....حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما	۷۳ھ	۲۶۳۰
۴.....حضرت جابر رضی اللہ عنہ	۷۴ھ	۲۵۴۰
۵.....حضرت انس رضی اللہ عنہ	۹۳ھ	۲۶۸۶
۶.....حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ	۷۴ھ	۲۲۷۰
۷.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا	۵۸ھ	۲۲۱۰

کثرتِ روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ساتواں نمبر ہے، جن لوگوں کا نام ان سے اوپر ہے ان میں اکثر ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے بعد بھی زندہ رہے، اور ان کی روایت کا سلسلہ چند سال اور جاری رہا ہے، اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت یہ بھی لحاظ رہے کہ وہ ایک پردہ نشین خاتون تھیں، اور اپنے مرد معاصرین کی طرح نہ وہ ہر مجلس میں حاضر رہ سکتی تھیں اور نہ مسلمان طالبینِ علم ان تک ہر وقت پہنچ سکتے تھے اور نہ ان بزرگوں کی طرح ممالک اسلامیہ کے بڑے بڑے شہروں میں ان کا گزر ہوا، لیکن پھر بھی ان کی حیثیت ان سبع سیاروں میں سب سے زیادہ روشن نظر آئے گی۔

❶ العقد الفريد: كتاب النساء وصفاتهن، قولهم في المناكح، ابن حجر وابن محلم، ج۷ ص ۸۹، ۹۰

Marfat.com

فہرست بالا سے معلوم ہو چکا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی کل روایتوں کی تعداد ۲۲۱۰ ہے جن میں سے صحیحین میں ۲۸۶ حدیثیں ان کی روایت سے داخل ہیں، ان میں سے ۱۷۴ حدیثیں دونوں میں مشترک ہیں، ۵۴ حدیثیں ایسی ہیں جو صرف بخاری میں ہیں اور ۵۸ صرف مسلم میں ہیں، اس حساب سے بخاری میں ان کی ۲۲۸ اور مسلم میں ۲۳۲ حدیثیں اور بقیہ حدیثیں حدیث کی دوسری کتابوں میں مذکور ہیں۔ امام احمد رحمہ اللہ کی مسند کی چھٹی جلد میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیثیں جو مصر کے مطبوعہ باریک ٹائپ کے ۲۵۳ صفحوں پر پھیلی ہوئی ہیں، اگر ان کو الگ جمع کیا جائے تو حدیث کی ایک مستقل اور ضخیم کتاب تیار ہو جائے۔ ❶

ایک نہایت نیک صالحہ خاتون حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا

حضرت خولہ بنت حکیم بن امیہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی بیوی تھی، ان کی کنیت ام شریک تھی۔

ان کے خاوند حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سردار مہاجرین اور اللہ کے نیک دل اولیاء میں سے تھے، جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں وفات پائی اور آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی، اور انہیں سب سے پہلے جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

حضرت خولہ بنت حکیم نے مسلمانوں کی اس جماعت کے ساتھ مل کر اسلام قبول کر لیا تھا، جنہوں نے ابتدائی مرحلے میں ہی اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کر لی تھی، جب کہ ابھی اسلام کی آواز ان کے کانوں میں پڑی ہی تھی، اس طرح انہیں اسلام قبول کرنے میں سبقت لے جانے والی خواتین کی فہرست میں شامل ہو کر کامیاب و کامران ہونے کا اعزاز حاصل ہوا تھا۔

جب سے حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے اسلام کی معرفت حاصل کی اور ایمان کی

❶ سیرت عائشہ رضی اللہ عنہا: ص ۱۶۱، ۱۶۲

Marfat.com

مٹھاس سے لطف اندوز ہوئی تو نورِ حق سے اس کی بصیرت میں روشنی کی کرن اتر آئی۔ انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ ہونے کی سعادت حاصل ہوئی، یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بجالاتی، آپ کے بعض کاموں کی نگرانی کرتی، اس طرح اس نے فضل وشرف اور فلاح وکامیابی کا بیشتر حصہ اپنے دامن میں سمیٹ لیا تھا۔

علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ بڑی نیک اور فاضل خاتون تھیں۔ امام حمیدی رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا ایک قول نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں:

زعمت المرأة الصالحة خولة بنت حكيم رضى الله عنها إمرأة عثمان بن مظعون. [1]

عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی بیوی خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا ایک نیک صالح اور سیادت وقیادت کے مرتبے پر فائز خاتون تھیں۔

گستاخِ رسول کے قتل کے لئے ماں کا اپنے بیٹے کو بخوشی اجازت دینا

شمع نبوت کے عظیم شیدائی غازی محمد صدیق کی ولادت ۱۹۱۴ء میں ہوئی، لڑکپن میں ہی اپنے والد ماجد شیخ کرم الٰہی کے سایہ عاطفت سے محروم ہو گئے، آپ کی والدہ محترمہ کا نام عائشہ بی بی تھا، آپ بڑی نیک سیرت اور حوصلہ مند خاتون تھیں، ان کی تربیت کا اثر موصوف کے تاریخی عمل سے ۱۹۳۵ء میں سامنے آیا، جب شمع رسالت کے یہ پروانے تختہ دار کو رونق بخش گئے۔

پالامل سنار ایک صاحب ثروت ہندو سنار تھا، اس کی دکان درگاہ حضرت بلھے شاہ سے ذرا دور تھی، اس کی پشت پر ہندو ساہوکاروں کا ہاتھ تھا، بنیوں کے ٹولے کی حمایت میں ابتداء میں وہ مسلمانوں کی معاشی ناسازگاریوں پر بکواس کرتا تھا، پالامل نے بے ادبیوں کا یہ کھلم کھلا

[1] الاصابة فی تمییز الصحابة: ترجمة: خولة بنت الحكيم، ج۸ ص۱۱۶، رقم: ۱۱۱۱۹

Marfat.com

سلسلہ شروع کر رکھا تھا، ۱۶ مارچ کو جب لوگ نماز پڑھ رہے تھے تو مردود مذکور نے نہ صرف نماز کا مضحکہ اڑایا بلکہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے متعلق نازیبا کلمات بکے، شانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں صریحاً گستاخی کی اس قبیح حرکت پر پورے شہر میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی۔

انہی دنوں کا ذکر ہے کہ ایک رات حافظ غازی محمد صدیق صاحب نیند میں تھے کہ مقدر جاگ اٹھا، نصف شب بیت چکی تھی، جب آپ کو سرور نبی آدم، روح رواں عالم، جناب احمد مجتبیٰ، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی، سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قصور میں ایک بدنصیب ہندو پے در پے ہماری شان میں گستاخیاں کرتا چلا جا رہا ہے، جاؤ اور اس ناپاک زبان کو لگام دو، قبلۂ صدق و وفا، کعبۂ ارباب حلم و حیاء، وارثِ علوم اولین، مورث کمالات آخرین، شہنشاہ فضائل و کمالات، رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت و عزت کا یہ جانباز محافظ کئی روز تک شدت غم و غصہ سے پیچ و تاب کھاتا رہا، ان کے سینے میں جوش غضب کی چنگاریاں چٹخ رہی تھیں، ان کے دل میں ایک ہی جذبہ موجزن تھا کہ وہ جلد از جلد قصور پہنچ کر اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کو جہنم رسید کریں۔

۱۰ ستمبر ۱۹۳۴ء کی بات ہے انہوں نے اپنی والدہ ماجدہ سے عرض کی کہ مجھے خواب میں ایک دریدہ دہن کافر دکھلا کر بتایا گیا ہے کہ یہ ناہنجار توہین نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتکب ہو رہا ہے، اسے گستاخی کا مزہ چکھاؤ تاکہ آئندہ کوئی شاتم اس امر کی جرأت نہ کر سکے، میں قصور اپنے ماموں کے پاس جا رہا ہوں، گستاخ موذی وہیں کا رہنے والا ہے، مجھے بتایا گیا ہے کہ اس ذلیل کتے کی ذلت ناک موت میرے ہی ہاتھوں واقع ہوگی، نیز مجھے تختۂ دار پر جام شہادت پلایا جائے گا، آپ دعا فرمائیں، بارگاہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم میں میری قربانی منظور ہو اور میں اپنے اس عظیم فرض کو بطریق احسن نبھا سکوں۔ ماں نے بخوشی اجازت

Marfat.com

دیدی، ایک مومنہ کے لئے اس سے بڑھ کر کیا مسرت ہوسکتی ہے کہ اس کا بیٹا دین اسلام کے کام آئے۔

۱۷ ستمبر ۱۹۳۴ء کی شام کا واقعہ ہے حضرت قبلہ غازی صاحب دربار بابا بلھے شاہ کے نزدیک نیم کے درخت سے ٹیک لگائے کھڑے تھے، عقابی نگاہیں آنے جانے والوں کا بغور جائزہ لے رہی تھیں، اتنے میں ایسا شخص دکھائی دیا جس نے چہرے پر کسی حد تک نقاب اوڑھ رکھا تھا، آپ نے جھٹ اس کی راہ روکی اور پوچھا تو کون ہے اور کہاں سے آیا ہے؟ یہاں کیا کرتا ہے؟ اسے اپنا نام بتانے میں تامل تھا، نوبت ہاتھا پائی تک پہنچی، آپ کو تنہا دیکھ کر اسے بھی حوصلہ ہوا، وہ کہنے لگا مسلمانوں نے پہلے میرا کیا بگاڑ لیا ہے اور اب کون سی قیامت آجائے گی۔ الغرض غازی موصوف نے اسے پہچان لیا کہ یہی وہ گستاخ رسول ہے جسے ٹھکانے لگانے پر اُسے مامور کیا گیا ہے، غازی نے فرمایا کہ میں تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں، کئی دنوں سے تیری تلاش میں تھا، اے دہن دریدہ ملیچھ! آج تو کسی طرح بھی ذلت ناک موت سے نہیں بچ سکتا، یہ کہہ کر آپ نے تہہ بند سے ریبی (چمڑا کاٹنے کا اوزار) نکالی اور للکارتے ہوئے اس پر حملہ آور ہو گئے، حافظ محمد صدیق متواتر وار کئے جارہے تھے اور زور زور سے نعرۂ تکبیر لگا کر بے غیرت پر برس پڑے، واقعات کے مطابق پورے ساڑھے سات بجے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخی کرنے والا یہ خناس شخص جسے لوگ لالہ پارل شاہ کے نام سے جانتے تھے، اپنے منطقی انجام کو پہنچ گیا۔

موقع پر موجود افراد کا بیان ہے کہ اگر غازی صاحب فرار ہونا چاہتے تو با آسانی ایسا کر سکتے تھے، مگر انہوں نے اپنے فرض سے فارغ ہو چکنے کے بعد دوگانہ نماز شکرانہ ادا کی اور قریبی مسجد کی سیڑھیوں پر اطمینان کے ساتھ بیٹھ گئے اور وقفے وقفے سے زیر لب مسکراتے اور گنگناتے رہے، اس وقت تمام ہندوؤں کے چہرے اترے اترے تھے مگر غازی صاحب نہایت مطمئن اور سرشار نظر آتے، دیکھنے والوں نے دیکھا کہ آپ کی یہ ادا مسلمانوں کی

Marfat.com

سربلندی اور غیرت مند فطرت کا منہ بولتا ثبوت تھی۔

سیشن کورٹ میں حافظ غازی محمد صدیق کے مقدمہ کی سماعت چھ دسمبر ۱۹۳۴ء کو سنٹرل جیل لاہور میں مسٹر ٹیل کے روبرو شروع ہوئی، استغاثہ کی طرف سے خان قلندر علی خان پبلک پراسیکیوٹر اور صفائی کے لئے میاں عبدالعزیز صاحب بیرسٹر اور شیخ خالد لطیف گابا ایڈووکیٹ پیروکار تھے۔

سیشن کورٹ میں فیصلے کے دن حضرت قبلہ حافظ صاحب رحمہ اللہ کی والدہ نے اپنے جواں سال بیٹے کی پیشانی چومتے ہوئے نہایت حوصلے کے ساتھ فرمایا میں خوش ہوں، جس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے تحفظ کے لئے تم قربان گاہ پر جارہے ہو اس محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان قائم رکھنے کے لئے مجھے تم جیسے بیس بیٹوں کی قربانی دینا پڑے تو رب کعبہ کی قسم! کبھی دریغ نہ کروں۔

سیشن کورٹ میں غازی محمد صدیق رحمہ اللہ کے لئے سزائے موت کا حکم سنایا گیا، زندہ دلانِ قصور نے اس فیصلہ کے خلاف ہائی کورٹ لاہور میں اپیل گزاردی، عدالتِ عالیہ میں ۳۱ جنوری ۱۹۳۵ء کو سماعت ہوئی، فیصلہ صادر کرنے کے لئے ایک ڈویژنل بنچ تشکیل دیا گیا، اس میں چیف جسٹس اور جسٹس عبدالرشید شامل تھے، فیصلہ کے طور پر سیشن کورٹ کا حکم بحال ہوا۔

ٹھیک ایک بجے جنازہ اٹھایا گیا اور جلوس کی صورت میں نصف میل کا فاصلہ پورے تین گھنٹے میں طے ہوا، نماز جنازہ پریڈ گراؤنڈ میں ادا کی گئی، جس میں محتاط اندازے کے مطابق ایک لاکھ سے زائد افراد نے شرکت کی، جنازے کو کندھے دینے کے لئے چارپائی کے ساتھ لمبے لمبے بانس باندھ دیئے گئے تھے، آپ کے جسد مبارک کو قبرستان میں پہنچایا گیا اور فدائی حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم غازی محمد صدیق شہید کو پورے چھ بجے سپرد خاک کردیا گیا۔ (۱)

(۱) تحفظ ختم نبوت اہمیت اور فضیلت: ص ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳

Marfat.com

حضرت ام سلیم کی دعوت پر حضور کے معجزے کا ظہور

ایک مرتبہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ گھر تشریف لائے اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھوکے ہیں، کچھ کھانا بھیج دو، انہوں نے چند روٹیاں اپنے فرزند انس کو دیں اور کہا اسی وقت جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا کھلاؤ۔ جب حضرت انس رضی اللہ عنہ مسجد میں پہنچے تو وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد بہت سے صحابہ کا مجمع تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا ابوطلحہ نے تمہیں بھیجا ہے؟ عرض کی بے شک یارسول اللہ! پھر پوچھا کھانے کے لئے؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب صحابہ کو لے کر اٹھ کھڑے ہوئے اور حضرت ام سلیم کے گھر تشریف لے گئے، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو فکر ہوئی کہ اتنے آدمیوں کے لئے کھانا کافی نہ ہوگا، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا: اب کیا تدبیر کی جائے کہ یہ سارے اصحاب کھانا کھا سکیں، انہوں نے نہایت اطمینان سے جواب دیا: یہ بات اللہ اور اللہ کا رسول بہتر سمجھتے ہیں، پھر جو تھوڑا بہت کھانا موجود تھا انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے رکھ دیا، اللہ تعالی نے اس میں اتنی برکت دی کہ سب نے سیر ہو کھانا کھایا۔ [1]

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا اپنے دادا جان کو تسلی دینا

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب حضورِ اقدس (مکہ سے ہجرت کے لئے) روانہ ہوئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ روانہ ہوئے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھ اپنا سارا مال پانچ ہزار یا چھ ہزار درہم جتنا بھی تھا، سارا لے لیا اور لے کر حضور کے ساتھ چلے گئے۔ پھر ہمارے دادا حضرت ابوقحافہ ہمارے گھر آئے ان کی بینائی جا چکی تھی۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میرے خیال میں تو ابوبکر تم لوگوں کو جانے کے

[1] دلائل النبوة لأبي نعيم: الفصل الثاني والعشرون، ج ۱ ص ۴۱۶، رقم: ۳۲۳

Marfat.com

صدمہ کے ساتھ مال کا صدمہ بھی پہنچا گئے ہیں۔ یعنی خود تو وہ گئے ہی ہیں میرا خیال یہ ہے کہ وہ مال بھی سارا لے گئے ہیں اور تمہارے لئے کچھ نہیں چھوڑا ہے۔ میں نے کہا:

قُلْتُ كَلَّا يَا أَبَتِ إِنَّهُ قَدْ تَرَكَ لَنَا خَيْرًا كَثِيرًا قَالَتْ وَأَخَذْتُ أَحْجَارًا، فَوَضَعْتُهَا فِي كُوَّةٍ فِي الْبَيْتِ الَّذِي كَانَ أَبِي يَضَعُ مَالَهُ فِيهَا، ثُمَّ وَضَعْتُ عَلَيْهَا ثَوْبًا، ثُمَّ أَخَذْتُ بِيَدِهِ، فَقُلْتُ يَا أَبَتِ ضَعْ يَدَكَ عَلَى هَذَا الْمَالِ قَالَتْ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَا بَأْسَ إِذْ كَانَ قَدْ تَرَكَ لَكُمْ هَذَا فَقَدْ أَحْسَنَ. ❶

دادا جان! ہرگز نہیں، وہ تو ہمارے لئے بہت کچھ چھوڑ کر گئے ہیں، اور میں نے (چھوٹے چھوٹے) پتھر لے کر گھر کے اس طاق میں رکھ دیں جس میں حضرت ابوبکر اپنا مال رکھا کرتے تھے (اس زمانے میں درہم و دینار چھوٹے پتھروں کی طرح ہوتے تھے، لہٰذا درہم و دینار کے سائز کی پتھر رکھے ہوں گے) پھر میں نے ان پتھروں پر ایک کپڑا ڈال دیا، پھر میں نے اپنے دادا جان کا ہاتھ پکڑ کر ان سے کہا: اے دادا جان! اپنا ہاتھ اس مال پر رکھیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا (وہ یہ سمجھے کہ یہ درہم و دینار ہی ہیں) تو انہوں نے کہا: کوئی بات نہیں اگر وہ تمہارے لئے اتنا مال چھوڑ گئے ہیں تو انہوں نے اچھا کیا اس سے تمہارا گزارا ہو جائے گا۔ حضرت اسماء کہتی ہیں: اللہ کی قسم! انہوں نے ہمارے لئے کچھ نہیں چھوڑا تھا، لیکن میں نے یہ کام دادا جان کی تسلی کے لئے کیا تھا۔

غزوۂ حنین میں حضرت اُم سلیم کی شجاعت و بہادری

۸ھ میں فتح مکہ کے چند دن بعد حُنین کی خونی لڑائی پیش آئی، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا اپنے شوہر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس معرکے میں والہانہ ذوق وشوق کے ساتھ شریک ہوئیں، لڑائی کی ابتداء میں بنو ہوازن کے ماہر تیر اندازوں نے مسلمانوں پر

❶ البداية والنهاية: باب هجرة رسول الله الكريم بنفسه من مكة إلى المدينة، ج ۴ ص ۴۴۸

Marfat.com

اپنی کمین گاہوں سے ایسی شدت سے تیر برسائے کہ ان کی صفیں درہم برہم ہوگئیں، اس وقت رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم گنتی کے چند جاں نثاروں کے ہمراہ میدانِ جنگ میں کوہِ استقلال بن کر کھڑے تھے اور آپ کی زبان پر یہ رجز جاری تھا:

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

میں نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب کا فرزند ہوں۔

جس جس مسلمان کے کان میں یہ آواز پڑی وہ پلٹ پڑا اور پھر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ پا کر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بآواز بلند مسلمانوں کو یہ کہہ کر پکارا:

اے جماعتِ انصار! اے اصحابِ شجرہ! تو سب نئے جوش اور ولولے کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہو گئے اور کفار پر اس زور کا حملہ کیا کہ وہ خاکِ نامرادی چاٹنے پر مجبور ہو گئے، جس وقت گھمسان کا رَن پڑ رہا تھا، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نہایت جواں مردی کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بائیں لڑ رہے تھے اور حضرت ام سلیم ہاتھ میں خنجر لئے شمعِ نبوت پر قربان ہونے کے لئے کھڑی تھیں، لڑائی کا زور کم ہوا تو حضرت ابوطلحہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ ام سلیم خنجر ہاتھ میں لئے کھڑی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلیم سے پوچھا: خنجر کیا کرو گی؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کوئی مشرک قریب آیا تو اس کا پیٹ چاک کر دوں گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر متبسم ہوئے۔

اس کے بعد حضرت ام سلیم نے عرض کیا یا رسول اللہ! مکہ کے جو لوگ آج میدانِ جنگ سے بھاگے ہیں انہیں قتل کر دیں۔ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا نے خود ان کا انتظام کر دیا ہے۔ [1]

رشتے کے انتخاب کے لئے معاملہ حضور کے سپرد کرنا

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا ایک حسین وجمیل صحابیہ تھیں، ان کے لئے حضرت

[1] الطبقات الکبری: ترجمة: أم سلیم بنت ملحان، ج۸ ص ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴

Marfat.com

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جیسے دولت مند صحابی کا رشتہ آیا، جب انہوں نے حضور سے مشورہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسامہ سے نکاح کرلو، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی قسمت کا مالک بنا دیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا معاملہ آپ کے اختیار میں ہے جس سے چاہیں نکاح کردیں، یعنی میرے لئے یہی خوشی کافی ہے کہ آپ کے ہاتھوں سے میرا نکاح ہو۔ ❶

ایک عرب خاتون کی مناجات

ایک عرب عورت جو دین دار ذہین عورت تھی، اس نے دعا کی: اے اللہ! آپ پاک ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالا تھا، آپ نے انہیں معاف کیا، اے اللہ! آپ پاک ہیں، میرا دل ہمیشہ آپ کی رضا کا گواہ رہا اس شخص کی وجہ سے جس کو آپ کی معافی نے پالیا، اے اللہ! آپ پاک ہیں، آپ کا فعل اور آپ کا احسان آپ کی مخلوق پر۔ ام ایمن بنت علی کی عزیز یہ کہا کرتی تھی:

كيف لا أرغب في تحصيل ما عندك وإليك مرجعي؟ وكيف لا أحبك وما لقيت خيرا إلا منك؟ وكيف لا أشتاق إليك وقد شوقتني إليك؟ لا ينتفع العبد بشيء من أفعاله كما ينتفع بطلب قوته من حلال. ❷

جو کچھ تیرے پاس ہے میں اس کو حاصل کرنے کی کوشش کیوں نہ کروں جب کہ میں نے تیری طرف ہی آنا ہے، میں آپ سے محبت کیوں نہ کروں جب کہ آپ سے بہتر میں نے کوئی نہیں پایا، میرا شوق آپ کی طرف کیوں نہ ہو جب کہ آپ نے ہی یہ شوق دیا ہے، انسان کو جتنا حلال چیز نفع دے سکتی ہے کوئی چیز نفع نہیں دے سکتی۔

❶ سنن النسائي: كتاب النكاح، الخطبة في النكاح، ج٦ ص ٧٠، رقم الحديث: ٣٢٣٧ ❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات مصر، ترجمة: أم أيمن بنت علي، ج٢ ص ٤٥٥

Marfat.com

مسلسل روزے رکھنے والی ایک عابدہ خاتون

ایک فقیر فرماتے ہیں کہ میری ایک لونڈی تھی میں جو کچھ اسے حکم کرتا بجالاتی تھی، میں نے اس سے کہا اے لونڈی! تو مجھے کوئی شعر پڑھ کر سنا سکتی ہے؟ اس نے کہا ہاں اے آقا، میں نے کہا تو سناؤ، اس نے یہ شعر سنایا:

فَلَوْلَاکِ یَا لَیْلَی وَلَوْلَاکِ یَا نُعْمَی وَلَوْلَاکِ مَا طَبْنَا وَلَا طَابَتِ الدُّنْیَا

ترجمہ: اے لیلی اگر تو نہ ہوتی اور اے نعمتو اگر تم نہ ہوتیں تو نہ ہم خوش رہتے نہ دنیا اچھی لگتی۔

میں نے کہا خوب سنایا، اس کا عوض کیا مانگتی ہے تجھے آزاد کر کے کچھ مال دے دوں تو اس کا عوض ہو جائے گا، اس نے کہا اے آقا تم ہی میرے مقصود ہو، اور عتق تو ایک احسان ہوگا مجھ پر، اور میں منعم کو چھوڑ کر نعمت کی طرف متوجہ نہیں ہوتی ہوں، میں نے کہا تو خدا کے واسطے آزاد ہے اور جو کچھ گھر میں ہے سب تیری ملک ہے، اس کلام سے میرا دل بھر آیا اور میں اسی وقت سیاحت کے واسطے چلا گیا اور اسے چھوڑ کر ایک سال تک غائب رہا، اور اس کی بات کا جب دل میں خیال آتا تھا تو تیر کی مانند دل میں چبھتا، اور میں غمگین ہو جاتا۔ پھر میں اپنے قدیم مکان کی طرف جس میں ہم تھے لوٹ آیا، تو اس لونڈی کو اچھے حال میں پایا، ایک ایک ہفتہ کا روزہ رکھتی تھی اور مہینہ میں چار دن کھایا کرتی تھی، میں نے اس سے نکاح کیا اور وہ میرے ساتھ ایک سال تک رہی، میری حالت دیکھتی تھی اور میری خدمت کرتی تھی، پھر دوسرے سال اس کا انتقال ہو گیا۔ [1]

ایک کمسن لڑکی کی عبادت اور تعلق مع اللہ

ابو عبداللہ ابن شجاع صوفی فرماتے ہیں کہ میں اپنے سیاحت کے زمانہ میں مصر میں قیام پذیر تھا وہاں مجھے نکاح کی ضرورت ہوئی، میں نے اپنے دوستوں سے ذکر کیا، ان

[1] روض الرياحين في حكايات الصالحين: الحكاية الرابعة بعد الأربع مائة، ص ۳۲۰

Marfat.com

میں تمہارے سامنے زندہ ہوں اور میرے دل میں میرے رب کا شوقِ محبت ایک آگ کے شعلہ کی طرح ہے جو بجھایا نہیں جا سکتا حتی کہ میں اس طبیب کے پاس چلی جاؤں جو اس کا علاج کرے اور مجھے شفاء دے، غم کی درازی نے رونے پر مجبور کیا ہے کیونکہ اسی میں تسکین ہے۔ ❶

بے پردگی کی پندرہ برائیاں اور نقصانات

پردہ میں کس قدر فوائد اور منافع ہیں اور بے پردگی میں کس قدر مضرتیں اور خرابیاں ہیں ملاحظہ ہوں:

۱..... بے پردگی سے بے غیرتی اور بے حمیتی پیدا ہوتی ہے۔

۲..... زنا کا دروازہ کھلتا ہے۔

۳..... اولاد حرام ہوتی ہے۔

۴..... حسب اور نسب ضائع ہو جاتا ہے۔

۵..... شوہر کو اپنی بیوی پر اطمینان نہیں رہتا تو دل سے کیسے محبت رہے۔

۶..... بے پردہ بیوی سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے شوہر کو اس پر یقین نہیں ہوتا کہ یہ میرا ہی بچہ ہے، اور ظاہر ہے کہ جو عورت بے پردہ پھرتی ہو اور غیروں سے میل جول رکھتی ہو اس کی اولاد پر کیسے یقین ہو سکتا ہے۔

۷..... اور جب اس بچہ کا اس کی اولاد ہونا یقینی نہ رہا تو پھر اس کے مرنے کے بعد اس بچہ کا وارث ہونا بھی یقینی نہ رہا، حلال اولاد میراث کی مستحق ہوتی ہے، حرام کا بچہ میراث کا مستحق نہیں ہوتا۔

۸..... بے پردہ عورت شوہر کی راحت اور سکون اور اطمینان کا باعث نہیں رہتی، شوہر جب گھر آتا ہے بیوی کو غائب پاتا ہے اور پریشان ہوتا ہے کہ نہ معلوم کہاں ہوگی۔

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات مكة مجهولات الأسماء، ج ۱ ص ۴۵۱

Marfat.com

۹..... بے پردہ عورت نہ شوہر کی خدمت کر سکتی ہے اور نہ اس کی اطاعت کر سکتی ہے۔

۱۰..... بے پردہ عورت اولاد کی تربیت اور نگرانی بھی نہیں کر سکتی۔

۱۱..... بے پردگی باہمی خصومت اور نزاع کا سبب ہے جو بدچلنی کا لازمی نتیجہ ہے۔

۱۲..... بے پردگی اپنی آوارگی اور آزادی کی پردہ پوشی کے لئے عورت کو جھوٹ اور مکر اور فریب پر آمادہ کرتی ہے، گھر سے باہر جانے کے عجیب عجیب بہانے بناتی ہے۔

۱۳..... جس کا اثر اولاد پر پڑتا ہے، اولاد بھی وہی کرے گی جو ماں کو کرتے دیکھے گی۔

۱۴..... جس قدر بے پردگی بڑھتی جائے گی اس قدر بے حیائی اور بے غیرتی بڑھتی جائے گی، جس کا لازمی نتیجہ نحوست ہے، اور خاندان اور محلّہ میں بدنامی اور بے عزتی ہے۔

۱۵..... حتی کہ اس گھرانہ سے حیاء اور شرم اور عفت اور عصمت اور غیرت کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ [1]

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ پر جھوٹا دعوی کرنیوالی عورت کا انجام

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ پر ایک مکار عورت اروی بنت اویس نے یہ جھوٹا دعوی کیا کہ انہوں نے زبردستی اس کی کچھ زمین دبالی ہے، اس پر حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے بددعا کی کہ الٰہی اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اس کو اندھا کر دے، اور اس کو اسی زمین میں موت دے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے محمد کہتے ہیں کہ میں نے اس بڑھیا کو دیکھا کہ وہ اندھی ہوگئی تھی، دیواروں کا سہارا لے کر چلتی تھی کہ مجھے سعید کی بددعا لے بیٹھی۔ جس زمین کے متعلق اس نے جھوٹا دعوی کیا تھا اس میں ایک کنواں تھا، ایک دن ایسا ہوا کہ وہ چلتے چلتے اس کنویں میں گری اور مرگئی وہ کنواں ہی اس کی قبر بنا:

أَنَّ أَرْوٰی بِنْتَ أُوَیْسٍ، ادَّعَتْ عَلٰی سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ أَنَّہٗ أَخَذَ شَیْئًا مِنْ أَرْضِھَا، فَخَاصَمَتْہُ إِلٰی مَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ، فَقَالَ سَعِیْدٌ أَنَا کُنْتُ آخُذُ مِنْ

[1] معارف القرآن: حضرت مولانا ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ: ج۶ ص۲۶۰

Marfat.com

أَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ؟ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا، طُوِّقَهُ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ، فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ لَا أَسْأَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هَذَا، فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَعَمِّ بَصَرَهَا، وَاقْتُلْهَا فِي أَرْضِهَا، قَالَ فَمَا مَاتَتْ. ❶

اللہ تعالیٰ کے سپرد کی گئی امانت کی حفاظت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص آیا، اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا، دونوں کے درمیان اس قدر مشابہت تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حیران ہو گئے، فرمایا: میں نے باپ بیٹے میں اس طرح کی مشابہت نہیں دیکھی، آنے والے شخص نے کہا امیر المؤمنین! میرے اس بیٹے کی پیدائش کا بڑا عجیب قصہ ہے، اس کی پیدائش سے پہلے جب میری بیوی امید سے تھی تو مجھے ایک جہادی معرکہ میں جانا پڑا، بیوی بولی، آپ مجھے اس حالت میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ میں نے کہا: أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ مَا فِي بَطْنِكِ (آپ کے پیٹ میں جو کچھ ہے، میں اسے اللہ کے پاس امانت رکھ کر جا رہا ہوں) یہ کہہ کر میں جہادی مہم میں نکل پڑا، ایک عرصہ کے بعد واپس ہوا تو یہ دردناک خبر ملی کہ میری بیوی انتقال کر چکی ہے اور جنت البقیع میں دفن کی گئی ہے، میں اس کی قبر پر گیا، دعا کی اور آنسوؤں سے دل کا غم ہلکا کیا، رات کو مجھے اس کی قبر سے آگ کی روشنی بلند ہوتی ہوئی محسوس ہوئی، میں نے رشتے داروں سے معلوم کیا تو انہوں نے کہا رات کو اس قبر سے آگ کے شعلے بلند ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ میری بیوی ایک پاک باز اور بڑی نیک خاتون تھی، میں اسی وقت اس کی قبر پر گیا تو وہاں یہ حیرت انگیز منظر دیکھا:

❶ صحیح مسلم: کتاب الطلاق، باب تحریم الظلم وغصب الأرض وغیرها، ج۳ص ۱۲۳۱ رقم الحدیث: ۱۶۱۰

Marfat.com

فَإِذَا الْقَبْرُ مُنْفَرِجٌ، وَهِيَ جَالِسَةٌ، وَهَذَا يَدِبُّ حَوْلَهَا، وَنَادَى مُنَادٍ أَلَا أَيُّهَا الْمُسْتَوْدِعُ رَبَّهُ وَدِيعَتَهُ خُذْ وَدِيعَتَكَ، أَمَا وَاللّٰهِ لَوِ اسْتَوْدَعْتَ أُمَّهُ لَوَجَدْتَهَا، فَأَخَذْتُهُ وَعَادَ الْقَبْرُ كَمَا كَانَ فَهُوَ وَاللّٰهِ هَذَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. ❶

قبر کھلی ہوئی ہے، میری بیوی اس میں بیٹھی ہے، بچہ اس کے پاس ہے اور یہ آواز سنائی دے رہی ہے اے اپنی امانت کو اللہ کے سپرد کرنے والے! اپنی امانت لے لے، اگر تم اس بچے کی ماں کو بھی اللہ کے سپرد کر کے جاتے تو واللہ! آج اسے بھی پاتے، میں نے قبر سے بچہ اُٹھایا اور قبر اپنی اصلی حالت پر آ گئی، امیر المؤمنین! یہ وہی بچہ ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سخاوت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس قدر فیاض تھیں کہ جو کچھ ہاتھ آ جاتا تھا اس کو صدقہ کر دیتی تھیں، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان کو فیاضی سے روکنا چاہا تو اس قدر برہم ہوئیں کہ ان سے بات چیت نہ کرنے کی قسم کھالی۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اس سے بھی زیادہ فیاض تھیں، حضرت عائشہ کا معمول یہ تھا کہ جمع کرتی جاتی تھیں جب معتد بہ سرمایہ جمع ہو جاتا تھا تو اس کو تقسیم کر دیتی تھیں، لیکن حضرت اسماء کل کے لئے کچھ نہیں رکھتی تھیں روز خرچ کر دیا کرتی تھیں۔ ایک بار حضرت منکدر بن عبداللہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، بولیں کہ تمہارا کوئی لڑکا ہے؟ انہوں نے کہا ''نہیں''

لو كان عندى عشرة آلاف درهم لوهبتها لك قال فما أمست حتى بعث إليها معاوية بمال فقالت: ما أسرع ما ابتليت وبعثت إلى المنكدر بعشرة آلاف درهم فاشترى منها جارية فهى أم ولده محمد وعمر وأبى بكر. ❷

❶ كتاب الدعاء للطبراني: باب ما يقول المسافر لمخلفيه عند الوداع، ص ٢٦٠

❷ الطبقات الكبرى: ترجمة: منكدر بن عبد الله، ج٥ ص ٢٠ / صفة الصفوة: الطبقة الرابعة من أهل المدينة، ترجمة: محمد بن المنكدر بن عبد الله، ج ١ ص ٣٧٨

Marfat.com

فرمایا اگر میرے پاس دس ہزار درہم ہوتے تو میں تم کو دے دیتی، حسنِ اتفاق سے شام ہی کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس دراہم بھیجے، بولیں کس قدر جلدی میری آزمائش پوری ہوئی، فوراً آدمی بھیج کر ان کو بلوایا اور دس ہزار درہم دیدیئے، انہوں نے اس رقم سے لونڈی خرید لی، اور اس ام ولد سے محمد، ابوبکر اور عمر پیدا ہوئے۔

عبادت وریاضت اور گریہ وزاری کے سبب ایک عابدہ خاتون کی حالت

حضرت خواص رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

دخلنا على رحلة العابدة و كانت قد صامت حتى اسودت وبكت حتى عميت وصلت حتى أقعدت و كانت تصلى قاعدة فسلمنا عليها ثم ذكرناها شيئا من العفو ليهون عليها الأمر قال فشهقت ثم قالت علمى بنفسى قرح فؤادى و كلم كبدى والله لوددت أن الله لم يخلقنى ولم أك شيئا مذكورا ثم أقبلت على صلاتها.

ہم رحلہ عابدہ کے یہاں گئے انہوں نے اتنے روزے رکھے تھے کہ سیاہ پڑ گئی تھیں، اور اس قدر آنسو بہائے تھے کہ آنکھوں سے محروم ہوگئی تھیں، اور اس قدر نوافل پڑھتی تھیں کہ چلنے پھرنے سے معذور ہوگئی تھیں۔ جس وقت ہم لوگ ان کے پاس بیٹھے وہ بیٹھی ہوئی نماز پڑھ رہی تھیں۔ ہم نے انہیں سلام کیا اور اللہ تعالی کے عفو وکرم اور فضل واحسان پر گفتگو کی تاکہ وہ اپنے نفس پر قدرے نرمی کریں۔ ہماری بات سن کر انہوں نے ایک چیخ ماری اور کہنے لگیں کہ میں اپنے نفس سے زیادہ واقف ہوں، اس لئے میرا دل زخمی ہے اور کلیجہ چھلنی ہے۔ سوچتی ہوں کہ کاش اللہ تعالی مجھے پیدا نہ فرماتا اور میں کوئی قابلِ ذکر چیز نہ ہوتی، پھر وہ نماز پڑھنے لگ گئیں۔ [1]

[1] إحياء علوم الدين: كتاب المراقبة والمحاسبة، المقام الأول، ج ۴ ص ۴۱۶

Marfat.com

اللہ کی اطاعت کو آقا کی اطاعت پر مقدم رکھنا

براثیہ رحمہا اللہ جوانی میں عباسی خلیفہ کی کنیز تھیں۔ایک بار کسی درسگاہ کے سامنے سے گزریں تو دیکھا کہ ایک بزرگ بڑے وقار سے طلبہ کو درس دے رہے ہیں۔آپ رک کر ان کا بیان سننے لگیں، بزرگ کی باتوں کا آپ کے اوپر اثر ہوا۔محل میں واپس آکر گوشہ نشین ہوگئیں اور خاموش رہنے لگیں۔ جب سکون نہ ملا تو محل چھوڑ کر جنگل میں چلی گئیں۔ ساتھی کنیزوں نے پوچھا کہ ''امیر'' آپ کے بارے میں پوچھیں تو کیا جواب دیں۔ بی بی براثیہ رحمہا اللہ نے فرمایا: اب میں اللہ کے علاوہ کسی کی کنیز نہیں، یہی بات امیر سے کہہ دینا۔ ❶

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا اظہارِ رائے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ کنیز سے یہ سفارش فرمائی کہ اس نے جو اپنے شوہر مغیث سے طلاق حاصل کرلی ہے اور وہ اس کی محبت میں پریشان پھرتے ہیں دوبارہ نکاح کرلے، بریرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، یارسول اللہ! اگر آپ کا یہ حکم ہے تو سر آنکھوں پر، اور اگر سفارش ہے تو میری طبیعت اس پر بالکل آمادہ نہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حکم نہیں سفارش ہی ہے، بریرہ رضی اللہ عنہا جانتی تھیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو خلافِ اصول کوئی ناگواری نہ ہوگی، اسلئے صاف عرض کردیا تو پھر میں یہ سفارش قبول نہیں کرتی، آپ نے خوش دلی کے ساتھ ان کو ان کے حال پر رہنے دیا۔ ❷

شوہر کو عبادت کے لئے جگانے والی ایک عابدہ خاتون

ایک بادشاہ کے پاس ایک لونڈی تھی اُسے جوہرہ کہتے تھے، بادشاہ نے اُسے آزاد کر

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات بغداد، ج ۱ ص ۵۷۵

❷ صحيح البخاري: كتاب الطلاق، باب شفاعة النبي صلى الله عليه وسلم في زوج بريرة، ج ۷ ص ۴۸، رقم الحديث: ۵۲۸۳

Marfat.com

دیا، وہ ابوعبداللہ ترابی رحمہ اللہ کے پاس ان کے جھونپڑے میں جہاں وہ عبادت میں مشغول تھے گئی ان سے نکاح کرلیا اور ان کے ساتھ عبادت میں مشغول ہوگئی، ایک رات اس نے خواب میں دیکھا کہ بہت سے خیمے نصب ہیں، اس نے پوچھا کس کے لئے ہیں؟ کہا گیا تہجد گزاروں کے لئے، اس کے بعد اس نے سونا ترک کر دیا اور اپنے شوہر کو جگاتی اور کہتی اے ابوعبداللہ قافلہ نکل گیا اور یہ اشعار پڑھتیں:

فَمَالِی بَعِیدَ الدَّارِ لَمْ أَقْرُبِ الْحِمَی وَقَد نُصِبَتْ لِلسَّاهِرِینَ خِیَامُ
عَلامَةُ طَرْدِی طُوْلَ لَیْلِی نَائِمٌ وَغَیْرِی یَرَی أَنَّ الْمَنَامَ حَرَامُ ❶

دیکھتی ہوں میں کہ میرا گھر دور ہے اپنے باغ کے باڑہ کے قریب بھی نہیں پہنچی، اور شب بیداروں کے لئے خیمے گڑے ہوئے ہیں، یہ میری مطرود اور مردود ہونے کی دلیل ہے۔ میں ساری رات سوتی ہوں اور دوسرے لوگ اپنے اوپر نیند حرام کئے ہوئے ہیں۔

حجاج بن یوسف کو ایک مظلوم بڑھیا کی قرآنی دھمکی

حجاج بن یوسف نے ایک بڑھیا کے بچے پر بہت ظلم کیا، بڑھیا آئی اور اس نے حجاج بن یوسف کو ڈانٹا اور اس سے کہا حجاج تو ظلم سے باز آجا ورنہ اللہ تعالی تجھے اس طرح مٹادیں گے جس طرح اس نے قرآن کریم کے پہلے پندرہ پاروں میں سے لفظ ''کلا'' مٹا دیا ہے۔ حجاج خود بھی حافظ اور قاری تھا بلکہ مقری تھا اور عجیب بات کہ طبیعت میں سختی بہت زیادہ تھی، اس نے فوراً قرآن کریم پر نظر ڈالی پہلے پندرہ پاروں میں کہیں ''کلا'' نظر نہیں آیا۔ کہنے لگا اگر کہیں ''کلا'' کا لفظ پالیتا تو تجھے بھی سزا دلواتا۔ سوچنے کی بات ہے کہ اس وقت کی عورتیں عام روزمرہ کی گفتگو میں بھی ایسی علمی بات کرتی تھیں جو علمی لطائف اور معارف ہوا کرتے تھے۔ ❷

❶ لطائف المعارف لابن رجب: وظائف شهر ذي الحجة، المجلس الثالث، ص ۳۳۰

❷ خواتینِ اسلام کے کارنامے: ص ۶۷

Marfat.com

حضرت ابوطلحہ اور اُن کی اہلیہ کی مہمان نوازی پر کلام اللہ میں مدح

ایک مرتبہ ایک شخص بحالت پریشانی سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھانے کا سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواجِ مطہرات سے پوچھا کہ گھر میں کھانے کو کچھ ہے؟ سب طرف سے جواب آیا کہ آج فاقہ ہے۔ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھا اور فرمایا: ''کوئی ہے جو اس اللہ کے بندے کو اپنا مہمان بنائے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سن کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کی: ''یارسول اللہ! میں اس کو اپنا مہمان بناؤں گا'' یہ کہہ کر فوراً گھر آئے اور حضرت ام سلیم سے پوچھا ''کھانے کے لئے کچھ ہے؟'' انہوں نے کہا: ''بچوں کے لئے تھوڑا سا کھانا پکا ہے، اس کے سوا بخدا گھر میں کھانے کی کوئی چیز نہیں۔'' حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''کوئی مضائقہ نہیں، بچوں کو بہلا کر سلا دو، وہ سو جائیں تو ہم ان کا کھانا مہمان کے آگے رکھ دیں گے، تم چراغ درست کرنے کے بہانے سے اُٹھ کر اُسے بجھا دینا، اندھیرے میں مہمان کھانا کھالے گا اور ہم بھی یونہی منہ چلاتے رہیں گے'' غرض اس طرح مہمان کو کھانا کھلا کر دونوں میاں بیوی اور بچوں نے رات فاقے سے گزار دی۔ صبح کو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو زبانِ رسالت پر یہ آیت جاری تھی:

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ. (الحشر: ۹)

وہ لوگ اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ ان پر تنگی ہو۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا ''رات کو مہمان کے ساتھ تم لوگوں کا برتاؤ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند آیا۔'' [1]

[1] التفسير الطبري: سورة الحشر آیت نمبر ۹ کے تحت، ج ۲۳ ص ۲۸۵ / الدر المنثور في التفسير المأثور، سورة الحشر آیت نمبر ۹ کے تحت، ج ۸ ص ۱۰۶

Marfat.com

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے عرب کے چاند کو اپنی گود میں دیکھا

ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد جس خاتون کو رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد نکاح میں آنے کا شرف نصیب ہوا وہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا تھیں، ان کا پہلے نکاح حضرت سکران سے ہوا تھا۔ ایک دفعہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنے پہلے شوہر سکران کی زندگی میں ایک حسین خواب دیکھا کہ تکیہ کے سہارے لیٹی ہوئی ہیں کیا دیکھتی ہیں کہ آسمان پھٹا اور چاند ان پر گر پڑا، حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے یہ خواب سکران سے بیان کیا تو وہ فرمانے لگے اس خواب کی تعبیر یہ معلوم ہوتی ہے کہ میں عنقریب فوت ہو جاؤں گا اور تم میرے بعد کسی معزز آدمی سے شادی کرو گی۔ پھر جب ام المؤمنین حضرت خدیجہ طاہرہ نے وفات پائی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی پریشان اور غمگین رہنے لگے، گھر کا سارا بوجھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت دیکھ کر حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ کو ایک مونس و رفیق کی ضرورت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں گھر اور بچوں کی دیکھ بھال کے لئے ضرورت ہے، انہوں نے عرض کیا اگر اجازت ہو تو آپ کے نکاحِ ثانی کے لئے کوشش کروں، آپ نے اسے منظور فرمالیا۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے والد سے بات کی تو انہوں نے کہا میں سودہ رضی اللہ عنہا سے مشورہ کرلوں۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے والد نے اپنی بیٹی کا نکاح رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بعوض چار سو درہم خود پڑھا دیا۔ (1)

(1) الطبقات الكبرى: ترجمة: سودة بنت زمعة بن قيس، ج۸ ص۴۵/ سبل الهدى والرشاد: أبوب ذكر أزواجه، الباب السابع في فضائل أم المؤمنين سودة بنت زمعة، ج۱۱ ص۱۹۹

Marfat.com

شوہر کی اہانت پر حضرت نائلہ کی بددعاء جوفوراً قبول ہوگئی

شداد اعمی اپنے شیخ سے یہ واقعہ نقل کرتے ہیں کہ میں بیت اللہ کا طواف کررہا تھا، میں نے دیکھا کہ ایک اندھا شخص بیت اللہ کا طواف کررہا ہے اور کہہ رہا ہے ''اے اللہ! مجھے معاف کردے مجھے لگتا نہیں کہ تو مجھے معاف کرے گا'' تو میں نے اُس سے کہا کیا تو اللہ سے نہیں ڈرتا؟ اس نے کہا میرا ایک واقعہ ہے، وہ یہ ہے کہ میں نے اور میرے ساتھی نے یہ قسم کھائی تھی کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوں گے تو ان کے رخسار پر طمانچہ لگائیں گے، چنانچہ ان کے قتل کے بعد ہم ان کے گھر گئے ان کی اہلیہ نے ان کا سر اپنی گود میں رکھا ہوا تھا، یہ نائلہ بنت فرافصہ تھیں، میرے ساتھی نے انہیں کہا کہ ان کا چہرہ کھولو تو ان کی اہلیہ نے کہا کیوں؟ میں نے کہا کہ ان کے چہرے پر طمانچہ مارنا ہے، تو ان کی اہلیہ نے کہا، کیا تو اس بات پر راضی نہیں جو ان کے بارے میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، یہ سن کر میرے ساتھی کو شرم آگئی وہ واپس چلا گیا مگر میں نے ان کا چہرہ کھولنے پر اصرار کیا، تو ان کی اہلیہ مجھ پر جھپٹ پڑی مگر میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے چہرے پر طمانچہ مار ہی لیا، تو حضرت نائلہ نے کہا:

ما لک یبس اللّٰہ یدک وأعمی بصرک ولا غفر لک ذنبک قال: فواللّٰہ ما خرجت من الباب حتی یبست یدی وعمی بصری وما أری اللّٰہ یغفرلی ذنبی. [1]

تجھے کیا ملا؟ اللہ تیرے ہاتھوں کو شل کردے، تیری آنکھیں اندھی کردے، اور تیرا گناہ کبھی معاف نہ کرے۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں ابھی دروازے سے نکلا نہیں تھا کہ میرے ہاتھ شل ہوگئے، میری آنکھیں اندھی ہوگئیں، مجھے لگتا ہے کہ اللہ تعالی میرا گناہ معاف نہیں کرے گا۔

[1] تاریخ مدینة دمشق لابن العساکر: ترجمة: نائلة بنت الفرافصة بن الأحوص بن عمرو، ج ۷۰ ص ۱۴۱

Marfat.com

خاتونِ جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی گھریلو پُر مشقت زندگی

حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا چکی پیسنے کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں گھٹے پڑ گئے تھے، پانی کی مشک بھی خود ہی اٹھا کر لاتی تھیں جس سے سینے پر رسی کے نشانات نظر آتے تھے، نیز جھاڑو دینے کی وجہ سے کپڑے بھی گرد آلود ہو جایا کرتے تھے۔

ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ لونڈی غلام آئے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں مشورہ دیا کہ موقع اچھا ہے اگر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خادم مانگ لیں تو کام کاج میں بہت آسانی ہو جائے گی۔ جب آپ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں تو لوگوں کی بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے بغیر بات کئے لوٹ آئیں۔

دوسرے دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس گھر تشریف لائے اور استفسار فرمایا ''کل تم کس کام کے لئے آئی تھیں؟'' وہ خاموش رہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! فاطمہ خود ہی چکی پیستی ہے، پانی بھی بھر کر لاتی ہے، جس کی وجہ سے ہاتھوں اور سینے پر نشانات پڑ گئے ہیں اور جھاڑو وغیرہ دینے کی وجہ سے کپڑے بھی گرد آلود ہو جاتے ہیں، کل چونکہ آپ کی بارگاہ میں کچھ لونڈیاں اور غلام پیش ہوئے تھے، اس لئے میں نے ہی مشورہ دیا تھا کہ ایک خادم مانگ لائیں تا کہ کام کاج میں کچھ سہولت حاصل ہو جائے۔''

میری عرض سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''بیٹی فاطمہ! اللہ عزوجل سے ڈرتی رہو، فرائض کی پابندی کرنے کے ساتھ ساتھ گھر کا کام کاج بھی اپنے ہاتھوں سے کرتی رہو اور جب سونے کے لئے لیٹو تو سبحان اللہ اور الحمد اللہ تینتیس تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار پڑھ لیا کرو، تو یہ تمہارے لئے خادم حاصل کرنے سے بہتر ہے۔'' حضرت

Marfat.com

فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی ''میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا پر راضی ہوں۔''[1]

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کی بلند درجہ سخاوت

حضرت اسماء خواتین میں سخاوت کے اعتبار سے بڑی مشہور ہوئیں۔ وہ طبیعتاً شریف تھیں سخاوت کے ساتھ ساتھ بڑی ہوئیں اور سخاوت بھی انہی کے ساتھ چلی، ان کی سخاوت اور عطا کے بڑے حیرت انگیز قصے ہیں، یہ اپنے گھر والوں اور صاحبزادیوں سے کہا کرتیں کہ اللہ کے راستے میں خرچ کرو اور صدقہ کرو، بچت کو نہ دیکھو، اگر تم بچت کو اور فاضل مال کو دیکھو گی تو کوئی فضیلت نہیں ملے گی اور اگر صدقہ کرتی رہو گی تو کبھی مال کو کم نہیں پاؤ گی۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بڑی فیاض تھیں، انہوں نے اپنے نطاق کی قربانی اس وقت دی جب ان کے پاس دوسرا نطاق نہ تھا اور یہی سخاوت کی انتہاء ہے، انہوں نے اپنی زندگی کے اہم اوقات اور ہر اس چیز کو جو ان کی ملکیت میں تھی اللہ کے راستے میں خرچ کیا اللہ تعالی کی رضا کے لئے لیکن انہوں نے کبھی اپنے ایمان یا اپنے شرف کو ذرہ برابر بھی ضائع نہیں کیا۔ ان کی سخاوت کو ہر دور اور قریب والے انسان نے دیکھا۔

حضرت محمد بن منکدر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ حقیقی سخی خاتون تھیں اور انہوں نے یہ حدیث بھی بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو ارشاد فرمایا:

اپنی سخاوت کو باندھنا نہیں ورنہ اللہ تمہیں باندھ دیں گے۔

اور حضرت اسماء کی سخاوت اس درجہ بلند تھی کہ ضرب المثل سمجھی جاتی، روایت میں ہے کہ جب وہ بیمار ہو جاتیں تو اپنے تمام غلام آزاد کر دیتیں۔

[1] صحيح البخاري: كتاب النفقات، باب عمل المرأة في بيت زوجها، ج۷ ص۶۵، رقم الحديث: ۵۳۶۱

Marfat.com

ان کے صاحبزادے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ان کی سخاوت کو بیان فرماتے ہیں:

ما رأيت امرأتين قط أجود من عائشة وأسماء وجودهما مختلف أما عائشة فكانت تجمع الشيئ إلى الشيئ حتى إذا اجتمع عندها وضعته مواضعه وأما أسماء فإنها كانت لا تدخر شيئا لغد. ❶

میں نے حضرت عائشہ اور اسماء رضی اللہ عنہما سے زیادہ کوئی سخی خاتون نہیں دیکھی، ان دونوں کی سخاوت کا انداز بھی الگ تھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک چیز کو جمع کرتیں اور دوسری چیز کے ساتھ صدقہ کر دیا کرتیں اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ایک چیز کو آنے والے کل کے لئے کبھی ذخیرہ نہ کرتیں تھیں، بلکہ جیسے ہاتھ میں آیا خود اللہ کے راستے میں دے دیا۔

دینی سخاوت کی حقیقت ایک عابدہ خاتون کی زبانی

ایک عابدہ حبان بن ہلال رحمہ اللہ کے پاس آئی، وہ اپنے دوستوں میں بیٹھے ہوئے تھے، اس نے ان سے پوچھا کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس سے میں کوئی مسئلہ دریافت کر سکوں۔ لوگوں نے کہا: ہاں جو چاہو حبان بن ہلال سے پوچھ سکتی ہو، عورت نے سوال کیا کہ تم سخاوت کے کیا معنی لیتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ سخاوت کے معنی ہیں دینار خرچ کرنا اور ایثار کرنا۔ اس نے کہا یہ دنیا کی سخاوت ہے، دین کی سخاوت کیا ہے؟ انہوں نے کہا دین کی سخاوت یہ ہے کہ ہم سخی دلوں کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں، اور عبادت کی مشقت ہمارے دلوں اور جسموں پر گراں نہ گزرے، اس نے پوچھا کیا تم اپنی اس عبادت سے ثواب کی بھی نیت رکھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! کیوں نہیں! ہم ثواب کی نیت رکھتے ہیں؟ عورت نے دریافت کیا کیوں؟ انہوں نے کہا: اس لئے کہ اللہ تعالی نے ہم سے ایک کے بدلے دس دینے کا وعدہ کیا ہے، عورت نے حیرت سے کہا: کیا مطلب؟ ایک دے کر تم دس

❶ تاريخ مدينة دمشق: ترجمة: أسماء بنت أبي بكر الصديق بن أبي قحافة، ج ٦٩ ص ١٩ / مختصر تاريخ مدينة دمشق: ج٥ ص ١٤١

Marfat.com

لینے کی خواہش رکھتے ہو اور اسے سخاوت بھی کہتے ہو، انہوں نے دریافت کیا تمہارے نزدیک سخاوت کا کیا مطلب ہے؟ اس نے کہا:

السخاء عندی أن تعبدوا اللّٰہ متنعمین متلذذین بطاعته غیر کارهین لا تریدون علی ذلک أجرا حتی یکون مولاکم یفعل بکم ما یشاء ألا تستحیون من اللّٰہ أن یطلع علی قلوبکم فیعلم منها أنکم تریدون شیئا بشیئ إن هذا فی الدنیا لقبیح. ❶

میرے نزدیک سخاوت یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو کہ تمہیں اس میں لذت ملے، تمہارے دلوں پر گرانی نہ ہو، اور تم اپنی اس اطاعت پر کسی صلے یا اجر کی تمنا نہ رکھتے ہو، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ جو چاہے سلوک کرے۔ کیا تمہیں اس بات سے شرم نہیں آتی کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے دلوں کی حالت کا علم ہے، وہ یہ جانتا ہے کہ تم ایک عوض دس نیکیوں کے لالچ میں عبادت کرتے ہو۔ یہ بات تو اہلِ دنیا بھی پسند نہیں کرتے کہ کوئی شخص انہیں کچھ دے اور پھر اس کے صلے کی اُمید رکھے۔

حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کی حاضر جوابی

حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ سے ایک شخص نے مزاحاً کہا کہ ''اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر تین فضیلتیں دی ہیں۔ پہلی یہ کہ عورتیں ناقصات العقل ہوتی ہیں اسی لئے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہوتی ہے۔ دوسری یہ کہ کچھ دن ان پر ایسے آتے ہیں کہ وہ قرآن کریم پڑھنے اور نماز اداء کرنے سے معذور ہو جاتی ہیں۔ تیسری یہ کہ نبوت ہمیشہ مردوں کو عطا ہوئی، عورت اس منصب کے لائق نہیں سمجھی گئی۔

رابعہ بصری رحمہا اللہ نے فرمایا ''تین فضیلتیں عورتوں کو بھی خدا نے دی ہیں جن سے

❶ إحیاء علوم الدین: کتاب ذم البخل وذم حب المال، بیان حد السخاء والبخل، ج۳ ص ۲۶۱

Marfat.com

مرد محروم ہیں۔ پہلی یہ کہ آج تک کسی عورت نے خدائی کا جھوٹا دعوی کرنے کی حماقت نہیں کی۔ دوسری یہ کہ عورتوں میں ہیجڑے مخنث نہیں ہوتے۔ تیسری یہ کہ سارے انبیاء، اولیاء عورت ہی کے بطن سے پیدا ہوئے ہیں۔ حضرت عیسی علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے لیکن بغیر ماں کے آج تک کوئی پیدا نہیں ہوا۔'' ❶

رابعہ شامیہ کی محبت، انس اور خوف کی حالت کے اشعار

احمد بن الحواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میری زوجہ رابعہ شامیہ کے متعدد احوال تھے۔ کبھی ان پر حب کا غلبہ ہو جاتا تھا اور کبھی موانست کا غلبہ ہو جاتا تھا، محبت کی حالت میں میں نے انہیں یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنا:

حَبِیْبٌ لَیْسَ یَعْدِلُہُ حَبِیْبٌ　　وَمَا سِوَاہُ فِیْ قَلْبِہِ نَصِیْبٌ
حَبِیْبٌ غَابَ عَنْ بَصَرِیْ وَشَخْصِیْ　　وَلٰکِنْ عَنْ فُؤَادِیْ مَا یَغِیْبُ

وہ ایسا حبیب ہے کہ اس کے برابر کوئی حبیب نہیں ہے، اور اس کی محبت کے سوا کسی کی میرے قلب میں جگہ نہیں ہے۔ وہ حبیب میری آنکھوں اور نظروں سے غائب ہے لیکن میرے دل سے کبھی غائب نہیں ہوتا۔

انس کی حالت میں یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنا:

وَلَقَدْ جَعَلْتُکَ فِیْ فُؤَادِ مُحَدِّثِیْ　　وَاَبَحْتُ جِسْمِیْ مَنْ اَرَادَ جُلُوْسِیْ
فَالْجِسْمُ مِنِّیْ لِلْجَلِیْسِ مُؤَانِسِیْ　　وَحَبِیْبُ قَلْبِیْ فِی الْفُؤَادِ اَنِیْسِیْ

میں نے آپ کو اپنے دل کا متکلم بنایا ہے اور ہمنشینوں کے لئے جسم مباح کر دیا ہے۔ جسم میرا جلیس کے ساتھ موانست کرتا ہے، تو دل میں حبیب قلبی میرا مونس ہے۔

حالتِ خوف میں یہ اشعار کہتے سنا:

وَزَادِیْ قَلِیْلٌ مَا اَرَاہُ مُبَلِّغِیْ　　اَلِلزَّادِ اَبْکِیْ اَمْ لِطُوْلِ مَسَافَتِیْ

❶ تذکرۃ الاولیاء: حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کے حالات ومناقب، ص ۶۸

Marfat.com

اَتَحْرِقُنِیْ بِالنَّارِ یَا غَایَۃَ الْمُنٰی فَاَیْنَ رَجَائِیْ فِیْکَ اَیْنَ مَخَافَتِیْ ❶

میرے پاس زادِ راہ قلیل ہے، اُمید نہیں کہ کفایت کرے، توشہ نہ ہونے پر روؤں یا طول مسافت پر۔ کیا تو مجھے آگ میں جلائے گا اے میرے غایتِ مقصود، پھر میری اُمید کہاں چلی جائے گی، میرا خوف کہاں جائے گا۔

صحابیات کا عشقِ رسول

ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر نکلے، راستے میں مرد اور عورتیں فراغت پر گھر واپس جا رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو مخاطب ہو کر کہا تم پیچھے اور ایک طرف رہو، وسطِ راہ سے نہ گزرو، اس کے بعد یہ حال ہو گیا کہ عورتیں اس قدر گلی کے کنارے پر چلتیں کہ ان کے کپڑے دیواروں سے اُلجھ جاتے۔ ❷

خاتون کی عزت و ناموس کی حفاظت محرم کے ذریعے ہوتی ہے

ابن ابی ربیعہ (جو شاعر تھا) بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا، تو اس نے اہلِ بصرہ کی کسی عورت کو طواف کرتے ہوئے دیکھا جو اس کو اچھی لگی، تو ابن ابی ربیعہ اس کے قریب ہو گیا اور اس سے ہم کلام ہونے کی بے جا کوشش کی لیکن عورت نے توجہ نہ دی۔ پھر جب اگلی رات ہوئی تو پھر ابن ابی ربیعہ اس عورت کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش بے فائدہ کرنے لگا، تو عورت نے کہا اے شخص! اس حرمت والی عظیم جگہ میں تو میری طرف (غلط) ارادہ کر رہا ہے لیکن ابن ابی ربیعہ پھر بھی اس پر اصرار کرتا رہا اور اس کو طواف سے روکتا رہا (بیت اللہ کی حرمت و عزت کا کوئی خیال نہ آیا تو پھر) عورت کا شوہر پہنچ گیا، عورت نے شوہر کو کہا کہ مجھے اپنے ساتھ حج کروایئے اور پھر عورت اپنے شوہر کے ساتھ طواف کرنا شروع ہوئی تو ابن ابی ربیعہ راستے میں بیٹھا تھا اس نے جب شوہر کو ساتھ دیکھا تو فوراً پیچھا چھوڑ دیا۔ یعنی بیت اللہ

❶ صفة الصفوة : ذكر المصطفيات من عابدات الشام، ترجمة: رابعة بنت إسماعيل، ج۲ ص ۴۳۲ ❷ سنن أبي داود: كتاب الأدب، باب في مشى النساء مع الرجال في الطريق، ج۴ ص ۳۶۹، رقم الحديث: ۵۲۷۲

Marfat.com

کی حرمت کی وجہ سے اپنی حرکت سے باز نہیں آیا لیکن جب خاتون کے شوہر کو دیکھا تو فوراً پیچھے ہٹ گیا، یہ حالت دیکھ کر اِس خاتون نے ایک شعر کہا:

تَعْدُو الذِّئَابُ عَلَى مَنْ لَا كِلَابَ لَهُ وَتَتَّقِي مَرْبَضَ الْمُسْتَأْسِدِ الْحَامِي

بھیڑیئے دوڑ پڑتے ہیں ان پر جن کے ساتھ کتے نہیں ہوتے، اور وہ بھیڑیئے بچتے ہیں شیر کی مانند عزت کی حفاظت کرنے والے سے۔

منصور کو یہ واقعہ بتایا گیا تو اس نے کہا میری خواہش ہے کہ قریش کی کوئی عورت اس واقعہ کو سنے بغیر نہ رہے۔ ❶

امام شافعی رحمہ اللہ کی پیدائش سے پہلے ان کی والدہ کا خواب دیکھنا

امام شافعی رحمہ اللہ کی والدہ جب حاملہ ہوگئیں تو آپ کی والدہ نے یہ خواب دیکھا کہ مشتری ستارہ اپنے برج سے نکل کر مصر میں ٹوٹ کر گر گیا، پھر وہ ہر شہر اور ہر ملک میں کمان بن کر واقع ہوا۔ علماء معبرین نے یہ خواب سن کر اس کی تعبیر یہ بتائی کہ خواب دیکھنے والی عورت سے ایک زبردست عالم پیدا ہوگا جس کے علم سے خاص طور پر مصر والے فائدہ اٹھائیں گے، پھر اس کے بعد تمام ممالک والے اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ تمام اہل علم کا اتفاق ہے کہ امام شافعی تقویٰ، امانت و دیانت میں قابل اعتماد اور ثقہ ہیں:

أن حملت أم الشافعي به رأت كأن المشتري خرج من فرجها حتى انقض بمصر، ثم وقع في كل بلد منه شظية، فتأول أصحاب الرؤيا أنه يخرج منها عالم يخص علمه أهل مصر، ثم يتفرق في سائر البلدان. ❷

والدہ کے صدقے کے سبب بیٹے کا شیر کے حملے سے محفوظ ہونا

ایک عورت کا بچہ طویل عرصہ غائب رہا، ایک دن وہ کھانا کھانے کے لئے بیٹھی، ابھی وہ لقمہ توڑ کر منہ میں ڈالنے ہی والی تھی کہ ایک فقیر نے دروازے پر کھڑے ہو کر صدا لگائی

❶ أخبار النساء: باب ما جاء في الغيرة، ص ۱۲۳

❷ تاريخ بغداد: محمد بن ادريس بن العباس، ج ۲ ص ۵۷

Marfat.com

اس نے منہ میں جاتا لقمہ وہیں روک کر لقمہ سمیت پوری روٹی فقیر کو دے دی اور خود بھوکی رہی۔ اسے اپنے بیٹے کی بڑی فکر لگی رہتی اور ہمیشہ اس کی واپسی کی دعائیں کرتی تھی، اس بات کو ابھی چند دن ہی گزرے تھے کہ ایک دن اس کا بیٹا صحیح سلامت گھر لوٹ آیا۔ اور پھر ایک دن ماں کو راستے کی سختیوں سے آگاہ کیا، اس نے کہا کہ سب سے حیرت انگیز واقعہ مجھے یہ پیش آیا کہ میں فلاں وقت فلاں شہر کے گھنے جنگل میں جا رہا تھا کہ ایک دم سامنے سے شیر نمودار ہوا میرا گدھا وہیں رک گیا اور مجھے پھینک کر پیچھے کی جانب دوڑا، شیر نے اپنے پنجے میری پیوند شدہ قمیص میں گاڑھ دیئے تاہم مجھے کوئی خراش تک نہیں آئی، البتہ میرے ہوش اُڑ گئے وہ مجھے گھسیٹتا ہوا درختوں کے جھنڈ میں لے آیا۔

عین اسی وقت جب وہ میرے سینے پر پنجے رکھ کر چیر پھاڑ نے ہی والا تھا کہ ایک عظیم الخلقت آدمی نمودار ہوا، اس کا چہرہ روشن اور کپڑے سفید تھے، اس نے شیر کو گردن سے پکڑا اور اُٹھا کر زمین پر پٹخ دیا اور کہا:

قُمْ يَا كَلْبُ! لُقْمَةٌ بِلُقْمَةٍ.

اُٹھ، اے کتے! لقمے کے بدلے لقمہ۔

شیر لڑکھڑا کر اُٹھا اور جنگل کی طرف بھاگ گیا، میں نے آدمی کو دائیں بائیں خوب ڈھونڈا مگر کہیں اس کا نشان نہ ملا، میں تھوڑی دیر وہاں بیٹھا رہا یہاں تک کہ میری کھوئی طاقت واپس آ گئی اور حواس مجتمع ہو گئے، پھر میں نے اپنا جسم ٹٹولا۔ کہیں کوئی زخم یا خراش نہ تھی، میں وہاں سے چل پڑا یہاں تک کہ اپنے قافلے سے جا ملا، میں نے ان کو اس بارے میں بتایا تو انہیں اس پر بڑا تعجب ہوا کہ میں شیر کے چنگل سے کیسے بچ گیا، میں ابھی تک یہ نہیں سمجھ سکا کہ نو وارد آدمی کی اس بات کا کیا مطلب ہے کہ "لُقْمَةٌ بِلُقْمَةٍ" (لقمے کے بدلے لقمہ)۔

ماں نے اس وقت میں غور کیا تو یہ وہی وقت تھا جب اس نے اپنے منہ سے لقمہ نکال کر فقیر کو صدقہ کیا تھا، چنانچہ اس نے بیٹے کو اس کا مطلب سمجھایا۔ [1]

---

[1] نشوار المحاضرة وأخبار المذاكرة: ج۲ ص ۴۲

Marfat.com